قُلِ اللّٰہُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ

(سارے ملک کے مالک تو ہی جس کو چاہے سلطنت دے اور تو ہی جس سے چاہے سلطنت چھین لے)

شاہ ہوں یا ہوں گدا محکوم ہوں یا حکمراں

وہ نہیں مرتے کبھی جیتی ہیں جن کی نیکیاں

فرامینِ سلاطین

مُرتبۂ

خاکسار بشیر الدین احمد دہلوی۔ ایم۔آر۔اے۔اس (لندن)

اوّل تعلقہ دار (کلکٹر) پنشنر سرکار عالی حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

جس میں شاہانِ سلف و حال کے (۱۰۰) فرامین اور فرمانوں وغیرہ کے (۸) عکسی فوٹو ہیں

حسبِ فرمائش مولوی منذر احمد صاحب۔ بی۔ اے

سنہ ۱۳۴۴ھ

۱۹۲۶ء

مطبوعہ دِلّی پرنٹنگ ورکس فائن آرٹ لیتھو برانچ دریا گنج۔ لال کوٹھی دہلی

طبع اوّل ایک ہزار۔ قیمت بلاجلد (سے) مجلّد (للعہ) محصول ڈاک مجلّد (۴ر) بلاجلد (۱۱ر)

His Exalted Highness The Nizam of Hyderabad (Deccan)

[illegible] مدظلہ العالی حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

سال و فال و مال و حال و اصل و نسل و تخت و بخت

یارب اندر ہر دو گیتی برقرار و بر دوام

سالِ خورم فالِ نیکو مالِ وافر حالِ خوش

اصلِ ثابت نسل باقی تخت عالی بخت رام

اس مجموعۂ فوائد الصالحین کو یہ خانہ زاد نمک خوارِ آبائی ہزاگزالٹیڈ ہائینس حضور پرنور حضرت قدرِ قدرت بندگان عالی متعالی سپہ سالار مظفر الملک والممالک نظام الدولہ نظام الملک نواب میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ آصف جاہ سابع یار وفادار سلطنت برطانیہ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ بی۔ ئی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کے نامِ نامی اور اسم گرامی سے نہایت فخر مباہات سے معنون کرنے کی عزّت حاصل کرتا ہے۔

آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند

آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

گزرانیدۂ نمک خوارِ جاں نثار

فدوی بشیر الدین احمد تعلقہ دار

هو الناصر

دیباچہ کتاب ہشت آئین فرامین سلاطین از فقیر ناصر نذیر فراق جانشین حضرت درد رحمۃ اللہ علیہ

گردش ساغر صد جلوۂ رنگیں تجھ سے
آئینہ داری یک دیدۂ حیراں مجھ سے

کلیاں ہوں یا پھول میوے ہوں یا پھل ویسے تو ان کی ہر وقت چاہت ہوتی ہے مگر جب رت ختم ہو جاتی ہے تو پھر اُن کی اللہ آمین ہونے لگتی ہے ایک طرف سے صدا آتی ہے ختمی بہار ہے دوسری طرف سے کہنے والا کہتا ہے ؎ آغوش گل کشودہ برائے وداع ہے ✤ اے عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے ✤ اس وقت گاہک ٹوٹ پڑتے ہیں ان چیزوں کی مانگ حد سے بعید ہو جاتی ہے آدمی کی اولاد کا بھی یہی حال ہے بڑے چھوٹے ننّھے ٹکڑے سب ہی پیارے ہوتے ہیں کوئے کوئے آنچ ہے مگر سب سے پچھلا بچّہ جسے عورتیں پیٹ پونچھن کہتی ہیں اس پر ماں باپ جی جان سے فدا ہوتے ہیں کیونکہ اس بچّہ کی پیدائش خبر دیتی ہے کہ آگے اللہ کا نام ہے اب نخل امید کبھی نہ پھلے پھولے گا اسی طرح ہمارے دل میں اگلے مسلمان بادشاہوں کی جیسے قطب الدین ایبک شمس الدین التمش تغلق خلجی لودی ہیں ضرور محبت ہے مگر چونکہ اسلامی سلطنت کا خاتمہ ہندوستان میں آل تیمور نے کیا اس لیئے ہماری نگاہوں میں مغل بادشاہوں کی ساری ادائیں ابتک سما رہی ہیں اور ہمارے بچوں کی زبان پر بابر اور ہمایوں کی داستانیں رہتی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ یوں تو ان مٹنے والوں نے اپنی بہت سی نشانیاں چھوڑیں ہیں آگرہ میں تاج گنج فتح پور سیکری میں قصر و ایوان۔ دلّی میں ہمایوں کا مقبرہ لال قلعہ جامع مسجد الہ آباد لاہور احمد آباد گجرات وغیرہ اکثر بلاد و امصار میں اُن کے آثار موجود ہیں جنہیں دیکھکر ہمارا دل ٹھنڈا ہوتا ہے مگر ان چیزوں کے علاوہ اُن کی یادگار اُن کے فرمان اُن کے منشور اُن کے دستور العمل ہیں جو دارالاستانباہی سے وقتاً فوقتاً جاری ہوکر ممالک میں پہنچے اُن کے پڑھنے سے ہمیں اُن کے جبروت اور اُن کی سطوت اُن کی ہمت اُن کی شجاعت اُن کی سخاوت اُن کی لیاقت کا

اندازہ ہوتا ہے ابوالفضل کے پہلے اور دوسرے دفتر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ خاں بہادر
توران شاہ عباس تخت نشین ایران والی کاشغر شرفائے مکہ معظمہ شاہزادہ مراد خانخاناں ولد
محمد بیرم خاں حکیم ہمام اعظم خاں کوکلتاش عمالانِ ممالکِ محروسہ فرمانروائے خاندیس برہان نظام الملک
مسند نشینِ احمد نگر دانایانِ فرنگ، حیرہ وغیرہ کے نام جو فرمان خطاب باثبات جلال الدین اکبر کی طرف سے
لکھے گئے ہیں اُن میں نظم و نثر کے کیا پہلو ہیں ہمیں بادشاہوں کے مراتب کا کیا پاس و لحاظ ہے تورہ جہانگیری کی
کیا آئین ہے ملک داری سیاست سفارت مذہب مناظرت فوج کشی حملہ آوری یلغاروں کو کس
اسلوب سے ادا کیا ہے ابوالفضل جب کشمیر کا ذکر چھیڑتا ہے تو ہماری نگاہوں کے روبرو وہ خطۂ جنت نظیر
اور اُس کی مالامالی عطر آب و ... گل و ریاحین کی تازگی و سیرابی سبزہ و انگور کی فراوانی دریاؤں کی
روانی برف کا سہانا ماہتاب کا ... وہ تودہ ریگ پستہ سے بڑھنا راہوں درختوں کا ہجوم فوارہ تراشوں کی ہجوم
ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں یا نہ وہ آشنائی وبتاں جو منشی فاضل پاس کرنے کے لئے ان دفتروں کو
درساً درساً پڑھتے ہیں بلکہ وہ عقلا اور اہل الرائے جن کے ہاتھ میں اس وقت ہندوستان کی عنانِ حکومت
ہے ان فرامین کو پڑھتے ہیں اور جب غور سے دیکھتے ہیں تو سمجھ کر حیران ہو جاتے ہیں کہ اکبر اعظم کیا حیرت تھا اور
اُس کا منشی کتنا باتمیز تھا جس کا قلم ایران توران کے بادشاہوں کو کس طرح دھمکی دیتا ہے پھر کس طرح تھپکتا
ہے اپنے خزانوں کی معموری اپنی سپاہ کی کثرت اپنی فتح مندیاں کس خوبی سے ان پر جتاتا ہے بادشاہزادوں
اور امرا اور علما اور مشائخ کی کس طرح دلجوئی کرتا ہے اگر پوچھا جائے ان فرامین کا مجموعہ کب مرتب ہوا
کس نے مرتب کیا تو یہی کہا جائیگا کہ اکبر کے عہد میں مرتب ہوا ابوالفضل کے بعد عبد الرحمن نے مرتب
کیا فرمانوں کے مسودے گھر میں موجود تھے ہونہار بیٹے نے اُن کے دفتر بنا دیئے جمہور کے سامنے پیش کیے
زمانہ اگر مسلمانوں کے آج تک موافق رہتا تو ابوالفضل کے تین دفتروں جیسے سینکڑوں دفتر ہمارے پاس
ہو جاتے مگر ع سپہر ساعت بہ لحظہ نہ بہ دم + دگرگوں شود احوالِ عالم ۔ شاہجہاں آگرہ کے قلعہ میں
معتکف ہوئے اورنگ زیب عالمگیر دکن کے جھگڑوں میں اُلجھ گئے اور اُن کے بعد تو سلطان اور اُن کے
سلسلے ایسے اُلٹ پلٹ ہوئے کہ آج تک اُن کے قفل پڑے کا پتہ ہی نہیں کیسی تصنیف و تالیف اور کیا زبان
تو سلطنت ہند انگریزی سانچہ میں ڈھل گئی بادشاہ وقت کا مذہب کچھ اور اُس کے آئین و قوانین الگ
اُن کی زبان اُسکی الناس علیٰ دین ملوکہم ہم بھی مذہب کے سوا بادشاہ بلکہ اب شاہنشاہ کی سب
باتوں میں ساتھ اور پیرو ہو گئے گر جس طرح دودھ چھٹے بچہ کو دودھ کا چسکا ہوتا ہے ہمیں مغلیہ کی مٹی ہوئی
شان و شوکت یاد آجاتی ہے اور دل کہتا ہے تختِ طاؤس کیسا ہوگا اور شاہجہاں کیونکر دربار کرتا ہوگا

سعد اللہ خاں وزیر اُس کا قلمدانِ وزارت لیکر کس طرح حاضر ہوتا ہوگا حضور والا کے سامنے عرضیاں کیونکر پیش ہوتی ہونگی جہاں پناہ اُس پر صاد کیونکر کرتے ہوں گے احکام شاہی کیونکر نفاذ پاتے ہوں گے درباری جامے پہنے گل وار پگڑیاں سر پر رکھے کمر پٹکے سے باندھے سر جھکائے کس طرح جب کھڑے ہوتے ہونگے۔ نقیب چوبدار کس قاعدے سے راہ اور والیان ملک سے کورنش اور مجرے کرواتے ہونگے خلعت ہفت پارچہ جیغہ سرپیچ گوشوارہ مالائے مروارید سپر وشمشیر مرصع ماہی مراتب جڑاؤ پالکی نالکی کیسی ہوگی جو حالت ہیں وجود نہ رکھتی ہو اُسے ہم کیونکر دیکھ سکتے ہیں یہ سماں ہماری نظروں میں کیونکر آسکتا ہے مگر مرکزِ دائرہ سخنوری وسخن دانی مصحفِ والو الفضل ثانی مخدومی محترمی مولانا بشیرالدین احمد صاحب سلمہ اللہ وارسہ کار نظام نے اعجاز کیا کہ ہیں شاہجہاں اور اورنگ زیب کا دور آنکھوں سے دکھا دیا یعنی ان دونوں شاہانِ عالی تبار کے متعدد فرامین کا مجموعہ مرتب کرکے ہم مداحوں کے روبرو رکھدیا جس کے مطالعہ سے یہی گماں ہوتا ہے کہ ان سلاطین کا دربار اُن کے جاہ وحشم اُن کی داد دہش سب کچھ دیکھ رہے ہیں سبحان اللہ جل علی بات یہ ہے کہ یہ کام مولانا بشیرالدین احمد صاحب کا حصہ تھا کیونکہ آپ اقلیم دکن میں سالہا سال ایک رکن سلطنت بنکر رہے ہیں جو بالکل اور سرتاسر آئین وقوانین اور مراسم ورواج میں مغلیہ سلطنت کا نمونہ ہے اور آپ نے اس ملک کے چپہ چپہ کو عاقلانہ اور حکیمانہ طور پر دیکھا ہے اور خطۂ بیجاپور کی ایک بہت بڑی تاریخ لکھ کر اپنے آقا کے حضور میں گذرانی ہے آپنے یہ مجموعہ کیا مرتب کیا ہے گویا خزاں کے موسم میں جس کے اندر پھولوں کی ایک ٹکھڑی دستیاب نہ ہوتی ہو ایک فردوسِ بریں اور ایک ہشت نگاریں ہمارے سیر کے لیئے لاکر ہمارے آگے رکھدی ہے یہ کام کسی دوسرے کے بوتے کا ہرگز نہ تھا آپ ایک ذی اثر ذی اعتبار ذی علم رئیس ابن رئیس اور امیر ابن امیر شخص ہیں جس دوست سے آپنے کہدیا کہ سلطنت مغلیہ کے یادگار اگر آپ کے پاس کوئی کاغذ یا سند ہے تو لے آیئے اُس نے سر تسلیم خم کیا اور اپنے گھر سے سیکڑوں برس کے نایاب اور چھپے چھپائے گوہر آبدار لے آئے اور آپ نے اپنے مجموعہ کی لڑی میں پرو لیا۔

مگر اُس کے ساتھ ہی ایک دقت یہ بھی تھی کہ اگلے زمانے کے کتابوں کے انداز تحریر اس وقت کی خط وکتابت سے بالکل جدا ہیں کوئی فرمان خطِ نستعلیق میں کوئی شکستہ میں کوئی تسعیۃ میں پھر جن جن کارکنوں کے ہاتھ میں وہ فرمان پہنچا ہے اُنھوں نے ضرور ہاشیہ پر کہیں ثلث میں کہیں طغرا میں کہیں خطِ بہاری میں اپنی نوشجات ارقام کی ہیں اُن کا پڑھنا اور پڑھانا اور سمجھنا اور سمجھانا دشوار تھا مگر چونکہ آپ دکن میں بیجاپور کی عمارتوں کے کتابے اور دھلی کی تاریخ لکھنے کے وقت یہاں کے قدیم جدید الواح

اور گیس لوحتوں کو حل کر چکے اس لیئے آپ نے ان فرامین کی عبارات اور املا اور انشا کو بخوبی معلوم کر لیا اس مجموعہ میں آپ نے چند فرامین کا فوٹو بھی بنوا کر شامل کیا ہے جس کے دیکھنے سے ناظرین گویا اصل فرمان دیکھ لیں گے اس مجموعہ کے جس کا نام **فرامینِ سلاطین** ہے آپ مولف ہیں مگر فی الواقع آپ اس دور کے بڑے مصنفوں میں شمار ہوتے ہیں اور آپ نے سے تمار کتابیں لکھکر شائع فرمادی ہیں جو ملک کی بہبودی اور قوم کی آسودگی کے لیے اکسیر اور آبحیات کا حکم رکھتی ہیں جس طرح آپ نثار بے بدل ہیں اسی طرح آپ شاعر خوش بیان بھی ہیں چنانچہ ہوئے جو آپ نے دیوان مرتب کر کے چھاپا ہے اور ہاتھوں ہاتھ نکل رہا ہے۔ اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ بذاتِ خاص علم و ہنر کے باپ ہیں۔ ع گر قبول افتد زہے عز و شرف ... یہ دیباچہ ... پیش کر دی۔

تاریخ ترتیب فرامین سلاطین از فقیر حقیر ناصر نذیر فراق جانشینِ حضرت درد دہلوی

کیوں نہ جھک جائے ادب سے سرو پیر چرخ کا	دیکھ لی شانِ بشیر الدین احمد واہ وا
سر کہیں ہے دھڑ کہیں ہے حاسد ناشاد کا	تیغ برانِ بشیر الدین احمد واہ وا
رشک کرتے ہیں ملایک اور حورِ خلد بیں	ساز و سامانِ بشیر الدین احمد واہ وا
غیرتِ باغ ارم ہے رونقِ جلد بریں	یہ شبستانِ بشیر الدین احمد واہ وا
دے رہے ہیں گنج علم و فن کے اپنی قوم کو	پُر ہے دامانِ بشیر الدین احمد واہ وا
چھاپ ڈالے خطِ سلاطینِ سلف کے بیدریغ	واہ فیضانِ بشیر الدین احمد واہ وا
دیکھیں عالمگیر اور شاہجہاں کے ہم خطوط	لطف و احسانِ بشیر الدین احمد واہ وا

مصرعہ تاریخ کی گر فکر ہے تجھکو فراق

کہہ ”حیا بانِ بشیر الدین احمد واہ وا“

۱۳۴۴
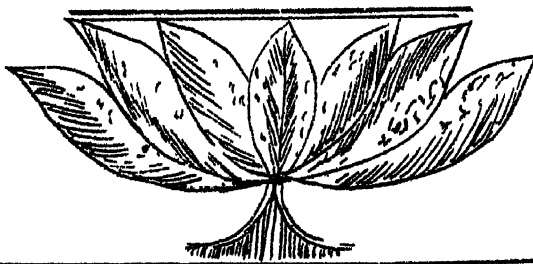
دیباچۂ دومؔ[1]

برآر از مدِ بسم اللہ تیغ خوش مقالی را
مسخر کن سوادِ اعظمِ نازک خیالی را

واللہ جو سرِ لوح ترا نام نہ ہوتا + ہرگز کسی آغاز کا انجام نہ ہوتا

حمد و نعت کا عقدہ مالاینحل ہے عقل انسانی یہاں دنگ ہے رسائی وہاں تک محال۔

؎ اگر یک سرِ موئے برتر پرم + فروغِ تجلی بسوزد پرم

جب خود رسولِ مقبول علیہ التحیۃ والسلام جیسے مقربِ بارگاہِ ایزدی فرمائیں کہ ما عرفناک حق معرفتک تو ہم بیچارے کس شمار قطار میں ہیں اور ہماری کیا بساط اور کیا مجال ہے کہ گام فرسائی اور تگ و دو کریں ؎

تو ہے خیال سے بلند، تیرا خیال ہو تو کیا + تیری صفت میں عقل کو، لاف کمال ہو تو کیا

تیرا حریمِ ناز جب اونچا ہو لامکان سے بھی + لاکھ بلند و تیز رَو مرغِ خیال ہو تو کیا

رباعی

ہر شان میں ہے شان نرالی تیری + سر جھکتے ہیں درگاہ ہے عالی تیری
آباد ہے ہر نام سے دل کا مندر + آنکھوں میں ہے تصویرِ خیالی تیری

اب دوسرا مرحلہ نعت کا ہے اس راہ کا کما حقہٗ طے کرنا بھی قوتِ بشری اور امکانِ انسانی سے خارج ہے یہاں بھی قدم نہیں ٹکتا۔

رباعی

تاج ہے فرقِ نبی کا متدلّی کیا ہے + قاب قوسین سے ظاہر ہے کہ رتبہ کیا ہے
منکرِ قولِ شفاعت سے یہ پوچھے کوئی + معنیِ آیت یعطیک فترضیٰ کیا ہے (حضور نظام)

جس کی شان میں خود رب العالمین فرماتا ہے کہ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ اس سے بڑھ کے اور کوئی کیا کہے گا۔ ہم یہ کہہ کر چپ ہیں۔ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ ؎

محمد پیشوا اور رہنمائے خلق دو عالم ہیں + معزز ہیں مقدس ہیں معظم ہیں مکرم ہیں

---

[1] جناب واقف صاحب نے میری محنت بٹانے کو دیباچہ لکھ دیا ہے۔ دیباچہ کیا لکھا ہے کتاب کا عطر کھینچ دیا ہے۔ ایسا لکھا ہے کہ بہت خوب لاجواب۔ دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے جو کہنا تھا وہ بلا کم و کاست کہہ دیا ہے مجھے اب دیباچہ لکھنے کی اس وجہ سے ضرورت نہ تھی کہ جو لکھا ہے مجھ سے بہتر لکھا ہے پھر اس سے بڑھ کر میں کیا لکھتا۔ آخر لوٹ لیا بات تری، رہا بھی میرے عرض مدعا کیلئے۔ اس میں سے جو کچھ عرض کیا ہے وہ محض اس خیال سے کہ ع نصیب را صف سگو کہ دہاں میں بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل جاؤں ۱۲۔

فروغِ محفلِ ہستی ہیں اور عرشِ اعظم ہیں + حبیبِ حق، ممدوحِ ملک ہیں فخرِ آدم ہیں

انہیں کے رنگ سے رنگِ گلِ ہستی کی رنگت ہے

انہیں کی بو سے عطر آگیں بنی آدم کی طینت ہے

دنیا میں جو چیز جتنی نادر اور کم یاب ہے اُسے ہی لوگ اُس کی خواہش اور تمنا کرتے ہیں۔ دیکھئے سونے اور جواہر کی قدر کیسی ہے۔ کیوں؟۔ یہ صرف اس لئے کہ یہ چیزیں سخت مشکل اور دقت سے دستیاب ہوتی ہیں گوگردِ احمر۔ سنگِ پارس۔ کیمیا۔ ہما۔ عنقا سب جبھی نایاب اور مشکل الحصول ہیں اُسے ہی اُن کی تلاش میں ہر شخص سرگرداں و پریشان ہے۔ ؎ اے ہمتِ مردانہ تیری شان بڑی ہے + پارس ہے تو اکسیر ہے لالوں کی لڑی ہے + (۲) اکسیر پہ ہوتوں اسامہ نہ کرنا + ہے کیمیائے مہر دل کا گداز کرنا (۳) اگر ہے نام کی خواہش تو عنقا کی طرح رہیئے + کہ ڈھونڈے لاکھ کوئی پر نہ ظاہر ہو نشاں اپنا + ریڈیم کو لیجیئے۔ وہ ایک بہت نادر الوجود کمیاب دھات ہے اس واسطے اُس کی ایک رتی کی قیمت بھی ایسی گراں ہے کہ دھری جائے نہ اُٹھائی جائے۔ غرض معلوم ہوا کہ دنیا میں نادر چیزوں کی سب سے بڑھ کر قدر ہے۔ دراینِ سلاطین بھی اسی صنف میں داخل ہیں۔ ڈھونڈے اُن کا پتہ نہیں ملتا۔ زمانے کے ہاتھوں سب فنا ہیں ؎ آنکھوں کے لئے گرم بازارِ فنا ہے + پہلے وہی مٹتا ہے جو کھوٹا نہیں ہوتا جب وہ نادر شاہی تیغ جس کی عظمت سطوت اور جبروت کا مشرق سے مغرب تک چار دانگ عالم میں ڈنکا بجتا تھا اور جس کی نسبت یہ قول مشہور تھا کہ "سلاطینِ ہند نادر شاہی نمی کنند بلکہ خدائی می کنند" تو یہ کاغذ کے پُرزے اور دستِ بُردِ زمانہ سے کیسے محفوظ و مصئون رہ سکتے تھے؟۔ ع آں قدح بشکست واں ساقی نماند ؎ صورتیں آنکھوں میں پھرتی ہیں وہ نقشے یاد ہیں + کیسی کیسی صحبتیں خوابِ پریشاں ہوگئیں

رباعی

جس کی تحت پر جب دمِ سنبل کا محل تھا + ہزاروں بلبلوں کا شور تھا فریاد بھی غل تھا

خزاں کے دن گئے دیکھ نہ تھا جا گلشن میں + تماشا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

دنیا کا یہی کارخانہ ہے ایک آتا ہے ایک جاتا ہے ؎

کیا دل لگائیں گلشنِ عالم ہے بے ثبات + آئے ہیں چار دن کے لئے اس چمن میں ہم

؎ بہار زندگی اک خوابِ غفلت کا زمانہ ہے + خیالی بلبلے ہیں اور ہوائے آشیانہ ہے

صدائے کوسِ رحلت نعرہ سحروں کا نرا ہے + جسے کہتے ہیں دنیا وہ کہانی ہے فسانہ ہے

جو لائیں کام میں چشمِ بصیرت دیکھنے والے

ہیں محو تماشا اُس کی قدرت دیکھنے والے

موت سے کیسے رستگاری ہے سب کے لیئے یہ منزل بھاری ہے۔ امیر غریب اسی سفر میں یکساں ہیں۔ آج مرے کل دوسرا دن۔ زمانہ دیر سویر سب کی یاد کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیتا ہے۔ **قطعہ**

بس نامور بزیرِ زمیں دفن کردہ اند ✤ کز ہستیش بروئے زمیں یک نشاں نماند
آں پیر لاشہ را کہ سپردند زیرِ خاک ✤ خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند
زندہ است نامِ فرخِ نوشیرواں بعدل ✤ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند
خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر ✤ زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

مرنے کے بعد دنیا میں اگر کچھ باقی رہ جاتا ہے تو مرنے والوں کے وہ کارنامے ہیں جو لوگوں کو بار بار اُن کی یاد دلاتے اور اُن کے غم کو تازہ کرتے ہیں جن سے ماؤشما مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ عطائے مناصب و جاگیرات وہ خلعتہائے فاخرہ کا دہ دہری گاؤ خوردہ ہو گیا اب ہم جب کبھی پہلے زمانے کی فارغ البالی بادشاہوں کی داد و دہش کے قصے اپنے بزرگوں سے سنتے ہیں تو محوِ حیرت ہو جاتے ہیں اور بے ساختہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ یادش بخیر وہ زمانہ بھی کیسا زمانہ تھا جس کا تصور اب تک بھی قالبِ مردہ میں جان ڈال دیتا ہے ؎

یاد ایامیکہ در کوئے مکانے داشتیم ✤ ہمچو بلبل در چمن ہم آشیانے داشتیم

علی برید شاہ (۹۴۹ھ تا ۹۸۶ھ) کے مقبرے پر جو بیدر ملکِ دکن میں ہے بڑے دردناک اشعار لکھے ہوئے ہیں جو دنیا کی بے ثباتی کا سچا فوٹو ہیں میں اُس کا صرف ایک بند لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں ؎

یاران و عزیزاں بسرِ خاکِ من آیند ✤ از خاک بپرسند نشان و خبرِ من
گر خاک جہاں جملہ بغربال بپیزند ✤ حقا کہ نیابند نشان و اثرِ من

اُن بادشاہوں کی بہترین یادگاریں اُن کی سر بفلک عمارتیں اب تک تو موجود ہیں آگے کی خبر خدا جانے۔ ایک یورپین مورخ گل افشانی فرماتے ہیں کہ شاہ جہاں بڑا احمق تھا جس نے لاکھوں روپیہ تعمیر پر لٹا دیا (گویا مٹی میں ملا دیا) مگر اس حماقت میں اب تک بھی بادشاہ مبتلا ہیں ہر شخص اپنی مستقل اور پائیدار یادگار چھوڑنی چاہتا ہے اور شاہجہاں تو بادشاہوں میں عمارات کی تعمیر میں تفوق لے گیا ہے آج تک بھی دہلی اور آگرہ کا قلعہ دہلی کی جامع مسجد اور سب سے بڑھ کے آگرہ کا تاج گنج اُس کی ایسی یادگاریں ہیں جن کو زمانہ بھی اب تک نہ مٹا سکا اور اغلب ہے کہ ابھی صدیوں تک نہ مٹا سکے گا شاہجہاں کی لیاقت جو کوتاہ اندیشوں کی نظر میں حماقت ہے بمصداق ؎

چشمِ بد اندیش کہ برکندہ باد ✤ عیب نماید ہنرش در نظر۔

تعبیر کی جاتی ہے وہ حماقت ایسی تھی کہ دنیا کی سات حماقتوں (عجائبات) میں سے وہ بھی ایک ہے اور ایسی ہے کہ ؎ اگر فردوس بر روئے زمین است

ہمین ست وہمین ست وہمین است ۔ آج تک لوگوں کو اس کا شوق سمندر پار دور دراز ملکوں مثل یورپ اور امریکہ سے کھینچ لاتا ہے اور جس نے ایک دفعہ اس کو دیکھ لیا وہ محوِ حیرت رہ جاتا ہے اور اس کے نظارے سے کبھی سیری نہیں ہوتی۔ دشمن کی زبان سے بھی بے انصاف نکل پڑا ہے کہ لا عین رات ولا اُذن سمعت (نہ آنکھ سے دیکھا نہ کانوں سے سنا) ؎ ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ✤ کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجاست ۔

چنانچہ ایک بڑی متمول یورپین لیڈی تاج گنج کو دیکھ کر بے اختیار بول اٹھی کہ "جان بڑی پیاری ہے اور مرنا بڑی کٹھن بات ہے لیکن اگر مجھے یقین ہو جاتا کہ میں مرے بعد تاج گنج میں دفن کر دی جاؤں گی تو آج میں مرنے کو طیار ہوں"۔ علاوہ ان مستقل اور دیرپا یادگاروں کے ذرا نیچے اُتر کر داد و دہش اعطاؤ بخشش کی اگر جیتی جاگتی تصویر ہیں تو یہی بچے کھچے فرامینِ شاہی ہیں بشرطیکہ اُن کا دیدار میسر ہو۔

؎ آجائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیئے ✤ سینے سے لگائے تری تصویر رہیئے

دہلی جو کسی زمانے میں سلاطینِ مغلیہ کا دار السلطنت تھا اور زیادہ شاہجہاں آباد کے نام سے مشہور تھا یہی مرکز فرامین و احکام کی اجرا و اشاعت کا تھا۔ اس سرزمین سے سارے ہندوستان کی کل موڑی جاتی تھی۔ وہ لوگ جو اس ملک پر حکمراں تھے تہ نیں ہوئیں مر کھپ گئے اب اُن کی اولاد تک باقی نہیں اور جو کوئی پشت کی فصل سے اولاد در اولاد وَلَہُم حَرّاً ہے بھی تو وہ برائے نام "بدنام کنندۂ نکو نامے چند"۔ اُن کا وجود بے سود ہوا ہوا برابر۔ وہ ایسے تباہ و خستہ حال اور نانِ شبینہ کو محتاج ہیں کہ محتاجِ بیان نہیں۔ صورت میں حاشن پھرس۔ گردشِ زمانہ کی چکی میں وہ ایسے پسے ہیں کہ پلپتھن نکل گیا۔

رباعی

تکلیف دکھاتا ہے زمانہ ہم کو ✤ دیتا ہے نہ دولت نہ خزانہ ہم کو
او گردشِ افلاک ہم سمجھتے ہیں تجھے ✤ تو پیستا ہے جان کے دانہ ہم کو
(ذدیرا)

وہ شرم کے مارے منہ سے بھاپ تک نہیں نکال سکتے کہ ہم فلاں کے فلاں ہیں۔
یا ہم فلاں کے نام لیوا اور فلاں کے باقیات الصالحات ہیں۔ وہ ایک گوشے میں منہ چھپائے زندگی کے دن تنگی ترشی سے کاٹ رہے ہیں اور کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں کہ ایسے جینے سے تو مرنا بہتر۔ ؎

زندگی ہے یا کہ ایک طوفان ہے ✤ ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے۔ اگر کبھی اُن کی زبان سے اپنے حسب نسب کی کیفیت بے اختیار نکل بھی جائے تو اُن کی فلاکت اور سقیم حالت کب اُن کے قول کی تائید کرے گی۔ ؎ کون سنتا ہے کہانی بہری۔ اور پھر وہ بھی زبانی بہری۔ ان کی باتیں سن کر لوگ کہتے ہیں "رہیں جھونپڑے میں اور خواب دیکھیں محلوں کا"۔ یہ سوائے اس کے اور کیا سمجھ سکتے ہیں کہ "یکے نقصانِ مایہ ودیگرے شماتتِ ہمسایہ" ؎

سچ ہے کہ زر دینے میں کسی کا کوئی نہیں ✤ تے بھی بھاگتے ہیں خزاں میں تحریر سے دور

جب ان لوگوں کے ذرائع آمدنی ہی مسدود ہو گئے تو یہ کاغذ کے ٹکڑے اُن کے کس کام کے رہے کیا ان کو شہد لگا کر چاٹیں ؟ یہی وجہ ہے کہ فرامین کی نگہداشت نہ ہوئی اور اُن کا بڑا حصہ ناکارہ ہونے سے ضائع ہو گیا جو بچ رہے تھے وہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں جانوں کے ساتھ تلف ہوئے چنانچہ قلعہ کے عجائب خانہ میں نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلا اور مذہب ہے موجود ہے یہ نکاح نامہ قلعہ سے بیگمات کی بھاگڑ میں جب کہ اُن کو اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہ تھا ۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ء کو سرزفت قبضہ و عمل دخل انگریزی مسٹر امری ستو نگیر کو ملا اُنھوں نے بڑا کرم کیا کہ عجائب خانے میں اس دُرِ بے بہا کو جو اس طرح بے آب ہو رہا تھا پہنچا دیا۔ ۵

آبروئے جنسِ گراں ہے کہیں بیکار نہ جائے ✤ آپ نے لیں تو یہ سودا اسرا رانہ جائے

اسی طرح خدا جانے کتنے فرامین تلف ہوئے جو ادھر اُدھر پڑے پڑے رُل رہے تھے اس کو سمیٹ سماٹ کے عجائب خانے میں آویزاں کیا گیا ہے باوجود اس لُٹس اور تباہی کے ابھی بہت سے فرامین دہلی اور نواح دہلی میں ہیں مگر جن کے پاس ہیں وہ بتاتے نہیں۔ ایسے فرامین کو وثیقہ سمجھ کر حرزِ جاں بنا لیا ہے ہوا تک لگنے نہیں دیتے ماو شما کو دکھانا تو درکنار مصداق گوری کا جوبن چٹکیوں ہی میں گیا۔ غرض یہ کہ اُس زمانے کی تحریرات دیکھنے کو ہماری آنکھیں ترس گئیں ہیں۔ غدر سے پہلے تو فرامین کا کچھ توڑا نہ تھا مگر غدر کے بعد سے خال خال رہ گئے اور آگے چل کر پچاس برس کے بعد ایسا کال ہو جائے گا کہ ڈھونڈے نہ ملیں گے۔ ہم نے بچشمِ خود دیکھا ہے کہ کباڑیوں نے ان دُرہائے نایاب کو صرف اُن کی ظاہر چمک دمک دیکھ کر کوڑیوں کے مول لیا۔ خریدا کن سے انہیں شاہزادوں سے جن کے آبا و اجداد مورد مراحم خسروانہ و عواطف شاہانہ صاحب مناصب جلیلہ و جاگیرات کثیرہ امرائے امرا تھے مگر آج اُنہیں کی اولاد ایسی تباہ ہے کہ اُنھوں نے فاقہ کشی سے بچنے کے لیئے ان کو جدا کیا نہ بہ طیبِ خاطر بلکہ بہ مجبوری کہ بھاگتے بھوت کی لنگوٹی ہے جو مل جائے بسا غنیمت ماہر والے شاہد۔ جانتے ہوں گر دلی والا ایسا کون ہے جو اس قضیہ نا مرضیہ سے بخوبی واقف نہیں ہے کہ آج کل جو شہدے کہلاتے ہیں وہ در اصل کون تھے کیا تھے اور اب کیا ہو گئے۔ اُن کی حالت کیا ہے اور زندگی کے دن کیونکر بسر کر رہے ہیں ؟ - میرا ہاتھ لکھتے ہوئے کانپتا ہے اور قلم لرزتا ہے۔ قلم کا سینہ شق ہے، وہ صحیفۂ قرطاس پر اشکِ خونی برساتا ہے۔ بچھڑے اور مٹے ہوئے خاندانِ مغلیہ کے نام لیوا ہیں وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رباعی دل نے غم بے حساب کیا کیا دیکھے ۔ آنکھوں نے جہاں میں خواب کیا کیا دیکھے

طفلی و شباب بیتی و رنج و راحت ٭ اس عمر میں انقلاب کیا کیا دیکھے

برٹش انڈیا میں فرامین کم یاب ہیں ان کا دیدار بھی محال ہے مگر ریاستوں میں جو سلاطینِ مغلیہ کی یادگار رہیں وہ بہت سے قدم بقدم چلتے ہیں اور معاش داروں کی معاشیں اور جاگیرداروں کی جاگیریں بحال ہیں وہاں کثرت سے نظر سے گزرتے ہیں جب سرکار عالی نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ کی ملازمت میں تھا تو مجھے تحقیقات عطیات اور فیصلِ خصومات میں بہت سے فرامین دیکھنے کا اتفاق ہوا مگر اس وقت ان کے جمع کرنے کا کچھ خیال نہ ہوا البتہ اواخر زمانِ ملازمت میں کچھ فرامین جمع کیے اور جب سے اب تک متلاشی ہوں پوشیدہ بادہ یہ کیا کم غنیمت ہے کہ باایں ہمہ مشکلات میں نے اسے بہت جمع کر لئے دل چاہتا تھا اور تھے بھی اسی قابل کہ کتاب میں ان سب کے فوٹو دیئے جائیں مگر اتنی قیمت کون دیتا۔ ناچار نقل اکتفا کیا مگر پھر بھی دل نہ مانا کہ ناظرین کو اس نعمتِ عظمیٰ کے دیدار سے بالکل محروم رکھوں اور اُن کے شوق کو سرد کر دوں لہذا مشتے نمونہ از خروارے بعض بعض کے فوٹو بھی ہدیۂ ناظرین ہیں۔ کچھ فرامین تو میری کتاب تاریخ بیجاپور میں ہیں یہ وہی ہیں جو میں نے دکن میں جمع کیے تھے۔ کچھ دہلی کے قلعہ کے عجائب خانے سے میں نے بہ اجازت ہز اکسلنسی سر میلکم ہیلی صاحب بہادر بالقابہ سابق چیف کمشنر دہلی و حال گورنر صوبہ پنجاب نقل کیے۔ کچھ متفرق ذرائع سے بہ ہزار مشکل دیکھنے کو ملے۔ ایک فرمان اکبری جیپور کے عجائب خانے میں ملا ایک اورنگ زیب کا نادر فرمان سعید برادرز فوٹو گرافر بنارس سے منگایا کچھ جناب ہاشمی مظہر شاہ صاحب سلیمانی رئیسِ شاہ آباد ضلع ہردوئی کی کتاب مائدۂ مظہری سے بہ اجازت اُن کے بیٹے اور کچھ فرمان صاحب معزز نے بطور مزید امتنان میری خواہش پر جا بجا تلاش کرکے بھیجے۔ ایک فرمان تاریخِ پالن پور مصنفہ جناب سید گلاب میاں صاحب مرحوم میر منشی ریاستِ پالن پور سے لیا ایک اور فرمان اُن کے برادر سید صاحب میاں صاحب چیف انجینیر پالن پور نے بھیجا کچھ فرامین مولوی ابوالحسن صاحب خلف مولوی محمد عبدالحق صاحب مصنفِ تفسیرِ حقانی نے دیئے۔ جناب خاں صاحب نواب محمد علی خاں صاحب دہلوی ممبر کونسل ٹونک نے دو نادر فرمان مجھے دیئے۔ حضرت جناب سید آل رسول صاحب سجادہ و دیوان درگاہ اجمیر شریف نے ایک کتاب کی نقل دی جس میں (۲۲) فرمان متعلق بدرگاہ شریف ہیں ان سب صاحبوں کی مہربانی کا میں بہت شکر گزار ہوں جزاہم اللہ احسن الجزاء عنا و عن سائر الناس و کان سعیہم مشکوراً۔ ہاں بھولا میرے عزیز منشی اشتیاق احمد صاحب چشتی نظامی خدا جانے کہاں کہاں دوڑ دھوپ کرکے کچھ فرمان لائے اُن کا شکریہ اس سب سے مجھ پر واجب نہیں ہے کہ ہم اور اُن کا کام جدا نہیں ؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی ٭ تا کس نگوید بعد ازیں

میں دیگرم تو دیگری ٭ اُن کا شکریہ تو میں جب ادا کروں کہ سب سے پہلے میں اپنا شکریہ ادا کروں۔

مجھے اور بھی بہت سے فرمانوں کا پتہ ملا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جن کے پاس ہیں مگر وہ نادیدوں کی قید میں ہیں وہ نہ خود اُن کو پبلک کے سامنے لانا چاہتے ہیں نہ دوسروں کو جھلک دکھانا پسند کرتے ہیں۔ ؎ نہ خود خورد نہ کس دہد ٭ گندہ کند بسگ دہد۔ ایسوں کے سامنے دستِ سوال پھیلانا بے سود۔ ع مانگ بھی کھوئی التجا کر کے ٭۔

مثلاً ایک صاحب کا ذکر بے موقع نہ ہوگا میں چاہتا ہوں کہ ناظرین کو میری مشکلات اور دوا دوش کا کچھ تو اندازہ ہو۔ یہ صاحب گورنمنٹ کے خطاب یافتہ ہیں ان کا شمار مہذب لوگوں میں ہے معمر ہیں سن ہیں ۱۹۲۳ء کی ایجوکیشنل کانفرنس میں اواخرِ ماہِ دسمبر میں علی گڈھ جانا ہوا۔ وہ صاحب (جن کا نام میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا) میرے باپ کو جانتے تھے اور مجھے بھی پہلے سے آپ کی خدمت میں نیاز تھا مانا کہ میں بالذات کچھ نہ ہوں مگر بالصفات ایک بڑے باپ کا بیٹا تو ضرور ہوں وہ کہنا بہ فخراً۔ مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ان کے پاس ایک کافی ذخیرہ فرامینِ شاہی کا ہے۔ مجھے کامل توقع تھی کہ وہ علم دوست بزرگ ہیں کبھی میری درخواست کو رد نہ کریں گے مگر انھوں نے نہایت بے اعتنائی اور کج خلقی سے ٹکا سا توڑ کے انکاری جواب دیا میں اپنا سا منہ لیکر رہ گیا جس کی ندامت مجھے آج تک ہے۔ انھوں نے پہلے تعلقات پر پانی پھیر دیا اور ایسے کورے ہوگئے کہ ع ان تلوں میں تیل ہی نہ تھا گویا۔ میں نے یہ بھی عرض کیا کہ اچھا تو آپ خود چھاپئے اور میرے پاس جو فرامین ہیں اُن کو بھی شامل کر لیجیے مگر انھوں نے جوں نا کی تو پھر ہاں نہ کی۔ ظاہر ہے کہ یہ فرامین جب تک پبلک میں نہ لائے جائیں بے کار محض ہیں یہ انھیں کے ہاں کچھ انڈے بچے نہ دیں گے۔ ع برائے نہادن چہ سنگ و زر۔ خیر وہ جانیں یا اُن کا کام جانے۔ معلوم ہوا کہ جبلّی بخل اور طبعی حسد اُن کو مانع تھا۔ غرض کے سامنے کسی کی نہیں چلتی دوسرے کو فائدہ پہنچانا انھیں گوارا نہیں۔ حسد اس بات کا کہ جو کام ہم سے نہ ہو سکا دوسرے کے سر اس کا سہرا کیوں رہے۔ ؎

رنج کچھ اس کا نہیں اُس کو کہ وہ ایسا ہے کیوں ٭ بلکہ ساری کوفت یہ ہے اس کی کہ میں ویسا نہیں

تجربہ ہوا اور آئندہ کو سبق ہوا کہ خدا کسی سے کام نہ ڈالے ؎

کیا نبھائے گا زمانے میں وفا ایک سے ایک ٭ دل کے دو حرف ہیں سو وہ بھی جدا ایک سے ایک

خیر اُن کی بدبختی سے میرا کام رکا نہیں ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست۔

شکر ہے پروردگار کا کہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے اس بے دست و پا سے یہ کام اپنی مدد سے پورا کرا دیا۔

ع شکر نعمتہائے تو چندان کہ نعمتہائے تو +

وَ فِیمَا اللّٰہُ بِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی وَخَتَمَ اَحْوَالَنَا وَ اٰمَالَنَا وَاَحَالَنَا مَا الْخَیْرِ وَالْحُسْنٰی ہاں تو اس طرح اب شہدوں کا ذکر رہ گیا۔ اب بےچاروں خانماں برباد وں کی بنی بنائی عیش و آرام کی زندگی بگڑ بگڑا کر یہ نوبت پہنچی کہ سلاطین کی اولاد اور شادی بیاہوں میں پلنگ چھپر کھٹ اور جہیز کا سامان صرف کہاروں مزدوروں کی طرح بلکہ بھیک منگوں اور کنگلوں کی طرح اپنے سروں پر اُٹھائیں اور بطور بھیک کے حوالے جائے لے کر قناعت کریں یہ لوگ۔ بادشاہ زادوں۔ شہزادوں صاحبزادوں اور مرشد زادوں کی جگہ شُہدے کہلانے لگے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ؎

آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم + ہو گئے خاک انتہا یہ ہے

حیران ہوں کہ اس کی ناگفتہ بہ حالت کہاں تک لکھوں اور پتھر کا کلیجہ کہاں سے لاؤں۔ ہر جمعرات کو ہمارے گھر میں ایک سفید پوش بیوی آتی ہیں جن کے چہرے سے آثارِ امارت و جلالت چمکتے ہیں اُن کی شُستہ گفتگو سے شرافت ٹپکتی ہے یہ اپنے آپ کو بہادر شاہ کی پوت بہو کہتی ہیں اور عجب نہیں کہ ہوں مگر حالت ان کی اس درجہ ردی ہے کہ بھیک مانگ کر پیٹ پالتی ہیں ؎

تنگدستی کے سبب جاں سے بیزار ہیں ہم + وار یہ کھینچ رہے اس چرخ کہ نادار ہیں ہم

اب بھی دہلی میں مرزا نجف شاہ صاحب کے خاندان کے پس ماندہ لوگ کچھ معقول پنشن پاتے ہیں مگر اُن کی آپس کی نزاع اور کثرتِ شرکا کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ہر شخص کے حصّے بخرے ہو گئے ہیں اور وہ رقم جو ایک شخص کے لیئے بھی بہ مشکل کفتی تھی وہ اب گھٹ گھٹا کر دس روپے تک کہیئے کیا رہی برائے نام۔ علاوہ اس خاندان کے جناب فرخندہ جمال صاحب اور جناب امیر الملک مرزا بلاقی بیگ صاحب دو شاہزادوں کی خدمت میں کمترین کو دیرینہ نیاز حاصل ہے کیونکہ میرے نانا مولوی محمد عبد القادر صاحب خلف جناب مولوی محمد عبد الخالق صاحب جن کا ذکر حیر سر سید کی کتاب آثار الصنادید میں ہے، متوسلانِ شاہی میں سے تھے یہ دونوں صاحب آتے جاتے تھے ان دونوں بزرگوں کو برٹش گورنمنٹ سے کچھ وظیفہ ہے جس کی مقدار نہ اُنہوں نے ظاہر کی نہ میں نے پوچھنا مناسب سمجھا مگر حیدر آباد کے تعلق سے اس اس جانتا ہوں کہ مرزا بلاقی صاحب کو سو روپیہ ماہانہ سرکار عالی نظام سے ملتا ہے اور اس دستگیری اور قدر افزائی نے اُنہیں سنبھال دیا اور اسی طرح اور کئی شاہزادوں اور بیگمات کو اسی منبعِ وجود و کرم ریاستِ ابد مدت سے بطور اشک شوئی کچھ ملتا ہے ؎

صدف کو چاہیئے کیا ایک قطرہ نیسیہ یم سے + بجھا لیتا ہے اپنی پیاس کا رم غنچہ شبنم سے

ابھی ابھی ہم نے اخبارِ صحیفہ مورخہ ۱۲ راگست ۱۹۳۶ء میں پڑھا کہ مرزا بیدار بخت ولد جبتہ بخت متعلقہ خاندان مغلیہ کے لئے تاحیات پانسو روپیہ ماہانہ مقرر ہوا ہے اور اس سے پہلے بھی کئی بار ایسی خوشخبریاں متواتر سی ہیں خدا اس ریاست کو تاقیامت سلامت و برقرار رکھے کہ پیٹ کو روٹی تو مل جاتی ہے۔

دہلی کے آخر تاجدار بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کے چشم دید حالات جو مولوی مظہر الدین صاحب شیرکوٹی نے اخبارِ کشمیر امرتسر ۱۲ راگست ۱۹۳۶ء میں لکھے ہیں دل پر چھریاں چلاتے ہیں اور ہم اس کا اقتباس کرنے سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتے۔

گرچہ ہے سو سو برائی سے مگر بھرا اے امیر ✤ ذکر میرا اس سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ سلاطینِ مغلیہ کی ابتدا کیا تھی اور انتہا کیا ہے تاکہ زمانے کی کج رفتاری دلوں پر نقش کالحجر ہو جائے۔

حقیقت پر نظر کرتا ہوں جب دنیائے فانی کی ✤ بہاریں خاک میں مل جاتی ہیں سب زندگانی کی

اس بدنصیب بادشاہ کی وفات کی تاریخ کسی نے کیا خوب کہی ہے۔

سراج الدین ظفر بہادر جو سوئے جنت ہوئے روانہ ✤ کہ جن کی باعث بٹی خوشی سے جھلک رہا تھا چراغ دہلی

جلوس ان کا چراغ دہلی سو اب بھی دیکھو مطابق اُسکے ✤ سروشِ غیبی نے سالِ رحلت کہا بجھا ہے چراغ دہلی
۱۲۵۳ھ

مغلیہ خاندان کا آخری تاجدار ✤ بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کی زیارت

"میں جب رنگون پہنچا تو قدرتی طور پر تاریخ کا وہ عبرت انگیز انقلاب یاد آ گیا جس نے تیموری جاہ جلال کی آخری یادگار (بہادر شاہ) کو قیدی بنا کر رنگون پہنچایا اور بالآخر پانچ سال بعد ٹمٹماتی ہوئی شمع بھی گل ہو گئی میں نے رنگون کے محترم احباب سے ذکر کیا کہ میں اس مٹی کے ڈھیر کی زیارت کرنا چاہتا ہوں جس کے نیچے تیموری خاندان کا آخری تاجدار محوِ آرام ہے۔ ہم لوگ عثمان غنی صاحب کی رہنمائی کے مطابق ایک نہایت معمولی احاطے میں داخل ہوئے یہ احاطہ ایک سڑک کے کنارے واقع ہے اور اسی لئے شاید معمولی خودرو گھاس سے گھیر دیا گیا ہے کہ وہ سیر کرنے والے صاحب بہادروں کے سامنے کوئی بے جوڑ قطعہ معلوم نہ ہو ورنہ بہادر شاہ مرحوم کی قبر کے لئے اہتمام نہیں کیا گیا۔

مقبرے کی کیفیت یہ احاطہ شاید ستر فٹ طویل اور پچاس فٹ چوڑا ہوگا۔ اندر گھاس چڑھی ہوئی تھی اور سڑک وصفائی کا کچھ انتظام نہ تھا بے کسی و کس مپرسی کا منظر دیکھ کر میرا دل قابو میں نہ رہا۔ کہ اللہ اللہ جس تاجدار کا ملک لینے والے اپنے غسل خانوں میں نل لگاتے ہیں اس کی قبر تک پوچھنے کیلئے کوئی ایسی بٹیا بھی نہیں

جو خود رو گھاس اور جنگل کے کانٹوں سے صاف ہو۔ دس بیس قدم آگے بڑھا اور چھوٹا سا احاطہ نظر آیا جو بانس کی کھپچیوں اور لکڑیوں سے گھرا ہوا تھا۔ اس کے گوشہ میں مجاور کی چھوٹی سی جھونپڑی تھی جس کا چھپر بارش سے سیاہ ہو گیا تھا۔ اس چھوٹے سے احاطے کے اندر دو چار تخت پڑے تھے۔ جو سادہ نماز پڑھنے اور تلاوت قرآن کے لیئے ہیں۔ اس کے اندر ہی ایک بیری کا درخت ہے اور اس درخت کے نیچے ٹین کی دو چار چادریں ملا کر چار معمولی لکڑیوں کے ستون پر ڈال دی گئی ہیں۔ اس ٹین کے نیچے پرانے گارڑھے کی جھنگری لگی ہوئی ہے جو شاید مجاور کی کرم فرمائی کی ممنونِ منّت ہے۔ اس کے نیچے تموری نسل کا آخری چراغ، اکبری جاہ وجلال کی آخری یادگار، شاہجہانی شکوہ کا آخری مرقع اور عالمگیری نسل کا آخری تاجدار اور اس کی بیگم محو آرام ہیں زمین سے ڈیڑھ فٹ بلند ہو گی۔ تعوید ذرا چوڑا سفید پتھر کا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں قبروں کو ایک کر دیا گیا ہے۔ اس تعویذ پر لکھا ہے۔

ظفر شاہ بہادر شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔ ۷ نومبر ۱۸۶۲ء میں۔ زینت محل بیگم شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔ جولائی ۱۸۶۲ء میں۔

ہم لوگ ایک طرف بیٹھ گئے اور فاتحہ خوانی سے فارغ ہو کر میں نے کہا کہ قبر اس قدر معمولی حالت میں کیوں ہے؟ مجھے بتایا گیا۔ کہ ٹین وغیرہ کا چھپر بھی اب دو تین سال سے پڑا ہے۔ اس سے پہلے یہ قبر بھی بے نام و نشان ہو گئی تھی نشاں دہی کے لیئے یہ بیری کا درخت تھا۔ جب مسلمان بر ہماے لگے اپیل کیا تو بموری بحث کی مالک گورمنٹ نے مسلمانوں کو اجازت دے دی کہ وہ قبر کا نشان کر سکتے ہیں۔ یہ قبر چھاؤنی اور بڑے بھاری (مشہور برہمی معبد) کے قریب ہے۔ کچھ اندھیرا ہو گیا۔ اس لیئے ہم لوگ واپس ہوئے اور اس روز اس مکان کی زیارت نہ کر سکے جس میں بہادر شاہ مرحوم نظر بند تھے۔

شہنشاہِ مرحوم کے قید خانہ کی زیارت

ہندوستان واپس آنے سے ایک روز پیشتر اس کا موقعہ ملا کہ ہم آخری شاہِ دہلی کے مسکن کو دیکھ سکیں اور تیموری نسل کے جو بدقسمت افراد وہاں رہتے ہیں اُن سے ملیں۔ اس روز بھی سیٹھ حاجی عثمان عیسیٰ صاحب اپنی موٹر لیئے ہمراہ تھے۔ ایک بجے ہم لوگ وہاں پہنچے۔ یہ مکان سٹرل جیل رنگون کی پشت پر ہے اور صرف ایک سڑک درمیان میں ہے لکڑی کا مکان ہے جو بہت معمولی ہے اور اب تو بہت بوسیدہ ہو گیا ہے۔ بہادر شاہ کے نوکروں کے حلال خوروں کے مکان اس سے اچھے ہوں گے کئی برس سے اس میں قلعی ہیں اور نہ مرمت کرائی گئی

مرحوم شہنشاہ کی اولاد۔ ستر برس کی ایک ضعیفہ اس مکان میں رہتی ہیں جن کا نام رونق زمانی بیگم ہے

ہے۔ یہ مرزا جواں بخت کی بیٹی اور بہادر شاہ مرحوم کی پوتی ہیں۔ دادا کا تخت تاراج ہونے کے غم میں انھوں نے
آج تک شادی نہیں کی غدر کے واقعات نہایت گداز سے بیان کرتی ہیں کہ انسان دل پکڑ کر بیٹھ جائے۔ ان کے
ایک بھائی جمشید بخت تھے۔ ۱۲ رجب سنہ ۱۹۲۱ء کو ان کا انتقال ہوا مسلمانوں کے عام قبرستان میں مدفون ہوئے
ان کی ایک شادی لکھنؤ میں ہوئی تھی جس سے دو لڑکیاں ہیں۔ اور دو شادیاں انھوں نے بیرونی عورتوں سے
کی تھیں۔ ایک سے ایک لڑکا تیس سال کا ہے جسکی والدہ کا بھی انتقال ہو گیا ہے اور اس کے نانا لے کر
ہندوستان چلے آئے معلوم نہیں وہ آج کل کہاں ہیں۔ دوسری شادی سے ایک جواں لڑکا ہے جس کا نام سکندر بخت
ہے۔ اس اجڑے دیار کی رونق یہی ہیں۔ انٹرنس پاس ہیں بائیس سال کی عمر ہے جو آتا ہے۔ ان ہی سے ملتا ہے
بیچارے نہایت عسرت سے گذر کرتے ہیں۔ باپ کے مرتے ہی گورنمنٹ نے وظیفہ بند کر دیا غریب کو ایک حبہ
نہیں ملتا۔ ان کی پھوپھی رونق زمانی بیگم کو صرف ڈیڑھ سو ماہوار تا حیات ملتے ہیں۔ ان کے ساتھ رہکر تنگی سے
گذر کرتے ہیں وضعداری کا یہ حال ہے کہ دادا مرحوم (بہادر شاہ) کے زمانے کے بعض ملازمین کو اب تک علیحدہ
نہیں کیا اس مکان کے ساتھ ہی یہ شرط ہے کہ وہ رہ سکتے ہیں مگر فروخت نہیں کر سکتے۔ رونق زمانی بیگم کے
بعد غالباً مکان بھی چھن جائے گا اور ان تیموری شہزادوں کے لئے تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا اور پیٹ بھرنے کے
لئے لقمہ اور سر چھپانے کیلئے جھونپڑا بھی نہ ہوگا۔ یہ اشعار حسب حال ہیں اپنی طرف سے پڑھتا ہوں:- ؎

جن کی عمارتیں تھیں فلک سرکشیدہ نفیس + نسلوں میں اُن کے رہنے کو اب جھونپڑا نہیں
جن کے گھروں میں مخمل رومی کے فرش تھے + اب اُن کے پاس بیٹھنے کو بوریا نہیں
تنور گرم رہتے تھے جن کے شبانہ روز + نوبت یہ ہے کہ چولھے پہ اُن کے توا نہیں

عموماً بادشاہ ہند اور خاصکر سلاطین مغلیہ کی داد و دہش، عطا و بخشش کی مثالیں اس کثرت سے ہیں
کہ اس کے لئے ایک جداگانہ کتاب درکار ہے مگر چونکہ فرمانوں کا زیادہ تر تعلق داد و دہش ہی سے ہے
لہذا چند واقعات کا علی سبیل الاختصار پیش کر دینا کوتاہ نظروں کی آنکھیں کھول دے گا اور وہ جان لیں گے
داد و دہش اسکو کہتے ہیں۔ سلطان محمد تغلق کے غیر معمولی اور فوق العادت بخششوں کا حال بہت طول
طویل ہے لہذا بخوف طوالت نظر انداز کرنا پڑا جس کو شوق ہو شوق سے کتب تاریخ ملاحظہ فرمالیں۔
ع آفتاب آمد دلیل آفتاب + اس پر سے ناظرین اس بحر سخاوت کا اندازہ فرمالیں کہ بعض دفعہ ایک
ایک دن میں ساڑھے سات لاکھ روپیئے تک دے دیئے ہیں۔
دکن کی بہمنیہ سلطنت سنہ (۱۴۲۲-۳۵ء) کا حال کون نہیں جانتا سلطان احمد شاہ ولی بہمنی نے دار السلطنت
بیدر ممالک سرکار عالی نظام میں قلعہ ارک کے اندر ایک عالیشان محل بنوایا تھا جس کا نام تخت محل تھا

اور جس کے کھنڈرات تک موجود ہیں جو زمانِ حال سے اپنی وسعت اور عظمت کا نشان دے رہے ہیں
اس محل کی طیاری پر شیخ آذری اسفرائینی نے ذیل کی رباعی کہی جسے مُلّا اشرف الدین مازندرانی مشہور
خوش نویس نے نہایت جلی قلم سے لکھ کر بادشاہ کے حضور میں گذرانا۔ یہ رباعی اب تک اُس محل کے
روکار پر موجود ہے۔ وہو ہٰذا۔ رباعی

حبذا قصرِ مشید کہ ز فرطِ عظمت * آسماں سُدّۂ از پایۂ ایں درگاہ است
آسماں ہم نہ تواں گفت کہ ترکِ ادب است * قصرِ سلطانِ جہاں احمد بہمن شاہ است

بادشاہ نے شاعر کو مالامال کر دیا۔ بادشاہ کی قدر دانی دیکھئے کہ شیخ آذری اس قدر مصرِ بارگاہ سلطانی
اور مورد مراحم خسروانی تھا کہ گھڑی بھر کو اُس کی جدائی گوارا نہ تھی آخر کار اُس نے شہزادہ علاء الدین سے
سفارش کرائی اور عرض کر ایا کہ اگر مجھے وطن جانے کی اجازت مل جائے تو جو اکسیر کا جس کا میں نے ارادہ
کیا ہے) آدھا ثواب حضور کی خدمتِ اقدس میں پیش کروں گا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور خزانچی کو بلا کر حکم
دیا کہ چالیس ہزار تنگۂ سفید (جو ایک تولہ نقرۂ خالص کا ہوتا ہے) دیا جائے۔ شیخ تنگوں کا اتنا بڑا ڈھیر
دیکھتے ہی بے ساختہ پکار اُٹھا لا یَحْمِلُ مَطَایَا کُمْ عَطَایَا کُمْ (حضور کی اس قدر گراں بہا عطیے کو آپ کے
مویشی بھی اُٹھا نہیں سکتے) بادشاہ ہنسا اور فرمایا "بیس ہزار تنگے اور دو" اس کے علاوہ خلعتِ خاصہ
اور پانچ غلام ہندی دیکر رخصت کیا۔

مآثر الامراء میں عبد الرحیم خانِ خاناں کی نسبت لکھا ہے کہ "مکرر شعرا را در صلہ بزر سرخ سنجید۔ روزے
ملا نظیری گفت "یک لک روپیہ چہ قدر تودہ می شود؟ نہ دیدہ ام" فرمود از خزانہ بیارند و چوں جمع
کردند ملا گفت "شکر اللہ کہ بسبب نواب ایں قدر زر دیدم" فرمود "گو" ہمہ بہ مُلا دہند" یہ ایک وزیر کا
حوصلہ تھا رہی بادشاہوں کی جود و عطا وہ تو بے حد لا تحصٰی و لا تُعد تھی۔ دور کیوں جائیے۔ ع
ترا دیدہ یوسف را شنیدہ۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ غفران مکان حضور پرنور نواب میر محبوب علی خاں
بہادر جنت المنزلت مثنواہ بادشاہِ دکن کی داد و دہش کیا کچھ کم تھی؟ داغ صاحب کو جب سرفرازی
ہوئی تو ایک دم پچاس ہزار روپیہ کی بھاری رقم اس طرح دے دی گویا کچھ بات ہی نہ تھی۔
بادشاہِ حال حضور پرنور نواب میر عثمان علی خاں بہادر خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ بمصداق الولد سِر
لابیہ وہ بھی غفران مکان سے اس امر میں کچھ کم نہیں بلکہ زیادہ بڑھے ہیں۔ ابھی سلطان ٹرکی کے لیے
تین سو پونڈ ماہانہ مقرر فرمایا ہے۔ شہزادہ محمد عمر خاں خلف امیر عبد الرحمٰن خاں مرحوم شاہ
افغانستان کے نام پانسو روپیے ماہوار کی اجرائی ابھی دنوں ہوئی ہے اور کوئی دن ایسی بخشش

وعطا سے خالی نہیں جاتا۔ جب ہی خداوند تعالیٰ نے ملک کو خوشحال اور رعایا کو فارغ البال اور مالا مال کر دیا ہے۔

ان فرمانوں کا مختصر حال یہ ہے کہ شہنشاہ اکبر سے لے کر دورِ مغلیہ کے آخر زمانے تک کے ہیں۔ ہم نے اس سلسلے کو مکمل کرنے کے لئے برٹش سرہند یعنی ملکۂ وکٹوریہ قیصرۂ ہند۔ ملکِ معظم ایڈورڈ ہفتم اور ملکِ معظم جارج پنجم کے کچھ فرامین بھی اس کتاب میں شامل کئے ہیں۔

پہلے زمانے میں فنِ خطاطی نے بڑی ترقی کی تھی۔ اس زمانے میں کئی قسم کے خط رائج تھے۔ نستعلیق، نسخ، ثلث، شفیعہ، شکست، طغریٰ، گلزار، غبار اور کیا کیا ہم تو اب ان کے نام بھی پوری طرح نہیں جانتے۔ اس زمانے میں لوگ برسوں خط کی مشق کرتے تھے۔ استادوں کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کرتے تھے۔ تختیوں پر موٹے قلم سے لکھتے تھے۔ آگے چل کر کاغذ کی وصلیاں بنائی جاتی تھیں۔ ان پر نہایت صفائی سے آہار دے کر مہرہ کیا جاتا تھا۔ وہ ایسی چمک اٹھتی تھیں کہ منہ دیکھ لو۔ روشنائی کو کئی کئی دن گھوٹا جاتا تھا اور خدا جانے اس میں کیا کیا ڈالتے تھے کہ صدہا برس تک اس کی سیاہی اور چمک دمک جوں کی توں باقی رہتی تھی۔ انکار کون کرسکتا ہے مگر وضع الشیئی فی غیر محلہ ضرور ہے۔ سطریں سیدھی، الفاظ نوک پلک سے درست، نشست و کرسی الفاظ معقول۔ جب ہی وہ خط دلوں کو مسرور اور آنکھوں کو روشن کرتا تھا۔ دیکھنے والا پھڑک جاتا تھا۔ اب فنِ خطاطی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا گیا ہے یعنی خوش خطی نہ کوئی ہنر رہا نہ اس کی ضرورت رہی۔ اب طلباء تمام قابلیت کروڑوں کے حساب کا قاعدہ لاینحل حل کرنے اور بال کی کھال نکالنے اور ریاضی کی چیستانیں بوجھنے اور گتھیاں سلجھانے اور تاریخ کے واقعات ازبر کرنے اور اس کے سن یاد کرنے، دنیا بھر کے جغرافیے یعنی ساری خدائی کی بھول بھلیاں جاننے سے ان غریبوں کو فرصت کہاں جو خطاطی کی طرف توجہ کریں۔ ان کے لئے "نک سر و بہار سودا" بالکل صحیح ہے۔ اب لکھنے کا حال یہ ہے کہ لوہے کی نب سے لکھا جاتا ہے جس میں نہ کافی لچک ہے نہ اس کا قط درست۔ وہ کسی طرح اردو کے لئے موزوں نہیں۔ اس سے بڑھ کے موجد کا اصلی مقصود انگریزی تحریر تھی اور یوں سمجھتی اردو لکھ لو تو لکھ لو ہاں۔ قلم بہتر سے بہتر واسطی تلاش کیا جاتا تھا جس میں ریشہ نہ ہو جو جلد نہ گھسے لچک والا ہو۔ شگاف درست ہو قط محرف ہو۔ فونٹین پن جب سے نکلی ہیں اس سے لکھنے میں گو آسانی ہو مگر ایک تو سکے سے اور اس سے لکھنا بیکار ہے کہ اس کی نوک پنسل کی طرح گول ہوتی ہے نوک پلک سڈول موٹے سے کچھ بحث نہیں۔ ہر چہ آید در گھسیٹ۔ غرض تحریر پڑھ لینے سے ہے لیکن پڑھا جانا بھی مدارج رکھتا ہے ایک ایسا صاف لکھا ہوتا ہے کہ اندھا پڑھ لے ایک ایسا پیچ پیچ اور گھسیٹ ہے کہ نہ سر نہ پیر لکھیں موسیٰ پڑھیں خدا

ٹانک ٹوٹیے مار اگر وہ۔ ہم نے ایک فوٹو عبدالرشید خوش نویس کی تحریر کا دیا ہے اُس زمانے کے لکھے اور
آج کے کج مج خط سے بہ شوق ملائیں آج کل کا خط تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے روشنائی میں تھڑی ہوئی
کوئی مکھی کاغذ پر رینگ جائے وہ خط نہیں ہے بلکہ کاغذ پر کیڑے مکوڑے معلوم دیتے ہیں ؎

چراغِ مردہ کجا شمعِ آفتاب کجا + ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا

رہی املا اُس کی اور بھی مٹی پلید ہے۔ ایک صاحب نے آگرہ کے مشہور رئیس مرزا عرفان علی بیگ صاحب
کو خط لکھا اور ارفان علی لکھا۔ محرر سے کہا گیا کہ صحیح املا ع سے ہے۔ جواب یہ ملا کہ ع۔ الف تو
میں جانتا نہیں مگر خط کے صحیح ٹھکانے پر پہنچ جانے سے ہی میری تحریر کی صحت کا یہی کافی ثبوت
ہے کہ آپ کو خط پہنچ گیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ ع ایں ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ ان فرامین
کی خطاطی پر لے اچنبا۔ دل لوٹ جاتا ہے۔ تحریر ایسی خوبصورت جیسے کہ موتی جڑ دیئے ؎

دیکھ کر ہوتی ہے تسکیں وہ پیارا خط ہے + نسخۂ دردِ جگر ہے کہ تمہارا خط ہے

وہ مثل عارضِ معشوق گھٹا ہوا چمکدار مطلا کاغذ۔ وہ قلم جیسے قلم قدرت کہیے تو بجا ہے۔ وہ نوک پلکا۔
وہ نشست الفاظ کہاں۔ روشنائی ایسی کہ حورانِ بہشتی کے سوا اور کس چیز سے مقابلہ کرے صدہا
سال تک اس کی چمک دمک میں ذرا فرق نہ آئے۔ شنجرف کو دیکھئے دلِ عشاق کا خون کر رہا ہے
جس کا وہ چہچہاتا ہوا سرخ رنگ عقل کو دنگ کرتا ہے ؎

آں حسن دلرباست کہ ہنگامِ دیدنش + بے دست و پا شود دل و بے اختیار چشم

خدا جانے وہ کاتب کیسے تھے اُن کی خطاطی قدرت خدا کا نمونہ ہے ؎

خطت می بینم و گرد سواد نامہ می گردم + فدائے جنبشِ آں دست و طرزِ خامہ می گردم

علاوہ خط کی خوبی کے عبارت کی ہیئت ایسی مسجع اور مقفیٰ اور فصیح و بلیغ کہ اب دیکھنے میں نہیں آتی ؎

قافیہ سنجاں کہ علم برکشند گنج دو عالم بقلم درکشند
خاصہ کلیدے کہ در گنج راست زیر زبان مرد سخن سنج راست

میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین اس مجموعۂ بے نظیر کو دیکھ کے بشیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں گے

تری جناب میں آیا ہوں یا الٰہ نہ پوچھ
یہی کہ بخش دے اور مجھ سے تو گناہ نہ پوچھ
(کلیم)

خاکسار بشیر الدین احمد غفرلہ

۱۴ / جنوری سنہ ۱۹۲۶ء

فہرستِ فرامینِ سلاطین متعلق درگاہ اجمیر شریف

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
سلسلہ	قسم حکم	عہدِ سلطنت	موسومہ	صاحبِ فرمان	محلِ عطا	تاریخ و مہینہ	سنہ جلوس	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	خلاصۂ فرمان	صفحہ کتاب	کیفیت
۱	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام و عمال و متصدیان	شیخ حسن	موضع سیٹرہ	×	×	×	×	عطائے خاص یک لک تنکہ	۱	
۲	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	وکلاء و حاکم و متصدیان اجمیر	خواجہ حسن	درگاہ شریف	ذی قعدہ	×	سنہ ۹۶۹ھ	سنہ ۱۵۶۱ء	مخالف مذہب اموات	۱	
۳	فرمان	〃	شیخ حسین سجادہ نشین	شیخ حسین سجادہ نشین	〃	شعبان	(۵)	سنہ ۹۶۷ھ	سنہ ۱۵۶۱ء	درباب اہتمام لنگر خانہ	۲	
۴	فرمان	محمد نور الدین جہانگیر	حکام و عمال	شیخ حسن	〃	〃	〃	سنہ ۱۰۲۱ھ	سنہ ۱۶۱۲ء	منصبِ تولیت	۳	
۵	فرمان	〃	〃	〃	〃	×	×	سنہ ۱۰۲۷ھ	سنہ ۱۶۱۷ء	تولیت و اثبات اولاد	۴	
۶	فرمان	〃	〃	شیخ علیم الدین	موضع گیلوتہ	۱۵ شہریور	(۲۲)	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۶ء	عطائے موضع گیلوتہ بدو معاش	۸	
۷	فرمان	محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی	〃	شیخ ولی محمد	درگاہ شریف	ربیع الاول	(۲)	سنہ ۱۰۳۹ھ	سنہ ۱۶۲۹ء	عطائے منصب سجادگی	۹	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۸	فرمان	محمد شہاب الدین شاہجہاں بادشاہ غازی	حکام و عمال	اولاد حضرت خواجہ بزرگ	موضع گھاٹیر	۲۱ مہر ماہ الٰہی	(۴)	سنہ ۱۰۴۱ھ	سنہ ۱۶۳۱ء	عطائے معاش گھاٹیرہ	۱۰	
۹	فرمان	″	″	متولیان	درگاہ شریف	۱۲ رجب المرجب	(۱۲)	سنہ ۱۰۵۰ھ	سنہ ۱۶۴۰ء	منصب سجادگی	۱۱	
۱۰	فرمان	″	″	اولاد شیخ علم الدین	موضع دلواڑہ	ذی الحجہ	(۱۶)	سنہ ۱۰۵۲ھ	سنہ ۱۶۴۲ء	عطائے موضع دلواڑہ	۱۴	
۱۱	فرمان	ابو العدل عزیز الدین عالم گیر بادشاہ غازی	″	پسران میر غیاث الدین وغیرہ	موضع مدھ گاؤں پرگنہ حویلی اجمیر	۲۶ محرم	(۳)	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ء	عطائے معاش موضع مدگاؤں	۱۶	
۱۲	فرمان	ابو العدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی	حکام و عمال	امام الدین سجادہ	موضع ارڑکہ پرگنہ حویلی اجمیر	۲ صفر المظفر	(۵)	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۶۱ء	عطائے معاش موضع ارڑکہ	۱۹	
۱۳	چھوٹا فرمان	شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ	سجادہ صاحب	شیخ سراج الدین	موضع گھلوتہ پرگنہ نراینہ	۲۵ ربیع الآخر	(۴)	سنہ ۱۱۲۲ھ	سنہ ۱۷۱۰ء	عطائے منصب سجادگی روضہ منورہ متعلق معاش موضع گھلوتہ	۲۲	
۱۴	چھوٹا فرمان	محمد شاہ بادشاہ غازی	سید محمد حسن	سید محمد حسن وغیرہ	درگاہ شریف	۱۴ شوال	(۱)	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۸ء	تقرر یومیہ سیم روپیہ	۲۴	
۱۵	چھوٹا فرمان	″	شیخ میر الدین	شیخ میر الدین	″	غرہ رجب	(۲)	سنہ ۱۱۳۲ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سجادگی درگاہ شریف	۲۵	
۱۶	″	″	مسماۃ بی بی کمال	مسماۃ بی بی کمال	″	۱۶ محرم	(۹)	سنہ ۱۱۳۹ھ	سنہ ۱۷۲۶ء	عطائے عسکہ زمین در حویلی اجمیر شریف	۲۷	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷	فرمانچہ	محمد شاہ بادشاہ غازی	گماشتہائے جاگیرداراں	سماۃ بی بی کمال	درگاہ شریف	۲۹ جمادی الثانی	(۱۳)	سنہ ۱۱۴۳ھ	سنہ ۱۷۳۰ء	عطائے ـــ بیگہ اراضی در حویلی اجمیر شریف	۲۹	
۱۸	فرمانچہ	〃	〃	سید ظہیر الدین وغیرہ	پرگنہ اجمیر	۲ ذی قعدہ	(۲۳)	سنہ ۱۱۵۴ھ	سنہ ۱۷۴۱ء	عطائے یومیہ بابر دو آنہ از اوقاف روضہ	۳۰	
۱۹	فرمان	ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ	عمال و متصدیاں	امام الدین برادران	موضع گنگوہ وغیرہ	یکم محرم الحرام	(۱۱)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	معاش المعا	۳۱	
۲۰	فرمان	〃	〃	〃	موضع ناند پرگنہ حویلی اجمیر شریف	۱۱ ربیع الاول	(۱۱)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	عطائے معاش موضع ماندنع مزرعہ رام پور بطور المعا	۳۲	
۲۱	شقہ	ابو البرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی بادشاہ	صوبۂ اجمیر سرکار انگریزیہ	×	اجمیر		×	×	×	دربارۂ انتظام درگاہ شریف مشمولہ مثل نمبر (۱۲۰) محافظ خانہ	۳۶	ان دونوں تحریروں میں سنہ نہیں ہے۔
۲۲	شقہ	اکبر شاہ ثانی بادشاہ	〃	×	اجمیر		×				۳۸	اس بادشاہ کی مدت سلطنت سنہ ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء سے سنہ ۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۶ء تک ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
				خاندانِ سلاطین خلجی								
۲۳	فرمان	سلطان علاؤالدین خلجی	راجہ ترسیس راجہ چتوڑ	راجہ موصوف	×	×	×	سنہ ۷۰۳ھ	۱۳۰۲ء		۳۹	یہ تحریر اور اس کا جواب کچھ دن ہیں درج ہیں ایک مطبوعہ اردو کتاب سے نقل کیا گیا ہے یہ واقعہ سنہ ۷۰۳ھ مطابق سنہ ۱۳۰۲ء کا ہے۔
	عرضی جوابی	راجہ ترسیس راجہ چتوڑ	سلطان علاؤالدین خلجی	بادشاہ موصوف	×	×	×	//	//		۴	
				خاندانِ سلاطین سور								
۲۴	فرمان	ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی	حکام و عمال	شیخ علیم اللہ وغیرہ پرگنہ باڑی سرکار لکھنؤ		۴ر جہرہ الٰہی	(۴۹)	سنہ ۱۰۱۲ھ	۱۶۰۳ء	عطائے مواری دو صد بیگہ اراضی	۴	اسی بادشاہ کو اسلام شاہ بھی کہتے ہیں یہ سنہ ۹۵۲ھ سے سنہ ۹۶۰ھ ۱۵۴۵ء ۱۵۵۲ء تک حکمراں رہا کل مدت سلطنت (۸) سال دو ماہ دس دن ہے اور اس نے (۵۸) سال (۳) ماہ چند دن کی عمر میں وفات پائی (۴۹) جلوس مطابق سنہ ۱۰۱۲ھ لکھا ہے جو اکبر بادشاہ کا زمانہ ہوتا ہے
				فرامینِ اکبری								
۲۵	فرمان	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام کرام و عمال	درگاہ حضرت شاہ نجم الحق	قصبہ سہسہ وپالی معمورہ سرکار	پنجم ماہ اسفندار الٰہی	(۵)	سنہ ۹۶۷ھ	۱۵۵۹ء	عطائے اراضی الا یک صد بیگہ ونقد و ۸ بسوہ برائے بابت تیل چراغ ولنگر خانہ درگاہ۔	۴۱	
۲۶	فرمان	ایضاً	راجہ سوہن لال ویر اعظم	راجہ موصوف	×	×	(۲)	سنہ ۹۸۴ھ	۱۵۷۶ء	عطائے خطاب راجگی وبہادری وخدمت گی جنگی	۴۲	
۲۷	عرضداشت	خان اعظم مرزا کوکلتاش	در جواب فرمان اکبر بادشاہ	×	×	×	×	×	×	مقبول در دربار اکبری	۴۳	سلیم شاہ سے سنہ ۹۵۳ھ ۱۵۴۶ء میں بعہد جہانگیر بادشاہ ایک تبدیل ہوا ہے

فرامین جہانگیری

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۲۸	فرمان	ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ	حکام وعمال	لالہ مصر	جہرپور سرکار چیترآباد	آبان	(۹)	سنہ ۱۰۲۳ھ	سنہ ۱۶۱۴ء	عطائے دو لست دو بیگہ اراضی	۴۵	سلیم گڈھ اور نور گڈھ کو بھی کہتے ہیں اور مسجد درگاہ قطب صاحب ۵۵۹ھ میں سوائی سنہ جلوس ۱۹۱ھ بعہد ملتفتا ۱۲ سنہ ۱۱۵۵ھ نقل جناب سلطان حسین جان صاحب رئیس سادہ آباد کے قلم کی ہے۔ غالباً سنہ کی نقل کرنے میں کچھ سہو ہوا ہے۔
۲۹	فرمان	”	”	ملا طاسنت ملا ہوشنگ فارسی مادر داس	قصبہ نوساری سرکار سورت	۱۱ اسفندارمذ	(۱۲)	سنہ ۱۰۲۷ھ	سنہ ۱۶۱۷ء	عطائے معاش موازی یک صد بیگہ اراضی گز الہی از قصبہ نوساری سرکار سورت بطور مدد معاش	۴۵	
۳۰	فرمان	”	”	پیرور خاتون زوجہ سید محمود	پرگنہ سکیت	۳۱ خورداد ماہ الٰہی	(۱)	سنہ ۱۰۲۴ھ	سنہ ۱۶۱۵ء	عطائے چاہ بیگہ اراضی مدد معاش	۴۷	
۳۱	فرمان	”	”	مسماۃ امرمالو دختر مبارک	پرگنہ پانی پت سرکار دہلی	سہریور الٰہی	(۱۸)	سنہ ۱۰۳۲ھ	سنہ ۱۶۲۲ء	عطائے اراضی سی بیگہ زمین	۴۸	
۳۲	فرمان	”	نواب سمیع وبید	نواب ممدوح	×	۲ فروردی	(۲۱)	سنہ ۱۰۳۵ھ	سنہ ۱۶۲۵ء	عطائے موازی چہار ہزار بیگہ زمین بطور مدد معاش	۵	

فرامین شاہجہانی

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣
٤٣	فرماں	شہاب الدین محمد شاہجہاں بادشاہ غازی	نواب شیخ فرید	نواب موصوف	موضع اہولی	٢٤	(٩)	سنہ ١٠٤٥ھ	سنہ ١٦٣٥ء	تنبیہ نمودن مہوراں	٥١	
٤٤	فرماں	〃	حکام و عمال	شیخ فتح محمد حولش ملا عبد اللطیف سلطان پوری	سرکار سنبل و سرکار بداؤں	١٤ رمضان	(١٨)	سنہ ١٠٥٤ھ	سنہ ١٦٤٤ء	سرداری خدمت صدارت سرکار سنبل و سرکار بداؤں و ضلع دوآبہ بیدوریہ ازحد اکبر آباد	٥١	
٤٥	فرماں	〃 مہری دارا شکوہ	نواب شیخ فرید خاں	نواب موصوف		٢٧ رجب	(٢٢)	سنہ ١٠٥٩ھ	سنہ ١٦٤٩ء	چونکہ تم سے وہاں کے لوگ راضی نہیں ہیں اس لئے یہاں آجاؤ یا فتح پور چلے جاؤ	٥٢	
٤٦	فرماں	شہزادہ دارا شکوہ	راجہ ٹوڈرمل	شیخ اسد داد نواسہ ملا عبد اللطیف	سلطان پور	٢ محرم		سنہ ١٠٦ھ	سنہ ١٦٥ء	تملیک نامہ یک قطعہ باغ و کٹرہ دکانیں	٥٣	
٤٧	بیعنامہ	مالو مل ولد دیپ چند وغیرہ	نواب دلیر خاں	نواب دلیر خاں	موضع ہردولہ پرگنہ شاہ آباد	٩ رجب	×	سنہ ١٠٦ھ	سنہ ١٦٥ء	بیعنامہ موضع ہردولہ پرگنہ حویلی شاہ آباد بعوض مالیہ [illegible] فروخت کی	〃	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۳۸ (۱) (۲)	مکتوب جواب مکتوب	شاہجہاں بادشاہ سلطان محمد عادل شاہ	سلطان محمد عادل شاہ شاہجہاں بادشاہ	سلطان محمد عادل شاہ شاہجہاں بادشاہ	بیجاپور دہلی	× ×	× ×	× ×	× ×	× ×	۵۴ ۵۵	شاہجہاں کا رقعہ (سنہ ۱۰۳۶ھ / ۱۶۲۶ء) سنہ ۱۰۶۹ھ / ۱۶۵۹ء کا ہے بادشاہ نے سلطان محمد عادل شاہ کو جس کا رقعہ (سنہ ۱۰۳۶ھ / ۱۶۲۶ء) سنہ ۱۰۶۷ھ / ۱۶۵۶ء کا ہے حاشیہ یادداشت کے لکھا تھا وہ اور محمد عادل شاہ کا جواب دونوں درج ہیں دونوں خطوں میں نہ سنہ ہے نہ تاریخ۔
۳۹	قطعہ نوشتہ	آقا عبدالرشید	״	״	״	×	×	×	×	×	۵۵	
				فرامین اورنگ زیب								
۴۰	فرمان	ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی از طرف شاہزادہ محمد اعظم شاہ	پیڈیا نایک راجہ ملک شوراپور مملکت سرکار نظام	راجہ موصوف	شوراپور ضلع گلبرگہ شریف	رمضان المبارک	(۱)	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۷ء نصرت آباد	عطائے سربیکھی	۵۷	
۴۱	فرمان	اورنگ زیب	ابوالحسن	سعود شہر نارس	نارس	۱۵ جمادی الثانیہ	×	سنہ ۱۰۶۹ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	نصف قصبات سہود متعلق بہ معابد نارس	۵۹	یہ قطعہ جس کا فوٹو بطور حفاظت ہم نے دیا ہے آقا عبدالرشید نے لکھ کر شاہجہاں بادشاہ کے حضور میں گزرانا تھا۔
۴۲	فرمان	״	حکام و عمال	عائشہ بی	حبیب پور صوبہ لاہور	۱۲ رجب	۱	״	״	عطائے دہ بیگہ اراضی	۶۱	
۴۳	فرمان	نواب دلیر خاں بعہد اورنگ زیب محمد جعفر قاضی سندیلہ	حورماں مرزا راجہ جے سنگھ والی جے پور	راجہ موصوف	جے پور	شعبان	۱	״	״	متعلق گرفتاری دارا شکوہ	۶۲	
۴۴	پروانہ	״	حکام و عمال متصدیان حال و استقبال	ہرتابل قانونگو	دلیرنگر عرف کودولی پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۱۴ محرم	۱	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ء	واگذاشت موضع دلیرنگر عرف کودولی بمدد معاش سماۃ معصومہ بی و عمرہا متوجہ سام نجیبہ و عمرہا	۶۳	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴۵	پروانہ	بعہد اورنگ زیب	حکام و عمال	مسماۃ عجیبہ و غیرہ متعلقان مولوی ثناء اللہ و مولوی حبیب اللہ	موضع لودری وغیرہ پرگنہ پانی پت	۱۹ رجب	(۳)	سنہ ۱۰۶۹ھ	سنہ ۱۶۵۹ء	مدد معاش مسماۃ معصوم بی بنام عجیبہ وغیرہا	۶۳	
۴۶	پروانہ	"	شیخ فرید المخاطب احتشام خاں و اخلاص خاں صوبہ دار بنگالہ و بدایوں	نواب موصوف	بنگالہ	۸ رمضان	(۴)	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ء	ترک منصب بیا اور گوشہ نشینی سے باز رکھنے کے لیے	۶۸	
۴۷	فرمان	"	نواب دلیر خاں	نواب موصوف	سرکار خیر آباد صوبہ اودھ	۲۰ ذی الحجہ	(۵)	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۶۱ء	عطائے جاگیرات	۶۹	
۴۸	"	"	حکام و عمال	مسماۃ صاحب دولت وغیرہ	پرگنہ بہت سرکار سہارنپور	۴ ربیع الاول	(۵)	سنہ ۱۰۷۳ھ	سنہ ۱۶۶۲ء	عطائے یک صد بیگہ اراضی بطور مدد معاش	۷۵	
۴۹	"	"	"	محمد باقر پسر عبد اللطیف	لاہور	۱۹ شعبان	(۶)	سنہ ۱۰۷۴ھ	سنہ ۱۶۶۳ء	عطائے یومیہ یک روپیہ از خزانہ لاہور	۷۶	
۵۰	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	بیکو چودھری مارار شاہ آباد	پرگنہ پالی	صفر	×	سنہ ۱۰۷۷ھ	سنہ ۱۶۶۶ء	عطائے مواری پنجاہ بیگہ تگرالی	۷۶	
۵۱	سند	اورنگ زیب	گماشتہائے جاگیرداران و کروڑیاں	شیخ کریم اللہ وغیرہ	پرگنہ سدیلہ سرکار لکھنؤ	۴ شعبان	(۱۲)	سنہ ۱۰۸۰ھ	سنہ ۱۶۶۹ء	مدد معاش مواری صد بیگہ	۷۷	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۵۲	سند	نواب دلیر خاں	محمد مصطفیٰ	شیخ مصطفیٰ وغیرہ	پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۱۹ شوال	(۱۲)	۱۰۸۰ھ	۱۶۶۹ء	عطائے سواری پنجاہ بیگہ زمین بگز الٰہی بطور مدد معاش	۷۷	
۵۳	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	پیرو و اللہ بخش چودہران	شاہ آباد موضع ہرروئی	۲۶ محرم	×	۱۰۸۷ھ	۱۶۷۶ء	عطائے پنج بیگہ اراضی پختہ سرائے آبادی	۷۸	
۵۴	شقہ حال	نواب کمال خاں در عہد اورنگ زیب	باشندگان دہلی	باشندگان دہلی	باشندگان حویلی شاہجہان آباد موضع بہرولہ دہلی	۱۱ رمضان المبارک	×	۱۰۸۷ھ	۱۶۷۶ء	تصدیق درباب حقیت موضع بہرولہ	۷۹	
۵۵	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد	شیخ محمد مراد و شیخ ہدایت اللہ و شیخ منور فرزندان حضرت شیخ محمد مہدی	موضع جوگی پور و کھہرپور پرگنہ شاہ آباد	۱۷ رمضان المبارک	×	۱۰۸۷ھ	۱۶۷۶ء	بحالی موضع جوگی پور و کھہرپور کہ در وجہ نذر و وظیفہ شیخ محمد مہدی مقررہ بودہ	۸	
۵۶ ۱	فرمان	اورنگ زیب	حکام و عمال	شیخ ہدایت اللہ قادری	کھہرپور و جوگی پور پرگنہ پالی سرکار خیرآباد صوبہ اودھ	۵ صفر	(۲۰)	۱۰۸۸ھ	۱۶۷۷ء	عطائے مدد معاش	۸۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۵۷	سند	نواب دلیرخاں	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی از تعلقہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	شیخ معمور خاں	موضع بیورا پرگنہ شاہ آباد	۱ رمضان المبارک		سنہ ۱۰۹۰ھ	۱۶۷۹ء	انعام التمغا	۸۳	
۵۸	سند	״	״	״	موضع جاپور از تعلقہ شاہ آباد	۵ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۹۱ھ	۱۶۷۹ء	عطائے باغ موضع ادھر مور	۸۴	
۵۹	فرمان	״	گماشتہائے جاگیرداران و کروریان	امین اللہ خاں با دررداں	موضع مہرپیا پرگنہ سدیلہ سرکار لکھنؤ	۴ رمضان المبارک	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۲ھ	۱۶۸۱ء	عطائے موضع مہرپیا بطور مدد معاش	۸۵	
۶۰	فرمان	اورنگ زیب	شترہ خاں	شترہ خاں	بجاپور ملک دکن	۷ رجب	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۳ھ	۱۶۸۲ء	سیواجی کی بغاوت دور کرنے کے متعلق	۸۶	
۶۱	پروانہ	شہر بانو بیگم عرف بادشاہ بی بی	×	×	×	۱۲ رجب	×	×	×	״	۸۷	
۶۲	فرمان	اورنگ زیب	دیوان لطف اللہ خاں باقری	دیوان موصوف	پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۲۲ رمضان المبارک	(۲۵)	سنہ ۱۰۹۳ھ	۱۶۸۲ء	عطائے یکصد و بست بیگہ زمین	۸۸	
۶۳	پروانہ	نواب دلیرخاں مہری قاضی ولی اللہ	متصدیان حال و استقبال	متصدیان حال و استقبال	پرگنہ سانڈی سرکار خیرآباد	۱۴ محرم	×	سنہ ۱۰۹۴ھ	۱۶۸۲ء	عطائے سواری باصد بیگہ در مدد معاش فقرا و علما شیخ محمد مہدی قادری	۹۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۶۴	سند	اورنگ زیب بادشاہ (از طرف حیدر اندیش خاں)	متصدیان جہات پالی سرکار خیر آباد	میرزادہ شیخ ہدایت اللہ عرف شیخ مٹھو صاحب قادری	شہر پور و جوگی پور	جمادی الاول	(۲۷)	۱۰۹۵ھ	۱۶۸۳ء	مدد معاش موضع کھمر پور و جوگی پور	۹۲	
۶۵	سند	اورنگ زیب عن الصدارت العلیہ العالیہ	گماشتہائے متصدیان	شیخ محمد فضل اللہ	اوجین صوبہ مالوہ	۱۹ رمضان	×	۱۰۹۶ھ	۱۶۸۴ء	سند مفتی گری	۹۳	
۶۶	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر مہری خواجہ کمال الدین خاں	متصدیان پرگنہ شاہ آباد	شیخ حسام الدین حیو	شاہ آباد	۱۷ ذوالقعد	×	۱۰۹۶ھ	۱۶۸۴ء	موازی ۔۔ بیگہ زمین مزروع ناگر الٰہی جہت تابع	۹۳	
۶۷	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر مہری نواب کمال الدین خاں	عبدالرسول خاں از اعزائے شیخ قیام الدین حیو	عبدالرسول خاں	شاہ آباد	۱۷ ذوالقعد	×	۱۰۹۶ھ	۱۶۸۴ء	عطائے پنجاہ اراضی مزروع	۹۵	
۶۸	فرمان	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	ورثائے شیر لیز خاں مرحوم	شاہ آباد عرف انگی وغیرہ	۲۳ شوال	(۲۹)	۱۰۹۷ھ	۱۶۸۵ء	عطائے بست و شش مواضع مع مزروعات	۹۵	
۶۹	سند	نواب کمال الدین خاں	متصدیان حال و استقبال	اسمعیل خاں	قصبہ شاہ آباد وغیرہ ضلع ہردوئی	۲۹ رمضان المبارک	(۳۰)	۱۰۹۷ھ	۱۶۸۵ء	عطائے ۔۔ بیگہ اراضی تحتہ سرائے آبادی	۹۹	
۷۰	سند	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	نواب موصوف	پرگنہ شاہ آباد سرکار خیر آباد	۲۷ ربیع الثانی	(۳۱)	۱۰۹۸ھ	۱۶۸۶ء	بحالی جاگیرات پرگنہ شاہ آباد	۹۹	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷۱	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر بہ نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ قیام الدین حیو	شاہ آباد	۱۴ جمادی الاول	×	۱۰۹۹ھ	۱۶۸۷ء	عطائے یکصد بیگہ آراضی	۱۰۲	
۷۲	سند	نواب کمال الدین خاں	تاج خاں	تاج خاں وغیرہ	پرگنہ شاہ آباد	۲۵ صفر	×	×	×	عطائے چہل بیگہ آراضی پختہ برائے سکونت و آبادی	۱۰۳	اس میں سن نہیں ہے
۷۳	سند	اورنگ زیب من جانب کمال الدین خاں	دیوان مبارک	دیوان مذکور	دلیر گنج	ربیع الثانی	(۳۲)	۱۱۰۰ھ	۱۶۸۸ء	سند چودھرایت	۱۰۳	
۷۴	پروانہ	نواب کمال الدین خاں (بعہد اورنگ زیب)	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ عبدالستار	پرگنہ پالی	۱۲ رجب	(۳۲)	۱۱۰۰ھ	۱۶۸۸ء	عطائے مواری دو صد بیگہ زمین بحرار پرگنہ مالی بطور مدد معاش	۱۰۴	
۷۵	پروانہ	″	راجہ درگا سہائے	راجہ مذکور	پرگنہ شاہ آباد	۱۸ ربیع الثانی	(۳۳)	۱۱۰۱ھ	۱۶۸۹ء	سند چودھرایت و قانون گوئی	۱۰۴	
۷۶	پروانہ	″	راجہ رگھو سنگھ والی اودے پور	″	سرکار خیر آباد پرگنہ پرونہ ھنو	۱۴ شوال	(۳۴)	۱۱۰۱ھ	۱۶۸۹ء	عطائے پرگنہ پرونہ ھنو و اضافہ منصب وغیرہ	۱۰۶	
۷۷	″	اورنگ زیب	حکام و عمال	سید سودھا	پرگنہ پال پٹ	۷ ربیع الآخر	(۳۴)	۱۱۰۲ھ	۱۶۹۰ء	عطائے یکصد بیگہ زمین	۱۰۷	
۷۸	″	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں دیوان	نواب موصوف	ہنڈون بیانہ	۱۴ محرم الحرام	(۳۵)	۱۱۰۳ھ	۱۶۹۱ء	ہنڈون اور بیانہ کے مفسدوں کی سرکوبی کے لئے	۱۱۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷۹	فرمان	اورنگ زیب بتوسط شہزادہ اعظم شاہ	چکما نایک	چکنا نایک	چنتیاپور	۱۸ ربیع الاول	(۳۶)	سنہ ۱۱۰۴ھ	سنہ ۱۶۹۲ء	بہ عفو قصور	۱۱۴	
۸۰	فرمان	"	"	"	"	غرہ ذیقعد	(۳۶)	"	"	عطائے نشان مرحمت وارواں محلّی بہ پچہ خاص	۱۱۵	
۸۱	فرمان	"	چودھریاں وقانون گویاں وغیرہ	نواب کمال الدین خاں	پرگنہ سیدھا سرکار کالنجر	۲۵ ربیع الاول	(۳۷)	سنہ ۱۱۰۵ھ	سنہ ۱۶۹۳ء	عطائے جاگیر سرکار کالنجر	۱۲۰	
۸۲	خط	اورنگ زیب	شہزادہ محمد اکبر	شہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	سنہ ۱۱۰۷ھ	سنہ ۱۶۹۵ء	خط تنبیہ نام شاہزادہ درباب بغاوت راٹھوراں	۱۲۰	
۸۳	عرضداشت	شاہزادہ محمد اکبر	اورنگ زیب	اورنگ زیب	دہلی	×	×	"	"	شاہزادے کا جواب	۱۲۲	
۸۴	تحریر دستخطی و مہری و دست قلم عالمگیر	اورنگ زیب	شاہزادہ محمد اکبر	شاہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	"	"	بادشاہ کا آخری جواب	۱۲۶	
۸۵	سند معافی	نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	اہلیہ میر سید احمد گیلانی	موضع جمورا پرگنہ شاہ آباد	۱۴ رجب المرجب	×	سنہ ۱۱۰۸ھ	سنہ ۱۶۹۶ء	سند جاگیر در موضع جمورا	۱۲۷	
۸۶	فرمان	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	نواب موصوف	×	۱۹ ذیقعد	(۴۰)	سنہ ۱۱۰۸ھ	سنہ ۱۶۹۶ء	شہزادہ محمد معظم شاہ کے ساتھ کابل جانے کے لیے	۱۲۸	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۸۷	فرمان	اورنگ زیب	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	موضع املیا پرگنہ و سرکار بدایوں	دوم رمضان المبارک	(۴۱)	۱۱۰۹ھ	۱۶۹۷ء	سند معافی موضع املیا بنا بر مصارف درگاہ	۱۲۹	
۸۸	سند معافی	نواب کمال الدین خاں	متصدیان حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	شہاب الدین سید احمد بلالی	موضع ہری شاہ آباد ضلع ہردوئی	۱۱ ربیع الاول		۱۱۱۰ھ	۱۶۹۸ء	نذرانہ یکصد پچیس بیگہ زمین از موضع ہری	۱۳۰	
۸۹	سند	شاہزادہ ولاور رفیع القدر عہد اورنگ زیب	شیخ عبد الستار جیو	شیخ عبد الستار جیو	موضع بچولا و املیا نہ کرکا پرگنہ سہر آباد سرکار بدایوں	۱۹ ربیع الاول	×	۱۱۱۵ھ	۱۷۰۳ء	بحالی موضع بچولا و املیا نہ کرکا	۱۳۱	
۹۰	سند	نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	ہمشیرہ نواب کمال الدین خاں	پرگنہ شاہ آباد بحال جاگیر	۱۴ ربیع الثانی	×	۱۱۱۶ھ	۱۷۰۴ء	نواب کمال الدین خاں نے مال اپنی بہن کے نام لکھ دیا۔	۱۳۱	
۹۱	فرمان	اورنگ زیب	رشید زن و متصدیان	محمد تراب ولد جلال الدین	پرگنہ سوی سرکار لکھنؤ	۱۰ رجب	(۴۹)	۱۱۱۷ھ	۱۷۰۵ء	سند چودھرائیت	۱۳۲	
۹۲	خط	شاہ ایران	اورنگ زیب	اورنگ زیب	دہلی	×	×	×	×	الرامی خط	۱۳۳	

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣
٩٣	جواب خط	اورنگ زیب	شاہ ایران	شاہ ایران	ایران	×	×	×	×	تردیدی جواب	١٣٤	
٩٤	سند	شاہ ابوالمظفر محمد معظم شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی	حکام و متصدیان	ماسد یونایک	پیرورگ عرف رائچور مملکت سرکار عالی اسلام	٢٠ ربیع الاول	(٣)	سنہ ١١٢١ھ	سنہ ١٧٠٩ء	عطائے خدمت دیسمہی	١٣٦	
٩٥	فرمان	"	گماشتہ ہائے جاگیرداران وغیرہ	گماشتہائے جاگیرداران وغیرہ	موضع جمال پور تہ شاہ آباد	٩ شعبان	(٢)	سنہ ١١٢٣ھ	سنہ ١٧١١ء	معافی موضع جمال پور بنام جامع مسجد شاہ آباد در وجہ خرچ امام و موذن و خطیب و صادر	١٤١	
٩٦	"	فرخ سیر بادشاہ مہری نواب سردار خاں	محمد مبارک	اہلیہ جمال الدین ولد حسین خاں صحیل	خاں پور پرگنہ شاہ آباد	١٠ رجب	(٢)	سنہ ١١٢٥ھ	سنہ ١٧١٣ء	عطائے چند بیگہ آراضی بطور مدد معاش	١٤٢	
٩٧	"	فرخ سیر بادشاہ مہری سید عبید خاں بہادر ظفر جنگ قطب الملک یمین الدولہ	ہاشم خاں	نواب محمد سردار خاں ولد کمال الدین خاں مرحوم	پرگنہ شاہ آباد سرکار حیرآباد	٢ شعبان	(١)	سنہ ١١٢٥ھ	سنہ ١٧١٣ء	سات لاکھ کی جاگیر کی بحالی کا	١٤٣	
٩٨	سند مطلقہ	محمد شاہ بادشاہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران	شیخ محمد رضا	پرگنہ جلیسر صوبہ اکبر آباد	٥ ربیع الثانی	(١)	سنہ ١١٣١ھ	سنہ ١٧١٨ء	سند سرفرازی عہدۂ قضاوت	١٤٣	
٩٩	فرمان	"	سید محمد وارث	سید محمد وارث	امروہہ پرگنہ سنبھل	٢٣ ذی الحجہ	(٣)	سنہ ١١٣٣ھ	سنہ ١٧٢١ء	فرمان عطائے ساگر	١٤٤	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱	فرمان	محمد شاہ بادشاہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران پرگنہ بھول سرکار چپار صوبہ الہ آباد	شیخ میاں داد	موضع محمد دوم پلورہ	۶ ذی الحجہ	(۴)	۱۱۳۴ھ	۱۷۲۱ء	درو بستہ مدد معاش برائے خرچ فقرا و خانقاہ شیخ میاں داد وغیرہ	۱۴۷	
۱۰۱	فرمان	؍؍	گماشتہ ہائے جاگیرداران	سید محمد مراد	امروہہ پرگنہ سنبھل	۲۱ رمضان	(۵)	۱۱۳۵ھ	۱۷۲۲ء	مستعد عطائے خدمت داروغگی عدالت	۱۴۸	
۱۰۲	؍؍	محمد شاہ بادشاہ مہری سید معزر خان	کرم داد خان لوہانی	کرم داد خان لوہانی	گجرات	۴ رجب	(۱۳)	۱۱۴۴ھ	۱۷۳۱ء	عطائے خلعت خاصہ	۱۵۰	
۱۰۳	بخشش نامہ	نواب سردار خان	محمد جعفر سردلوان محمد مبارک	محمد جعفر	موضع بھدائی شاہ آباد	۱۷ جمادی الاول	×	۱۱۴۵ھ	۱۷۳۲ء	بخشش نامہ موضع بھدائی متعلقہ شاہ آباد	۱۵۱	
۱۰۴	وکالت نامہ	حاجی محمود خان قاضی القضاۃ بعہد محمد شاہ بادشاہ	سید محمد مراد	سید محمد مراد	سرکار سنبھل صوبہ دہلی	۷ شوال	(۱۸)	۱۱۴۸ھ	۱۷۳۵ء	وکالت نامہ	۱۵۱	
۱۰۵	فرمان	محمد شاہ بادشاہ مہری عماد خان	متصدیان حال و استقبال سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اختر نگر اودھ	شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ	موضع کھجور وجوگی پور	۱۷ رمضان المبارک	(۱۹)	۱۱۵ھ	۱۷۳۷ء	عطائے کمعاش موضع کھیہ پور وجوگی پور	۱۵۲	
۱۰۶	پروانہ	محمد شاہ بادشاہ مہر ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ	یعقوب علی خان	محمد روشن خان ولد فتح معمور خان	شاہ آباد ضلع ہردوئی	۲۴ شعبان	(۲۲)	۱۱۵۲ھ	۱۷۳۹ء	معافی باغات بازار وکٹرہ	۱۵۳	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۰۷	سند قضات	محمد شاہ بادشاہ مہری خاں ترخاں عن الدیوان الصدارۃ العالیہ العلیہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران و کروریاں	سید اسرار اللہ ولد فضل اللہ	دیوبند سرکار سہارنپور	غرہ ذیحجہ	(۲۳)	سنہ ۱۱۵۳ھ	سنہ ۱۷۴۰ء	سند قضات پرگنہ مذکور	۱۵۳	
۱۰۸	سند معافی	محمد شاہ بادشاہ مہری حاجی علی خاں عامل بادشاہی	متصدیان حال و استقبال شاہ آباد شیخ عنایت اللہ صاحب قادری عرف شیخ بھکاری	شیخ عنایت اللہ صاحب قادری	پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۱۰ صفر	(۲۴)	سنہ ۱۱۵۵ھ	سنہ ۱۷۴۲ء	معافی عسہ مواضع	۱۵۴	
۱۰۹	〃	محمد شاہ بادشاہ	〃	قاضی رضاء اللہ خاں شاہ آبادی	پرگنہ سوہی بیت سرکار شاہجہاں آباد	غرہ صفر المظفر	(۲۹)	سنہ ۱۱۶۲ھ	سنہ ۱۷۴۷ء	خدمت محتسبی	۱۵۵	
۱۱	〃	احمد شاہ بادشاہ غازی مہری خاں ترخاں عن الدیوان الصدارہ العالیۃ العلیہ	ایضاً	وکیل محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ	پرگنہ پالی بیت وغیرہ سرکار و صوبہ شاہجہاں آباد	۵ شوال	(۱)	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	سند قضات پرگنہ مذکورہ	۱۵۵	
۱۱	فرمان	احمد شاہ بادشاہ مہری خالد علیہ پیر خاں صدر الصدور	گماشتہ ہائے جاگیرداران	قاضی رضاء اللہ خاں	پرگنہ کنور سرکار شاہجہاں آباد	۵ ذیقعدہ	(۱)	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	سند خدمت قضات و خطابت	۱۵۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۱۲	فرمان	احمد شاہ بادشاہ مُہری عمدہ خاں ترخان صدر الصدور	گماشتہ ہائے جاگیرداراں	رضا اللہ	پرگنہ ہیبت ستی سرکار دہلی	۲۹ شوال	(۲)	سنہ ۱۱۶۳ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	سند منصب صدارت	۱۵۷	
۱۱۳	فرمان	مجاہد الدین ابو النصر بادشاہ	حکام کرام	سندر رائے عرف نیں سکھ منجم	پرگنہ طالون سرکار لکھنؤ	۴ محرم الحرام	(۲)	سنہ ۱۱۶۶ھ	سنہ ۱۷۵۲ء	انعام التمغا	۱۵۸	
۱۱۴	فرمان	احمد شاہ بادشاہ بن محمد شاہ بادشاہ	احمد خاں بہادر ولد فیروز خاں	بہادر خاں ولد فیروز خاں	پرگنہ بھڑونچ سرکار پٹن صوبہ احمد آباد	۱۵ جمادی الثانی	(۷)	سنہ ۱۱۶۸ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	عطائے فوجداری رسداری وطن داری	۱۶	
۱۱۵	فرمان	عالمگیر ثانی	چودھریاں وغیرہ	سید محب علی	پرگنہ امروہا سرکار سنبھل	۱۸ شعبان	(۳)	سنہ ۱۱۶۹ھ	سنہ ۱۷۵۵ء	سند عطائے جاگیرات	۱۶۱	
۱۱۶	پروانہ	ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ مہری صدر خاں ولد مکرم خاں	متصدیاں حال و استقبال پرگنہ مالی متعلقات شاہ آباد	شیخ عنایت اللہ وغیرہ		۹ رجب	(۳)	سنہ ۱۱۷۰ھ	سنہ ۱۷۵۶ء	بحال داشتن و عدم مزاحمت مواضع جوگی پورہ کھرلوپہ	۱۶۳	
۱۱۷	فرمان	شاہ عالم بادشاہ غازی	حفیظ اللہ ولد اسد اللہ	حفیظ اللہ ولد اسد اللہ	شاہ آباد ضلع ہردوئی	۳ ذوالقعدہ	(۳)	سنہ ۱۱۷۵ھ	سنہ ۱۷۶۱ء	سرفرازی منصب یکہزاری ذات و دو صد سوار خطاب اسد علی خاں	۱۶۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۱۸	سند مطلقا	سلطان علی گوہر ابوالمظفر محمد جلال الدین	ناصر الملک نجیب الدولہ نجیب خاں بہادر لوہانی خانوری حمایت جنگ	نجیب الدولہ	سہ ہزاری خطاب	۳ محرم الحرام	(۱۰)	سنہ ۱۱۸۲ھ	سنہ ۱۷۶۸ء	عطائے منصب سہ ہزاری و خطاب	۱۶۵	
۱۱۹	فرمان	شاہ عالم ثانی بادشاہ	حکام کرام و عمال	محمدی خاں عرف بھیجو	موضع کولیسر وغیرہ پرگنہ سنکیپور شاہجہان آباد	۱۰ ربیع الاول	(۲۲)	سنہ ۱۱۹۵ھ	سنہ ۱۷۸۱ء	متضمن عطائے جاگیر مبلغ یکلک ۸۱ ہزار ۹ سو دام محاصل نوسو روپیہ	۱۶۷	
۱۲۰	حکمنامہ	وزیر الممالک نواب سعادت علی خاں بہادر	میر نظام الدین	میر نظام الدین	قصبہ شاہ آباد	۱۱ جمادی الثانی	×	سنہ ۱۲۱۹ھ	سنہ ۱۸۰۴ء	تخلیہ و حسن خدمات عطائے قطعات و باغات و اراضیات و گنج و مکانات	۱۶۸	
۱۲۱	"	لارڈ منٹو گورنر جنرل بہادر	مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر	مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر	پنجاب	۳۱ اکتوبر	×	سنہ ۱۲۲۳ھ دہم رمضان	سنہ ۱۸۰۸ء	مہاراجہ صاحب کے دربار میں مٹکاف صاحب کے تقرر سے متعلق	۱۶۹	
۱۲۲	فرمان مطلقا	اکبر شاہ ثانی بادشاہ	کرنل جیمس اسکنر ناصر الدولہ عالی جنگ	کرنل موصوف	رلو پورہ	۲۷ شوال	(۳۰)	سنہ ۱۲۵۱ھ	سنہ ۱۸۳۵ء	قبول و قرار استمرار پٹہ	۱۷۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷۳	ترجمہ خط انگریزی	سی۔ٹی مٹکاف صاحب بہادر	ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بادشاہ مصر	دہلی	۱۲ر اکتوبر	×	×	سنہ ۱۸۳۷ء	خط تعزیت	۱۷۲	
۱۷۴	خط مطلا عبارت فارسی	لارڈ ایلنبرا گورنر جنرل بہادر	"	"	"	۱۶ر محرم / ۲۸ر فروری	×	سنہ ۱۲۵۸ھ	سنہ ۱۸۴۲ء	با اطلاع انعقاد جائزہ عہدہ جلیلہ گورنر جنرل	۱۷۴	
۱۷۵	خط مطلا فارسی	بہادر شاہ ثانی بادشاہ	ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا	ملکہ معظمہ ...	لندن	۹ر شوال	(۱۳)	سنہ ۱۲۶۶ھ	سنہ ۱۸۴۹ء	درباب ولی عہدی مرزا جواں بخت	۱۷۵	
۱۷۶	ترجمہ خط انگریزی	لارڈ کالوں صاحب بہادر	ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بہادر شاہ بادشاہ دہلی	دہلی	۲۲ر اگست	×	×	سنہ ۱۸۵۴ء	متعلق بہ انسداد گاؤکشی	۱۷۶	
					احکام وفرامین برٹش گورنمنٹ							
۱۷۷	اشتہاری میگنا چارٹا	حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا	رعایا و برایا ملک ہند	رعایا و برایا ملک ہند ہندوستان	ہند ہندوستان	یکم نومبر	×	×	سنہ ۱۸۵۸ء	برخاست کمپنی اور ملکہ معظمہ کے عنان حکومت اپنے دست قدرت میں لینے کا اعلان	۱۸۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۲۸	اعلان	حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا قیصرِ ہند	رعایا و برایا ملکِ ہند	رعایا و برایا ملکِ ہند	دہلی	۲۸ اپریل	(۳۹)	×	۱۸۷۶ء	یکم جنوری ۱۸۷۷ء کے دربارِ قیصری کا اعلان	۱۸۳	
۱۲۹	پیام شاہی	شاہنشاہِ معظم ایڈورڈ ہفتم	〃	〃	قلعہ فیدرر	۲ فروری	×	×	۱۹۰۱ء	معلن وفات ملکہ معظمہ و جانشینی خود	۱۸۵	
۱۳۰	درباری اسپیچ	ایڈورڈ ہفتم لارڈ کرزن	〃	〃	دہلی	یکم جنوری	×	×	۱۹۰۳ء	دربار تاج پوشی ملکِ معظم ایڈورڈ ہفتم	۱۸۸	
۱۳۱	شاہی اسپیچ	شاہنشاہِ معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	۱۲ دسمبر	×	×	۱۹۱۱ء	دربار تاج پوشی ملکِ معظم جارج پنجم	۱۹۳	
۱۳۲	اعلانِ شاہی	از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند	〃	〃	〃	〃	×	×	۱۹۱۱ء	اعلانِ مراعاتِ شاہی	۱۹۵	
۱۳۳	پیام شاہی	ملکِ معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	〃	×	×	۱۹۱۷ء	یہ اعلان مسٹر مانٹیگو وزیر ہند اور لارڈ چیمسفورڈ وائسرائے کی تجویزوں پر صادر ہوا ہے		
۱۳۴	اعلانِ شاہی	ملکِ معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	۲۵ دسمبر	×	×	۱۹۱۹ء	نئے دور کا اعلان	۲	

فرامین عادل شاہیہ سلاطین بیجاپور

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۳۵	فرمان	سلطان علی عادل شاہ کلاں	خان اعظم حیدر خان نائب غیبت و ملک فتح تھانہ دار وغیرہ معاملہ بیجاپور	شاہ محمد حسین ابن سید السادات سید زین العابدین حسینی البخاری	سون پلی سمت مولودار	۹ ذیقعدہ	×	۹۸۸ھ	۱۵۸۰ء	کاغذ معاش حسب سابق	۲۰۵	
۱۳۶	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	عاملان حال و استقبال	لکشما ناگتی	انگنگیری صلع رائچور ملک گس	۴ ذوالحجہ	×	۱۰۵۱ھ	۱۶۴۱ء	درباب ترتیب انعام	۲۰۷	
۱۳۷	فرمان	؍؍	؍؍	حسن خان حی خان خواجہ	موضع بیر پال وبان گوپال پرگنہ گھوٹی صلع بیدر ملک گیر	۲۹ ذیقعدہ	×	۱۰۵۷ھ	۱۶۴۷ء	خیرات و لنگر و موو و گل و تیل خرچ درویشی و مہر علاؤالدین اولاد و شیخ نصیرالدین چراغ دہلی واقع برہان پور صلع کھاڑ ملک حامدلیس علاقہ انگریزی	۲۰۶	
۱۳۸	فرمان	؍؍	حوالداران وقتی مردرس	اور جتیا نایک کنگیری	پرگنگ گیری	۱۲ جمادی الاول	×	۱۰۶۵ھ	۱۶۵۴ء	عطائے معاش	۲۰۸	
۱۳۹	؍؍	؍؍	نعمت خان حوالدار کارکنان حال و استقبال محمد پور	رود ر ماراین	موضع منگلی	۱۰ ربیع الثانی	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	عطائے یک چادر زمین برائے مسجد واقع مکان جی اقتصاد مد	۲۱ [illegible]	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴۰	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	اوڑچپا نایک	اوڑچپا نایک	کنک گری	۸ ربیع الاول	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	طلبی برائے سرفرازی خلعت	۲۱۱	
۱۴۱	فرمان	״	عاملان ودیسایاں	اوڑچ نایک	کنک گری	۹م جمادی الثانی	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	عطائے حصار کنک گری	۲۱۲	
۱۴۲	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ مہری محب علی	عاملان حال واستقبال پرگنہ گوگوٹی	علی محمد خاں	مواضع ہرپال و مانیگویاں پرگنہ گوگوٹی	۸ رشعبان	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	معاش برائے درگاہ شیخ نصیرالدین چراغ دہلی واقع سرہان پور ضلع نماٹر ملک حامدین علاقہ انگیری	۲۱۳	
۱۴۳	قولنامہ	سلطان علی محمد شاہ	×	×	موضع افضل پور متصل بیجاپور درگاہ حضرت جنگی شاہ	یکم ذی الحجہ	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	محمد ساہی پیٹھ بنانے کے متعلق تھہر بر کندہ ہے۔	۲۱۴	
۱۴۴	قولنامہ	×	×	×	پیٹھ شاہ پور	۱۰ محرم الحرام	×	۱۰۶۷ھ	۱۶۵۶ء	پیٹھ شاہ پور کے وارث دار اور لا وارثوں کے متعلق	۲۱۵	
۱۴۵	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری محی الدین	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	اناہسور تعلقہ لنگسگور ضلع رائچور	×	×	×	×	آپ مع فرزند و لشکر واحشام شیرزہ خاں کالے کردار الخلافہ کو آئے	۲۱۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴۶	فرمان	مہر محی الدین	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	[illegible]	+	×	×	×	تاکید تعمیل حکم سابقہ	۲۱۷	
۱۴۷	فرمان	محمد عادل شاہ	عاملان و استقبال پرگنہ ریور کندہ	غلام حسین بن عبد النبی	پرگنہ ریور کندہ	غرہ ذی الحجہ	×	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۷ء	عطائے عہدہ قضات	۲۱۸	
۱۴۸	فرمان	سلطان علی عادل شاہ ثانی	افضل خان محمد شاہی حوالدار	قاضی ابوالحسن بن قاضی خلیل	قصبہ مدگل ضلع رائچور	۱۲ محرم	×	سنہ ۱۰۶۹ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	متعلق معمولات	۲۲۰	
۱۴۹	فرمان	بادشاہ بیجاپور (بلا قید نام و سنہ)	نائب غنیت و تھانہ دار و کارکنان معاملہ بیجاپور	حجاماں	بیجاپور	×	×	×	×	حجاموں کی معاش کے متعلق یہ کتبہ اب بیجاپور کے عجائب خانے میں موجود ہے	۲۲۳	
۱۵	فرمان	علی عادل شاہ ثانی	دیسائی پرگنہ تاورگیرہ	دیسائی پرگنہ تاورگرہ	تاورگرہ تعلقہ کشتگی ضلع رائچور ملک دکن	۲۸ صفر	×	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ء	دادن گوشمالی بہ سرہ خان	۲۲۴	
۱۵۱	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری حیدر علی ابن محمد بادشاہ	میراں محمد خلیل و کارکنان حال و استقبال معاملہ مدگل	شاہ حضرت نیرہ قادری	اناہسور	۲۰ رجب	×	سنہ ۱۰۷۳ھ	سنہ ۱۶۶۲ء	سند عطائے جاگیر اناہسور ضلع رائچور	۲۲۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵۲	فرمان	سکندر عادل شاہ	دلیپایان و مارکران گرکہ گورگوتہ و کولوار متہود مبہ راو نکوٹ	حرزی سوبیا نایک فرزند لنک نایک ستمزہ دلیپائی سمت بیجال و نواب گگرہ و سمر دلیپائی پرگنہ مذکور	قربات گگرہ و سمت بیجال پرگنہ مذکور	۱۶ ربیع الاول	×	سنہ ۱۰۸۶ھ	سنہ ۱۶۷۵ء	خدمات مذکورہ موہی اللہ کے سپرد کردی گئی	۲۲۶	
۱۵۳	فرمان	سکندر عادل شاہ	حاملان حال و استقبال پرگنہ سندھنور	قاضی شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک	سندھنور (ضلع رائچور)	۱۰ رمضان	×	سنہ ۱۰۹۰ھ	سنہ ۱۶۷۹ء	سند خدمت قضاءت	۲۲۷	
۱۵۴	فرمان	سکندر عادل شاہ بادشاہ	اوڑج نایک	اوڑج نایک	لنگ گری ضلع رائچور دکن	۲ صفر المظفر	×	سنہ ۱۰۹۵ھ	سنہ ۱۶۸۳ء	پانچ ہزار کی بقایا وصول کرنے کے متعلق	۲۲۹	
				احکام و فرامین متفرق								
۱۵۵	نمونہ	نمونہ کتابت خط شکستہ زمانہ قدیم	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۳۰	
۱۵۶	نمونہ	پشت	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۳۱	
۱۵۷	نکاح نامہ	نواب تاج الدین خاں	مسماۃ روشن آرا بیگم	×	شاہجہاں پور	۱۹ ذی الحجہ	(۲) فوج سپاہ دستہ	سنہ ۱۱۲۶ھ	سنہ ۱۷۱۴ء	نکاح نامہ	۲۳۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵۸	تملیک نامہ	سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی	بعہد فرخ سیر بادشاہ	بی بی گل بیگم	شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار چندآباد	۲۲ جمادی الثانی	(۶)	۱۱۲۹ھ	۱۷۱۶ء	تملیک نامہ جائداد	۲۳۲	
۱۵۹	اقرارنامہ	محمد صالح ولد میر سید احمد گیلانی	بی بی گل بیگم بنت کمال الدین خان	×	شاہ آباد	۳ ذیقعد	×	۱۱۲۹ھ	۱۷۱۶ء	یک قطعہ زمین مقبوضہ کو خود دوسرے قطعہ سے بدل لیا	۲۳۳	
۱۶۰	تملیک نامہ	سماۃ فاضلہ بیگم بنت نعمت خان	محمد علی خان	محمد علی خان	قصبہ شاہ آباد سرکار چندآباد	۲۶ جمادی الاول	×	۱۱۳۷ھ	۱۷۲۴ء	تملیک نامہ موضع جیٹ پور پرگنہ پالی وغیرہ جائداد	۲۳۴	
۱۶۱	بیع نامہ	شیخ غلام معین الدین خان وغیرہ	اہل خانہ نواب کمال الدین خان	نواب کمک خان	×	۲۶ محرم	(۱۶)	۱۱۴۷ھ	۱۷۳۴ء	بیع نامہ باغ (محمد شاہ بادشاہ کا زمانہ ہوتا ہے)	۲۳۶	
۱۶۲	تملیک نامہ	سید شرف الدین خان عرف شاہ مدن صاحب	اہلیہ خود	×	شاہ آباد وغیرہ	نہم ذیقعد	×	۱۱۷۸ھ	۱۷۶۴ء	تملیک نامہ جائداد متفرق	۲۳۷	
۱۶۳	تصدیق نامہ	نوشتہ سردار خان حبیب الدولہ محب الملک افضل الامراء شمشیر جنگ	× ×	×	×	×	×	×	×	تصدیق اس کی جاتی ہے کہ اکبر شاہ ثانی بادشاہ نے ان کو قتل فرزندوں کے پرورش کرکے خطاب و خدمت توشہ خانہ و حبیب خاص کی دی تھی یا نہیں	۲۳۹	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۶۴	فرمان	ٹیپو سلطان میسور	×	×	×	۱۹ اردی	سال حراست	۱۲۸۴ سنہ مولود محمدی	×	استماع کردہ فرونی	۲۴	
۱۶۵	نکاح نامہ	مرزا شہاب الدین و مداری بیگم مہری قاضی مرزا جلیل الرحمن	مرزا شہاب الدین و مداری بیگم	×	دہلی	۷ شوال	×	۱۲۴۱ سنہ	۱۸۲۵ء	نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم	۲۴۱	
۱۶۶	عرضی	عرضی جوابی راجہ رتن سین راجہ چیتور گڑھ بنام سلطان علاؤ الدین خلجی نمبر ۲۳ کے تحت	〃	〃	〃	۲	〃		〃	〃	۲۴۳	
۱۶۷	مکتوب	مکتوب جوابی سلطان محمد عادل شاہ بجواب خط شاہجہاں بادشاہ نمبر ۳۸ کے تحت	〃	〃	〃	+	〃			〃	۲۴۳	
۱۶۸	فرمان	سلطان غیاث الدین بلبن	خواجہ حیدر اور اونکی اولاد	خواجہ حیدر	دہلی	۷ شعبان	×	۶۷۱ سنہ	۱۲۷۳ء	عطائے قطعہ آراضی موازی ۸ ربجہ مقبوضہ خواجہ حیدر	۲۴۴	
۱۶۹	فرمان	شہنشاہ نصیر الدین محمد ہمایوں	قوم بوہرہ شیعہ اسمٰعیلیہ	بوہرہ شیعہ اسمٰعیلیہ	دہلی	بست و یکم ربیع الاول	×	۹۴۸ سنہ	۱۵۴۱ء	آزاد نامہ بہ آزادی تجارت قوم بوہرہ شیعہ اسمٰعیلیہ بمملکت ہند	۲۴۵	
۱۷۰	فرمان	شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ	داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہاں	داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہاں	علاقہ گجرات بینما احمد آباد و سپید پور	یکم دی	×	۱۰۰۴ سنہ	۱۵۹۵ء	مشار الیہ را امداد و اعانت نمودہ راہ با رسلامت مگر از بد واگر مدد قدم خواہد امداد نمودہ بوعے کسے کہ از مجال مخوف مانع آنکس پیشاہ است بہ آسودگی برسد۔	۲۴۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷۱	فرمان	نورالدین جہانگیر بادشاہ	کروریان جاگیرداران و متصدیان حال و استقبال صوبۂ گجرات احمد آباد	شیخ داؤد گجراتی	صوبۂ گجرات احمد آباد	۱۰ جمادی الاول		سنہ ۱۰۱۹ھ	سنہ ۱۶۱۰ع	مشعر عدم مزاحمت و تعظیم و تکریم سادات عظام و قضات اسلام و مشائخ کرام سرکار احمد آباد صوبۂ گجرات	۲۴۷	
۱۷۲	فرمان	اورنگ زیب	حکام و عمال جاگیرداران و کروریان حال و استقبال	مسماۃ عائشہ	پرگنہ برولی سرکار سنبھل	۱۹ ذوالحجہ	(۳)	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ع	عطائے سو بگہ آراضی پرگنہ برولی سرکار سنبھل	۲۴۸	
۱۷۳	فرمان	اورنگ زیب	حکام کروریان حال و استقبال	محمد زمان	من مضافات صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	۲۰ ماہ صفر	(۱۴)	سنہ ۸۲ جلوس	سنہ ۱۶۷۱ع	عطائے مدد معاش	۲۵۱	
۱۷۴	فرمان	محمد شاہ بادشاہ	نگلر خان	نگلر خان	قلعہ ارک بندر مبارک سورت	۱۴ جمادی الاول	(۳)	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ع	خدمت حراست قلعہ ارک بندر مبارک سورت و عطائے خطاب نگلر خان	۲۵۳	
۱۷۵	فرمان	محمد شاہ بادشاہ غازی	گماشتہائے جاگیرداران و کروریان جمہور پرگنہ کیوار سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	محمد تقی رضاء اللہ ناصر الزمان	پرگنہ کیوار سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	ہشتم ذی الحجہ	(۳)	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ع	عطائے منصب قضایا وغیرہ	۲۵۳	
۱۷۶	فرمان	عالمگیر ثانی	بخشی الملک مظہر علی خاں بہادر	علام جیلانی ولد لقمان خان	شاہجہان آباد دہلی	۷ شعبان	(۶)	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۷۵۸ع	سرفرازی منصب سہ ہزاری ذات یک ہزار سوار و خطاب علام جیلانی خان بہادر	۲۵۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷۷	فرمان	عالمگیر ثانی	چودھریان وقانونگویان وغیرہ پرگنہ جریگاؤں مضاف صوبۂ بہار	غلام جیلانی خاں بہادر	پرگنہ جریگاؤں وغیرہ	ہفتم ذی الحجہ	(۶)	۱۱۷۲ھ	۱۷۵۸ء	عطائے مبلغ چہار لک دو ہزار دام پرگنات ندبور۔	۲۵۸	
۱۷۸	فرمان	عالمگیر ثانی	جاگیرداران وکروریان حال واستقبال	ہر سہائے	پرگنہ لوہاپور سرکار صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	۲۳ جمادی الثانی	(۵)	۱۱۷۳ھ	۱۷۵۹ء	عطائے مبلغ یک لک دو صد و پنجاہ و پنج دام موضع دھرکھیڑہ در بست مزرعہ عملہ پرگنہ لوہاپور سرکار صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	۲۵۹	
۱۷۹	سند	عالمگیر ثانی	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ ہاپوڑ سرکار صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	جاگیردار موضع دھرکھیر	موضع دھرکھیر	۱۲ ذی قعدہ	(۶)	۱۱۷۳ھ	۱۷۵۹ء	عطائے جاگیر مبلغ یک لک دو صد و پنجاہ دام موضع دھرکھیر در بست مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپوڑ	۲۶۴	
۱۸۰	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	شاہزادہ مرزا محمد جہاندار شاہ بہادر	شاہزادہ موصوف	اکبرآباد	یکم رمضان	(۱۵)	۱۱۸۷ھ	۱۷۷۳ء	سرفرازی خدمت قلعہ داری صوبہ مستقر دارالخلافہ اکبرآباد	۲۶۸	
۱۸۱	فرمان	اکبر شاہ ثانی	صاحب عالم پادشاہزادہ ولیعہد مرزا اکبر شاہ بہادر	غوث محمد خاں المخاطب خطاب غالب جنگ	شاہجہان آباد	۱۱ جمادی الثانی	(۳۴)	۱۲۰۶ھ	۱۷۹۲ء	سرفرازی خطاب غالب جنگ بہ غوث محمد خاں متضمن سرفرازی منصب سہ ہزاری ذات و یک ہزار سوار	۲۷۰	
۱۸۲	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	عاملان حال و استقبال پرگنہ کرنال	محمد گلیسر خاں بہادر	پرگنہ کرنال صوبہ شاہجہان آباد	۲۹ محرم	(۳۹)	۱۲۱۲ھ	۱۷۹۷ء	رئیس کنجپورہ	۲۷۲	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۸۳	سند	سرکار انگریزی	منیجر ٹوئی ترکاں	عطاء اللہ خاں و ور سرخاں	کسب کر (نام مقام صحیح نہیں ہے)	×	×	سنہ ۱۲۱۶ھ	سنہ ۱۸ ۱ء	نامہ کیاد برائے روانگی افواج بسمت ہانسی	۲۷۳	
۱۸۴	خط فارسی جنرل پیروں	سرکار انگریزی	جنرل پیروں	راجہ صاحب سنگھ مہندر اسعد والیئے پٹیالہ	پٹیالہ	کم رمضان	×	سنہ ۱۲۱۶ھ	سنہ ۱۸۰۲ء	یہ ایک قسم کا معاہدہ اتحاد ہے جنرل پیروں اور راجہ صاحب پٹیالہ کے مابین	۲۷۴	
۱۸۵	سند	سرکار انگریزی	لارڈ لیک	حکام پرگنہ کرنال	کنجپورہ پرگنہ کرنال	۱۱ ذی الحجہ	×	سنہ ۱۲۲۰ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	عطائے ہفت مواضع جاگیرات تاحیات بہ بہادر جنگ خاں رئیس کنجپورہ	۲۷۵	
۱۸۶	خط فارسی	سرکار انگریزی	لارڈ منٹو گورنر جنرل	رئیس کنجپورہ	کنجپورہ	۱۸ جنوری	×	×	سنہ ۱۸ ۱ء	متضمن عطائے ہفت مواضع جاگیر	۲۷۶	
۱۸۷	فرمان	اکبر شاہ ثانی		کرنل جیمس سکنر	شاہجہاں آباد	۱۷ جمادی الاول	(۲۵)	سنہ ۱۲۴۶ھ	سنہ ۱۸۳۰ء	عطائے خطاب نصیر الدولہ بہادر غالب جنگ	۲۷۸	
۱۸۸	خط انگریزی	اکبر شاہ ثانی	لارڈ آکلینڈ	اکبر شاہ ثانی	شاہجہاں آباد	۱۱ ستمبر	×	×	سنہ ۱۸۳۷ء	اطلاع تخت نشینی ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ	۲۸۰	
ضمیمہ فرمان ۱۲۶	خط انگریزی	بہادر شاہ بادشاہ	الیس آر کولوں صاحب بہادر	بہادر شاہ بادشاہ	شاہجہاں آباد	۲۲ اگست	×	×	سنہ ۱۸۵۴ء	معنی ناسدا دگا وکستی ـ	۲۸۲	

فہرست سلاطین تمام شد

فہرستِ سلاطین

نمبر سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا		لغایت		کیفیت
		سنہ ہجری	سنہ عیسوی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	
		خاندانِ غلامان				
۱	الغ خاں الملقب بہ سلطان غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۶۴ھ	سنہ ۱۲۶۵ء	سنہ ۶۸۶ھ	سنہ ۱۲۸۷ء	
		خاندانِ خلجی				
	سلطان علاؤ الدین	سنہ ۶۹۵ھ	سنہ ۱۲۹۵ء	سنہ ۷۱۵ھ	سنہ ۱۳۱۵ء	
		خاندانِ سوریہ				
	جلال شاہ ملقب بہ اسلام شاہ المعروف بہ ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی	سنہ ۹۵۲ھ	سنہ ۱۵۴۵ء	سنہ ۹۶ھ	سنہ ۱۵۵۲ء	
		خاندانِ مغلیہ				
	نصیر الدین ہمایوں بادشاہ	سنہ ۹۳۷ھ	سنہ ۱۵۳ء	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ء	
	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ء	سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۶۰۵ء	
	ابوالمظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ	سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۶۰۵ء	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ء	
	شہاب الدین محمد شاہ جہاں بادشاہ	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ء	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	
	ابوالمظفر محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷۰۷ء	

نمبر سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	تا نہایت سنہ ہجری	تا نہایت سنہ عیسوی	
	ابوالنصر محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷۰۷ع	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ع	
	معز الدین جہاں دار شاہ	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ع	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ع	
	جلال الدین فرخ سیر	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ع	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ع	
	محمد ابوالبرکات سلطان رفیع الدرجات	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ع	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ع	صرف (۳) ماہ (۱۱) یوم سلطنت کرکے وفات پائی
	شمس الدین رفیع الدولہ شاہ جہاں ثانی بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ع	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ع	صرف (۳) ماہ (۲۸) یوم سلطنت کرکے وفات پائی
	روشن اختر ابوالفتح محمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ع	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ع	
	مجاہد الدین ابوالنصر احمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ع	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ع	معزول و مکحول
	ابوالعدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ع	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹	قتل کیا گیا
	ابو المظفر جلال الدین سلطان عالی گوہر	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ع	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ع	مرہٹوں نے سنہ ۱۷۷۱ء میں سلطنت کو درہم برہم کر دیا یہ بادشاہ انگریزوں کی حفاظت میں رہتا تھا۔
	ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ع	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ع	
	ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ع	•		سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں رنگون جلاوطن کیے گئے اور وہیں ۷ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء میں انتقال کیا۔

فہرست خاندان انگلستان

نمبر سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	تا نہایت سنہ ہجری	تا نہایت سنہ عیسوی	
۱	ملکہ وکٹوریا قیصرۂ ہند		سنہ ۱۸۳۷ع		سنہ ۱۹۰۱ع	
۲	ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند		سنہ ۱۹۰۱ع		سنہ ۱۹۱۰ع	
۳	ملک معظم جارج پنجم قیصر ہند		سنہ ۱۹۱۰ع			تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

نمبر	نام بادشاہ	سن ابتدا سنہ ہجری	سن ابتدا سنہ عیسوی	تا غایت سنہ ہجری	تا غایت سنہ عیسوی	کیفیت
	فہرست سلاطین عادل شاہیہ بیجاپور (دکن)					
۱	ابو المظفر یوسف عادل شاہ پسر آغا مراد ملک زادۂ روم	سنہ ۸۹۵ھ	سنہ ۱۴۸۹ء	سنہ ۹۱۶ھ	سنہ ۱۵۱ء	
۲	اسمٰعیل عادل شاہ	سنہ ۹۱۶ھ	سنہ ۱۵۱۰ء	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ء	
۳	سلطان عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ء	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ء	صرف چھ مہینے اور چند دن سلطنت کی پھر معزول کیا گیا۔
۴	ابراہیم اول الملقب بہ عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ء	سنہ ۹۶۵ھ	سنہ ۱۵۵۷ء	
۵	علی عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۵۷ء	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸ء	
۶	ابراہیم عادل شاہ ثانی بن طہماسپ الملقب بہ جگت گرو	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸ء	سنہ ۱۳۷ھ	سنہ ۱۶۲۷ء	
۷	سلطان محمد عادل شاہ	سنہ ۱۰۳۷ھ	سنہ ۱۶۲۷ء	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ء	
۸	علی عادل شاہ ثانی بن سلطان محمد عادل شاہ غازی	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ء	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۷۲ء	
۹	سلطان سکندر عادل شاہ	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۷۲ء	سنہ ۱۰۹۰ھ	سنہ ۱۶۸۶ء	اسی سال اورنگ زیب نے ملکِ بیجا پور فتح کرلیا اور سلطنت عادل شاہیہ کا خاتمہ ہوا سکندر عادل شاہ نے سنہ ۱۱۱۱ھ ۱۶۹۹ء میں وفات پائی۔

فہرستِ تصویراتِ عکسی مشمولۂ کتابِ ہذا

فوٹو	نام	صفحۂ کتاب
(۱) شبیہ مبارک	حضور پر نور سرکارِ عالی متعالی مدظلہ العالی	۱
(۲)	خاکسار لشیر	۳
(۳)	قطعہ نوشتۂ آقا عبد الرشید خوش نویس بخطِ نستعلیق	۵۶
(۴)	فرمان شاہ اورنگ زیب موسومہ راجہ بید مانک رائے ستورا پور	۵۷
(۵)	فرمانِ اورنگ زیب	۵۹
(۶)	فرمانِ عادل شاہی موسومہ جاگیردار صاحب آتا ہسور تعلقہ لنگسگور	۲۱۷
(۷)	نمونہ خطِ شفیعہ (رو)	۲۳
(۸)	نمونہ خطِ شفیعہ (پشت)	۲۳۱

فہرستِ مضامین کتابِ ہذا ختم شد

فرامینِ سلاطین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فرامین متعلق درگاہ اجمیر شریف

نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہ

(۱) خواجہ معین الدین قدس سرہٗ جمیع مطالبُ اسعاف تمام و مراقب آمال اولاد امجاد
در نیوقت فرمان عالیشان سعادت نشان از محل عاطفت واحسان بادشاہی شرف نفاذ یافت۔ نبیرہ از
چیتور کہ جمع آں مبلغ یک لک تنکہ مرادی است حسب الحکم خلائق دستگاہ قطب العارفین غوث الواصلین
از ربیع مقدمی آصف خان مقرر باشند کہ حاصل سال بسال زبدۂ اماجد الافیبانی الایام۔ کمال رتبت شیخ حسین
در وجہ سیورغال ابدی و ضروریات آں دادیم۔ باید کہ بدوام دولت ابد انجام قیام واقدام نماید۔ حکام کرام و دیوانیان
وعمال متصدیان مہمات سرکار ندکو مقرر داشتہ موضع مذکور را تصرف گماشتہ ہائے سعادت پناہ مشار الیہ
گردانند واز مال وجہات وتمامی حوالات واخراجات وکل تکالیف دیوانی معاف مسلم مرفوع القلم
ساختہ بہیچ اہم ورسم تعرض رسانند وکشیدہ داشتہ مطلقاً پیرامون نگردند وجانب شریف آں سیادت
پناہ را غیر دانستہ در تعظیم وتکریم او وکسان ومردم او را مؤثر دانند وہر سالہ بفرمان وپروانچہ مجدد و
محتاج ندارند حسب الحکم جہاں مطاع از مضمون صدر ور نگزرند۔ تحریر المطاع العالی
بالمشافہ العلیہ الوالیہ خاقانیہ سص

(۲) نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہِ غازی

مہر بادشاہ

مہر بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی (بخط طلاء)

مہر بادشاہ

وکلا، حاکم متعہدان مہمات خطۂ اجمیر بدانند
کہ ورثۂ قطب الاقطاب موقف عرض رسانیدند کہ در اراضی ایشان کہ جوار مقبرۂ متبرکہ

کہ قطب الاقطاب مومی الیہ واقع است بعضے مردم اموات خود را بے اذن ایشان دفن مینمایند اگر واقع باشد حکم فرمودیم کہ بعد الیوم ہیچکس میت خود را در اراضی جوار مقبرۂ متبرکہ مذکورہ بے اذن فضیلت مآب کمالات اکتساب بہجۃ المشائخ والعظام خواجہ حسین نبیرۂ آن قطب الاقطاب و ورثہ دفن نکنند۔ یبباید کہ حسب الحکم عالی عمل نمودہ تبقدیم رسانند واعمال مراقبہ کہ در آن آستانہ از قدیم الایام الی غایۃ بودہ برقرار دارند ومانع نشوند۔ درعہد داشتہ دریں باب توجہ نمایند تحریر فی التاریخ شہر ذیقعدہ سنہ ۹۶۹ ہجری۔

خواجہ معین الدین (بخط طلاء)

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

(۳) چوں درباب ترویج و رونق لنگرخانہ مرشد السالکین میانہ اولاد و اجداد آنحضرت سیما مشیخت آئین معرفت تزئین سیادت المشائخ العظام نقاوی الاولیا الکرام وجہ الزمن شیخ حسن وکمال رتبت شیخ حسین بوجہ و اہتمام عام حالہم امر تولیت را بعمدۃ الملک فضیلت شعار کامل الاخلاص فصاحت آثار مستحسن الخدمت مستوجب الرعایتہ الموصوف بانصفت نمودہ شیخ حسن را کہ نشین و مرشد ایشاں است بہ سجادہ نشینی تصیبہ فرمودیم و فرمان واجب الادعان اصدار یافت کہ از قدیمی و جدیدی بحسب فرامین مطاع در وجہ ضروریات وصادر و وارد آن لنگر منور و مدد معیشت آئین مشارالیہم مقرر شدہ بود بتصرف عمدۃ الملک مومی الیہ باشد کہ سال بسال تمام وکمال بضروریات لنگر مذکور و عمارت و فرش و روشنی و مصالح مطبخ یومیہ واعراس طعام مبلغ پانزدہ ہزار تنکہ مرادی بہ والدۂ عفیفہ مستورۂ آن سیادت المشائخ متعلق بودہ تتمہ رانچہ باشد مشارالیہم بسویت فصلاً بعد فصلٍ نہادہ بہ لنگر فیض اثری آمدہ باشد۔ مجاوراں را موافق معمول قدیم بایشان دادہ انچہ باقی ماند آں را ہم بسویت حصہ نمودہ ہریک حصہ را بانصفت بہ محبت و الفت سلوک داشتہ مطلقاً مناقشہ نکردہ تکلیف و منازعت نرسانیدہ و باہم شرائط حرمت و خاطرجوئی مرعی داشتہ دقیقہ فروگذاشت نکنند۔ یبباید کہ از مضمون مذکور الصدر مطلقاً اعتنا نکنند و ہریک بحصہ خود اراضی بودہ زیادہ طلبی نکنند۔ حکام کرام و عمال و متاثران آن مقرر داشتہ لنگر فیض اثر جدا مسلّم و برقرار داشتہ از جمیع حوالات و اخراجات و مطالب دیوانی معاف و مرفوع القلم شمارند

وہیچ جہت دخل نکردہ از تغیّر و تبدّل مصئون و مامون شناختہ فرمان مجدد طلب ندارند۔ تحریر فی شہر شعبان المعظم سنہ
الی الامر العالی وخلیفۂ زمان
پروانہ صدارت پناہ معالی دستگاہ معرفت انتباہ واقف مواقف العلوم والحکم اکابر الفضائل عدیل الوجہ اتم مربی العلما مقوی الفضلا صدر شیخ صدر رفیع القدر شیخ عبد النبی صدر۔

(۴)

نقلِ فرمان

محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ او خلد اللہ فی الجنان مشحون تولیت و اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز

طغرا باسم بادشاہ
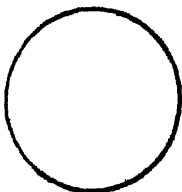
مہر کہ دراں اسمار از امیر صاحب قران تا بشاہ جہانگیر منقوش اند

خواجہ معین الدین حسنی الحسینی قدس سرہٗ

چوں رعایت و مراقبت حال سالکان مسالک حقیقت و رہروان مناہج تقوی و صلاحیت سیمّا جمعے کہ قامت باقامت ایشاں بسمو حسب و علو نسب آراستہ باشد از فرائض متممات امور سلطنت و خلافت عظمیٰ میدانیم لہذا در ینولا فرمان عالیشان مرحمت عنوان از مکمن لطف و احسان شرف صدور و عزّ ایراد یافت کہ از ابتدائے خریف سحقان ئیل منصب تولیت مزار فائز الانوار حضرت کرامت منزلت ہدایت مرتبت قطب الاقطاب کنز السالکین برہان المحققین غوث الاسلام و المسلمین دستور سابق بسیادت و فضائل مآب کمالات اکتساب تورع آثار قدوۃ المشائخ الکبار شیخ حسین کہ نبیرہ و صاحب مقام آنحضرت است مفوض و متعلق باشد کہ کما ینبغی بلوازم امر مذکور قیام و اقدام نمودہ در رواج و رونق آں مزار کنز الانوار دقیقہ نامرعی نگذارد۔ میباید کہ حکام و دیوانیان عظام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی صوبۂ اجمیر آں مشیخت پناہ را متولی آں مقام عرش احترام دانستہ دست تعدی و تکفل او را در امور متعلقۂ آن قوی دانند خدام و مؤذنان و سائر عملہ و فعلہ آں مزار فیض بخش مشار الیہ را متولی خود دانستہ آنچہ شرائط اعزاز و احترام بودہ باشد در جمیع امور بہ تقدیم رسانیدہ از صلاح و صوابدید موصی الیہ بیروں نروند مختار الدولۃ العالیہ مستشار الخلافۃ السلطانیہ عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ یک نفر نویسندہ ہمراہ آں

فضائل مآب نماید آنچہ بدستور قدیم آبا و اجداد مومی الیہ داشتہ وحصہ رسد شیخ مذکور باشد
تصرف او بازگذارند وآنچہ حصہ عرس در روشنائی وغیرہ بودہ باشد بدستور سابق بعمل آورند
باید کہ از فرمودہ تخلف و انحراف نوازند ودرعہدہ شناسند۔

نقل عبارت ظہری فرمان

شرح یادداشت واقعہ تاریخ آذرالٰہی ۲۴ امردادالٰہی سنہ موافق یوم چہارشنبہ مطابق ۱۷/
جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ برسالہ اعتقاد الملک العظمیٰ اعتماد الخلافۃ الکبریٰ عمدۃ الملک مرتضیٰ خان
حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع عز اصدار یافت کہ تولیت مزار فائز الانوار حضرت قدس سرہٗ
و نور مرقدہٗ بدستور سابق بہ فضائل مآب کمالات اکتساب تورع آثار ہدایت آثار قدوۃ مشائخ الکبار
شیخ حسین کہ نبیرہ و صاحب مقام آنحضرت است مفوض و مرجوع باشد و نیز حکم شد کہ عمدۃ الملکی
مدار المہامی نویسند ہمراہ مشار الیہ نماید کہ آنچہ بدستور قدیم بطریق کہ آبا و اجداد مومی الیہ داشتہ
وحصہ رسد شیخ مذکور باشد بمشار الیہ بگزارند وآنچہ حصہ عرس و روشنائی وغیرہ باشد
بدستور سابق عمل نماید شرح حاشیہ موافق واقع است۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی
اعتماد الدولہ عرض مکرر رسانند۔ شرح دیگر بخط مقرب الحضرت سلطانی معتمد خاں بتاریخ ماہ مہر الٰہی
سنہ مکرر بعرض اشرف اقدس رسانید۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی فرمان قلمی شد۔

دستخط محمد باقر	مہر	مہر	مہر	مہر معظم الملک

طغرا خورد

برحاشیہ ظہر فرمان تصدیق و یادداشت منشیان دفتر شاہی مندرج است۔

(۵) نقل فرمان محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی

مشتمل بر سہ قسمت محاصل دیہات اوقاف یک حصہ در خرچ عرس و روشنائی و یک حصہ در
مدد معاش مشیخت پناہ شیخ حسین اولاد حضرت خواجہ بزرگ و یک حصہ فقرا و تکیہ داران۔

مہر مربع کہ دراں اسمائے شاہان سلف منقوش اند

طغرا باسم بادشاہ النمغا

حضرت خواجہ معین الدین چشتی

چوں مواضیعکہ بصیغۂ وقف مزار فائض الانوار حضرت قطب العارفین غوث السالکین حضرت خواجہ معین الدین چشتی مقرر است۔

قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ماہ امرداد الٰہی ۳ حکم شدہ بود کہ از قرار سہ حصہ نمودہ یک حصہ را بجہت خرچ ولنگر وروشنائی و اخراجات عرس روضۂ متبرکہ نگاہداشتہ ویک حصہ در وجہ معاش شیخنت پناہ شیخ حسین اعتبار نمودہ ویک حصہ را بفقراء وتکیہ داران قسمت نمایند وحاجی مبرک حسب الحکم الاقدس شش موضع را کہ رقبۂ آں چہل وپنج ہزار وہفتصد بیگہ زمین وحاصل نہ ہزار وپنجاہ روپیہ بشود ازان جملہ یک حصہ پانزدہ ہزار بیگہ زمین باشد داخل خرچ روضۂ منورہ نمودہ ایمہہ را کہ سی ہزار ہفت صد بیگہ باشد بحاصل شش ہزار وہشتاد روپیہ بموجب تفصیل علیحدہ نہ صد ونہ نفر فقراء تنخواہ دادہ و فقرا کہ از نظر اشرف اقدس گذشتند شیخ عبد الرحیم وغیرہ شش صد وبست وہشت نفر کہ بست وہفت ہزار وچہل بیگہ مدد معاش وبست یک من غلہ داشتند بحال خود حکم شد وبقیہ را برطرف فرمودیم وجماعت فقرا کہ سہ ہزار ودویست وسی بیگہ وہفت من وشش آثار غلہ داشتند بہ نظر اشرف نگذشت واکثر از جماعۃ فقراء وتکیہ داران از اجمیر نابہ ماند ودر رکاب ظفر انتساب آمدند وبعرض مقدس رسید کہ زمین وغلہ مذکور بآن جماعۃ از وقف روضۂ منورہ مقرر بودہ وحاصل وقف بفقرا ومساکین وحافظان وطالبعلمان صرف بیشود ودر اجمیر از قسم فقراء ومساکین وحافظان وتکیہ داران از وقف می یافتہ اند۔ ہمین جماعۃ اند وآنہارا بغیر از زمین وغلہ ولنگر کہ از روضۂ منور مقرر بود از محل وجہ معیشت ندارند وجماعۃ کثیر اند بنا بران فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار وعز ایراد یافت کہ جماعۃ در اجمیر بہ نظر اشرف گذشتہ اند واراضی وغلہ لنگر آنہا از نصفے زیادہ مرحمت شدہ یادداشت خود درست ساختہ اند بموجب یادداشت واقعۂ مسطور دارند وجماعہ کہ از نصف کم حکم شد وبعضے در کل برطرف شدہ اند اراضی وغلہ لنگر آنچہ داشتہ اند از قرار نصف متصدیان مہمات آنجا از ابتدائے خریف توی ئیل حسب الضمن تنخواہ دہند کہ صرف معیشت خود نمودہ بدعائے دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشند ونیز حکم اشرف اقدس بنفاد پیوست

کہ جماعہ بموجب فرمان عالیشان جہانگیری مدد معاش و غلہ لنگر دارند و فوت شدہ اند ورثۂ آنہا
تحقیق نمودہ از محل قدیم از قرار نصف تنخواہ دہند و در آیندہ ہمین ضابطہ بورثۂ متوفی مسطور دارند
بیباید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس
اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکورہ پیمودہ چک بستہ تصرف آنہا بازگردانند و غلہ را از لنگر روضۂ متبرکہ میداد
باشند و تغیر و تبدیل بہ قواعد آن راہ ندہند و بعلت مال و جہات اخراجات و عوارضات مثل
قلغہ و پیشکش و جرمانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و داروغگانہ و بیکار و بیگار و دہ نیمی و مقدمی
و صدوہی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالب
سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب ہر سالہ فرمان و فرمانچۂ مجدد طلب نہ دارند و اگر در محل
دیگر زمین داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند از فرمودہ در نگذرند و رعہد شناسند۔

شرح یادداشت

واقع تاریخ روز مہر شانزدہم ماہِ مہر الٰہی سنہ ۳ موافق یکشنبہ ۱۴ رجب المرجب سنہ ۱۰۲۷ ہجری درچوکی
لایق المرحمت والاحسان عاقل خان برسالۂ سیادت و نقابت پناہ و صدارت دستگاہ میران
سید احمد قادری و نوبت واقعہ نویسی شیخ عبدالرحیم وغیرہ چون موضع بوقف مزار فائض الانوار
قطب الاقطاب مقرر است قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ماہ الٰہی سنہ ۸ از قرار سہ حصہ
قسمت شدہ بود و یک حصہ را بجہت خرچ لنگر و روشنائی و اخراجات عرس روضہ منورہ نگاہداشتہ
و یک حصہ در وجہ مدد معاش شیخ حسین اعتبار نمود و یک حصہ را برائے فقرا و تکیہ داران قسمت نمودہ
دہند حاجی مبارک بموجب حکم شش موضع کہ رقبۂ آن چہل و پنج ہزار و ہفت صد بیگہ زمین محاصل
نہ ہزار و پنجاہ روپیہ داشتہ از انجملہ یک حصہ پانزدہ ہزار بیگہ زمین باشد داخل خرچ روضۂ منورہ
نمودہ و تتمہ دو حصہ را کہ سی ہزار و ہفتصد بیگہ کہ حاصل شش ہزار و ہشتاد روپیہ بموجب تفصیل ذیل
بہ نہصد و نہ نفر جماعۂ فقرا کہ از نظر اشرف اقدس گذشتہ شش صد و بیست و ہشت نفر کہ بست
و ہفت ہزار و چہل و یک بیگہ زمین و بست و یک من غلہ داشتہ نہ ہزار و پانصد و نود و ہشت بیگہ
کہ دوازدہ من غلہ بحال خود حکم شد۔ و تتمہ را برطرف کردند و موازی سہ ہزار و دو بست و سی و نہ بیگہ
و ہفت من غلہ و شش آثار اسامی جماعہ بہ نظر اشرف اقدس نگذشتند الحال اکثر از جماعۂ فقرا
و تکیہ داران از اجمیر تا ماندو در رکاب سعادت آمدند حقیقت مذکور بہ تفصیل ذیل بعرض اشرف
داشتند کہ جماعۂ فقرا و تکیہ داران او موضع مقرر بود و حاصل دیہات وقف بجہت فقرا و مساکین

وحافظان وتکیہ داران کہ در موضع وقف از قدیم الایام میخوروند بس جماعہ وآنہا بجز زمین ولنگر
کہ نوبت روضہ مقرر بود ازمحل دیگر وجہ معیشت ندارند وجمع کثیر اند بنا بران حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ جماعہ کہ از نظر اشرف گذشتند واراضی لنگر آنہا از نصف
زیادہ مرحمت شد ویادداشت واقع خود را درست ساختہ بموجب یادداشت واقع مسطور داشتہ
وجماعہ کہ از نصف کم حکم شد وبعضے بالکل برطرف حکم شد آنہا را غلہ واراضی لنگر آنچہ داشتہ از قرار
نصف متصدیان آنجا تنخواہ دہند ونیز حکم شد کہ جماعہ بموجب فرمان عالیشان مدد معاش ولنگر
دارند وفوت شدہ اند ورثۂ اورا تحقیق نمودہ ازمحل قدیم نصف تنخواہ دہند ودر آیندہ بورثۂ متوفی
ہمین ضابطہ منظور دارند بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد از پرگنہ اجمیر سرکار مذکور شرح
یادداشت بخط عمدۃ الملکی واقعہ سازند شرح بخط سید احمد قادری داخل واقع سازند شرح حاشیہ
بخط واقع نویس موافق واقع است شرح دیگر بخط مختار الدولہ الخاقانی مدار المہامی اعتماد الدولہ
آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح دیگر بخط دیانت خان ررازداد ۲۵ ماہ شہریور الٰہی موافق شہر رمضان
۱۰۷۲ھ ہجری در واقعہ عبدالکریم بعرض اشرف رسید شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی از حربیف
قوی نیل فرمان عالیشان قلمی نمایند۔
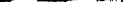
اراضی ۱ ــــــــ غلہ

لہا بگہ اسوہ — ۲۲ ثار

مالہ بگہ ۱۰ اسوہ — ۸۰ ثار آسامی وونی

ہو لا سمار لہ اللہ داد — الہ بخش ولد جلال

محمود غلہ اراضی غلہ — اراضی غلہ

اراضی ۴ ثار بگہ ۲ ثار — بگہ ۲ ثار

ما بگہ ۱۰ اسوہ — ہو لا سمار

اراضی ــــ غلہ — عبد الغنی

سا بگہ ــــ ۱۳ ثار — اراضی غلہ

مشار الیہ — ما بگہ ۳ ثار

اجمیر ــ ــ ــ ــ ــ ــ — اراضی غلہ

اراضی ــــ غلہ — بگہ ۳ ثار

سا بگہ ۵۰ ثار

ما صگہ فصل ارین حکم شد
سال بیگہ
در سو لام حسب شد مجملہ سے
اراضی علہ اراضی صگہ عائر
ععلگہ ۲ ثار عگہ بحال بود حکم شد
ارحماعۃ قاضی نظام اراضی صہ بیگہ علہ ۰ نار

(۶) نقل فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی مشحون عطیہ موضع گیلوتہ در وجہ معاش حضرت شیخ علیم الدین
نبیرۂ حضرت خواجہ بزرگ رح
خواجہ معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاہ

مہر بادشاہ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و غرایراد یافت کہ موضع گیلوتہ
من اعمال پرگنہ نرانیہ سرکار صوبۂ اجمیر کہ بمبلغ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع دارد بطریق درست من ابتدائے
خریف در وجہ مدد معاش حقایق و معارف آگاہ شیخ علیم الدین برادرزادہ خواجہ حسین نبیرۂ
قطب الاقطاب مقرب بادشاہ جبروتی حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و
سال بسال صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد پیوند اشتغال مینمودہ باشند۔ میباید کہ
حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلی
کوشیدہ موضع مذکور را بطریق درست بہ تصرف مشارالیہ بازگزارند و اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل
بداں راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات و عوارضات و کل تکلیف دیوانی و مطالبات
سلطانی مزاحمت نرسانند و از جمیع وجوہات و حوالات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمردہ درین باب
ہر سالہ فرمان و حکم مجدد نطلبند و از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند و در عہدہ شناسند
مرقوم ۱۵ شہر یور سنہ ۲۲ جلوس معلی۔

شرح ضمن مدد معاش باسم علیم الدین برادر زادۂ خواجہ حسین موافق یادداشت واقع روز ماہ مہر الٰہی ۳۱ سنہ جلوس مطابق یوم شنبہ ۱۵ شہر شوال برسالۂ سیادت ونقابت پناہ صدارت ومعالی دستگاہ وصدر الصدور موسویخاں ونوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان علی نقی آنکہ حقائق ومعارف آگاہ شیخ علیم الدین برادر زادہ شیخ حسین نبیرۂ حضرات قطب الاقطاب بہ نظر اشرف اعلیٰ گذشت بموجب چٹھی نواب خورشید بصحاب مہد علیا از قرار ۲۳ امرداد ۲۲ سنہ حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ موضع گیلوتہ من المحل پرگنہ نرائنہ سرکار اجمیر کہ بمبلغ ہفتصد وپنجاہ روپیہ جمع وارد بطریق درسبت در وجہ مدد معاش مشار الیہ مقرر مفوض باشد بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح حاشیہ بخط واقع نویس مطابق واقع است۔ شرح بخط قدوۂ خوانین بلند مقام عمدۂ مریدان سعادت نشان نظام الدین آصف جاہی آنکہ داخل واقع نمایند بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ بعرض اشرف مکرر رسانند شرح بخط سیادت ونقابت پناہ موسویخان آنکہ روز ماہ ۱۲۔ امرداد الٰہی ۲۲ سنہ مطابق یوم چہارشنبہ شہر ذیقعدہ ۱۰۳۳ مکرر بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنت العلیۃ العالیہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملکی مدار المہامی خواجہ ابوالحسن ارخریف نوسفان ئیل فرمان قلمی نمایند شرح چٹھی آنکہ بھیاجیو سلامت۔ موضع گیلوتہ کہ ہفتصد وپنجاہ روپیہ جمع وارد در وجہ مدد معاش شیخ علیم الدین اجمیری درسبت تنخواہ دہند تحریر فی التاریخ ۲۷ خورداد ۲۳ سنہ شرح بخط قدوۂ خوانین بلند مکان نظام الدین آصف جاہی آنکہ تصدیق نویسند۔　　درینجا مواہیر دفتر صدارت منقوش شدہ

بہ صیغۂ مدد معاش۔

(۷) نقل فرمان محمد شہاب الدین شاہجہاں بادشاہِ غازی

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشعر باثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ

طغرا باسم بادشاہ

مہر شاہجہاں بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز ایراد یافت کہ منصب سجادگی غفران

پناہ رضوان دستگاہ قطب الاقطاب مقرب بارگاہ جبروتی بہ سعادت مآب کمالات انتساب نجبۃ المشائخ المغطام شیخ معین الدینؒ از تغیر شیخ ولی محمد بالاشارکت و مساہمت احدی حسب الضمن مقرر وسلم باشد کہ کما ینبغی بلوازم و مراسم منصب قیام و الیتام نمودہ وقیقہ از دقائق حزم واحتیاط دراں باب مرعی نگذارند بیاید کہ حکام و عمال متصدیان مہات وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال دراستمرار واستقرار ایں حکم اشرف اعلی کوشیدہ مشارٌالیہ راصاحب سجادہ دانستہ دست تعہدی موی الیہ را درامور متعلقہ آن امر قوی ومطلق داشتہ نگذارند کہ دیگرے دران منصب دخل نماید و پیرامون آن گردد بہ خدمہ وعملہ وفعلہ وزائران ووظائفان آں روضۂ منورہ آنکہ مشارٌالیہ راصاحب سجادہ وعلی الاطلاق دانستہ تمامی امور متعلقہ ومرجوعہ رامخصوص او شمرند از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ شرح موافق یادداشت واقع بتاریخ الصدر آبان الٰہی ۲ سنہ موافق یوم شنبہ بتاریخ ۹ شہر ربیع الاول ۱۰۳۹ھ برسالۂ سعادت ونقابت پناہ صدارت معالی دستگاہ جلیل القدر رفیع المکان صدرالصدور موسوی خان ونوبت واقع نویسی کمترین بندگان قاسم علی آنکہ ماسم تحیت پناہ شیخ معین الدین انچہ بتاریخ ۲۹ ماہ مہر الٰہی ۲ سنہ بنظر اشرف اعلی گذشت حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع صادر شد کہ سجادگی قطب الاقطاب بہ مشارٌالیہ مرحمت فرمودیم بالاشارکت غیری از تغیر خواجہ ولی محمد شرح بخط عمدۃ الملکی مدارالمہامی آنکہ داخل واقع نماید۔ شرح بخط صدارت ونقابت پناہی آنکہ داخل واقع نماید۔ شرح حاشیہ بخط واقع نویسی مطابق واقع است۔ شرح بخط عمدۃ الملکی بعرض مکرر رسانید۔ شرح بخط مقرب الحضرت السلطانی حکیم مسیح الزمان آنکہ بتاریخ ۷ ماہ آذر الٰہی ۲ سنہ بعرض اشرف اعلی رسید۔ شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنۃ الباہرہ موتمن الدولۃ القاہرہ مختار الدولۃ الخاقانی عمدۃ الملک مدارالمہامی علامی افضل خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

(۸) نقلِ فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہِ غازی منشور اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ خواجہ معین الدین چشتی

مہر شاہجہان بادشاہ

طغرا باسم بادشاہ

واین وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز ایراد یافت کہ موضع گنا ہیڑہ من اعمال حویلی اجمیر سرکار صوبہ مذکور بطریق دروبست ابتدائے نصف خریف توی ئیل در وجہ مدد معاش مشیخت پناہ حقائق آگاہ شیخ معین الدین نبیرۂ - حضرت خواجہ معین الدین چشتی از انچہ بتاریخ ۱۲ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۰۴۱ھ بہ نظر اشرف اقدس اعلی گزشت وبعرض مقدس معلی رسید رسید - حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شدکہ یک موضع از پرگنات سرکار اجمیر کہ یک ہزار روپیہ حاصل داشتہ باشد در وجہ مدد معاش متار الیہ مرحمت فرمودیم - ہفتاد اشرفی نعمر مرحمت شد بموجب بطریق یادداشت قلمی شد - شرح بخط عمدۃ الملک مدار المہامی آنکہ داخل واقع نمایند - شرح بخط صدارت ونقابت پناہی آنکہ برسالہ کمترین بندہا داخل واقع نمایند شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس موافق واقع است شرح بخط عمدۃ الملکی آنکہ بعرض مکرر رسانید - شرح بخط اقبال پناہ حکیم مسیح الزمان آنکہ بتاریخ ۱۱ ماہ مہر الہی سنہ ۴ مکرر بعرض اشرف اقدس اعلی رسید شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنۃ القاہرہ ومؤتمن الدولۃ الباہرہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی علامی افضل خاں آنکہ از نصف خریف توی ئیل فرمان عالیشان قلمی شد -

السـ حاصل

موضع گنا ہیڑہ از حویلی سرکار اجمیر

للعہ بیگہ رقبہ　　　حاصل کامل سنہ ۱۰۲۸ھ　　　للعہ وعصار

جمع جاگیر از تغیر جاگیر دار

شرح بخط عمدۃ الملکی آنکہ از صوبہ وسرکار اجمیر از موضع گنا ہیڑہ تنخواہ نمایند باموضع دروبست

(۹) نقلِ فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہاں بادشاہ صاحب قران ثانی اجل اللہ تعالی فی الجنان بحق محمد رسول اللہ صلعم مشتملبر منصب سجادگی

مہر مربع کہ اسمان شاہان تمر از امیر صاحب قران تا بہ صاحبقران ثانی منقوش اند	خواجہ معین الدین چشتی بخط طلاء طغرا باسم صاحبقران ثانی محمد شاہجہاں بادشاہ بخط طلاء

چوں بعرض مقدس رسید کہ نذورات و فتوحات روضۂ منور قدوۃ الواصلین مقرب بارگاہ جبروتی بموجب محضر متولیان و اہالی سوالی مشیخت پناہ شیخ معین الدین صاحب سجادہ و مجاوران مقرر است و در بعضے چیزہا مجاوراں خرخشہ می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ نذورات و فتوحات آن فرار مورد الانوار بموجب محضر مذکور سوائے طلا آلات و نقرہ آلاتے کہ بندگان اشرف اقدس ارفع ہمایوں و شاہزادہ ہائے والا گوہر عالیمقدار و دیگر مردم بیارند۔ بمشار الیہ و مجاوران حسب الضمن مقرر باشد و ہر جنس دیگر بجہت روضۂ منورہ درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد از انکہ از کار بر رود و مندرس شود بشیخ موما الیہ متعلق دانستہ میدادہ باشند و طلا آلات و نقرہ آلات اگر شکست و ریخت یافتہ باشد آراراست نمودہ بہ روضۂ منورہ متعلق دانستہ نگاہدارند واحدے دراں دخل نہ نمایند و تصرف نکنند۔ میباید کہ حکام و متصدیان مہمات حال و استقبال بر ایں موجب مقرر دانستہ نگذارند کہ احدے مرتکب خلاف حکم اشرف اقدس اعلیٰ گردد۔ دریں باب نہایت تاکید و قدغن عظیم دانستہ ہر سالہ فرمان و حکم مجدد طلب ندارند۔ از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند و در عہدہ شناسند۔ تحریراً فی التاریخ دوازدہ شہر رجب المرجب سنہ ۱۲ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۰۸۰ ہجری۔

شرح یادداشت واقع یوم الخمیس ۱۲ ارشوال سنہ ۱۲ جلوس مبارک مطابق سنہ ۱۰۸۰ ہجری موافق ۲۵۔ ماہ مہر الٰہی برسالۂ سیادت و نقابت پناہ صفوت و معالی دستگاہ رفیع القدر رفیع الشان صدر الصدور موسوی خان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندہا فدوی بعرض اشرف رسانید کہ بموجب محضر متولیان و اہالی و موالی مشیخت پناہ شیخ معین الدین صاحب سجادہ و مجاوران مقرر است و در بعض چیزہا کہ مجاوران خرخشہ می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردوں ارتفاع صادر شد کہ انچہ نذورات و فتوحات علاوہ از جنس طلا و نقرہ آلات کہ بندگان حضرت خلافت پناہی و شاہزادہ ہائے والا گوہر و دیگراں بیارند بمشیخت پناہ مذکور و مجاوران مفصلۂ ذیل مقرر و مفوض باشد و ہر جنس دیگر بخدمت روضہ درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد ازں کہ از کار بر رود و مندرس گردد بہ شیخ موما الیہ متعلق دانستہ میدادہ باشند و طلا آلات و نقرہ آلات اگر شکست و ریخت شود بازراست نمودہ متعلق روضۂ منورہ نگاہدارند داخل تا تاریخ شہر ذی الحجہ سنہ ۱۱ جلوس موافق سنہ ۱۰۸۰ ہجری بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط سیادت و نقابت دستگاہ صدر الصدور داخل واقع نمایند وغیرہ وغیرہ۔

حکم

آنچہ تعلق از روضہ منورہ داشتہ باشد طلا
آلات و نقرہ آلات آنچہ بندگان خلافت
پناہی و شاہزادہ و الاگوہر و دیگران بیارند
و درجنس کہ شکست و ریخت شود راست نمودہ
متعلق روضۂ منورہ نگاہدارند

مشترکہ درمیان مشیخت پناہ صاحب سجادۂ روضہ
منورہ ہر جنس کہ بخدمت روضۂ منورہ درکار باشد
متولیان تصرف نمایند وازانکہ ازکار برود و
مندرس شود بہ شیخ مذکور بدہند۔

مسی و برنجی آلات ہر جنس
درکار باشد از شمعدان
چراغان وغیرہ

قبر پوش و چھترہ
و سحرہ پوش و قالیچہ
دو دیچہ و گلیچہ و جاجم
وغیرہ

تعلق شیخ معین الدین مذکور داشتہ باشد

نقد زر اشرفی و مثقالی
یا ہرچہ سلوک باشد

پارچہ سفید از خاصہ وغیرہ
ششصدی یا پلنگ پوش
سفید و رنگین

زر لفت وغیرہ پارچہ
زرتاری گرانی کہ بر قبر
پوشند

تعلق مجاوران

دو وجہ از فرجے یا حکمہ
وغیرہ یا ہرچہ باشد

شمشیر وغیرہ تا جمدھر

از مرادی و کوڑی
تا پال سیاہ

پارچہ سفید چہارصدی
و سہ صدی و فروتر ازان
دوختہ

حیوانات از فیل یا اسپ

عبارت داخلہ روزنامچہ وغیرہ

مُہر | مُہر | مہر دفتر | مُہر موسوچیان

نقلِ فرمان

(۱۰)

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشتمل بر عطیہ موضع دلواڑہ بوجہ معاش اولاد خواجہ بزرگ قدس سرہٗ

اللہ اکبر

خواجہ معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاہ بخط شنگرف

مہر مربع کہ اسمائے شاہان دہلی تا بہ امیر تیمور صاحبقران مندرج است

چوں موجب فرمان عالیشان سعادت نشان موضع دیوارہ من اعمال حویلی پرگنہ اجمیر در وجہ مدد معاش شیخ علیم الدین برادرزادہ خواجہ حسین نبیرۂ غفران پناہ رضوان دستگاہ مقرب بارگاہ جبروتی مقرر بود واد ودیعت حیات سپردہ در ینولا کہ بعرض مقدس رسید حکم جہاں مطاع گردوں ارتفاع شرف صدور وعزورود یافت کہ موضع مذکور وربست بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش مستحقان شیخ علاء الدین وغیرہ اولاد شیخ علیم الدین مزبور از ذکور واناث حسب الضمن مقرر و مفوض باشد کہ حاصلات آنرا فصل بہ فصل سال بہ سال صرف معیشت خود نمودہ مدعا گوئی دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند۔ میباید کہ حکام وعمال ومتصدیان مہمات ومتکفلان معاملات وجاگیرداران وکروڑیان حال واستقبال در استمرار واستقرار ایں حکم اشرف اقدس اعلیٰ کوشیدہ آنموضع را بتصرف مشار الیہم بازگذاشتہ از تغیر و تبدل مصئون ومحروس شناشند واز جمیع وجوہات وعوارضات معاف ومسلم ومرفوع القلم شمرند واگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند و شخصے راکہ از اولاد علیم الدین نوکر باشد شریک شیخ علاؤ الدین مذکور در آنموضع نسازند۔ لہٰذا چودھریان ومقدمان وفرازعان ورعایائے آنجا آنکہ بالواجب وحقوق دیوانی را فصل بہ فصل سال بسال از آنہا جواب میگفتہ باشند از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ تحریر فی التاریخ شہر ذی الحجہ ۱۲ سنہ جلوس مبارک موافق ۱۰۵۲ھ ہجری۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی

شرح یادداشت واقع بتاریخ یوم الاربعاء ہشتم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۶ جلوس ہمایون مطابق

۱۴ ر روز ماہ الٰہی موافق سنہ ۱۰۵۲ھ برسالۂ سیادت ونقابت پناہ نجابت و ہدایت دستگاہ مورد مراحم بیکران بادشاہی مطلع عنایات نمایان شاہنشاہی صدر جلیل القدر سید جلال ونوبت واقع نویسی بندۂ درگاہ معین الدین برادرزادۂ خواجہ حسین بندۂ قطب الاقطاب کہ در شہر رجب المرجب سنہ ۱۶ جلوس ہمایون بعرض مقدس ومعلی رسید کہ موضع دلواڑہ من اعمال پرگنۂ اجمیر بموجب فرمان عالیشان از قرار تاریخ ۲۷ ر شہریور ماہ الٰہی سنہ دروجہ مدد معاش علیم الدین مقرر بود او فوت شدہ حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ موضع مذکور در دست بدستور سابق بشرط قبض وتصرف دروجہ مدد معاش شیخ علاؤالدین مذکور اولاد متوفی ہر کس کہ نو گرگشتہ با شیخ علاؤالدین شریک بناشد بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط سیادت ونقابت پناہ عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل واقع نماید۔ شرح حاشیہ بخط سیادت ونقابت پناہ صدر جلیل القدر سید جلال آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقع نویس مطابق واقع است۔ شرح بخط سیادت ونجابت پناہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح بخط اقبال پناہ افادت وافاضت دستگاہ سعد اللہ خاں آنکہ بتاریخ ۲۴ ر شہر رمضان سنہ ۱۶ جلوس ہمایون مکرر بعرض اشرف اقدس رسید۔ شرح بخط سیادت ونجابت حشمت وشوکت دستگاہ قدوۂ خوانین ملند مکان عمدۂ امرائے رفیع الشان ناظم مناظم ملک ومال ناظم ومناہج ملک واقبال گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر الٰہی عمدۃ الملک مدار المہامی اسلام خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

مُہر
جلال شاہ صدر الصدور

مُہر بدریداس

مُہر بھگوانداس

فی التاریخ سنہ ۱۶ جلوس

تاریخ ۲۶ ر شہر محرم الحرام سنہ ۱۶ جلوس مطابق ۲۷ ر آذر ماہ الٰہی نقل بدفتر خاص نمودہ شد

بتاریخ ۶ ر صفر سنہ ۱۶ جلوس موافق سنہ ۱۰۵۳ ہجری نقل گرفتہ شد معہ نور محمد بموجب یادداشت واقع فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

بواقع مقابلہ نمودہ داخل روزنامچہ واقع تاریخ ۱۰ شہر رمضان سنہ ۱۶ معرفت نور محمد داخل شد بتاریخ ۲۰ ر شہر رجب المرجب سنہ جلوس نقل شروع شد۔

بتاریخ ۹ ر شہر جمادی الثانی سنہ ۱۷ جلوس ہمایون موافق سن یکہزار وپنجاہ وسہ مطابق بتاریخ ۲۳ ر ماہ شہریور الٰہی

سعہ نور محمد بدستہ استفسار رسید۔

(۱۱) نقلِ فرمان

ابوالعدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی ادخل اللہ فی الجنان باسم سبحانہ تعالیٰ شانہٗ

خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ

مہر بادشاہ

طغرا بخط طلا باسم بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ موضع بدگانو در وبست بجمع شصت و چہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر کہ پانصد روپیہ حاصل آنست از تغیر اصغر علیخان وغیرہ در وجہ انعام پیر غیاث الدین وغیرہ پسران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سجزی نبیرۂ حضرت قطب الاقطاب بطریق التمغا با فرزندان نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطنٍ بمعافی توفیر از خریف سچقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد. باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات سلطانی و متکفلان معاملات دیوانی و جاگیر داران و کروریان حال و استقبال ابداً موبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس و معلی کوشیده موضع مرقومہ را در وبست نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا با فرزندان باز گذارند و از صوادم تغیر و تبدل مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات و اخراجات مثل قنلغہ و محصلانہ دوار و عگانہ و بیگار شکار و دہ نیمے و مقدمے و صدوہی و قانون گوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی وانچہ از حسن تردد آن بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ سند مجدد نطلبند و از برلیغ کرامت تبلیغ والا تخلف و انحراف نورزند شرح یادداشت پس پشت فرمان۔

شرح یادداشت واقع تاریخ روز پنجشنبہ بست و ششم شہر محرم ۳ سنہ جلوس معلی موافق ۱۰۷۰ھ ہجری مطابق ۲۸ شہر ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائے شوکت عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے

اعتماد سلطنت وکشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہاں ستانی عیش آرائے محافل کامرانی وقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی وآگاہی۔ جوہر مروت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا محرم ولکشا انجلس اخلاص اہیں خلوت سرائے خاص کار فرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صاحب تدبیر امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار رونوبت واقعہ نگاری خانہ زادان درگاہ خلایق پناہ لعل سنگھ میگردد وحکم صادر شدکہ موضع بدرگاہ نو دُربست بجمع شصت وچہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دارالخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خاں وغیرہ در وجہ انعام پسران متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرہ حضرت قطب الاقطاب بطریق التمغا بافرزندان نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن معافی وتوفیر وانچہ از حسن تردد در جمع آن بفیزاید فزائم نہ شوند مرحمت فرمودیم واقع چہارم شہر محرم سنہ۔ شرح دستخط سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندۂ لوائے شوکت وحشمت طرازندۂ بساط ابہت وعظمت اعتضاد وخلافت وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشور کشائے دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی وآگاہی جوہر مروت حقیقت ووفا۔ فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشا مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کار فرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم وزیر صاحب تدبیر ممالک مدار امیر روشنضمیر عالیمقدار۔ ۔ ۔ ۔ لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہی سلیمان اقتدار۔ وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام نظام الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح دستخط وزیر الممالک آصف جاہ نظام الملک بہادر آنکہ مکرر بعرض رسانند۔ شرح دستخط امارت وایالت پناہ اقبال واخلاص دستگاہ رکن السلطنت العالیہ سرافراز عنایت خلیفۃ الرحمانی فدوی عقیدت نشان ضیاء الدولہ سعد اللہ خان آنکہ۔ مکرر بعرض مقدس معلےٰ رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ بنظر درآمد۔ مقدمہ تنخواہ موضع بدہ گاؤں دربست عملہ پرگنہ حویلی دارالخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان۔ وغیرہ در وجہ انعام التمغا میر غیاث الدین وغیرہ پسران ومتعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ

بمعافی توفیر مرحمت شد۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر

از خریطہ سحقان ٹیپل فرود سنحلی چہارم محرم ۳۰ھ

صاد نقل خطِ انور

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

نسرن یادداشت دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ موافق صاد خاص بعمل آرند۔ شرح عرض چہارم محرم سنہ بدستخط رسید آنکہ میر غیاث الدین و میر عظیم الدین و میر نظام الدین و مساۃ حدیث النساء و زیب النساء پسران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سجزی نبیرہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی شب و روز بعبادت الٰہی مشغول و وجہ کفاف معین ندارند۔ امیدوار کہ موضع بدگاؤں شصت و چہار ہزار دام محلہ برکنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان مزلور در وجہ انعام التمغا مرحمت شود۔

للعہ ہزار دام

مسماۃ الیہ وغیرہ پسران شاہ نجم الدین حسن سجزی	حدیث النساء وغیرہ

از تغیر اکرم علی خان

للعہ ہزار دام

موصی الیہ	عظیم الدین	نظام الدین	اہلیہ مذکور	زیب النساء دختر
للعہ ہزار	للعہ ہزار	للعہ ہزار	للعہ ہزار	للعہ ہزار

مہر
وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ
نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار فدوی
عالمگیر بادشاہ غازی

مہر
فتح سنگھ فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

مہر
عبد المجیب فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

عبارت پس پشت پائین فرمان لبشرح یادداشت مندرجۂ بالا۔

عبارت حاشیہ پس پشت فرمان جانب راست درباب نوشتہ شدن فرمان و داخلہ روزنامچہ

عبارت پس پشت فرمان برحاشیہ جانب چپ درباب داخلہ دفاتر شاہی۔

(۱۲) نقلِ فرمان

ابو العدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی
باسم سبحانہ وتعالیٰ شانہ

مہر باسم بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ العزیز

طغرا بخط طلا باسم بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ دو لک وچہل ہشت ہزار دام از موضع ارڑکہ وغیرہ در لیست من اعمال پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از گذاشت سید حسین خان بہادر وغیرہ کہ یکہزار وپانصد روپیہ حاصل آنست در وجہ انعام زبدۃ المشائخ الکرام سید السادات سید امام الدین سجادہ نشین روضہ بطریق المعنا با فرزندان از ربیع پارس ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار۔ ووزرائے ذوی الاقتدار وامرائے عالیمقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان دیوانی ومتکفلان معاملات سلطانی وجاگیرداران وکروڑیان حال واستقبال ابداً وموبداً در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ مواضعات مذکورہ در لیست نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن خالداً ومخلداً بتصرف او با فرزندان باز گزارند وازصوادم تغیر وتبدل مصئون ومحروس داشتہ بعلت پتکیش صوبہ داری وفوجداری ومالوجہات واخراجات مثل قتلغہ ومحصلانہ ودار وغگانہ بیگار وشکار ردہ نیمے ومقدمے وصدودے نفالونگوئی مزاحم ومتعرض نشوند وتو بیرکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچہ از حسن تردد ودرجمع بیفزاید معاف ومرفوع القلم شمارند درین باب تاکید وقدغن بلیغ دانستہ ہر سال فرمان مجدد نہ طلبند واز بیر لیغ کرامت تبلیغ والاتخلف وانحراف نورزند وہفتم شہر صفرا المظفر یجم از جلوس والا نوشتہ شد مصر

عبارت پشت فرمان

برسالت سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدایح دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندۂ لوائے شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت اعتضاد خلافت وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشورکشائے ظفر پیرائے معارک جہانبانی عیش افزائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی۔ رمز شناس مزاجدانی وآگاہی جوہر مرآت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم ولکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کار فرمائے

سیف قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب وزیر امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندہائے درگاہ سنتھو کہ رام۔

مہر کلاں
وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام
آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان
اقتدار عالمگیر غازی

مہر
مجد الدولۃ عبد المجید خاں
بہادر فدوی عالمگیر بادشاہ
غازی

مہر
فتح سنگھ فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

شرح یادداشت واقع تاریخ روز سہ شنبہ شہر شوال سنہ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ہجری مطابق خورداد ماہ بہ سالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائے شوکت و حشمت طرازندۂ بساط ابہت و عظمت عمدۂ خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشورکشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عیش آرائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمزشناس مزاج دانی و آگاہی جوہر حقیقت مرآت وفا و روغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کارفرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان۔ زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن سلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار مدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندگان درگاہ آسمان جاہ سنتھو کہ رام تعلقی میگردد و حکم صادر شد کہ مبلغ دو لک و چہل و ہشت ہزار کری دام از موضع ارٹکہ وغیرہ در نسبت

محالۂ پرگنۂ حویلی دارالخیر اجمیر از گذاشت میر حسین خان بہادر در وجہ انعام التمغا سید امام الدین سجادہ نشین روضۂ حضرت خواجہ بزرگ با فرزندان نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ و آنچہ از حسن تردد بیفزاید بمعافی توفیر مرحمت فرموده بم واقعہ ۷ ار رمضان ۵ بموجب یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فراز نده لوائے شوکت و حشمت طراز نده بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرماں روائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہاں ستانی عیش آرائے محافل کامرانی وثیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس فراجدانی و آگاہی۔ جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم ولکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے سیف قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان عمدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بعرض مکرر رسانند۔ شرح دستخط مدبر الملک اعز الدولہ زکریا خان بہادر منور جنگ آنکہ بست و نہم ذی الحجہ ۵ جلوس والا مکرر بعرض مقدس رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔

شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر درآمد۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از ربیع یارسیل فرد دستخطی ۷ ار رمضان مبارک ۵ جلوس بیابہ محرم سنہ الیہ۔

از عبد الواحد خان پسران شیخ سعد اللہ مرحوم	از گذاشت میر حسین خان بہادر
للعلمائے ـــــ حاصل صماعصر	حاصل الـــــ ہزار عصر

شرح داخلہ روزنامچہ وغیرہ جانب راست پشتِ فرمان۔

شرح ادخال سیاہہ و دفتر جانب چپ پشت فرمان۔

(۱۳)

نقلِ چٹھہ فرمان

شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ غازی بن اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی درباب تقرر عہدۂ سجادگی بعد تحقیق نسبت اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہٗ العزیز بتاریخ روز چہار شنبہ نوزدہم شہر صفر المظفر ۵ھ جلوس مبارک موافق ۱۱۲۲ھ مطابق ۱۸ر فروری ماہ بر رسالہ لائق العنایت احسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امجد خان صدر جہاں و نوبت واقع نگاری حضوری درگاہ آسمان جاہ عبد العزیز قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضۂ منورۂ حضرت قطب الاقطاب واقع بلدہ دار الخیر اجمیر از تغیر شیخ فخر الدین بہ شیخ سراج الدین ولد شیخ ابو الفتح و موضع گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ سرکار و صوبہ مذکور جمع دو ہزار روپیہ بابت بازیافت معزول و یکہزار روپیہ از خزانۂ روضۂ مزبور باندوز و فتوح آنجا مشروط سوائے حصۂ موضع دلواڑہ پرگنہ حویلی صوبہ مذکور و پنج آنہ یومیہ کہ بلا شرط مقرر دارد در وجہ مدد معاش او مقرر فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔ واقع ۸ ۲ر ربیع الآخر ۵ھ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد بموجب اسناد ذیل بمشار الیہ بلا شرط مقرر است۔

بموجب فرمان تحریر ذی الحجہ ۱۶ھ عہد حضرت بموجب فرمان ۱۳ر جمادی الاول ۱۸ھ

حصۂ موضع دلواڑہ ۵ر یومیہ

بموجب فرمان والاشان عہد حضرت مرقوم ۱۲ر رجب ۸ھ سجادہ نشینی و مدد معاش ذیل نذر و فتوح روضۂ مسطور بہ سید محمد مقرر بود بعد فوت او بموجب فرمان ۲۵ر جمادی الاول ۲ھ شیخ فخر الدین پسرش مقرر شد۔

سالہا

گیلوتہ اعــــــ ہزار جمع موضع الــــ صار روپیہ مع اصل اضافہ

در وجہ مشار الیہ سوائے بلا شرط مقرر شد۔

شرح دستخط امارت و ایالت پناہ سیاست و شہامت دستگاہ عمدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط الطاف بیکران خانزادہ شجاعت نشان صمصام الدولہ با فرہنگ بخشی الممالک امیر الامرا بہادر نصرت جنگ سپہ سالار

نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشورکشائے معاقد دین و دولت سپہ آرائی معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر انجمن پیرائے محفل دانش و یکتائے صاحب الرائے عالم آرائے دستور ورائے ممالک مدار بربان و کلا ذوالاقتدار صاحب شوکت و العظمت والاحتشام واجب العزت و الشرف والاحترام قدوۂ خوانین عمدہ امرائے عظیم الشان رکن السلطنت العلیہ نظام الملک آصف الدولہ آنکہ داخل واقع نمایند۔ کما فصلت

سجادہ نشینی روضۂ منورہ از تغیر شیخ فخر الدین

شرح دستخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ لائق العنایت والاحسان شائستہ مراحم بیکران ہدایت اللہ خان نایب دیوان اعلیٰ آنکہ داخل نمایند۔ شرح دستخط لائق العنایت و الاحسان مورد مراحم خان یوگیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور سید محمد خان صدر جہان آنکہ داخل واقع نمایند بعرض اقدس رسید مشار الیہ از بنائر قطب الاقطاب مہذب و مرتاض است حکم شد خدمت مذکور از تغیر شیخ فخر الدین بشہر و معزول بمشار الیہ مقرر باشد۔

معاش مشروط　　حکم شد

مد و معاش مشروط معزول بموجب فرمان مرقوم ۱۵ جمادی الاول ۱۳ بحال و اضافہ بموجب ۱۲ صفر ۱۴ موضع در ولبست الف ۲ عص سالانہ

گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ صوبہ مذکور	از خزانہ روضہ مذکور
الف ہزار جمع موضع	الف سالانہ　الف ہزار
گیلوتہ عملۂ پرگنۂ نرائنہ صوبہ مذکور	از خزانہ روضہ مسطور
الف ہزار جمع موضع در ولبست	الف ہزار عص
تحریر فی التاریخ ہنصد سنہ الیہ	مطابق وقائع کل است

مہر صدر جہان

مہر عبد العزیز فدوی شاہ عالم بادشاہ

مہر اخلاص خان فدوی شاہ عالم بادشاہ

تاریخ ۲۳ صفر ۵شه داخل سیاہہ — تاریخ ۱۰ صفر ۵شه تصدیق بدفتر الیہ گذشت
بست سوم صفر المظفر نقل بدفتر دیوان الصدارت رسید معہ جیوراج داخل آدرچہ شد
ثانی الحال نظر در آمد — پانصد روپیہ دیگر بدستور معزول مرحمت شد۔

(۱۴) نقلِ چٹھہ

محمد شاہ بادشاہ غازی بنام سید محمد حسن برادر عم زادہ شیخ سراج الدین صاحب سجادہ۔
بتاریخ روز جمعہ ششم ذی الحجہ سنہ احد جلوس مبارک موافق ۱۱۳۱ ہجری برسالۂ سیادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابلِ مرحمت ظل الٰہی صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امیر خان و نوبت واقع نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ غلام علی قلمی میگردد و حکم صادر شد کہ نسیم اللہ بلاقصور یومیہ از اوقاف روضۂ منورہ حضرت واقعہ بلدۂ صوبۂ دار الخیر اجمیر در وجہ مدد معاش محمد حسین وغیرہ متعلقان محمد حسین بن سید اسد اللہ مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نہ کنند واقعہ ۲۴ شوال سنہ احد
تصدیق یادداشت قلمی شد۔
شرح دستخط مؤتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدۂ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم و مناظم ملک و مال نتائج و مناہج دولت و اقبال صاحب سیف والقلم رافع اللوار والعلم وزیر صائب تدبیر یکرنگ عمدۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یار باوفا دستور الوزراء آنکہ داخل واقع نمایند۔
شرح دستخط سیادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امیر خان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی

از روئے تجویز نامہ بمہر میر عبد القادر متولی روضۂ منورہ حضرت — کہ متعلقان محمد حسین نبیرۂ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیچ وجہ معیشت ندارند استحقاق بدرجۂ کمال دارند بنابران پانزدہ آنہ یومیہ بلاقید اسامی بتجویز نمودہ امید وار درجہ پذیرا نیست بعرض اقدس رسید بشرح صدر حکم شد۔

۸ ر بلا قصور یومیہ

مشارٌ الیہ صغیر خدیجہ

۲ر ۲ر

سما ـــــــــــ ۲ ـــــــــــ

رقیہ ہمشیرہ سعیدالنساء

ار ار

سما ـــــــــــ ۲ ـــــــــــ ۶ ـــــــــــ ۲

سماۃ راحت النساء وغیرہ ہمشیرہ زادہ

۲ر

مشارٌ الیہا سماۃ لطیفہ

ار ار

تحریر فی التاریخ صدر سنہ الیہ

مطابق واقع کل است برحاشیہ بعرض مکرر رساند

بست و ہفتم صفر ۳ سنہ جلوس مبارک بعرض مکرر رسید

پس پشت جز یادہ داخلہ نشیان دیوان شاہی بسیار است

مہر معتمد الملک مظفر جنگ بہادر خان ترخان

مہر غلام علی

مہر سپہدار خان

مہر امیر خاں

چہاردہم صفر سنہ احد جلوس

(۱۵)

نقل چہرہ فرمان

محمد شاہ بادشاہ غازی درباب تقرر منصب سجادگی بنام شیخ منیر الدین نبیرہ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز تاریخ روز یکشنبہ چہاردہم شہر رمضان سنہ ۲ جلوس معلی موافق ۱۱۳۲ ہجری مطابق شہر ماہ برسالہ

سیادت و نقابت رتبت امارت و ایالت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدۂ امرائے رفیع الشان
زبدۂ خوانین بلند مکان لائق المرحمت والاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ خانخانان
بہادر مظفر جنگ ترخان و نوبت واقع نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ سپہر احتشام مولانا سراج
قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضہ منورہ حضرت قطب الاقطاب واقع
دار الخیر اجمیر از انتقال شیخ سراج الدین بہ شیخ منیر الدین پسرش و موضع گھلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ
سرکار صوبہ مذکور مبلغ دہ ہزار روپیہ بابت بازیافت متوفی و یک ہزار روپیہ سالانہ از خزانہ روضہ
مذکور باندوزد و فتوح مشروط سوائے حصہ موضع دیواڑہ عملہ پرگنہ حویلی صوبہ مذکور وپنج آنہ یومیہ
بلا شرط در وجہ مدد معاش او مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔
واقع ہذا رجب ۲ سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔
بموجب اسناد ذیل بمشار الیہ مقرر است

بموجب فرمان تحریر ذی الحجہ ۱۲ سنہ عہد حضرت حصہ موضع	بموجب فرمان ۱۳ جمادی الاول سنہ ۵۱ عہد حضرت خلد مکان
در شیولا بمشار الیہ سوار بلا شرط مرحمت شد	۵ ر

بشرح دستخط

ومن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنت العلیہ عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم مناظم
ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال صاحب السیف والقلم رافع اللواء العلم وزیر صاحب تدبیر
یکرنگ عمدۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خاں بہادر ظفر جنگ سپہ سالار
یار با وفا دستور انور را آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح دستخط۔
سیادت و نقابت زینت امارت و ایالت مرتبت شوکت و حشمت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان
زبدۂ خوانین بلند مکان لایق المرحمت والاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم
خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخاں آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی

سیاہہ

از روئے سیاہہ بمہر عمدۃ الملک بخشی الممالک امیر الامراء بہادر رسیدہ کہ خواجہ معین الدین چشتی سید
منیر الدین پسر سید سراج الدین سجادہ نشین درگاہ حضرت قطب الاقطاب کہ سید
مذکور فوت شدہ امیدوار است کہ بموجب پدر سجادہ نشینی آنجا سرفراز شود بعرض اقدس رسید کہ تجویز نام

بمہر میر احمد علیخاں صدر جبرد آنجا نیز رسیدہ کہ سید سراج الدین سجادہ نشین فوت شدہ سید میر الدین پسر متوفی طالب علم بصلاح و تقویٰ آراستہ لایق سجادگیست بدستور پدر۔ بنام سومی الیہ سرفراز کردہ حکم شد منظور

کما فصلت

سجادہ نشینی روضۂ مسطور از انتقال شیخ سراج الدین مشار الیہ بپسرش

حکم

معاش بازیافت سابق

مدد معاش مشروط شیخ سراج الدین متوفی بموجب یادداشت عہد　　مرقوم سوم جمادی الاول سنہ

۵ ۲ رمضان سنہ الیہ بعرض نکر رسید فرمان درست گشتہ

موضع گیلوتہ عملۂ پرگنۂ نرائنہ	سالانہ
الــــ ہزار جمع	الــــ ہزار
گیلوتہ عملۂ پرگنۂ صوبہ مذکور	سالانہ از خزانہ مسطور
الــــ ہزار	الــــ ہزار

تحریر فی التاریخ شہر صفر سنہ الیہ

مہر　　مہر میر جملہ معظم خانخاناں
ہلاس رائے　　تاریخ دوم شہر ذی الحجہ سنہ

معہ جان محمد قول　　بتاریخ ۱۲ شہر رمضان سنہ جلوس والا　　۱۲ رمضان سنہ جلوس والا

مطابق واقع کل است　　نقل بدفتر وقائع کل رسید　　داخل وقائع کل نموده داخل

بتاریخ چہاردہم شہر رمضان سنہ　　داخل ادراجہ نموده　　فہرست ایلچیان نموده

تصدیق بدفتر الیہ گذشت معہ جاں محمد قول

بتاریخ دوم ذی الحجہ جلوس والا نقل بدفتر

دیوان صدارت العالیہ رسید معہ جان محمد قول

(۱۶)　　نقل چیٹھہ　　خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی بمہر وزیر الممالک نواب قمر الدین خان چین بہادر۔ ....

بتاریخ روز جمعہ شانزدہم شہر محرم سنہ ۹ جلوس مبارک مواق ۱۱۳۹ھ بر رسالہ سیادت و نقابت
رتبت ایالت و امارت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خواتین بلند
مکاں لایق المرحمت و الاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم خاں خانخاناں بہادر
مظفر جنگ ترخان و نوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زاداں درگاہ آسمان جاہ علام علی قلمی میگردد۔
حکم صادر شد کہ بست و دو بیگہ زمین از محل قدیم پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی
کمال دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر
چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند واقعہ سوم شہر رجب المرجب سنہ ۹ موجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔
شرح و تخط مؤتمن الدولہ العلیہ معتمد السلطنت آلہیہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت
دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد
السلطنت و کشور کشائے ناظم و مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال خلاصۂ مخلصان باعزم
قدوۂ پیش قدمان معرکۂ رزم عمدہ منیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان صاحب السیف والقلم
رافع اللواء والعلم وزیر صاحب تدبیر یار وفادار فایکر نگ وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام اعتماد الدولہ
قمر الدین خاں بہادر چین نصرت جنگ آنکہ داخل واقع نماید۔
شرح و تخط سیادت و نقابت رتبت امارت و ایالت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدہ امرائے
رفیع الشان زبدۂ خواتین بلند مکان لایق المرحمت و الاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک
میر جملہ معظم خان خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان آنکہ داخل واقع نماید۔

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

حمید مجید مبارک

بالتماس مشار الیہا وغیرہ متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی
ہیچ وجہ معیشت مقرر ندارند و جماعت کثیر ہمراہ دارند و شب و روز بعبادت الٰہی و نماز روزہ و تلاوت
فرقان و قرآن مشغول اند۔ امید وار فضل و کرم اند کہ بست و دو بیگہ زمین از پرگنہ حویلی اجمیر موجب اسناد
حکام در وجہ معاش مومی الیہا مقرر است سنہ۔ درگاہی عہد معدلت شود بعرض اقدس رسید منظور حکم شد۔

۲۲ بیگہ زمین از محل قدیم

مسماۃ		مشار الیہا
۲۲ بیگہ	نجیب النساء	معہ بیگہ	اسامی

مسماۃ مسماۃ

لطیفہ بی بی ۵ بیگہ رحیمہ النساء ۷ بیگہ

مسماۃ ۸ ۵

بخت بانو ۷ بیگہ

تحریر تاریخ صدر سنہ الیہ مطابق واقع کل است پانزدہم شوال سنہ دوازدہم جلوس والا

مکرر بعرض مقدس رسید۔

مہر معتمد الملک میر جملہ معظم خانخاناں بہادر مظفر جنگ ترخان

مہر وزیر الممالک قمر الدین خاں چین بہادر نصرت جنگ عماد اللہ

مہر غلام علی خانہ زاد محمد شاہ بادشاہ غازی

مہر فدوی علی احمد خان فدوی محمد شاہ بادشاہ غازی

(۱۷)

نقلِ فرمانچہ

بادشاہ عہد محمد شاہ طغرا

بمہر وزیر میر جملہ معظم الملک خانخاناں مظفر جنگ بہادر ترخاں

میر جملہ معظم الملک خانخاناں مظفر جنگ بہادر ترخاں خانہ زاد محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہائے جاگیر داران و کروریاں پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر را اعلام آنکہ موجب یاد داشت واقعہ عہد بادشاہ مرحوم مرقوم تاریخ شانزدہم محرم سنہ ۹ یازدہم شہر شوال سنہ ۱۲ بعرض مکرر رسید موازی دو بست بیگہ زمین محل قدیم از پرگنہ مذکور بدستور سابق مشتہر طافیض و تصرف در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال و دولت متعلقان سید اسد اللہ بنیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ بزرگ حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ طبق یاد داشت واقعہ عمل نمودہ اراضی مذکورہ را بتصرف آنہا

بازگذارند و اصلا و مطلقاً تغییر و تبدیل بداں راہ ندہند کہ حاصلات آنرا صرف نمودہ بدعائے بقائے دوام دولت ابد مدت مواظبت سے نمودہ باشند و اگر درمحل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ کنند۔ دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تاریخ بست و نہم جمادی الثانی سنہ ۱۱۳۱ جلوس فلمی شد۔

عبارت ضمن پشت فرمانچہ

مقدمہ شرح ضمن در وجہ مدد و معاش مسماۃ بی بی کمال دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرہ قطب الاقطاب حضرت بموجب یادداشت واقع عہد مرقوم تاریخ شانزدہم شہر محرم الحرام سنہ ۹ یازدہم شہر شوال سنہ ۱۱۲۱ مکرر بعرض مقدس رسید پرگنہ حویلی صوبہ دار الخیر اجمیر بدستور سابق۔

عہ بیگہ زمین از محل قدیم

	مسماۃ	مسماۃ	مسماۃ	مسماۃ
مشارالیہ	نجیب النساء	شریفہ بی بی	رحیم النساء	بخت بانو
سے بیگہ	صہ بیگہ	صہ بیگہ	ے بیگہ	ے بیگہ

(۱۸) نقلِ فرمانچہ

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی

مہر خاقان خان   طغرا

گماشتہائے متصدیان مہمات و جمہور سکنہ روضہ منورہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ واقع بلدہ صوبہ دار الخیر اجمیر را اعلام آنکہ بموجب التماس وکیل سید ظہیر الدین وغیرہ از فرزندان حضرت بعرض اقدس اعلی رسید کہ موکلان ہیچ امر وجہ معیشت مقرر ندارند و اوقات بعسرت میگذارند امیدوارند کہ پانزدہ آنہ یومیہ از اوقاف روضہ مذکور سوائے علی السویہ در وجہ معاش موکلان مرحمت شود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ یافت کہ یومیہ مسطورہ از اوقاف روضہ مذکورہ سوائے علی السویہ در وجہ مدد و معاش مشارٌالیہ وغیرہ مقرر باشد لہذا حسب الحکم اعلی قلمی میگردد کہ یومیہ مذکورہ را از تاریخ ورود پروانہ حسب الضمن بمشارٌالیہ وغیرہ میرسانیدہ باشند۔ تا آنکہ آنرا صرف معیشت خود ہانمودہ بدعائے دوام دولت ابد

مدت اشتغال بینموده باشند اگر درمحل دیگر چیزے داشته باشند آنرا اعتبار نه نمایید۔ دریں باب قدغن دانسته حسب المسطور بعمل آرند۔

تاریخ بست ہفتم شہر ذیقعدہ ۲۳ سنہ جلوس والا قلمی شد مصر

عبارت ظہر فرمانچه

ضمن باسم سید ظہیر الدین وغیرہ از فرزندان حضرت　　بموجب التماس وکیل مشارٌ الیه پانزده آنه یومیه از اوقاف روضهٔ مسطور سوائے علی السویه از تاریخ ورود پروانه

۱۵ ار یومیه

مشارٌ الیه	کرامت الله
نصر ۴ ر	۴ ر
مسماة امة الله	مسماة بی بی صاحبه
۴ ر	۳ ر

(۱۹)

نقلِ فرمان

محمد جلال الدین ابو المظفر شاه عالم بادشاه غازی ادخل الله فی الجنان۔

باسمه تعالیٰ شانه　　خواجه معین الدین چشتی قدس الله سره

طغرا باسم بادشاه۔

مہر بادشاه

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد که موضع گنگوانه ونہاری معه موضع ناندمعه رامپوره عمله پرگنه حویلی اجمیر که مبلغ دو ہزار روپیه حاصل آنست از تغیر شہامت وغیره در وجه انعام التمغائے حقائق و معارف آگاه سید امام الدین سجاده نشین حضرت　　با فرزندان بلا قید اسامی وقسمت بمعافی تصدیق وباد داشت وتوفیر انچه از حسن تردد بر جمع آن بیفزاید از ابتدائے فصل ربیع بوقتِ ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید که فرزندان نامدار کامگار والا تبار وزرائے فرمی الاقتدار و امرائے عالیمقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ابداً موبداً در استمرار استقرار این حکم مقدس معلّی کوشیده مواضع مرقومه را نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ خالداً ومخلداً بتصرف آنها واگزارند

وازصوادم تغیر وتبدل مصئون ومحروس وانستہ بعلت پیشکش صوبہ واری وفوجداری ومال وجہات سائر اخراجات مثل تلبغہ ومحصلانہ ودارو غانہ وضابطانہ وتنکار ومیکار ووہ نیمے مقدمے و عدو دے وقانو نگوئی مزاحم ومتعرض نہ شوند وازکل تکالیف دیوانی ومطالبات خاقانی معاف ومرفوع القلم شمارند۔ درین باب تاکید اکید وقدغن مزید دانستہ ہرسال سند مجدد نہ طلبند واز یرلیغ کرامت تبلیغ والاتخلف وانحراف نورزند۔

بتاریخ بست ویکم شہر محرم الحرام سنہ یازدہم جلوس والازیب تحریر یافت مص

عبارت ضمن پشت فرمان پنج سطر

تفصیل دیہات

مہر کلاں
نظام الملک مدار المہام آصف جاہ
برہان الملک شجاع الدو ابو المنصور
خان بہادر صفدر جنگ بار وفا دار
سپہ سالار فدوی شاہ عالم بادشاہ
غازی

مہر
سید ہدایت علی خان
فدوی شاہ عالم بادشاہ
غازی

عبارت حاشیہ پشت فرمان جانب دست راست۔

(۲۰) نقلِ فرمان

ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

باسم سبحانہ تعالیٰ

مہر کلاں بادشاہ

طغرا طلا باسم بادشاہ۔

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ یک لک نوزدہ ہزار وہشت صد

کری دام موضع ناندسعہ مزرعہ دام پورہ محلہ پرگنہ حویلی مضاف صوبہ دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف
کہ یک ہزار و یکصد روپیہ حاصل آنست در وجہ انعام سیادت و فضائل مآب کمالات و اکتساب
سید امام الدین بطریق التمغا با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت معافی توفیر از ربیع پارس ئیل .....
حسب الضمن مقرر باشد۔ باید کہ با فرزندان نامدار و کامگار و الا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار
و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و
متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروڑیان حال و استقبال ابداً و موبداً در
استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ و اماہائے مذکورہ را سعہ موضع در بست
نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن خالداً و مخلداً بتصرف آنہا باز گزارند و از صواوم تغیر و تبدیل
مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صو بداری و فوجداری و مال و جہات و اخراجات
مثل قلعہ و محصلانہ و دار وغگانہ۔ بیگار و شکار۔ دہیمے و مقدمے و صدو دے و قانون
گوئی مزاحم و متعرض نشوند۔ و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و انچہ از حسن
سردو آں درجمع آں بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند۔ دریں باب تاکید اکید
وقدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نہ طلبند۔
و از بیر لیغ کرامت تبلیغ تخلف و انحراف نورزند۔ یاز دہم شہر ربیع الاول سال یاز دہم از
جلوس اقبال مانوس سمت تحریر یافت۔

عبارت پشت ضمن فرمان

بر سالہ شرافت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت
شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت۔ طرازندہ بساط ابہت
و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک
جہانبانی عیش آرائے محافل کامرانی۔ جوہر مرأت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا
ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے سیف و قلم
مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار
امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام و الامتیاز رکن السلطنت
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان
الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ نظام الملک ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ۔

مہر
وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام
اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان الملک
شجاع الدولہ ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی شاہ عالم
بادشاہ غازی

مہر
عنایت علی خاں فدوی
شاہ عالم بادشاہ غازی

شرح یادداشت بتاریخ آذر دو شنبہ نہم شہر صفر المظفر ۱۱ سنہ جلوس میمنت مانوس موافق ۱۱۸۷ سنہ
مطابق و خورداد ماہ برسالہ شرافت و نجابت منقبت امارت و ایالت منزلت دانائے
مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت
طرازندہ بساط عظمت و ابہت اعتضاد و خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور
کشائے ظفر پیرائے معارک جہانبانی عیش آرائے محافل کامرانی جوہر مرأت حقیقت
و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے محفل خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص
کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین ماند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان ورسید
صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاسرار ازداجب الاحترام
والاجلال رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام یار
وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاقتدار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر
صفدر جنگ و نوبت واقع نگاری خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ عقیدت آسا نگار این داس
قلمی میگردد حکم صادر شد کہ مبلغ یک لک نوزدہ ہزار ہفت صد دوازدہ دام موضع ناند
معہ مزرعہ رام پور در بست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف در وجہ انعام التمغا
سیادت مآب سید امام الدین با فرزندان و متعلقان بلاقید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد
بطن و آنچہ از حسن تردد در جمع آں بیفزاید بمعافی توفیر مزاحم نشوند مرحمت فرمودیم واقعہ چہارم
شہر صفر ۱۱ سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط شرافت و نجابت مرتب
امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و
ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد و خلافت و

فرمانروائے۔ اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارکِ جہانبانی عین آرائے محافلِ کامرانی جوہرِ مرأت حقیقت وو فا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدمِ دلکشا محلسِ خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص۔ کار فرمائے سیف و قلم مدبرِ امورِ عالم قدوۂ خوانین بلند مکان عمدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امہر روشن ضمیر عالیمقدار لازمِ اختصاص و الاعزاز واجب الاحترام و الامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک[1] مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ بعرض مکرر رسانید داخل واقع نماید شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقع کل است

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح دستخط سیادت و نجابت پناہ میر احمد علی خان آنکہ بست وہم صفر المظفر ۱۱۵۵ھ جلوس والا مکرر بعرض مقدس اعلیٰ رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ فرمان والاشان قلمی نماینده

شرح دستخط وزیر الممالک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ آنکہ بنظر درآمد لعہ[illegible] ہزار دام مقدمہ کہ تنخواہ موضع تاندمہ مزرعہ رامپورہ در بست عملہ پرگنہ حویلی مضاف صوبہ دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف۔ بشرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ از ربیع پارس ئیل۔

نقلِ خطِ انور

عرضی گزرانیدہ وکیل سید امام الدین بدفتر رسیدہ از فضل و کرم امیدوار است کہ موضع تاندمہ مزرعہ رامپورہ در بست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف در وجہ انعام عالتمغا موکل با فرزندان و متعلقان بلا قید اثائی و قسمت معافی توفیر نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ مرحمت شود۔ و دستخط

صاد خاص بنام اعلیٰ مزین شوند کہ فرمان عالی شان بدہد ہر صر

[1] کہیں فرامین میں عمدۃ الملک ہے کہیں جملۃ الملک ۱۲ ۵۲ اسامی (س) سے چاہیئے مگر اصل میں (ن) سے لکھا ہے ۱۲

نقلِ شقہ

(۲۱)

ابوالبرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی بنام صوبہ اجمیر سرکار انگریز بہادر مشمولہ مثل نمبر ۱۲۰
محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب۔

مہر بادشاہ

فدوی عقیدت و ارادت نشان لایق المرحمت والاحسان مورد مراحم بودہ بداند
چو تمامی امور انتظام درگاہ شریف و عزل و نصب مردمان متعلق آن و خبرگیری ہر گونہ امور از
جانب حضور بودہ آمدہ در ینولا مکرر بسمع اشرف رسیدہ کہ انتظام درگاہ شریف از حد ابتر و
خراب است و عزیز علی متولی کہ از طرف حضور بر عہدۂ مسطور سرافراز بود اکثرے از اسباب
درگاہ شریف را متصرف شدہ و نیز آمدنی دیہات خورد برد مینماید و خدام و خلق اللہ را تکلیف
و ایذا میرساند لہذا نامبردہ را از عہدۂ تولیت معزول کردہ نورچشم مرزا محمد تیمور شاہ بہادر را
عہدۂ تولیت و نیابت بنام دیوان سید مہدی علی خاں مقرر فرمودہ سرافراز کردیم لہذا بآن
فدوی خاص ارقام میرود کہ دیوان صاحب ممدوح را کہ ہر گونہ ابلق انتظام درگاہ شریف اند و
تمامی خدام و خلایق از طریق دیوان صاحب موصوف کہ صاحب سجادہ ہستند راضی و شاکر اند۔ نزد خود
طلب ساختہ از حکم حضورِ والا مطلع سازند و بر دیہات تمامی امور و انتظام متعلقہ تولیت مذکور
قبض و تصرف و دخل دیوان صاحب ممدوح کنانیدہ دہد و مدام معین اوشان باشد و حساب
و کتاب تولیت مسطور و آمدنی دیہات از عزیز علی متولی بدیوان صاحب فہمائش کنانیدہ دہد
درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرد کہ موجب خرسندی حضور و اظہار کمالِ رسوخ
و فدویت آن فدوی خاص از ان متصور است زیادہ تفضلات۔

مشمولہ مثل نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب

فرد مطالبات بلف شقۂ والا بمہر و دستخط حضور بنام کول برک صاحب بہادر نوشتہ شدہ۔
بند اول۔ انتظام جمیع امور درگاہ شریف بموجب دستور قدیم و اسناد بادشاہی باختیار صاحب

سجادہ باشد آمدہ است۔ بند و بست آں نیز از طرف صاحب سجادہ باشد وہم روزینہ در روزینہ
دراں املاک وغیرہ علاقہ درگاہ حسب استصواب و استرضاء صاحب سجادہ باشد وہمہ تحصیل و تشخیص
دیہاتِ علاقہ درگاہ وغیرہ خدام باختیار کل صاحب سجادہ باشد و یا حضور مالک است دیگرا حدے را
دخل و مزاحمت نبودہ ونماند وکسی کہ ہا یچ وقاصر نوکر و خدمت درگاہ باشد آنرا اگر صاحب سجادہ خواہد
برطرف سازد واز درگاہ خارج کردہ دہد وہم حصہ و ملک در روزینہ قاصر الخدمت موقوف مسدود
سازد و اختیار صاحب سجادہ است۔

بند دوم۔ دمحاسبہ الی الغایت تا بہ مداخل ومخارج تحصیل و تشخیص دیہات وہم اسباب کوٹھہا
کہ مال بادشاہی است از متولی معزول بہ صاحب سجادہ بدہانند وانچہ از روئے کاغذ مشرف
و صاحب سجادہ از ہمہ مراتب مدمہ او برآید فوراً از جائداد منقولہ وغیر منقولہ بہ صاحب سجادہ
نشان کنانیدہ دہد واز آیندہ احتیاط دارد کہ بہ کوٹھہائے بادشاہی کہ بدرگاہ شریف ہستند
کسے خیانت و دست اندازی نہ سازد کہ مالکیت آں یا بحضور میرسد و یا بہ صاحب سجادہ
دیگر کسے را دخلے نیست مم

بند سوم موضع داشتۂ علیحدہ از دیہات درگاہ صرف برائے معاش متولی مقرر بودہ آمد
کیسکہ متولی باشد موضع مذکور معاش است و برائے ذات متولی نیست کہ بہ کسے گردے بدہد۔
اگر گرد بدار دعویدار از ذات متولی معزول خواہ حویلی یا جائداد دیگر کہ برائے ذات او مقرر است
ازاں بگیرد و موضع مذکور بہ معزول نمیرسد بصاحب سجادہ کہ علاقہ تولیت بنام نور چشم تیمور شاہ
است از طرف نور چشم سپرد سازد و رسید صاحب سجادہ بفرسید۔ واگر کسے اسناد مرہٹا متولی
معزول پیش نماید ساقط از اعتبار است کہ فرمان حضور والا دراین امر نیست وہم متولی از
راہ فریب از صرف کردن زر خطیر پیش مرہٹا مختار شدہ بود۔ ہمہ آمدنی درگاہ را خورد و برد نمودہ
محض غاصب و خاین است اعتماد آں نباید کرد و بعضی دیہات کہ متولی معزول برائے خورد و برد
بہ کسے بنام اجارہ استمرار داشتہ و بباطن مطلب خود میشما بد از آنہا برآوردہ انچہ در آں خیانت
و غبن متولی باشد ازان بصاحب سجادہ بدہانند و دیہات را بدرگاہ شریف داخل سازد کہ بدون
مہر صاحب سجادہ منظور ٹھیکہ و استمرار کسے نیست کہ ہرگز نہ مالک صاحبِ سجادہ حضور است
وہم از روئے شرع شریف وراثت وغیرہ ہم از طرف حضور از قدیم صاحب سجادہ بہمہ امورات
درگاہ و مال و کوٹھا و عزل و نصب نوکران و خدام وغیرہ شاگرد پیشہ وہم صرف نمودن و

جمع کردن واجرا مسدود کردن روزینہ وملک وغیرہ اختیار صاحب سجادہ بودہ آمدہ است حالا
ہم مالک است مص

بند چہارم کواغذ جمع خرچ آمدنی دیہات را بخوبی دریافتہ وفہمیدہ ہر چہ از اخراجات روزمرہ
درگاہ شریف بموجب دستور قدیم ومواجب باشد وآنچہ در ماہرداراں وروزینہ داران بموجب
دستور قدیم الایام یا موجب اسناد شاہی باشند آنرا بحال وبرقرار حسب تجویز صاحب سجادہ
داشتہ آنچہ نو احداث یا فضول وبیجا بہ سبب رعایت ویا مروت اختیار ہرکس کہ باشد موقوف
ساختہ کاغذ صاف بہ دستخط خود بطور دستور عمل کردہ توالہ صاحب سجادہ کنند وتغیر وتبدیل
وبجالے بردن سند دستخطی حضور یا نور چشم مرزا تیمور شاہ بہادر نہ گردد تاکہ آئندہ را بندوبست
قرار واقعی گردد مص

بند پنجم - رقوم فوج وخرچ کہ دیہہا بہ سبب افواج کسی میہ مہند متولی چپاسدہ بود حالا
ازعین مال گرفتہ لینود در پرگنہ اجمیر معاف است ، از دیہات درگاہ ہم وصاحب سجادہ
گرفتہ نیشود مص

بند ششم - ناظم اجمیر مدام معاونت صاحب سجادہ واہلکار میرزا تیمور شاہ ومتولی حال
میکردہ باشد وہر گونہ در خبرگیری ساعی ومستعد ماند ودر جمیع ابواب بموجب دستور قدیم
مداخلت امین وتحصیلدار کار حضور مقرر شدہ اند بخوبی کنانیدہ ، ہد مص

(۲۲) نقل شقہ بادشاہ

مشمولہ نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب

چوں اکثر بسمع اشرف رسیدہ کہ انتظام درگاہ شریف حضرت قطب الاقطاب خواجہ معین الدین چشتی
واقع دار الخیر اجمیر نہایت ابتر و برباد وخراب است وباعث ابتری وبربادی عزیز علی متولی وغیرہ
عملہ تحصیل کہ ہمہ خائن بودہ اند ودر تحصیل دیہات ودیگر اخراجات وغیرہ متعلقہ درگاہ شریف
تجویز خود وآرائے امور نو احداث جاری ساختہ وغبن اقسام نمودہ چنانچہ چیدن ہمیگذرد کہ بدریافت
تعاب وتصرف بیجائے انتظامی درگاہ شریف تقرر متولی از طرف حضور معمول قدیم بودہ
است وبدل فیض منزل منظور است کہ صلاحیت جمیع امور درگاہ شریف کہ مقام بزرگان

وپیراں خود است عزیز علی متولی قائم معزول فرمودہ خدمت تولیت بنام نور چشم میرزا تیمور شاہ بہادر وبنیابت بنام سید مہدی علی خان صاحب سجادہ درگاہ شریف کہ موجب شد آمد قدیم وفرامین سلاطین سابق وحضرت فردوس منزل انار اللہ برہانہٗ است مقرر فرمودیم چنانچہ ہرکارہ مرقوم الصدر بماند لیکن چنانکہ مرکوز خاطر اقدس عالیست بہ سبب شعبدہ بازی وبدنہادی وبیلسوفی متولی معزول کہ چاشنی خار است وانجاح مدارج در انتظام آنجا دقایق باقی است لہذا تجویز مقدمات وتدارک وبندوبست آں از تہ دل منظور وپیش نہادِ خاطرِ انور است وازبس ضرور است مزین بدستخط حضور ملفوفہ شقہ کرامت مرقومہ نزد آں فدوی خاص فرستادہ شد۔ مرقوم کلکِ عنایت سلک میگردد کہ اصل ویا نقل بند مقدمات مرقومہ ملف چٹھی خود موسومہ ناظم اجمیر شریف بتاکید اکید بدیں مضمون روانہ نماید کہ بر مقدمات مرقومہ قرار واقعہ در سید کوا غذ سابق بدستور اندروں کوٹھہ وصاحب سجادہ برآوردہ معائنہ وفدوی عقیدت سرشت مولوی محمد خان کہ از حضور روانہ شدہ است کار امانت وتحصیل از دست نامبردہ میگرفتہ باشند وانچہ امیں مسطور ودیوان مہدی علی خان صاحب سجادہ ظاہر کند۔ موجب آں بندوبست قرار واقع کنانیدہ مدام خبرگیراں بودہ بروقت معاونت میکردہ باشند وبعد فراغ انتظام کامل حسب رضائے صاحبِ سجادہ صاحبِ ممدوح بحضور پرنور اطلاع دہد۔ تساہل درین باب نہ رود۔

(۲۳) نقلِ فرمان

سلطان علاء الدین خلجی بنام راجہ رتن سین راجۂ چتوڑ مع جواب راجۂ موصوف۔

بسمع اقدس وہمایوں ما رسیدہ کہ آں زبدۂ راجگان عقیدت نشان کنیز خوش جمال فرخندہ خصال از جزیرہ سراندیپ آوردہ است باید کہ آں تحفۂ صنعت الٰہی ونمونہ قدرت ایزدی را بزودی روانۂ درگاہ فلک اشتباہ ماسازد وہرآئینہ بظہور این خدمت شائستہ مورد تفضلات شاہی ومطمح نظر انصاف خسروی تواند بود ودر صورت انحراف ونافرمانی بپاداش کردار خواہد رسید۔

نوٹ۔ یہ واقعہ ۷۰۳ھ؁ کا ہے۔ ۱۲

عرضی جوابی راجہ رتن سین

بر ضمیر آفتاب نظیر آں حدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود
کہ شاہان دین دار و خواقین معدلت شعار حرمات محرّمات و مخدرات محصنات فدویان
خاص و جان نثاران با اختصاص را ننگ و ناموس خود تصور می فرمایند و ذات قدسی صفات
خویش را ظل الحق دانستہ مخلوق الہی را زیر سایۂ حفاظت و ہیبت خود نگاہ می دارند نہ باغوائے
نفسانی و ترغیب شہوانی از حد حق پرستی و دائرۂ خدا شناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب
طی می نمایند۔ حیف است کہ مسیحا کار جہل فرماید و خضر طریقۂ گمراہی نماید۔ پاسبان را دزد شدن
نشاید و راعی را گرگ بودن نباید و اگر نیت حق طویت ہمی اقتضا می کند بسم اللہ این گو
و این میدان۔ ؎

فدائے مقدمت پیمانہ چند   بیا و نوش کن پیمانہ چند

لیکن معلوم است کہ در عالم عزت و ناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند و مور با سلیمان مقابل
میشود۔ اینک رخش ہمت و مردانگی ما در صف و سر شجاعت و شیر دلی بر کف

؎ وقت ضرورت چو نماند گریز   دست بگیرد سر شمشیر تیز

نقل فرمان ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی ۱۰۱۲ھ

(۲۴)

اللہ اکبر   مہر طغرا

سلطان سلیم شاہ
فرمان جہان مطاع ابوالمظفر
غازی

درین وقت فرمان عالیشان واجب الاطاعت والاذعان از مکمن
لطف شرف وصدور یافت کہ موازی دوصد بگہہ اراضی لایق زراعت بگزالہی بطریق ابتدائے
از ابتدائے فصل خریف لوئی ئیل پرگنہ باڑی من اعمال سرکار لکھنؤ در وجہ مدد معاش فضیلت
پناہ شیخ علیم اللہ وغیرہ بموجب شرح ضمن مقرر و مسلم باشد کہ حاصلات آنرا سال بہ سال صرف
معیشت نمودہ دعائے دولت قاہرہ اشتغال نمایند می باید کہ حکام و عمال وجاگیرداران کروریان

حال واستقبال بابت مذکور اراضی مذبور از محل نیک نموده وچک بست نموده گذاشته بعلت
مالوجہات واخراجات وعوارضات چوں قتلغہ وپیشکش ودہ نیمے ومقدمے وصد ودے وقانون گوئی
وحصہ رسد وشکار وبیگار وضبط ہرسالہ وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی فراحمت نرسانند
وہرسال فرمان وپروانہ مجدد طلب ندارند ودریں باب تاکید تمام دانند۔
تحریر فی التاریخ ۲ ر امرداد الہی ۴۹ سنہ مقررہ شرح ضمن پشت بتاریخ ۲۳ ر ماہ مہر الہی ۴۹ سنہ
آنکہ بندگان حکم شنود ندکہ موازی دوصد بیگہ زمین اُفتادہ لایق زراعت بگز الہی مطابق ابتدائے
سن ابتدائے خریف لوئیل از پرگنہ باڑی مس اعمال سرکار لکھنؤ در وجہہ مدد معاش فضیلت پناہ
شیخ علیم اللہ وغیرہ بموجب تفصیل ذیل مرحمت ومقرر شد۔
از تاریخ ۱۷ ر ماہ مہر الہی ۴۹ سنہ موافق یوم جمعہ۔
نوبت واقعہ نویسی ابراہیم بیگ　　۴۹ سنہ جلوس مطابق
۱۰۱۲ سنہ ہجری

امین الملک
مرید شاہ سلیم

نقل فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی (۲۵)

درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ
یکہزار وچہار صد سی ویک بیگہ وہشت بسوا اراضی تطامت بالس یکصد روپیہ نقد

درگاہ متبرکہ و یک صد یومیہ بابت شمع چراغ و لنگرخانہ و آ ۰ و ۰۰ از قصبہ سہنہ مضاف صوبہ سرکار دہلی ۰ ارا لخلافہ حضرت شاہ نجم الحق قدس سرہ مرحمت فرمودیم باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و ۰۰ ذوالاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات دیوانی جاگیرداران و کروریان و چودھریان و قانونگویان اراضی مسطورہ از محل ہبک پیمودہ چک و سالیانہ ۰ و یومیہ میگزارند صرف آن نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ واگزارند کہ اما در وجہ خرچ عرس و بیلچراغ ۰ لنگرخانہ ۰۰۰ نموده بدعائے دولت ابد مارت موظف باشند تحریر تاریخ یحم ماہ ۱۵ اسفند امراہی ۵ سنہ جلوس والا مرتبت تحریر یافت [۱]۔

(۲۶) نقل فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

یہ فرمان سلطان محمد اکبر بادشاہ نے راجہ سوہن لال وزیر اعظم کو بجلدوئے خدمات حسنہ عطا کیا اور راجہ سندر لال تحصیلدار والگھاٹ ریاست جیپور نبیرۂ راجہ سوہن لال نے میوزیم جیپور کو نذر کردیا۔

سبحان اللہ بسم اللہ تعالیٰ

مہر کلاں اکبر بادشاہ

طغرا باسم بادشاہ بخط شنگرف

درین زمان میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان عالیہ والا صادر شد کہ بمقتضائے وفور مراحم خاقانی و فرطِ تفضلاتِ خسروانی کہ نمونۂ افضالِ یزدانیت امارت مرتبت عمدوی خاص عقیدت و ارادت اختصاص لایق العنایت والاحسان سوہن لال را بخطاب راجگی و بہادری و معتمد جنگی عین الاعیان والارکان وفی الامثال والاقران سرفراز و ممتاز فرمودیم باید کہ فرزندانِ نامدار کامگار والا تبار وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالی مقدار و جمیع ارکان دربار جہاندار و حکامِ ممالک امارت مرتبت معظم الیہ را از جناب فیضمآب بادشاہی بشمول این خطاب

---

[۱] یہ اصل فرمان دو فٹ ۶ ½ طول میں اور ایک فٹ ۱ ½ انچ عرض میں ہے۔ جہاں سطر ختم ہوئی ہے چلیپا بنادیا ہے نقل کا اصل ہے

برگزیده والقاب پسندیده معزز و مباهی دانسته الطاف عنایت ما بدولت و اقبال را باحوال فرخنده مآل مودوی خاص معزالیه یو ماً فیو ماً متزاید و بے نهایت دانند- بتاریخ یازدهم شوال سال فرخی استمال بستم از جلوس اند مانوس مقدس معلی زیب تحریر و ثبت بسطر بد یرفت-

(۲۷) عرضداشت خان اعظم مرزا کوکلتاش در جواب فرمان اکبر بادشاه که از مکه فرستاده بود منقول از دربار اکبری

کمینهٔ فراشان آستان کیوان مکان ملایک آشیان خاقان جمشید نشان فریدون نشان کیخسرو دستگاه کیومرث بارگاه سکندر عالم پناه انجم سپاه آسمان خرگاه ظل سبحانی عزیز کوکه بعرض میرساند که رائے انور بر طالب این غلام کمینه قایض و صادر گشته بود جان و دل را که خلاصهٔ آب و گل است باجمعی کثیر از زوسائے اخلاص و ابتهال بخدمت حجاب درگاه گیهان پناه که مبدئے سخاو منشاء عظمت و کبریایست و رساندن چون معنی مخل و فتوئ قاضی گمان بلکه یقین سحل هجران و مهجوری که در و بست بے وریان بوسته دا ده بود رنا قابلی فرسوده دست ملالت درگردن کرده ماند چون و الست یقین که احادیث تحریک اعدا موثر و کار افتاده مزاج اشرف را لعنیت و تهمتی چند که مسامع جاه و جلال رسانیده از کمینهٔ درگاه منحرف ساخته اند و بادی رائے عالم آرائے بساط بوسان آن درگاه به قتل و قمع این بے گناه راهنمون گشته بخاطر رسید که چشم خاکسار بے مقدار را که در خدمت قابلان آن درگاه آسمان نشان پرورش مرتبهٔ اعظم خانی و عزیز کوکگی و حکومت گجرات سرافراز شده هم بواسطهٔ این تشریفات بخاک پائے معظمهٔ مقدسه منوره رسانیده که باکافران هندوستان جسمی را که پروردهٔ خوان الوان انعام و احسان بادشاه جهان پناه باشد در پاک خاک در یک محل مدفون سازد محض گستاخی و غایت بے ادبی است و لاجرم گجرات را که آنکه معمورهٔ دار السلطنه بود به معتمدان سپرده غبار ملال و اختلال خویش را از گوشهٔ خاطر خاکروبان آن آستان ملائک آشیان شسته دست از مطالبات آنجا و پائے ادب را کوتاه ساخته مواشی که محض بسعی جانسپاری خود از معارک کفار بسع ساخته بود بدست عدل بیرون آورده از حلال ترین چیزها دانسته سفر گزیده آن قدر جمعیت از مکاسبات مذکور بدست آورد که اگر خواهند منصب اعظم خانی را

در بارگاه بادشاه روم کی اشرف مکان ربع مسکون تصرف ایشانست بتواند خرید- اما خلاصهٔ
همت مصروف آنست که وظیفه مرحوم مستحق مصالح پاک دین آن ملک مقرر سازد و مدرسه
بنام نامی حجاب بارگاه بنده پرور حضرت خاقانی باتمام رساند که تا انقراض عالم ورد زبان مورخان
جهان باشند و خود دران مدرسه بحث علوم دینی و فکر شعر که عبارت از توحید و نعت و منقبت
اصحاب بوده باشد و دعاے دولت روز افزون اشتغال میداشته باشد- امید آنست
که از رفتن این کمترین غلامان بر حاشیهٔ ضمیر خاکروبان آستان غبارے نخواهد نشست بلکه
مطلب سخن چینان و عیب کنندگان که عدم بود این معدوم است بحصول خواهد پیوست که منصب
اعظم خانی و حکومت گجرات و عزت عزیز کوکلتاش را باین محروم نه شمرند. بناچار جمع مذکورا
راشیکس مدعیان نموده که ایشان را بسر نیست بدون بنده و ممکن که این کمینه را بسبب باشد
بدون ایشان چون آخر الامر نسیم لطف شامل حال بوستان مطالب و مقاصد دیگران شده
نهال امید و حقوق خدمت بنده را بسموم محرومی خشک سالی بخشیدند- بنده از فدوی که
بهاد عاقبت اندیشی ها بسگان آن آستان چند کلمه گستاخی نموده بعرض می رساند که جمعی خاطر
اشرف را از دین محمد صلی الله علیه وسلم بیگانه و متجنب می سازد حاشا که دوست باشند و
کمینه که نیک نامی دنیا و عقبی می طلبد دشمن و واجب الاخراج باشم والا کار دنیا بازیچه ایست
ناپایدار بر حرف دوسه خوش آمد گوئی آخرت بدنیا فروش اعتماد نباید کرد- همه عالم را آگهش
هوش است پیش ازین سلاطین بوده اند که همه صاحب تمکین بودند هیچ بادشاهی را دغدغه نشد
که دعوی پیغمبری و نسخ دین محمدی نماید بل مادامے که چون مصحف اعجازی چون چهار یار چند بار
پسندیده باشند و شق قمر با مثال این چیزها واقع نبود مردم میکنند یارب دغدغهٔ چهار یار بودن
کدام جماعت را می شده باشد- قلیچ خان که صفائی ظاهر و باطن و عصمت جبلی دارد یا صادق خان
که شرف رکابداری از بیرام خان یافته یا ابوالفضل که شجاعت و حیایش بجای علیؓ و عثمانؓ
می تواند بود- بخداوند بخاکپائے بادشاه قسم خبر عزیز کسی که نیکنامی طلب باشد نیست و
همه مدار بر خوش آمد و روزگذرانیدن دارند و آنکه نیکنامی طلبد بنده است که تا بود
بجز حرف نیکنامی بر زبان نه آید الحال هم در مکهٔ مقدسه منوره کاری نخواهد کرد که خلاف
نیکنامی باشد ؎

خلافِ پیمبر کسے ره گزید — که هرگز بمنزل نخواهد رسید

فرقے کہ میان اکابر مجلس بہشت آئین و بندۂ کمترین است ہمین است کہ ابوالغازی در فرمان بندہ اضافہ کردہ دیگران کافران را بر مسلمانان ترجیح دادند کہ سر صحف لیل و نہار خواہد ماند۔ آنچہ سر بندہ واجب است در آن تقصیر نرفت والدعا۔

(۲۸) نقلِ فرمانِ نور الدین محمد جہانگیر پادشاہ سنہ ۹ جلوس مطابق ۱۰۲۳ھ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور ورود ابرا دیافت کہ موازی دویست دہ بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع بگز الٰہی از پرگنہ لہرپور سرکار خیرآباد بطریق ابتدائی از ابتدائے فصل خریف درو جہ مدد معاش لالہ مصر وغیرہ بموجب ضمن مقرر و مفوض باشند کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال درو جہ معیشت خود خرچ و تصرف نمودہ بدعاگوی دوام دولت ابد قرین اشتغال می نمودہ باشندمی باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقلال این حکم اقدس و اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف مشارٌ الیہم باز گذاشتہ اصلاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قنلغہ و پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ و مہرانہ و دار و غگانہ محصلانہ بیگار و شکار دہ نیمی مقدمی و صدو دی قانونگوئی و ضبط ہرسالہ بعد از تشخیص چک و تکرار زراعت و کل دیوانی مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و مطالبہ نکنند و از جمیع وجوہات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند و درین باب ہرسال فرمان و پروانجات مجدد نطلبند و اگر در محلے دیگر زمین داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند و از فرمودہ در نگذارند در عہدہ شناسند۔ فی التاریخ آبان سنہ ۹ جلوس۔

(۲۹) فرمان ابوالمظفر نور الدین محمد جہانگیر پادشاہ غازی

اللہ اکبر

مہر مستطیل جہانگیر بادشاہ	طغرا فرمان ابوالمظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

درین وقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار • عز ایراد یافت کہ + موازی یکصد بیگہ زمین بگز الٰہی موافق ضابطہ از قصبۂ نوساری سرکار سورت + من ابتدا ربیع قوی ئیل دروجہ معاش ملا جاماسب ہوشنگ نارسی با فرزندان حسب ضمن معاف و مسلم باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال × دروجہ معیشت خود سن وصرف نمودہ بدعا گوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشند می باید کہ حکام کرام و عمال کفایت فرجام + وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال در استمرار واستقرار ابن حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ وچک بستہ متصدی آنہا باز گذاشتہ × اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان مطلقاً راہ ندہند و قلت مال وجہات و اخراجات وعوارضات مثل قتلغہ و پیشکش و جریانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و دارونحکانہ × و بیکار و شکار و دہ • دہ لشکر و دہ نیمی و مقدمی و دہ نیمی و صدی و ی قانون گوئی بلیسہ و جرہ فرخہ مذکور آنہی و ضبط ہر سالہ از تشخیص چک و تکرار زراعت + و کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و مطالبتی نکنند واز جمیع رسومات و اطلاقات وحوالات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند × و درین باب ہر سالہ فرمان عالیشان مجدد و طلب ندارند از فرمودہ درنگذرند و در عہدہ شناسند تحریراً فی التاریخ ۱۱ ماہ شہریور الٰہی سنہ ۱۲

نوٹ یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے۔

عبارت مندرجہ پشت فرمان

مدد معاش باسم ملا جاماسپ وغیرہ مع فرزندان موافق یادداشت واقع بتاریخ روز نیر ۱۳ ماہ آذر سنہ ۱۲ جلوس یوم شنبہ مطابق تاریخ ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۰۲۷ ونقابت پناہ اقبال

ﻫ یہ فرمان طول میں ایک فٹ (۱۱) انچ عرض میں چودہ انچ ہے اس فرمان پر بادشاہ کی مہر بطور طغرا بائیں جانب ہے اور دا ہنی جانب ایک مہر مستطیل ہے جو مطلق پڑھی نہیں جاتی۔ فرمان میں (۹) سطریں ہیں اور پشت پر آٹھ سطریں ہیں۔ پشت پر دو مہریں الگ الگ ہیں اور دو مہریں جوڑواں ہیں کسی مہر کی عبارت پڑھی نہیں جاتی۔ مہروں کے نیچے جو کچھ بطور دستخط کے لکھا ہوا ہے وہ اس بایح درپیچ ہے کہ ایک لفظ بھی پڑھا نہیں جاتا بائیں طرف رسالہ سیادت ونقابت دستگاہ وجمل واقعہ نواب محمد با ولکھا ہوا ہے۔ یہ فرمان بہت ہی شکستہ حالت ہے کسی طرح مسلسل پڑھا نہیں جاتا۔ فرمان قصبہ نوساری سرکار سورت کے اہل تتوطن ملا جاماسب اور ملا ہوشنگ اور اُن کے فرزندوں کے نام ہے جو بمبئی کے نہایت مشہور دادا بھائی نوروجی دی گرینڈ اولڈ مین حال ساکن بمبئی کے مورث اعلیٰ تھے ہیں جناب مہرجی بھائی نوشیروان جی کیو کا۔ ایم۔ اے کا (جو ایک نہایت بے نظیر انگریزی کتاب رِٹ ہیومن اینڈ فینیسی آف پرشیا کے مصنف ہیں) مدرحۂ خاص ممنونِ احسان ہوں کہ اُنھوں نے بڑی تلاش اور محنت سے اس فرمان کی نقل میری خاطر سے دی (بقیہ نوٹ دیکھو صفحہ)

آنساری مصطفیٰ خاں برسالہ سیادت و نقابت پناہ صدارت و نقابت دستگاہ سید احمد قادری بمعرفت
لایق العنایت والاحسان نورالدین قلی و نوبت واقعہ نویسی بندہ درگاہ محمد باقر آنکہ ملا جاماسپ
و ملا ہوشنگ فارسی می شناس سندل تاریخ ۲ ماہ شہریور سنہ ۱۳ منظر اشرف اقدس اعلیٰ گذشتند
و چہارہ با نوروغن قلیل پیشکش کردند مبلغ یکصد روپیہ حضور مرحمت فرمودہ و حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع صادر شدہ کہ موازی یکصد بیگہ زمین گز الٰہی موافق ضابطہ از قصبۂ نوساری سرکار
سورت در وجہ مدد معاش مشار الیہما مع فرزندان سرقرار شدہ رسالہ کمترین بندہ از درگاہ سید احمد
قادری بمعرفت نورالدین قلی داخل واقع سازند شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل
واقع سازند شرح حاشیہ بخط واقع نویس موافق واقع است۔ شرح بخط جملۃ الملکی مدار المہامی عرض
گذرانید شرح دیگر بخط لطیف سید میر محمد روز رش ۱۸ ماہ اسفندار ماہ الٰہی ۱۴ مطابق
جمعہ ۲۱ ربیع الاول ۱۰۲۸ مکرر نص[۲] حجاب بارگاہِ فلک اشتباہ رسید و بموجب
حکم قضا فرمان صادر شد۔ شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدار المہامی از ربیع قوی ایل
فرمان معلّی بماند فقط　　　(نوٹ) [۱] اور [۲] یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے نمبر (۲) کا لفظ سیاق عبارت سے بعوض
ما بیگہ زمین گز الٰہی　　ہونا چاہیئے ۱۲

(۳۰) فرمانِ مہری شاہنشاہِ جہانگیر

جس کی رو سے پچاس بیگہ اراضی پرگنہ سکیت میں فیروز خاتون زوجہ سید محمود کو بطور مدد معاش
عطا ہوئی مورخہ (۱۵) سنہ جلوس مطابق ۱۰۲۴ھ / ۱۶۱۵ء پشت فرمان پر مہر غیاث الدین کی ہے۔ جو
زیادہ تر اپنے خطاب اعتماد الدولہ سے مشہور ہیں اور مشہور نور جہاں بیگم کے والد تھے جو شاہنشاہ
جہانگیر کی چہیتی بیگم تھیں۔ مہر میں یہ کندہ ہے (مرید شاہ جہانگیر شد غیاث الدین)

(بقیہ نوٹ صفحہ ۷۴) رایل ایشیاٹک سوسائٹی سالٹ بمبئی کے جرنل جلد (۲۵) سنہ ۱۹۱۶ء سے نقل کرائے صحیح۔ اس فرمان پر شمس العلماء
ڈاکٹر جمشید جی جیون جی مودی نے تنقید کی ہے اور اس فرمان کو واقعی بڑی تدقیق اور کاوش سے پڑھا ہے اور بعد تعلق مطالب
حل کر لیا ہے اور واقعی بات یہ ہے کہ خوب پڑھا ہے اس فرمان کا فوٹو بھی کیقو باد صاحب نے مجھے بھیج دیا ہے یہ اُن کی
بدولت ہے کہ میں آج جہانگیر بادشاہ کے فرمان کی زیارت صدہا برس کے بعد کر رہا ہوں بعض فرمان کی عبارت سے زیادہ اُس کی
پشت کی عبارت گنجلک ہے۔ جہاں جہاں باوجود ان کوششوں کے بھی نہیں پڑھا گیا ہے وہاں سوائے صورت نویسی کے اور کیا چارہ تھا۔ ۱۲

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز[1] ..... یافت موازی پنجاہ بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت بار آسطے ار پرگنہ سکیت سرکار ۔ از ابتدائے خریف لوشقان ییل در وجہ مدد معاش مسماۃ فیروز خاتون کوُج محمود وغیرہ با فرزندان بموجب ضمن مقرر و مسلم شد کہ + حاصلات آنرا فصل و سال بسال در وجہ معیشت خود خرج و صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال مینمودہ باشند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال و استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلےٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ متصرف آنہا بازگذاشتہ اصلاً تغییر و تبدیل بدان نہ رہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قتلعہ و پیشکیں و وجہ بیابانہ و ضابطانہ و محصلانہ و مہرانہ و سکار و شکار و دہ نیمے مقدمی و صدروئی قانون گوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص حک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانیدہ دریبیاب + ہر سال فرمان و پروانہ مجدد نطلبند و اگر محلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند از فرمودہ درنگذرند ۔ تحریراً فی التاریخ ۱۴ ر خورداد ماہ الٰہی سنہ ۔

[1] عالشانہ لفظ ایرادہی ہے ۱۲

(۱۳)

اللہ اکبر

طغرائے شنجرف محمد نورالدین ابوالمظفر بادشاہ غازی

مہر مربع

یا مغنی

فرمان محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ

اس مہر کے گرد ابن امیر تیمور صاحب قران ۔ ابن میران شاہ ۔ ابن میران سلطان محمد ۔ ابن سلطان ابوسعید ۔ ابن سلطان محمد میرزا ۔ وغیرہ وغیرہ نام درج ہیں ۔
مہر کے اوپر دو کونوں پر یا فتاح یا حافظ ہے نیچے کے دونوں کونوں پر کے حروف پھٹ گئے ہیں ۔

درینوقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار وعز ایراد یافت کہ

موازی سی بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع بگز الہی از پرگنہ
پانی پت سرکار دہلی مں ابتدا خریف قوی ئیل در وجہ مدد معاش مسمات اور بانوں دختر مبارک
بحسب الضمن مقرر و مسلم باشد کہ داخلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود
خرچ و صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشد می باید کہ حکام و عمال
و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس و اعلی کوشیدہ اراضی مذکورہ
را پیمودہ و چک بستہ بہ تصرف اور بازگزارند و اصلاً مطلقاً تغیر و تبدیل بقواعد آں راہ ندہند و بعلت
بالوجہات اور اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و دار وغکانہ
و بیگار و شکار و دہ نیمی و مقدمی و صدودی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار
و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و در این باب فرمان و پروانچہ
مجدد و طلب ندارند و اگر در محل دیگر زمین داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند .. در عہدہ
شناسند تحریر فی تاریخ ماہ شہریور الٰہی سنہ ۱۸ (عبارت پشت)

معاش باسم مسماۃ اور بانوں موافق . . ماہ الٰہی سنہ ۱۳ مطابق سنہ ۱۰ رجب المرجب
سنہ ۱۰۲۷ . . بعصمت و عفت دستگاہ حاجی کوکہ . . . . بانصاف . . . واقعہ محمد مومن
انگہ مسماۃ اور بانوں دختر مبارک سرفراز حسین بتاریخ ۴ ماہ بہمن سنہ ۱۳ مطابق شہر صفر روز جمعہ
حکم جہاں مطاع . . . سی بیگہ زمین در پرگنہ پانی پت سرکار دہلی . . مطابق ضابطہ
بادشاہی دیوانیان عظام . . شرح بخط جملۃ الملکی داخل طومار سازند . . . .
. . واقعہ نویس موافق واقعہ است شرح بخط جملۃ الملکی مدار المہامی اعتماد الدولہ از خریف
قوی ئیل فرمان عالیشان . . . .

سہ افتادہ لایق زراعۃ خارج از جمع

مہر ملکہ بادشاہ ۔ یہ مہر پوری نہیں اُٹھی اس کے نیچے ہدایت بدخط آبان سنہ ۱۴
مرید جہانگیر ۔ اور کچھ اور لکھا ہے جو کسی طرح پڑھا نہیں جاتا مگر سنہ ۱۰۲۰

۱۰۲۰ صاحب مہر میں صاف ہے

ایک مہر اور ہے جس میں جہانگیر بادشاہ کے سوا خاں مرید اور ایک ن معلوم ہوتا ہے غرض
کچھ مطلب نہیں نکلتا اس کے نیچے جانکی رام امرائے جہانگیر بادشاہ اور کچھ پڑھا نہیں جاتا
اس کے نیچے ایک طغریٰ ہے جس میں سے ۲۵ ماہ ابان سنہ ۱۴ اور صرف قطب کے سوا اور کچھ

نوٹ یہ فرمان بہت بوسیدہ اور دریدہ ہے ۲- ۱/۲ ×۱× ۱/۲ ۲ طول و عرض ہے ۱۲-

پڑھا نہیں جاتا۔ اس کے علاوہ اور تین مہریں ہیں جن میں سوائے جہانگیر بادشاہ کے کچھ سمجھ میں نہیں آتا حاشیہ کی عبارت مہروں سے زیادہ گنجلک ہے ایک اندراج ہے ۱۷ ابان سنہ ۱۲ اور الملک پڑھا جاتا ہے۔ آگے کسی نے لکھا ہے مقابلہ نمودہ شد ۱۹ ماہ آبان سنہ ۱۲ اس کے آگے پھر کسی کے دستخط مع تاریخ کے ہیں پھر کسی اور نے ۳ ماہ آذر سنہ ۱۲ نقادار(?) خالصہ کردہ شد لکھا ہے۔

۳۲ نقل فرمان نورالدین جہانگیر بادشاہ ہندوستان بنام شیخ فرید بالقابہ

ازعرضداشت نتیجۃ الامراء العظام سلالۃ الاماجد التزام شایستہ تربیت خسروانہ سزاوار عاطفت بادشاہانہ شیخ فرید معلوم گشتہ کہ قلعہ بدایون را گذاشتہ جائے دیگر وطن خود سازد بنابر ملتمس حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ ہر جا کہ شیخ فرید خواہش بکند موازی چہار ہزار بیگہ زمین مدد معاش بگز الٰہی مزروعہ و اُفتادہ بالمناصفہ با مسمی شیخ با فرزندان از ابتدائے فصل خریف سنہ ہذا دران محال مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود صرف نماید باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس و اعلیٰ کوشیدہ آراضی مذکورہ را پیمودہ چک بستہ بتصرف ایشان واگذاشتہ اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و تغلب مال و اخراجات مثل حلقہ و پیشکش و جرمانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و داروغگانہ و بیگار و شکار و رامی(?) و مقدمی و صدودی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و بیداوار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند

نوٹ: اکبر بادشاہ ۱۰۱۴ھ میں فوت ہوا سب جہانگیر تخت نشین ہوا تو اس نے نواب فرید خاں کو بدایوں کا حاکم مقرر کیا جو حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے اور حضرت شیخ سلیم چشتی کے نواسے تھے اور شیخ خوب کوکہ نواب قطب الدین خاں کے بیٹے تھے جو جہانگیر بادشاہ کے رضاعی بھائی تھے اور آپ کو خطاب نواب اعتشام خاں اور اخلاص خاں بہادر کا عطا ہوا تھا۔ وہ محلہ شیخ پورہ جو قلعہ بدایوں سے جانب غرب متصل سوتھ دروازہ آباد تھا اس محلے میں اور سرا اندرون قلعہ شیخ فاروقی بکثرت آباد تھے سات شیخ فرید کے اولاد موضع شیخوپور میں جو بدایوں سے جانب جنوب دو میل کے فاصلہ پر دریائے سوتھ کے دوسرے کنارہ پر ہے جہاں ایک قلعہ بنا ہوا ہے اور آباد ہے۔ ان کا مقبرہ عالی شان شیخوپور سے ہیں دریا کے پاس بنا ہوا ہے اور سنہ ۱۸ جلوس اکبری میں بادشاہ نے جیٹھ ہور(?) روانہ ہوا تو ایک حکم راجہ مان سنگھ کو لکھا کہ شیخ فرید ولد قطب الدین خاں کوکہ کو انتظام دارالخلافہ سپرد ہوا ہے اُس کے آنے تک مہاراجہ مسلم رہیں۔ ۱۲

درسنباب ہرسال فرمان وسروانچہ مجیبِ طلب نہ دارند. وازفرمودہ درنگذرند وعہدشناسند- تحریر
فی التاریخ ۲۰ ماہ فروردی الہی ۲۱ جلوس مطابق ۱۰۳۵ھ ہجری

(۳۳) نقلِ فرمان شاہجہان بنام شیخ فرید

خانہ زاد قابل المرحمۃ لایق العنایۃ والمراحم شیخ فرید المخاطب ۔۔۔ بعنایت بادشاہانہ مشتمل وامید وارگشتہ بداند کہ عرصہ داشتے کہ درینولا۔۔۔ نوشتہ بدرگاہ عالم پناہ ارسال داشتہ بود بتاریخ ۲۵ فروردین رسید وانچہ از تنبیہ نمودن متھوران کہ درموضع اہولی جمع شدہ بودند ودربعضے مواضع آزاری رسانیدند معروض داشتہ بود معلوم رائے عالم آرائے گردید و ارسے محض مجرا سے آں خانہ زاد شد می باید کہ ہمیں دستور متھوراں آن سرزمین را آنچنان تنبیہ نماید کہ دیگرے از یے ارآہنا نماند ورعایا مرفہ الحال بود۔۔۔۔۔۔ ومقام حولے و باسمدار مولوہ تخلف وانحراف نورزد تاریخ ۲۴۔۔۔۔ سنہ ۹ جلوس
اس فرمان کی پشت پر برسالہ مرید خاص وفرزندان تمام اختصاص داراشکوہ معرفت کمترین فدویان افضل خان درج ہے- نوٹ بعض الفاظ جو نہیں پڑھے گئے ہیں اُن کی صورت نویسی کردی گئی ہے-

(۳۴) نقلِ فرمان مُہری شاہنشاہ جہاں

جس کی رو سے عہدۂ صدارت سرکار سنبھل اور بدایوں مع یومیہ دو روپیہ جس کی ادائی خزانۂ اکبرآباد سے کی جائے گی بنام شیخ فتح محمد جو داماد تھے ملا عبداللطیف کے مورخہ ۱۴ رمضان سنہ جلوس شاہجہانی (۱۸) مطابق ۱۰۵۴ھ ۱۶۴۴ء

اللہ اکبر

درینوقت عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وایراد دریافت کہ خدمت صدارت سرکار سنبھل وسرکار بداوں بفضیلتماٰب شیخ فتح محمد خویش × ملا عبداللطیف سلطانپورے ومبلغ دو عدد روپیہ روزینہ بلاقصور از خزانۂ دارالخلافۂ اکبرآباد وشہ ط مذکور در وجہ مدد معاش

نوٹ فرمان ۳۳ وہاں پرانا اور بوسیدہ ہونے کی وجہ سے اکثر جگہ پھٹ گیا ہے اسلئے جہاں جہاں عبارت اُڑ گئی ہے وہاں نقل کرنے میں نقطے لگادئے گئے ہیں- ۱۲

مشار الیہ حسب النص مقرر و مفوض باشد کہ کما ینبغی بلوازم و مراسم آنخدمت قیام و اقدام نمودہ و تحقیق فوتی و فراری ارباب مدد معاش و وظائف و بازیافت تعلب و تلباس آنہا مساعی موفورہ بتقدیم رسانیدہ موافق دستور و قانونی کہ ریولا مقررست و بہ عمل آوردہ ہر سال نسخۂ منبع دراں باب درست داشتہ بدیوان الصدارہ میرسانیدہ باشد می باید کہ حکام و عمال و متصدیان مہمات و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار استقرار بحکم اشرف اقدس اعلےٰ کوشیدہ دست تصدی سومی الیہ را درامور متعلقۂ آں امر قوی و مطلق داشتہ تمامی اصحاب مدد معاش و وظایف را با اسناد آنہا در رجوع نمودہ بموجب تصحیح او منظورہ معتبر شناسیدہ اراضے وظیفہ جمعی راکہ بازیافت نماید بخالصہ شریفہ ضبط نمایند و متصدیان مہمات دیوانے دارالخلافہ مذکورہ مبلغ مزبور را سامان و سرانجام نمودہ بسومے الیہ برسانیدہ باشند و چیزی از انجملہ فاصرہ و سکر نگردانند و اگر در محلے دیگر چیزی داشتہ باشند انرا اعتبار نکند سبیل جمیع اہل مدد معاش و وظایف آں سرکارہا آنکہ مشار الیہ را صدر مستقل خود دانستہ تمامے اسناد خود را نمودہ اراضے جمعی را بتصحیح نرسانند قابض و متصرف بودہ بدعائے دوام دولت ابدی الانتصال اشتغال مینمودہ باشند از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند تحریرا فی التاریخ ۱۴ ار شہر رمضان المبارک سنہ ۸ جلوس میمنت مانوس ۱۰۴۴ ہجری

(۳۵) نقل فرمان شاہجہاں بادشاہ بنام شیخ فرید

شہامت شعار بسالت آثار لائق العنایۃ والاحسان قابل المرحمۃ والامتنان محتشم خان بہ عنایات سلطانی مسرور و مفتخر گشتہ بداند کہ چوں از تعدی و بدسلوکی آں قابل العنایہ در درگاہ آسمان جاہ ہر روز مذکورہ بمیان می آید و جاگیردار بودن آن قابل المرحمۃ دراینجا اصلاً راضی نیست و دریں باب مکرر نصیحت وارشاد بہ آن نجابت پناہ فرمودیم کہ نوع سلوک و منع ہموارہ پیش گیرد کہ احدے از و آزردہ نشود اثرے بران مرتب نشد الحال می باید کہ نظر بمصلحت وقت داشتہ ترک بودن آنجا نمودہ بدرگاہ والا بیاید یا بر فتح پور رفتہ بہ نشیند والا عنقریب حکم اشرف اعلےٰ صادر خواہد شد کہ سعد فرید را از انجا براوردہ

بمقام فتح پور برساند تحریراً فی التاریخ بست وہفتم شہر رجب المرجب سنہ بست۲۲ و دوم جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۰۵۹ھ مہری داراشکوہ ابن شاہجہاں صاحبقران ثانی

(۳۶) نقلِ فرمان مہری شہزادہ داراشکوہ

موسومہ راجہ ٹودرمل مرسلہ ۲۰ محرم سنہ ۱۰۶۰ھ ۲۳ جنوری ۱۶۵۰ء

لایق العنایہ والاحسان قابل الرحمہ والامتنان راجہ ٹودرمل بعنایات × سلطانی مفتخر و مباہی گشتہ بداند کہ چوں درینولا شیخ اللہ داد نواسہ + ملا عبد اللطیف مرحوم بعرض عالے کہ آمرحوم موجب فرمان خجستہ عنوان ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانے یکقطعہ باغ و کٹرہ و دکاکین چندور × قصبہ سلطان پور داشت و در حالت حت ......[ا] س و ثبات عقل ہمہ املاک خود را مع حویلی مسماۃ اللہ ستے کہ والدہ رافع باشد بطوع و رغبت خود × تملیک نمودہ و تملیک نامہ را بدستخط و مہر خود درست کردہ باو دادہ چنانچہ رافع فرمان عالیشان و خط تملیک مزبور بدست ......[۲] لہذا حکم والا × شرف صدور یافت کہ آں شجاعت شعار بر طبق فرمان و تملیک نامہ مسطور علیمودہ املاک مذکور را برافع مقرر و مسلم دارد و فدغن نماید کہ احدے بیوجہ حساب و برخلاف حکم مزاحم و متعرض احوال او نشود و دران املاک مداخلت نماید درین باب تاکید شناختہ تخلف نورزد - ۲۰ محرم سنہ ۱۰۶۰ ہجری -

(۳۷) نقلِ بیعنامہ موضع نہرولہ

نقل بیعنامہ موضع نہرولہ زر خرید دلیر خان اللہ اکبر ظل سبحانی صاحبقران ثانی

الراجی عبد السلام محمد عبد الجمال

[۱ و ۲] دونوں جگہ کے حروف کاغذ پھٹ جانے سے ضائع ہوگئے ہیں پہلی جگہ باقی ماندہ سس وسیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوش و حواس ہوگا - حت کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا - ۱۲

غرض ازین نوشتہ آنکہ چون زمین از موضع نہرولہ من الحال پرگنہ حویلی شاہجہان آباد کہ بندگان حضرت قدر قدرت سلیمان منزلت جمشید شوکت سکندر مرتبت حضرت بہ اقبال پناہ ولیر خان بخپتہ باغ و حویلی مرحمت فرمودند منکہ مانو سہ ولد دوبچند و واحد ولد جادون ودانا ولد گوپی و بچھتر ولد مکنس و آسا ولد نھان و سانگھان ولد ہورا مالکان موضع مذکور ام۔ اراضی بست بیگہ زمین بخپتہ از موضع مذکور کہ در ہشتو تکدمی امان ہست بہ مبلغ یکصد و بست و یکصد روپیہ النصف شصت و نیم روپیہ بیشو در رضا و رغبت خود ہا دست خان مشارالیہ فروختیم و بہائے آنرا در قبض و تصرف خود آوردیم اگر ثانی الحال وارث اراضی مزبور ظاہر شود یا دعوے خود پیش نماید عند الشرع دروغ و نامسموع بود این چند کلمہ بطریق سند نوشتہ دادیم کہ ثانی الحال سند بودہ باشد حدود بدین تفصیل

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حدود دیوار بھیم سین ولد راؤ سرسال باڈہ	زمین حویلی روپ سنگھ ولد کشن سنگھ راٹھور و چاہ کہنہ کہ در حال مشارالیہ است	باغ قطب کلال و تال فیروز شاہ و چاہ بخپتہ در زمین کہ حال موی الیہ است	دیوار باغ اوگرسین

گواہ شد ــــــــ تہم شہر رجب المرجب ۲۴ جلوس مبارک

شدہ درگاہ مکندراس چودھری و قانونگوئے شاہجہان آباد

(مہر: قانونگو مکندرائے چودھری شاہجہان آباد)

انچہ در متن نوشتہ ایست بیان واقعہ ست

(۳۸) نقل مکتوب شاہ جہاں

(۱) سپاس و ستائش مر او را کہ بہ قدرت کاملہ خود از قطرۂ آب در رحم نقش بستہ از نابود بہ بود آوردہ مارا پادشاہ جہان گردانید لیں ضرور افتاد کہ در اطراف و اکناف گیتی خصوصاً در ملک بیجاپور و گلکنڈہ

سلطان محمد اور شاہ جہاں کی باہمی نا چاقی اور مخالفت ۔۔۔ مرادی پنڈت کی شرارت سے دولت آباد جیسا مشہور قلعہ ہمیشہ کے لئے نظام شاہیوں اور عادل شاہیوں دونوں کے ہاتھ سے نکل گیا سلطان محمد اور شاہ جہاں کی اس معاملہ پر ناچاقی بڑھ گئی سلطان محمد نے دولت شاہ کو بھیجا اور کہا کہ دونوں طرف سے سخت تحریریں ہونے لگیں شاہ جہاں رعاؤ دا ابنا تھا اور سلطان محمد کو کلکہ جواب دیتا تھا چنانچہ سند محمد بالا دو فرامین سلطان محمد کے (دیکھو بیجاپور کی تاریخ صفحہ ۱۲۰)

وبھاگ نگر (حیدرآباد) بلکہ لنکہا و پرلنکہا خطبہ وسکہ و درعہ شاہ جہانی اجرا نمایم شاہان کہ درآن دیار مانند ہُد ہُد ہر یک پادشاہی گویانند انسب و اولی آنست کہ حبل الاطاعت در رقبۂ جان خود انداختہ درآن شہرہا خطبہ وسکہ و درعہ شاہ جہانی نمایند وگرنہ از چنگل باز منقار قہر گوشت از پوست کشیدہ بہ غلیواژان جہان یغما خواہم نمود۔ ایں سخن را از گوش ہوش بشنوند تغافلی خواب خرگوش نہ کنند کہ عقاب در تجسس است بنا برین زبدۃ الامرائے وفاکیش خلاصۂ نوابان ادراک اندیش ہم جلیس مجلس خاص مکرمت خان را فرستادہ شد آنچہ بہبود خود دانند دراں کوشند۔

(۲) جواب سلطان محمد عادل شاہ۔ منت ایزد راست کہ در جہان تکبر و منی ہیچ کس را نگزاشت بلکہ کنندۂ نخوت را با خاک برابر ساخت؎

مرا و را رسد کبریا و منی کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی

مراسلہ کہ از و بیران خام طمع نگاشتہ ترسیل دادہ بودند ظاہر و باہر گردید واظہر من الشمس است کہ ہُد ہُد را تاج شاہی وافسر پادشاہی از روز ازل دادہ اند چہ شد کہ مہتر سلیمان علیہ السلام چند روز باز را سرفراز فرمودہ بودند باز را چہ یارا کہ چنگل زند واساس قدیم را منہدم ساختہ بدعت نو نہد خرگوش ہرچند بہ خواب رود لوقت کارچناں دود کہ عقب گرفتہ را ہلاک می سازد وعقاب ہرچند در تجسس است فاما از شوم طمع بہ طمع گوشت خرگوش در مطرح قیدی افتد این سخن را از بطون راہ بہ ظہور نہ دہند بلکہ در خیال ہم نگزارند آنچہ پیشکش دادہ ام جواہم وا والضحیٰ جبر واقع است؎

توہم گردن از حکم داور مپیچ کہ گردن نہ پیچد از حکم تو ہیچ

(۳۹)

نقلِ قطعہ

بخط نستعلیق مطلا

قطعہ نوشتۂ آقا عبدالرشید خوش نویس شاہی کہ بہ حضور شاہ جہاں بادشاہ گزرانیدہ بود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکیل امور الٰہی و بہر کر بارہ حضرت بادشاہی برساد از مواہب
نعم نامتناہی از خزانہ مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ
در وجہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا بحکم ما عندکم ینفد و ما عند اللہ
باق از معاملہ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا بقول ان
احسنتم احسنتم لانفسکم تسلیم سایل و اما السایل فلا تنہر
تا لوقت محاسبہ حسابا یسیرا در ایوان فمن یعمل مثقال ذرۃ
خیرا یرہ در تاریخ یوما کان مقدارہ خمسین الف سنۃ تا در روز
یوم لا ینفع مال و لا بنون تحریر کردہ   حررہ عبدالرشید

نوٹ سطر (۵) میں احسنتم کے نیچے تین نقطے ہیں اور اسی سطر میں لانفسکم میں ف کا نقطہ ہیں ہے اور نیچے تین نقطے ہیں سطر (۷) میں سیہ کے نیچے ہیں نقطے یسیرا کی دوسری (ی) کے نیچے نقطے ہدارد ش کی ف کا نقطہ نہیں علیٰ ہذا سطر (۷) میں الف کی ف کا نقطہ نہیں ہے۔

یہ اصلی قطعہ پونے گیارہ انچ لمبا اور (۷) انچ چوڑا ہے۔

سلہ میر عماد حسنی خوشنویس کامل العصر معاصر بہ صدر بیہ ملازم عباس قلی بادشاہ ایران بود بادشاہ ایران خواہست تا میر عماد خط نستعلیق شاہنامہ فردوسی نقل کند۔ میر عماد برائے ایں کار از بادشاہ ما سے طلبید کہ حوضہائے او از عرق گلاب و کیوڑا پر باشد۔ ہمچناں کردند۔ سہ سال میر عماد دراں باغ نشستہ شاہنامہ نقل می کرد و دریں مدت شش لک روپیہ بہ آراستگی باغ صرف شد و بعد التحقیق معلوم شد کہ سہ حرف نقل کردہ است بادشاہ بغضب درآمد میر عماد گفت در یک روز شش لک روپیہ بخزانہ شاہی داخل می کنم چنانچہ از تاجراں و امیراں اصفہاں مدد طلب کرد و در نیم روز شش لک روپیہ فراہم شدہ بخزانہ شاہی رسید۔ عباس قلی ازیں گستاخی میر عماد برہم شد و او را تہ تیغ کرد و خواہرزادہ او آغا عبدالرشید (کاتب ایں قطعہ کہ عکس آں بطور نمونہ خطاطی ہدیہ ناظرین کرام است) کہ داماد میر عماد ہم بود از خوف راہ فرار گرفتہ بہ لاہور و از لاہور بہ آگرہ رسید دراں حالت تباہی و پریشانی کہ رخت بدن از حرکت سوم جامہ شدہ و پارہ پارہ بود ایں قطعہ نوشتہ حضور صاحب قرانِ ثانی شہاب الدین شاہجہان شاہنشاہ ہند گذرانید۔ وہو ہذا **قطعہ** ایا خجستہ خصالے کہ ساکنانِ فلک ✦ بر آستانِ تو دارند میل دربانی ✦ چہ حاجت است کہ گوئیم حال خستہ خود ✦ کہ حالِ خستہ دلاں را تو خوب میدانی ✦ شاہجہاں بادشاہ خوشنود شدہ مواجب یک ہزار و پنج صد روپیہ ماہوار مقرر فرمودہ او را تسلی و تسکین داد و فرمود کہ خط نستعلیق را در ہندوستان عام کن چنانچہ کتبات ہمیں آغا رشید در ہندوستان قیمت لعل و یاقوت می دارد۔ ۱۲

بسم الله الرحمن الرحیم

وکیل امور الهی و برگزیده حضرت پادشاهی سابند از مواهب

نعم نامتناهی رحمه مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله

در روجه من جاء بالحسنه فله عشر امثالها بحکم ما عندکم ینفد و ما عندالله

باق امر معامله من ذا الذی یقرض الله قرضا حسنا بقول ان

احسنتم احسنتم لانفسکم بتسلیم سایل و اما السایل فلا تنهر

تا وقت محاسبه حساب بایسیر در دیوان فمن یعمل مثقال ذره

خیرا یره در تاریخ نو ما کان مقداره خمسین الف سنه تا در

یوم لا ینفع مال و [illegible] دیوان محب [illegible] حرره [illegible] ارشد
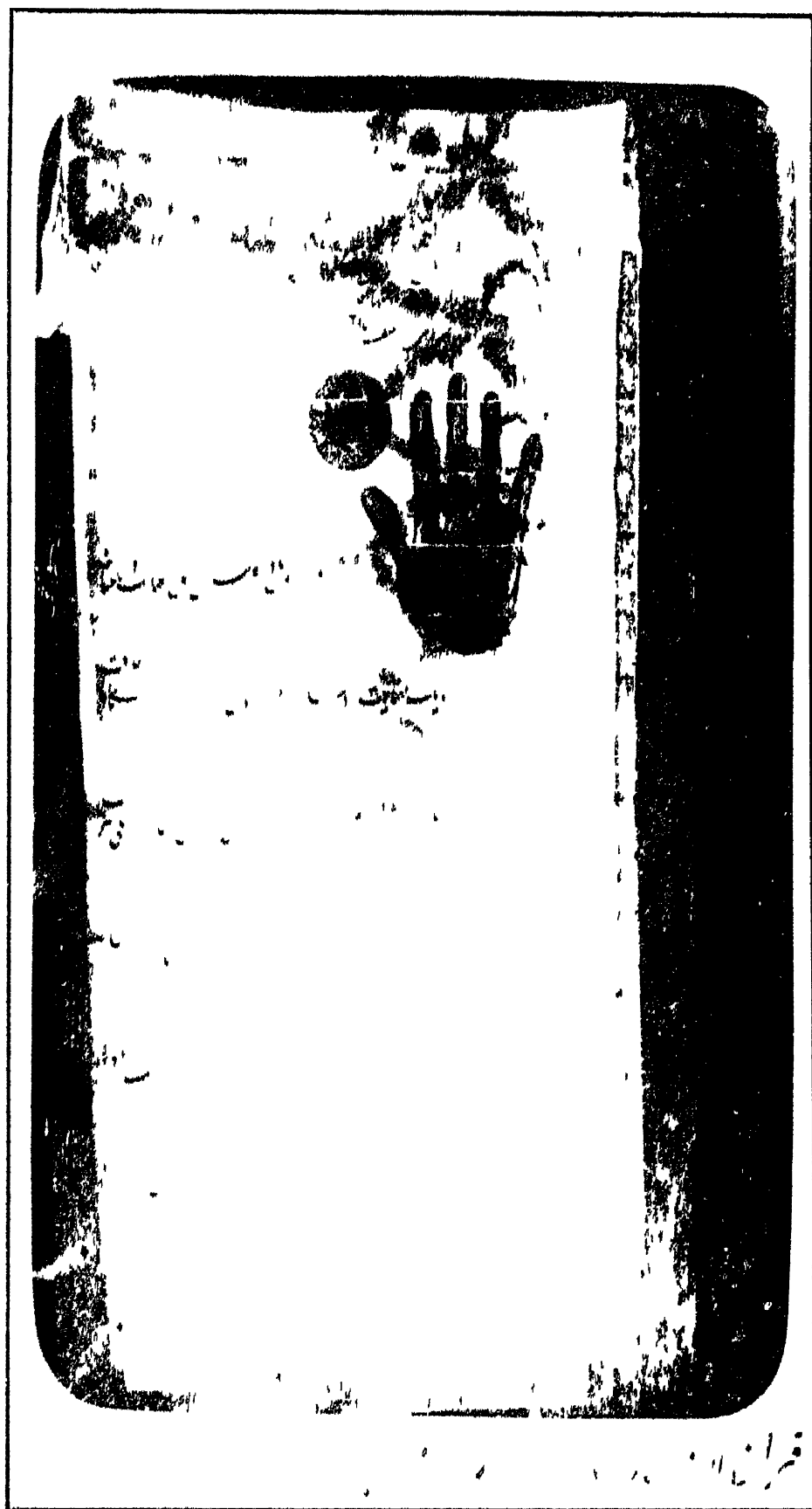
جہانبانی از راہِ فضل و کرم تقصیرات آں زبدۃ الاماثل والاقران عفو شدہ سر دیسکی بتصرف آباد وغیرہ سنقو شدہ آمد سابق مطابق فرمان والا حضرت بآں زبدۃ الاقران بحال حکم شدہ باید کہ امیدوار عنایات پادشاہانہ یام نایک پسرِ خود را بہ طمانیت خاطر برکاب ظفر انتساب برسد کہ بنوازشات پادشاہانہ و عطائے منصب سربلندی یابد چہارم شہر رمضان المبارک سنہ احد جلوس والا قلمی گشت۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷ — میں سو گھوڑے تھے ان کے قبضہ میں قلعہ جات واکن گیرہ شاہ پور اور سگر تھے۔ ان کے پاس بارہ سو کی فوج تھی لیکن پڈ نایک نے صرف نو سو کی فوج سے سخت معرکہ کے بعد ان دونوں کو ہلاک کیا اور سارے قلعے چھین لیے اور جب یہ خبر اورنگ زیب کو ملی تو پادشاہ نے راجہ رام جیت کو سرکردگی چار ہزار افواج اس کے مقابلے کو بھیجا شاہی لشکر موضع اگی میں اترا اور تین مہینے کی جنگ کے بعد راجہ رام جیت ناکام واپس گیا جب بادشاہ بیجاپور نے مغلوں کی شکست کا حال سنا اور معلوم کیا کہ گڈو پڈ نایک اس کے ہاتھ بھی نہ لگا تو بیجاپور کے بادشاہ نے گڈو نایک سے بظاہر صلح کر لی اور درپردہ اس کے قتل کی تدابیر کرنے لگا اس لیے بادشاہ نے ایک عام اعلان دیا کہ جو کوئی ایک مست ہاتھی کو پکڑ کر باندھ دے گا اسے جاگیر نو لاکھ سالانہ کی مرحمت ہوگی۔ یہ خبر اڑتی اڑتی گلبرگہ کو پہنچی اور گڈو پڈ نایک سترہ سو ہمراہیوں کے ساتھ بیجاپور جا پہنچا دیکھا تو وہاں اڑتالیس رجواڑے اور بہادر لوگ پہلے سے موجود تھے بادشاہ نے بیڑا رکھ دیا لیکن کسی نے اس کے اٹھانے کی حرکت نہ کی پڈ نایک آگے بڑھا اور بیڑا اٹھا لیا۔ بادشاہ بھی دل میں خوش ہوا کہ اس بہانے سے بھی تو یہ مرے گا۔ ایک دن مقرر کیا گیا سارے شہر میں منادی کر دی گئی کہ فلاں وقت ہاتھی چھوڑا جائے گا سب لوگ بند اپنے گھر بند کر لیں اور مکانوں کی چھتوں پر سے تماشہ دیکھیں۔ پڈ نایک تیار ہو وقت مقررہ پر آں پہنچا سر پر ایک چمڑی ٹوپی تھی اور ٹانگوں میں جانگیہ (چڈی) بغل سے کمر تک ٹیک لپیٹ لیا تھا اور بائیں ہاتھ پر کمبل لپٹا ہوا تھا۔ اسی میں ایک خنجر اور دوسرے ہاتھ میں سونٹا تھا اس طرح جنگل میں اترا مست ہاتھی جو بندھا ہوا تھا چھوڑ دیا گیا۔ ہاتھی نے چھوٹتے ہی مکانوں دکانوں کو ڈھانا اور درختوں کو توڑنا شروع کیا۔ پڈ نایک ہاتھی کے سامنے آیا اور ہاتھی اس پر جھپٹا لیکن پڈ نایک جانفشانی برق کی طرح چشم زدن میں ہاتھی کی پیٹھ پر تھا اور چڑھتے ہی زبردست سونٹے مستک پر پیا پے لپیٹ مارنے لگا کہ ہاتھی لڑکھڑا گیا پڈ نایک اسی طرح ہاتھی کو کان پکڑ کر بادشاہ کے سامنے لے گیا اور دُم کی طرف سے دوبارہ اوپر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ پڈ نایک نے بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کی کہ مجھے آنکس دیا جائے گا یا میں اسی سونٹے سے اس کو لے جا کر تھان پر باندھ دوں۔ بادشاہ نے آنکس دلوا دیا اور پڈ نایک ہاتھی کو لے جا کر تھان پر باندھ کر دوبارہ بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوا اور سلام کیا جس پر بادشاہ نے سر دربار ایک سند اور ایک گرز ڈھائی من کا مرحمت فرمایا جس پر مسماۃ عبارت کندہ تھی اور ساتھ ہی اس کے یہ خطابات بھی سرفراز ہوئے "گلگنڈا اصیر پڈا گڈو پڈ نایک ملوت بحری بہادر" اور یہ قلعہ جات بطور جاگیر دیے اندولہ۔ نیلگی۔ سرواں۔ ریشاپور۔ ڈرگیرہ۔ بلی بکھساوس۔ سپکی۔ سرکل۔ مدرکی نایک نے واکن گیرہ میں ایک دربار ہال ۱۰۸۳ھ ۱۶۷۲ء میں بنایا اور سترہ برس حکومت کر کے مر گیا۔

فرمان میں یام نایک کا بھی ذکر آیا ہے گڈو پڈ نایک لاولد فوت ہوا اس نے اپنے بھتیجے یام نایک کو متبنیٰ لیا جو لنگ نایک راجہ گلبرگہ کا بیٹا تھا۔ یام نایک سنہ ۱۶۸۲ء میں تخت نشین ہوا اور واکنگیرہ میں رہنے لگا۔ اس کے پاس بارہ سو سوار اور بارہ ہزار پیادوں کا لشکر تھا اس کی حکومت واکن گیرہ سگر شاہ پور ایاپور بلی ٹھیر پر تھی۔ اس کے دو حالات جالی نچی میں (دیکھو صفحہ ۵۹)
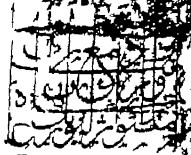
(۴۱) نقل فرمان اورنگ زیب

طغرائے تجرف مستطیل

نشور لامع النور اورنگ زیب بہادر
بادشاہ غازی

محمد اورنگ زیب بہادر
شاہ غازی ابن
صاحبقران ثانی

لایق العنایہ والمرحمۃ ابوالحسن بالتفات شاہانہ

امیدوار بودہ بداند کہ چوں مقتضائے

مراحم ذاتی و مکارم جبلی ہمگی ہمت والانہمت وتمامی نیت حق طویت رفاہیت جمہور انام وانتظام احوال طبقات خواص وعوام مصروفست داز روئے شرع شریف وملت منیف مقرر چنین است کہ دیر ہائر براداخت نشود وبتکدہ تازہ نتابنا بد ورین ایام معدلت انتظام بعرض اشرف اقدس ارفع اعلیٰ رسید کہ بعض مردم ازرہ عنف وتعدی بہنود سکنہ قصبہ بنارس ودیگر امکنہ ودیگر کہ بنواحی آں واقعست وجماعت

بقیہ صفحہ ۵۸ = بنوائے ہیر لوکھال کا بڑا تالاب جو عادل شاہیوں کا بنایا ہوا تھا مگر مرمت طلب ہو گیا تھا اُس کی ترمیم اور توسیع کی اس کے علاوہ بادامی تالاب بھی بنوایا ۔ بیکھن ہلی میں ایک برج بنایا اور واکن گرہ میں ایک اور قلعہ بنا کر چار توپیں چڑھا دیا اور دو تالاب اور تین باؤلیاں بھی کھدوائیں ۔ یہ شخص بادشاہ بیجاپور کا باجگزار تھا ۔ اور وقتاً فوقتاً اپنی فوج بادشاہ کی خدمت میں لے جایا کرتا تھا ۔ اس نے عادل شاہیوں کی طرف ہو کر کئی لڑائیاں لڑیں اور سب میں سربرآ ہوا ۔ بیس سال کی حکمرانی کے بعد اس نے ۱۱۰۳ھ مطابق ۱۶۹۹ء میں انتقال کیا ۔ ۱۲ ۔

نوٹ فرمان نمبر ۴۱ :- اورنگ زیب کی نسبت عام خیال یہ ہے کہ وہ بڑا متعصب مسلمان اور ہندوؤں اور ان کے معابد کا بڑا دشمن تھا ۔ مولانا شبلی نے اس کی تردید میں ایک رسالہ لکھا ہے اور بہت سے ماہرانِ فن تاریخ کا یہ خیال ہے کہ اورنگ زیب کی نسبت رائے قائم کرنے میں بہت مبالغہ کیا گیا ہے جس کو لوگ تعصب سے تعبیر کرتے ہیں میں اسے پابندی مذہب کہتا ہوں جو ہر عقیدے کے دینداروں کے لئے ضروری ہے جو شخص اپنے دین میں پکا نہیں وہ کسی بات میں پکا نہیں ہو سکتا جب اس کا معاملہ اپنے خالق ہی سے یکسو نہیں تو وہ دوسروں سے کب راستباز ہو سکتا ہے ہم کو اورنگ زیب کا ایک فرمان ہاتھ لگا ہے ۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے بنارس کے برہمنوں کے مذہبی حقوق کی پوری پوری حفاظت کی ہے ۔ ممکن ہے کہ اورنگ زیب کے عاملوں نے مندر ڈھائے ہوں ۔ بنارس کی مسجد جو اورنگ زیب سے منسوب کی جاتی ہے وہ بینی مادھو کا مندر ڈھا کر ۱۶۶۹ء میں مندر کے مقام پر بنائی گئی ہے ۔ اس زمانہ میں یہ بھی دستور تھا کہ جو مسجد کہیں بھی بنائی جاتی تھی تبرکاً و تیمناً بادشاہِ وقت سے منسوب کی جاتی تھی

(دیکھو صفحہ ۶۰)

(۴۲) نقلِ فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب

بعطائے ۵۰ بیگہ اراضی واقع نئی ہیبت پور صوبہ لاہور بہ مسماۃ عائشہ مورخہ ۱۲ رجب ۱۰۶۹ھ مطابق ۱۶۵۹ء۔

یہ فرمان بحالت شہزادگی صادر ہوا کیونکہ اورنگ زیب گو ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا لیکن باقاعدہ طور پر تخت نشینی کا اعلان ۴ رمضان ۱۰۶۹ھ کو ہوا یعنی اس فرمان کی اجرائی کے دو مہینے بعد۔

اللہ اکبر

دریں وقت منشور لامع النور شرف صدور عز ظہور یافت کہ ×

بنی ہیبت پور مس مضافات صوبہ دار السلطنت لاہور از ابتدائے ربیع تنکوزئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ عائشہ حسب النفس مقرر شد × کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف بحتاج خود نمودہ بدعای دوام دولت ابد طراز اشتغال نمودہ باشد می باید کہ × حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم والا کوشیدہ اراضی مذکورہ را پیمودہ و چک بستہ بتصرف او باز گذاشتہ اصلا و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مال و جہات و اخراجات مثل قنلغہ و پیشکش و جریانہ و ضابطانہ × و محصلانہ و مہرانہ و دار وغگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی و مقدمی و صد دوی قانون گوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص حک و تکرار زراعت و کل × تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و دریں باب ہر سالہ سند مجدد نطلبند و اگر در محلی دیگر چیزی دیگر داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند از فرمودہ در نگذرند بتاریخ ۱۲ شہر رجب ۱۰۶۹ھ ہجری ست تحریر پذیرفت ۵۔

(۴۳) نقلِ فرمان اورنگ زیب عالمگیر

بنام راجہ جے سنگہ والی جے پور جے سنگہ اول

زبدہ دلاوران تہور دستگاہ خلاصہ جانبازان ہوا خواہ نقاوہ مخلصان ارادت کیش قدوہ خیر طلبان عقیدت اندیش عمدہ راجگان اخلاص شعار مطیع الاسلام مرزا راجہ جے سنگہ بہ توجہات خاص اختصاص یافتہ بدانند۔

عرضداشتیکہ درین ہنگام فیض ارتسام از ہیبت پور ارسال داشتہ بود در فتحپور از نظر انور گذشت یقین کہ تا حال از احمد آباد روانہ پیش شدہ باشد۔ باید کہ از راہے کہ مناسب داند بہ سرعت تمام رفتہ در دستگیر ساختن آں آوارۂ دشت[۱] ادبار مساعی جمیلہ بہ تقدیم رساند موجب مجرائے عظیم خویش داند ماہ ہشتم شوال بہ نواحی دار الخلافہ شاہجہان آباد خواہیم رسید در شعبان ۱۰۶۹ھ ہجری تحریر یافت فقط

(۴۴) نقلِ پروانہ نواب دلیر خاں بہ قاضی سندیلہ

از قرار تاریخ چہار دہم شہر محرم الحرام ۱۰ھ آنکہ متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ صوبہ اودھ بدانند کہ چون بموجب وقوع دو لتخواہی موضع دلبر نگر عرف کوندولی در قربات کہاری من اعمال پرگنہ مذکور از ابتدائے فصل خریف ۱۰۶۲ھ درویست در وجہ نانکار پرتاب مل قانونگو پرگنہ مذکور نمودہ باید کہ موضع مذکور از محلات ہر سال حشو منہا بقلم داشتہ بہ تعلق مشار الیہ

[۱] دارا شکوہ سے مراد ہے۔ ۱۲

واگذارند و بتکلیف بھٹیہ و بیگار و غیرہ فرمایش معاف دارند کہ متصرف گشتہ در کفایت سرکار ورفاہت رعایا سرگرم بودہ باشد و ہر سال سند مجدد طلب نہ دارند و ریشیاب تاکید تمام دانستہ از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند فقط۔

عالمگیر
جعفر خان بندہ بادشاہ

(۴۵) باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ

طغرائے طلائی و شنجرفی مربع فرمان بادشاہ غازی عزیز الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر

بخط طلائی و شنجرفی

نقل فرمان اورنگ زیب

خلد منزل

مُہر مدوّر

ہوالغالب

سنہ فتح صاحب قران ثانی بجائے

محمد اورنگ زیب غازی کے نیچے ہیں

"احد" کا لفظ ہے
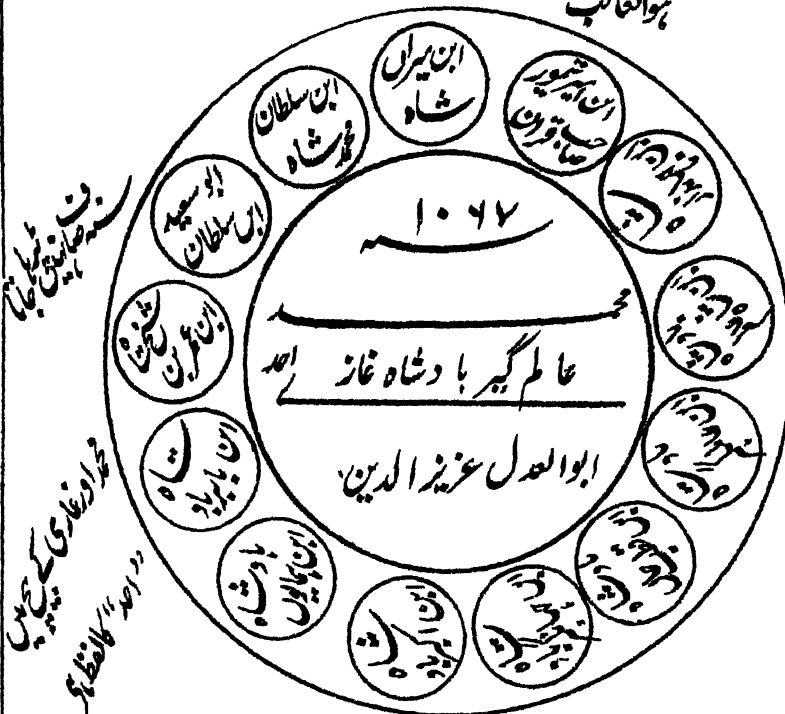
درینوقت ساعات محمود آیات مسعود لعرض باریابان محفل فردوس مشاکل رسید کہ سوزی یکھزار بگہہ زمین مخلقدیم از موضع لونڈری وغیرہ پرگنہ پانی پت سرکار صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد

وبموجب فرامین عہد حضرت درو جہ مدد معاش مسماۃ معصومہ وغیرہ مقرر بود بعد فوت او
مسماۃ عجیبہ وغیرہ ورثہ متوفیات متعلقان فضیلت و کمالات دستگاہ +
مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ حی و قایم و بر اراضی مذکورہ قابض و متصرف اند و اسناد
آنہا در ہنگامہ ہا بغارت رفتہ از فضل و کرم خسروانہ امید وار است کہ بدفرمان والاشان مجدد
بدستور سابق مرحمت شود حکم جہاں مطاع و آفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف صدور و عز
ورود یافت کہ اراضی مزبورہ را از محلقدیم درو جہ + مدد معاش آنہا بدستور متوفیات موافق
معمول سابق بحال داشتہ حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آنرا صرف معیشت خود ہا نمودہ
بدعاء بقاء دولت + روز افزوں مواظبت مینمودہ باشند باید کہ حکام و عمال و جاگیر داران
وکروریان حال و استقبال در استقرار و استمرار ایں حکم مقدس معلی کوشیدہ اراضی مزبورہ را
محلقدیم + بتصرف آنہا و فرزندان باز گذارند اصلا و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت
مال و جہات و اخراجات مثل قنلغہ و پیشکش و محصلانہ و مہرانہ و دار وغگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی
و مقدمی و صدو دوی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ + و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات
سلطانی مزاحم و متعرض نشوند درین باب ہر سال سند مجدد نطلبند اگر در محل دیگر داشتہ
باشد آنرا اعتبار نکنند نوز دہم شہر رجب المرجب سال سیوم جلوس والا نوشتہ شد۔

پشت

برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت زبدہ خوانین بلند مکان قدوہ
خدویان لایق العنایتہ والاحسان مورد مراحم خدیو جہان صدر رفیع القدر صدر الصدور مہر حملہ
عبید اللہ خان بہادر نوبت واقعہ نگاری لعل سنگہ

اس کے نیچے دو گول بڑی مہریں ہیں

داہنی طرف

سنہ عالم گیر غازی
خانہ زاد پادشاہ
در صدر الصدور سیف
غلام علیخان
الدولہ ۱۱۲۱
دوم شہر شعبان سنہ
(مہر میں حطاف صاف نہیں اٹھا)

بائیں طرف

سنہ ۱۱۲۱ عالم گیر غازی
فدوی بادشاہ سلطان اقتدار
الملک بہادر فتح جنگ وفادار سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام
وزیر الممالک جملۃ

(نوٹ) اس مہر کے نیچے قلمی تاریخ ۲۲ ذی حجہ اور تھوڑی سی
عبارت ہے جو پڑھی نہیں جاتی۔

١٠٦٧ عالمگیر
بادشاہ غازی
عبد
الحمید احد خانہ زاد

مہر عبدالحمید خانہ زاد
عالمگیر بادشاہ غازی
۲۰ رجب المرجب سنہ ۳۱ جلوس معلی

١٠٦٧ عالمگیر
بادشاہ غازی احد
گنگاداس فدو
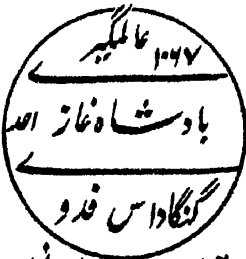
مہر گنگا داس فدوی عالمگیر بادشاہ غازی

اس مہر میں (احد) کا لفظ عالمگیر بادشاہ غازی کے آگے ہے جس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا اور دستخط اور سنہ وغیرہ حاشکستہ میں ہیں جو پڑھے نہیں جاتے۔

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز پنجشنبہ ہفتم شہر رمضان المبارک سنہ ۳ جلوس مبارک معلے موافق سنہ ١٠٦٩ ہجری مطابق ۲۷ رخورداد ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت زبدہ خوانین بلند مکان قدوہ فدویان عقیدت نشان لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ عبید اللہ خاں بہادر . . واقعہ نویسی کمترین خانہ زاد آن درگاہ خلایق پناہ لعل سنگہ قلمی می گردد حکم صادر شد کہ موازی یکہزار بیگہ زمین محلقدیم از موضع لونڈری وغیرہ عملہ پرگنہ پانی پت سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد در وجہ مدد معاش مسماۃ عجیبہ وغیرہا ورثہ مسماۃ معصومہ وغیرہ ہا متعلقات فضیلت و کمالات دستگاہ مولوی ثناء اللہ و مولوی حبیب اللہ دیدہ و دانستہ با فرزندان مرحمت فرمودیم اگر در جائے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند واقعہ ہم شہر شعبان المعظم سنہ ۲ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائے شوکت و حشمت طرازندۂ نشاط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی . . . سرای مبارک جہان ستائے عیش گرامی محافل کامرانی دقیقہ یاب سرایر بادشاہے رموز شناس مزاجدانے و آگاہے جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگے و صفا ہمدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کارفرمائی سیف القلم مدبر امور عالم قدوہ امین بلند مکان و . . . عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار

امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والا امتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ داخلواقعہ نمایند شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت زبدہ خوانین بلند مکان قدوہ فدویان عقیدت نشان لایق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ عبداللہ خان بہادر ... آنکہ داخلواقعہ نمایند شرح دستخط واقعہ نگار مطابق واقعہ کل است شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر سپہ سالار آنکہ بعرض ضیاگزاران شرح دستخط وزارت و امارت پناہ واقبال واجلال دستگاہ رکن السلطنۃ العالیہ عضد الخلافۃ الخاقانیہ منظور نظر حضرت ظل سبحانی سرافراز خلافۃ الرحمانی فدوی عقیدت نشان ضیاء الدولہ سعداللہ خان بہادر آنکہ ببیست و چہارم شوال سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس معلی رسید شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند بموجب دو قطعہ فرامین عہد حضرت خلد منزل مرحوم مختلفہ موازی یکہزار بیگہ زمین محلقدیم از موضع سلوندری وغیرہ عملہ پرگنہ مسطور در وجہ مدد معاش اسماۃ معصومہ وغیرہ مقرر بود۔

مالـ بیگہ زمین محلقدیم

فرمان باسم معصومہ وغیرہا مرقوم ہفتم شعبان سنہ احد در عہد حضرت فردوس والا مکان پروانہ بجالی تحریر یافت وزیر الممالک عنایت اللہ خان بہادر مرقوم ۵ جمادی الثانی سنہ ۳ حاصل نمودہ

حمابیگہ زمین

فرمان باسم لاہوری خانم وغیرہا مرقوم ہفتم شعبان سنہ احد در عہد حضرت فردوس والامکان پروانہ بجالی بمہر وزیر الممالک مرقوم ۵ جمادی الاول سنہ ۳ حاصل نمودہ

حمابیگہ زمین

... در نیولا نام مشار الیہما وغیرہا و رثہ متوفات مرحمت شد

الـ بیگہ از محلقدیم

از موضع رسنگہ پور	از موضع مسطور
سا بیگہ	لما بیگہ

مسماۃ لطف النساء مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ بشارت

حصہ فضیلت مولہ خدیجہ رابعہ سید النساء بشارت النساء

حصہ حصہ حصہ حصہ حصہ حصہ

مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ

مرصع رحیمیہ حیوے ستریہ زہرہ زیب النساء آرام النساء

حصہ حصہ حصہ حصہ حصہ حصہ حصہ

مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ

زاہدہ ساجدہ عابدہ سعیدہ حمیدہ

حصہ حصہ حصہ حصہ حصہ

نقلِ خطِ انور

صدر الصدور سند پدید

پدید وکیل فضیلت وکمالات دستگاہ مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ مزین بدستخط انور تحریر بمحمد مسعود خان محلے رسید کہ موازی یکہزار بیگہ زمین از موضع لودری وغیرہ عملہ پرگنہ پانی پت سرکار وصوبہ دار علاقہ شاہجہان آباد در وجہ مدد معاش مسماۃ معصومہ وغیرہا مورثان موکل مقرر بود آنہا از مدت فوت شدہ و مسماۃ عجیبہ وغیرہا ورثہ متوفیات متعلقان موکل حی وقایم وبر اراضی مسطورہ قابض و متصرف اند وفرامین وغیرہ اسنادِ در ہنگامہا بغارت رفتہ نقول اسناد وحکمنامجات بدست دارند امیدوار از فضل وکرم خسروانہ کہ بعطای فرمان والاشان از ما سرافراز شوند وبنام صدر الصدور دستخط انور مزین شوند کہ تصدیق اراضی مسطور محلقدیم بدستور سابق بنام موکلات با فرزندان دیدہ ودانستہ پدید آ

حاشیہ پر

نہم ذیحجہ سنہ بمہر رسید لہا

بتاریخ یانزدہم شہر ذی الحجہ سنہ ... بتاریخ بست دوم شہر ذی قعدہ جلوس والا

داخل سیاہہ حضور کل نمودہ شد　　نقل بدفتر حیچہ معصلے رسید

ح　　　مع آدم مشار الیہ

بتاریخ بیست وہم شہر رمضان المبارک سنہ جلوس والا　　بواقعہ مقابلہ شد

موافق سنہ ہجری داخل دفتر کردہ شد　　داخل روز نامچہ واقعہ

مع آدم ...

تاریخ بست و دویم شہر شعبان المعظم ۴ جلوس والا
نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ رسید لہا
مع آدم مشار الیہ

۱۷ رمضان سنہ تباریخ
۱۵ رجب سنہ داخل
انتخاب شدہ
معہ محمد یوسف
داخل شد اوارہ نمودہ شد
موافق . است

سوحب یاد داشت واقعہ اسلے
فرمان والاشان نوشتہ شدہ تاریخ بیست ہفتم شہر رجب ۳ جلوس معلےموافق سنہ ہجری
داخل سیاہہ نمودہ شد لہا
مطابق مہر در و بماہ نقل دفتر صاحب ... رسید
مع یک .....

نوٹ ۔ یہ فرمان بہت کرم خوردہ ہے طول میں ۳ - ۹ ½ عرض میں ایک فٹ آٹھ انچ۔

(۴۶) نقل فرمان شاہنشاہ اورنگزیب

بنام شیخ فرید المخاطب بہ احتشام خان و اخلاص خاں

مشیخت پناہ رفعت و نجابت دستگاہ نتیجتہ الاکابر خلف الاماجد فرزندی اعزی شیخ فرید
در پناہ خدا بودہ بعافیت باشند
بعد از سلام عافیت فرجام معلوم الفرزند بودہ باشد کہ ہنوز وقت آن نرسیدہ کہ ترک
منصب دنیا کردہ گوشہ نشینی اختیار نماید ہرکس شما را باین طریق ترغیب دادہ دانستہ
باشید کہ دوستی نکردہ است چہ معنی دارد کہ شما از خانہ زادان خوب این درگاہ آسمان جاہ
بودہ باشید درینوقت کہ اول جوانی و روز تردد و کار طلبی شما است خود را برکیانیدہ گوشہ
گیرند عزت آثار تاج خان را بخدمت شما فرستادہ کہ شما را بنصایح دلپذیر ازین ارادہ باز
آوردہ باشما بحضور آید۔ اللہ اللہ گفتہ اورا گمنۂ اینجانب دانستہ بہبود و خیریت خود را

منظور داشتہ بزودے خود را بحضور رسانند کہ در اشفاق و مہربانی انشاء اللہ تعالیٰ دقیقہ نامرعی نخواہد ماند و خاطر اینجانب را بغایت الغایت متوجہ انتظام احوال خیر مالِ خود دانند زیادہ چہ نویسد توفیق رفیق باد ۸ ر ۲ ابان سنہ ۳ نوشتہ شد۔

مُہر آصفخان بجانب پشت مسطور مند رجہ ذیل برحاشیہ از قلم اورنگ زیب عالمگیر

اقبال آثار اصلا مطلب ایشان ازین ارادہ نامعقول کہ پیش گرفتہ معلوم نشد اگر از ملاحظہ نامہربانی این جانب است خطاب محض است ما درین مدت اقتدار و اعتبار یکدام دشمن خود در مقام انتقام شدہ ایم کہ بہ نسبت آن فرزند بے اعتنائی می نمودہ باشیم و تقصیرے کہ از ان فرزند بظہور رسیدہ کدام است کہ این ہمہ واہمہ بخاطر راہ میدہند زنہار از ہیچ ممر چیزے بخاطر رسانیدہ بزودے روانہ درگاہ خلایق پناہ گردند زیادہ چہ نویسد العافیۃ بالعافیت والسلام

(۴۷) نقلِ فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب دلیر خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چون بعرض اشرف اقدس اعلیٰ کیفیت شجاعت و شہامت شعار

جلادت و بسالت آثار سردار ہراحم نمایان لائق العنایة

والاحسان دلیر خاں التماس دارد کہ بر جمع پالی من اعمال سرکار خیر آباد متعلق بصوبہ اودہ کہ مبلغ بست و شش لک دام بجاگیر خان مشار الیہ تنخواہ است شش لک دام اضافہ شود کہ از اصل و اضافہ جملہ سی و دو لک دام باشد و مبلغ شش لک دام مذکور بطریق انعام التمغا از موضع پتیہ شاہ آباد معروف انکئی وغیرہ من اعمال پرگنہ مرقوم بجہت وطن بہ بندہ مرحمت شود لہٰذا حکم جہاں مطاع واجب الاتباع شرف صدور یافت کہ دیوانیان عظام مبلغ شش لک دام بر جمع پرگنہ مربور اضافہ نمودہ موازی سی و ہفت موضع پتیہ مسطورہ وغیرہ را از ابتدائے فصل ربیع پارس ئیل در وجہ انعام خان مومی الیہ بجہت وطن بطریق التمغا سوای طلب منصب حسب الضمن مقرر دانستہ تتمہ بست و شش لک بجاگیر خاں مشار الیہ اعتبار نمایند و می باید کہ فرزندان کامگار بختیار و امرائے ذی شوکت نامدار و وزرائے صائب رائے

نوٹ نواب دلیر خاں بانی شاہ آباد کے مفصل حال دیکھنا ہو تو نامۂ مظفری میں دیکھیئے۔ یہاں بالکل مختصر لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ آپ کا نام جلال خاں تھا اور دلیر خاں خطاب تھا۔ افغان داؤدزائی تھے۔ ان کے والد دریا خاں سربر کے باشندے تھے جو نواح پشاور میں ایک قصبہ ہے۔ دریا خاں امیر الامراء خان جہاں لودی اس قدر خوش تھا کہ دونوں پگڑی بدل بھائی تھے۔ انہیں کی وساطت سے نور الدین جہانگیر بادشاہ کے دربار میں ملازم ہوا اور منصب سہ ہزاری دو ہزار سوار سے سرفرازی ہوئی چند دنوں کے بعد دریا خاں شاہزادہ خرم کے اتالیق مقرر ہوئے۔ اپنے باپ کی بدولت مقربان شاہی ہوگئے اور اپنے کارناموں کی بدولت شاہجہاں بادشاہ ان کی بڑی قدر کرنے لگا اور متواتر سرفرازیاں ہونے لگیں غرض شاہجہاں ہی کے عہد میں دلیر خاں کو چار ہزاری منصب عطا ہوا۔ عالمگیر بادشاہ کے عہد میں بھی ان کے مراتب بڑھتے گئے بعد تخت نشینی ہاتھی اور ہتھنی مرحمت فرمائی۔ جنگ اجمیر میں دارا شکوہ کو دلیر خاں نے شکست دی نواب موصوف نے ملک بنگالہ کو فتح کیا۔ پھر نواب موصوف مع راجہ جے سنگھ کے دکن گئے اور سیواجی مرہٹے

کفایت شعار وخواتین رفیع القدر عالیمقدار و ناظمان علیجاہ قانی و مباشران اشتغال دیوانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال در استمرار واستقرار این حکم والا کوشیده مواضع مذبوره را تتصرف خان مسار الیه ظهراً بعد ظهر ونسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن او بازگذارند وہیچ وقت وزمان تغیر وتبدیل بقواعد وضوابط آن راه ندہند واز جمیع وجوہات وعوارضات معاف ومرفوع القلم شمرند ودرین باب ہرساله حکم وسند مجدد نطلبند بسبیل چوہریان وقانونگویان ورعایا ومزارعان آن مواضع آنکه دیہاے مسطوره را انعام آنہا مقرر دانسته مالواجبی وحقوق دیوانی را موافق حق وحساب بخان موصی الیه جواب گو واز الجمله چیزی قاصر ومنکسر نکردانند واز اصلاح وصوابدید حسابی آنہا بیرون نروند واز فرموده تخلف وانحراف نورزند تباریخ بستم ذی الحجه سنه پنج از جلوس والا نوشته شد۔

بقیہ نوٹ صفحہ نمبر ۷ متعلق فرمان نمبر ۲۷ :- کی مہم فتح کی۔ دلیرخاں ہی نے سلطنت بیجاپور کو فتح کیا۔ دلیرخاں نے قلعۂ دیوگڈھ اور چاندہ پر لشکر کشی کرکے فتح کیا اور وہاں کے راجاؤں سے پیشکش وصول کیا دلیرخاں کی مہر میں یہ سجع کندہ تھا۔ جلال داشت رزورازل چو صدق ضمیر ✦ دلیرخاں شده را لطاف شاہ عالم گیر ✦

ماثر الامرا میں لکھا ہو کہ عالم گیر کے جلوس کا چھبیسواں سال تھا کہ بادشاہ نے دلیرخاں کو شہزادہ محمد اعظم کے ساتھ بیجاپور کی مہم کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس زمانے میں بادشاہ خود اورنگ آباد دکن میں تھا سنہ جلوس ۲۷ مطابق ۱۰۹۴ھ میں دلیرخاں نے انتقال کیا دلیرخاں توی ہیکل وبسیار زورمند بود وحکایہائے عجب از قوت وشتہائے او اشتہار دارد وبراوس خود لسار صالط وہمیشه فتح نصیب بود وار موافقت زمانه دیاوری طالع از ابتدائے عمر تا انتہا او ہیچ پیائے دولت وشوکت ماند ہیچ گاہ سیلی زمانه نخورد وذلت وخواری نکشید (ماخوذ از ماثر الامرا)

قطعہ تاریخ انتقال دلیرخاں۔ غبار آلوده شد دیار مامِ جانِ والاساں ✦ مکدر شد بہ عالم محفل شد لساوداں ✦ نظر کردم بہار تخیش ہرآمد از سر مصرع ✦ دلیری از جہاں برده شجاع ملکِ ہندوستاں ✦

لفظ "عم جان" بھی دلیرخاں کی رحلت کا مادہ ہو۔

نواب دلیرخاں کا مقبرہ شاہ آباد کے شمال کی جانب واقع ہو یہ عمارت نہایت شاندار او مضبوط اور پتھروں کے نقش ونگار کے اعتبار سے فی زمانا لاجواب ہو۔ تیسرا حصہ جوسب سے بلند تھا اور جس کے اوپر کلس چڑھا ہوا تھا گرنے سے گر گیا مگر دو حصے اتنک باقی ہیں۔ جب پورا تھا تو شام کے وقت اس پر بعض اشخاص چڑھکر شاہجہاں پور کے چراغ دکھا کرتے تھے اب یہ مقبرہ آثار قدیمہ کے میں داخل ہوگیا ہو اور تیرہ ہزار روپیہ اس کی مرمت کے لئے گورنمنٹ سے عنایت ہوئے جو اتنی بڑی عمارت کے لئے ناکافی ہیں۔ اس مقبرہ کے سالانہ مصارف کے لئے شاہ عالم اورنگ زیب نے ایک موضع سراے کمکر معاف کیا تھا وہ بھی شامل دیگر جاگیرات کے ضبط ہو گیا۔

جانب پشتِ فرمان

شرح یادداشت واقعہ تاریخ روز شنبہ سوم شہر رمضان المبارک سنہ جلوس مقدس مطابق سنہ ۱۰۷۲
موافق اردی بہشت ماہ الٰہی برسالہ نواب قدسی القاب نور حدیقہ خلافت واہبت نور حدیقہ سلطنت
و دولت فروغ دودمان عز و اقبال چراغ خاندان جاہ جلال والا گہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان
ستودہ خصال حمیدہ شیم وبمعرفت وزارت پناہ کفایت دستگاہ شایستہ اصناف مراحم تفقدات
سزاوار صنوف عواطف وتلطفات راجہ رگھناتھ کہی و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ
خلایق پناہ محمد علی الحسینی قلمی میگردد کہ چون درینولا بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید کہ امارت پناہ دلیر خان
از درگاہ معلی وکرم التماس دارد کہ درجمع پرگنہ پالی من اعمال سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودہ مبلغ
بست شش لک دام بجاگیر خان مشار الیہ تنخواہ است شش لک دام اضافہ شود کہ جملہ اصل واضافہ
سی و دو لک دام باشد مبلغ شش لک دام مذکور بطریق انعام التمغا از مواضع تہ شاہ آباد عرف انگی
وغیرہ از مواضع پرگنہ مذکور بموجب مسطور فی الذیل بجہت وطن مرحمت شود لہذا حکم جہاں مطاع عالم
مطیع صادر شد کہ مبلغ شش لک دام در جمع پرگنہ مذکور اضافہ نمودہ مواضع تہ شاہ آباد وغیرہ دیہات
مذکور را من ابتدائے ربیع پارس ئیل بانعام خان موما الیہ بجہت وطن برسم التمغا سوائے طلب منصب
عطا فرمودیم تتمہ بست و شش لک دام را بجاگیر خان مشار الیہ حساب نمایند ومطابق فہرست جات
قلمی شد شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ راجہ رگھناتھ کہی برسالہ
نواب قدسی القاب ستودہ خصال حمیدہ شیم وبمعرفت کمترین بندگان درگاہ
داخل واقعہ نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس مطابق واقع است شرح بخط
وزارت پناہ کفایت دستگاہ شایستہ اصناف مراحم تفقدات سزاوار
صنوف عواطف وتلطفات راجہ رگھناتھ کہی بعرض مکرر نمایند

شرح بخط سیادت پناہ رفعت ومعالی درگاہ اشرف خان آنکہ نہم شہر رمضان
سنہ جلوس مبارک مکرر بعرض تقدس نمایند۔ شرح بخط وزارت پناہ
کفایت دستگاہ شایستہ اصناف مراحم وتفقدات سزاوار صنوف عواطف
تلطفات راجہ رگھناتھ کہی فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

تاریخ ... شہر شوال ... سنہ ... جلوس مبارک

تاریخ ۱۲ شہر محرم سنہ ... جلوس والا

ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف
بھگایوان	پکھلیہ وخواجہ کلان پور	کرنائو	نرساپور	بیجھا	روپاپور	لہر
سے موضع		دو موضع			دو موضع	
اصلے داخلے		اصلے داخلے		اصلے	داخلے	
اموضع	دو موضع	اموضع	اموضع	اموضع	اموضع	اموضع
جمع دامے						

چھیاسٹھ ہزار

برسالہ بادشاہزادہ کامگار نامدار گرامی نسب عالی تبار نور حدقہ خلافت وابہت نور حدیقہ سلطنت و دولت فروغ دودمان عز و اقبال چراغ خاندان جاہ و جلال والاگہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان ستودہ خصال خجستہ شیم شاہزادہ محمد اعظم (اسد خان عالمگیر)

(۴۸) نقل فرمان ہای اورنگ زیب

بعطائے اراضی یکصد بیگہ در پرگنہ بہت سرکار سہارنپور صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بنام مسماۃ صاحب دولت و دیگران بطور مدد معاش مورخہ ۲۹ ربیع الاول سنہ جلوس م ۱۰۶۳ھ ۱۶۶۲ء

درینوقت فرمان عالیشان فرخندہ عنوان شرف صدور یافت کہ

موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع از پرگنہ بہت متعلق سرکار سہارنپور من مضافات صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد × از خریف پارس ئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ صاحب دولت و غیرہا حسب الضمن مقرر و مفوض باشد کہ حاصلات × آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف باحتاج خود ہا نمودہ بدعای بقای دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند × می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم والا × کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف آنہا باز گزاشتہ اصلاً و مطلقاً تغییر و تبدیل × بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش وجریبانہ وضابطانہ ومحصلانہ و × مہرانہ ودار وغگانہ وبیگار و شکار و دہنیمی ومقدمی

وصد دوی قانون گوی × وضبط ہرسالہ بعد از تشخیص چک وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند ودرین باب ہرسالہ سند مجدد × نطلبند واگر در محلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ چہارم شہر ربیع الاول سنہ پنج از جلوس والا نوشتہ شد۔

(۴۹) نقل فرمان مہری اورنگ زیب

بعطاے یومیہ عہ از خزانہ لاہور بنام محمد باقر نبیرہ عبداللطیف مورخہ ۱۹ شعبان سنہ ۶ جلوس م ۱۰۷۴ھ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ مبلغ یکروپیہ ملا قصور یومیہ از خزانہ دار السلطنت لاہور در وجہ مدد معاش محمد باقر نواسہ ملا عبد اللطیف سلطانپوری کہ طالب علم کثیر العیال است حسب الضمن مقرر و مفوض باشد از انصرف × مایحتاج خود نمودہ بدعاء بقاء دولت ابد مدت اشتغال مینمودہ باشد می باید کہ حکام وعمال × متصدیان مہمات و متکفلان معاملات و داروغگان و مشرفان حال واستقبال آنجا در استمرار × واستقرار الحکم اشرف اقدس اعلے کوشیدہ مبلغ مذکور را از خزانہ مزبور بشمار الیہ میرسانیدہ × باشند واز الجملہ چیزی قاصر ومنکسر نگردانند ودرین باب ہرسالہ حکم وسند مجدد نطلبند واگر در محلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ نوزدہم شہر شعبان سنہ شش از جلوس والا نوشتہ شد۔

(۵۰) نقل سند نواب دلیر خان

مہر نواب دلیر خان

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ پالی بعنایت امید وار بودہ بدانند موازی پنجاہ بیگہ بگز الہی زمین بنجر افتادہ خارج جمع لایق زراعت در وجہ انعام میکو چودھری بازار شاہ آباد من ابتداے فصل خریف لوی ئیل سنہ ۱۰۷۴ف مقرر

گردید باید کہ اراضی مذکور بجائے کہ مناسب دانند بیہودہ و چک بستہ دہند کہ فروغ ساختہ حاصلات آنرا متصرف شدہ در سربراہ خدمت مذکور بہ دیانت و امانت و حسن سلوک بارعایا و سکنہ قصبہ مسطور کہ باعث مزید آبادانی ست سرگرم و ساعی باشند زیادہ مبالغہ رفت۔ تحریر تاریخ شہر صفر ختم اللہ و سبلتہ الظفر ۱۰۷۷ھ

عصمت اللہ — دیال ہریرائے

(۵۱) نقل سند اورنگ زیب

گماشتہائے جاگیرداران و کروریان حال و استقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف اودہ را اعلام آنکہ چونکہ موازی سہ صد بیگہ گر الٰہی موجب فرمان عالیشان حضرت شاہ عالمگیر چہارم شعبان المعظم سنہ ۱۲ جلوس مدد معاش شیخ کمال فرزندان در پرگنہ مذکور مقرر نمودہ متارالیہ و دیعت حیات سپردہ در ینولا شیخ کریم اللہ وغیرہ ورثہ متوفے مذبور کمر ہمت بستہ حاضر آمدند شہود بر شہادت دادند کہ ہماں اشخاص حی و قایم و قابض و متصرف اند بنا بر آن حسب الحکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع بہ تصدق فرق مبارک بندگانِ حضرت خدیو جہان خدا و ند زمان باعث امن و امان مظہر اتم پروردگار رحمت اعم آفریدگار حامی شریعت غرہ سند بیضا خلیفۃ الرحمانی اراضی مذکورہ بدستور سابق بشرط قبض و تصرف حسب الضمن آنہا مقرر و مسلم داشتہ شد می باید کہ اراضی مذبور از جاگیر و کرور مستثنےٰ دانستہ بہ تصرف ہم آنہا گذارند کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعا گوئی دوام مشغول باشند۔

(۵۲) نقل سند نواب دلیر خان بنام شیخ مصطفیٰ وغیرہ

گماشتہ ہائے جاگیرداران و کروریان حال و استقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف بصوبہ اودہ بدانند۔

کہ چوں بموجب سند امارت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ لایق العنایت والاحسان دلیر خان و تجویز صدر موازی پنجاہ بیگہ زمین بگز الٰہی از پرگنہ مذکور در وجہ مدد معاش شیخ مصطفیٰ وغیرہ مقرر است در ینولا نیز بموجب فرمان عالیشان سعادت نشان

بندگان حضرت حدیوزمین وزمان خداوند تمکین ومکان ذریعہ امن وامان وسیلہ آرش عالیان ظل ظلیل ایزد متعال نائب نبیل داوار بیہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اعم آفریدگار بانی مبانی جہانبانی شیدنوانین گیتی ستانی خلافت پناہ ظل اللہ مسطورہ تاریخ دوازدہم شہر جمادی اول ۱۱ جلوس والا موازی مذکور از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض وتصرف از فصل خریف سحی ئیل دروجہ مدد معاش مشار الیہم حی و قائم حسب الضمن مقرر گشتہ می باید کہ برطبق فرمان والاشان عمل نمودہ اراضی مذکور را بتصرف آنہا باز گذارند واصلاً مطلقاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند وبوجہے بین الوجوہ طلب وطمع نمایند کہ حاصلات آنرا فصل بفصل وسال بسال صرف معیشت خود ہا نمودہ بوظائف دعاگوئی دوام دولت قاہرہ اشتغال نمایند اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند دریں باب قدغن نمایند بتاریخ ۱۹ شہر شوال ۱۲ سنہ جلوس میمنت قلمی شد۔

(۵۱۳) نقل سند نواب دلیر خان

مہر نواب دلیر خان

متصدیان مہمات حال واستقبال شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند موازی پنج بیگہ زمین پختہ برائے آبادی از قصبہ شاہ آباد مذکور بہ فیروز والہ بخش چوبداران مرحمت نمودہ شد باید کہ زمین مذکور متصل حویلی ہرلےپیودہ بدہند کہ نامبردہا محلہ خود را علیحدہ آباد کردہ بخاطر جمع آباد باشند وازر عایائے پیرامون حویلی آنھا ہیچ یکے مزاحم نشود دریں باب تاکید حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ غرہ محرم ۱۰۸۷ سنہ یکہزار وہشتاد وہفت ہجری

(مہر: محمد تقی حافظ) (مہر)

نقل صورتحال (۵۴)

نواب کمال خاں در عہد اورنگزیب

چون کتمان شہادت موجب اثم است
لہذا سوال میکند وگواہی میطلبد کمال الدین خان ابن دلیرخان بن دریا خان از ہر یک مسلمان
ذوی الاحترام ومشایخ کبار وعظام وعلماے دین متین از اہل اسلام وزمینداران وسکان
واحالی موالی موضع نہرولہ معمولہ حویلی دار الخلافت شاہجہان آباد کہ برہر یک
پیشیایان روشن ومبرہن است کہ یکقطعہ معلومۃ الحدود کہ واقع است در موضع مذکور محدود است
بدین حدود اربعہ مسطورہ ومشتمل بر حویلی پختہ وخام وچاہ وخانہار محترفہ

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
آن پیوستہ است بدیوار قلعہ کہنہ	آن طرف ست باغ سرکار رامتہ تیلور مابقیہ اگرسیں صراف	آن متصل است بعضے بمسجد فیروز شاہی و بعضے بقبرستان عام	آن ملحق است بعضے بحویلی سید عمر بن سید مرتضے بن سید قطب

کہ حق ملکیت امارت پناہ دلیرخان معز الیہ بموجب خط شرائی کہ از املاک آنہا خریدیہ بندہ بحضور جماعۃ
شہود وعدول وبمہر شریعت پناہ قاضی حبیب اللہ قاضی شاہجہان آباد وبمہر اقضی القضاۃ شیخ
الاسلام قاضی لشکر ظفر اثر حضرت ظل ظلیل سبحان ہبہ نمودند وبندہ در مجلس فقد ہبہ قبول
کرد وبموجب آن بر قطعہ مذکور متصرف گشتند ہر ہرکس ظاہر وباہر است وبراینمعنے اطاعے
وآگاہے داشتہ باشد اشہہائے خود ذیل مختصر نویسد یا بنویسانند کہ عند اللہ ماجور وعند الناس
مشکور خواہد شد وکان ذلک فی التاریخ احد من عشر رمضان المبارک سنۃ الف وسبع ثمانین
من الہجرۃ النبوت صلعم

گواہ شد	گواہ شد
آنچہ در متن مسطور ست بیان واقعہ ست بندہ درگاہ ریداس لد مکنداس چودہری وقانونگو دار الخلافۃ	مکنداس ابن موہنداس چودھری وقانونگو شاہجہان آباد۔

(۵۵) نقل سند نواب دلیر خان

بنام فرزندان حضرت شیخ محمد مہدی قادری قدس اللہ سرہ العزیز

ہو المعز

مہر: حلال الدین محمد صدیق دلیر خان تسند الطاف شاہ عالمگیر

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد بعنایت امیدوار بوده بدانند چون موضع جوگی پور و کھنڈ پور کہ در وجہ نذر و وطن مغفرت پناہ شیخ محمد مہدی مقرر بوده من ابتدائے فصل خریف لوی ئیل سنہ ۱۰۸۴ فصلی بشرافت و حقایق آگاہان نتیجۃ الکرام شیخ محمد مراد و شیخ ہدایت اللہ و شیخ منور پسران آنمرحوم بحال داشتہ شد باید کہ بتعلق و تصرف ایشان واگذارند کہ بخاطر جمع بدستور سابق حاصلات آنرا صرف معیشت خود نموده در شاہ آباد سکونت داشتہ باشند و خانہ و زمین زرعی کہ از سابق دران موضع تعلق کسے باشد حقایق آگاہان از انہا مزاحم نشوند کہ ہر کدام معمل و دخل خود داشتہ باشد دریںباب تاکید دانند تحریراً فی التاریخ ہفتدہم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۰۸۵ ہجری۔

جانب پشت

ملاحظہ نمایند۔ بتاریخ ۱۷ شہر رمضان سنہ ۱۰۸۵ داخل سیاہہ حضور ہر دو موضع بموجب پروانہ فضیلت پناہ پیر خان جیو از ابتدائے فصل خریف لوی ئیل سنہ ۱۰۸۴ فصلی بحال داشتہ شد مواضعات

مہر: محمد حافظ یحییٰ مسعم صدر

ملاحظہ نمایند۔ مقررہ دیہات در وجہ نذر و وطن باسم محمد مراد وغیرہ پسران مغفرت پناہ شیخ محمد مہدی من ابتدائے فصل خریف سنہ ۱۰۸۴ ف مقرر شد تعلق کسان آنہا واگذارند شرح دستخط والا پناہ خواجہ ماچند دیوان آنکہ حسب الامر بموجب پروانگی فضیلت پناہ پیر خان من ابتدائے فصل خریف لوی ئیل پروانہ فصلی نمایند۔

صالحہ

حاصل در مال	افزود
[illegible]	[illegible]

جوگی پور تہ شاہ آباد	کھر پور تہ شاہ آباد
[illegible]	[illegible]

حاصل	افزود	حاصل	افزود
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(۵۶) نقل فرمان عالمگیر پادشاہ

بنام شیخ ہدایت اللہ صاحب قادری

چوں بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب اسناد حکام موضع کھر پور و جوگی پور عملہ پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف بصوبہ اودھ در وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و بجہت سکونت و آبادی و سرائے و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ حقایق و معارف آگاہ عارف باللہ شیخ ہدایت اللہ مقرر است و مشار الیہ مواضعان مذکور در بست را قابض و متصرف التماس فرمان عالیشان دارد لہذا حکم جہاں مطاع عالم مطیع صادر شد کہ مواضعان مذکور در بست در وجہ صرف مایحتاج و برائے سکونت و آبادانی و سرائے و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ بادستور حسب الضمن مقرر باشد کہ بدستور سابق بشرط قبض و تصرف بخاطر جمع درانمعمورہ آباد بودہ و حاصلات آنرا صرف مایحتاج خود نمودہ بدعاء بقاء دولت ابد مدت مواظبت بنمودہ باشد می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال الحکم والا را مستمر دانستہ مواضعات مسطورہ در بست را بتصرف او بار گذارند اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالواجبات و اخراجات مثل بیگار و شیکار و مقدمی و قانونگوئی و ضبط ہرسالہ و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحم نشوند و در ینباب ہرسالہ سند مجدد نہ طلبند بتاریخ پنجم شہر صفر سنہ ۲۰ ج۔

جانب پشت

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز چہار شنبہ یازدہم شہر شوال سنہ ۲۰ جلوس والا موافق سنہ ۱۰۸۸ ہجری مطابق مہر الٰہی سرسالہ سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت حلقہ الٰہی صدر رفیع القدر رضویخان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ حسام الدین حسین قلمی میگردد کہ بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب اسناد حکام موضع کھنڈ پور و جوگی پور عملہ پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودہ دروجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و جہت سکونت و آبادانی و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ حقایق و معارف آگاہ عارف باللہ شیخ ہدایت اللہ مقرر است و منا رالیہ مواضعات مذکور در لسبت راقابض و متصرف التماس وران والا شان دارد حکم جہانمطاع عالم مطیع صادر شد کہ مواضعات مسطور در لسبت راید ستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و جہتہ سکونت و آبادانی و سرای و باغ و چاہ و حوض و خانقاہ باو مرحمت فرمودیم اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند واقعہ ۱۴ شوال سنہ ۲۰ جلوس والا مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ صدر رفیع القدر رضویخان آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس مطابق واقعست شرح بخط موتمن الدولت العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان جمدۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت لایق الاحسان لطف اللہ خان آنکہ سیوم شہر محرم الحرام سنہ ۲۰ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید شرح بخط خان شجاعت نشان جمدۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان عالیشان قلمی نماید۔

مواضعات در لسبت بدستور سابق

کھنڈ پور	موضع	جوگی پور	موضع
موضع		موضع	
ہفتگہ رقبہ		ساحگہ رقبہ	
نماسگہ			
ما بہٹ بہائی والی حوض		عبداللہ میان والی	

باغ نورکل	حوص باغ نورکل
سماسہ لایق زراعت	سماسگہ لایق زراعت
مورخہ ۱۰۸۲ھ ہجری	مورخہ ۱۰۸۲ھ ہجری
موافق سنہ ۱۸	موافق سنہ ۱۸
۱۱۴ معمور	

(۵۷) نقل سند نواب دلیر خان بنام فتح معمور خان

مہر
حلال داشت لی روز ازل جو صدق ضمیر
دلیر خان شدہ از الطاف شاہ عالمگیر
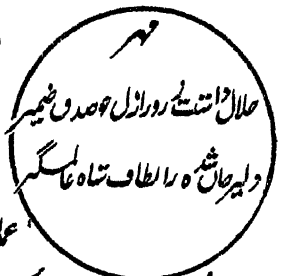
متصدیان مہمات حال و استقبال برگنہ پالی از تہ شاہ آباد سرکار خیر آباد صوبہ اودہ بدانند۔
موضع خانپور خاص از تہ شاہ آباد از جملہ دیہات التمغا عملہ پرگنہ مرقوم در وجہ انعام برخوردار اقبال آثار فتح معمور خان من ابتدائے فصل خریف توی ئیل ۱۰۸۲ف یکہزار و ہشتاد و ہفت فصلی حسب الضمن مرحمت گشتہ شد بایدکہ از موضع مسطور سعلق و تصرف کساں برخوردار واگذار ندکہ حاصلات آنرا منصرف بودہ در ازدیاد آبادانی و تکثیر زراعت و عمارت جہد بلیغ بکار برند۔
دریںباب قدغن دانند۔ فی التاریخ نوزدہم شہر رمضان المبارک ۱۰۹۰ھ

جانب پشت

ملاحظہ نماید

ضمن نویسی

پیشی محمد

۲۲ رمضان ۱۰۹۰ ... بعہد ...

تاریخ ۲۴ رمضان ۱۰۹۰ سنہ

...

شرح ضمن درو جہ انعام خان زادہ فتح معمور خان از موضع خانپور تہ شاہ آباد از بیلہ بہات التمغا عملہ پرگنہ پالی من ابتدائے فصل خریف قوی ئل ۱۰۸۷ف مرحمت تند ثلی شد۔

۲۰ رمضان المبارک

ایک موضع اصل

(۵۸) نقل نواب سند دلیر خان بنام فتح معمور خان

مہر
حلال است روز ازل چو صدق صمیر
دلیر خان شمہ ز الطاف شاہ عالمگیر

متصدیان مہمات حال و استقبال تہ شاہ آباد محال وطن بدانند۔

کہ موضع خانپور عرف اودہرپور درو جہ انعام برخوردار اقبال مند فتح معمور خان من ابتدائے فصل خریف ۱۰۸۷ف یکہزار ہشتاد و ہفت فصلی مرحمت گشتہ بود درینولا کسان برخوردار مسطور درباب گذر و باغ ولی نعمت مرحومہ بعرض رسانیدند کہ عاملان پرگنہ جہت حاصل مزبور مزاحم میشوند لہٰذا من ابتدائے فصل خریف یحییٔ ئل ۱۰۸۸ف حاصلات گذر راہ و باغ حضرت ولی نعمت کہ در موضع مسطور است حسب الضمن مرحمت نمودہ شد باید کہ حاصل گذر و باغ تعلق و تصرف کسان برخوردار واگذارند و از محصول ۱۰۸۷ف مزاحم نشوند دریناب قدغن دانند۔

تحریر فی التاریخ پنجم شہر رمضان المبارک ۱۰۹۱ھ ایکہزار نود و یک ہجری

شیخ فتح اللہ ابن عبدالحکیم حسینی

ملاحظہ نمایند — جانب پشت پروانہ

عمن نویسی — تاریخ ۶ جمادی الاول ۱۰۹۱ھ

شرح عمن حاصل گذرراہ موضع خانپور عرف اودہرپور و باغ حضرت ولی نعمت جیوار محال وطن
کہ در وجہ انعام برخوردار اقبال مند فتح محمود جان من ابتداے ۱۰۸۶ف مقرر گشتہ بود عامل محال
مرقوم جہت حاصل مذکور مزاحم شدہ بنابران حاصل گذرراہ و باغ مسطور من ابتداے فصل خریف
ییل ۱۰۸۸ف مرحمت گشتہ واز محصول ۱۰۸۶ف مزاحم نشوند و تعلق و تصرف
برخوردار اقبال مند واگذارند عمن قلمی شد۔

مہر اہلکار دفتر — حاصل گذرراہ موضع خانپور عرف اودہرپور — باغ مغفورہ مرحومہ حضرت ولی نعمت کہ در موضع مسطور است

نقل فرمان اورنگ زیب (۵۹)

گماشتہاے جاگیرداران وکروریان پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف صوبہ اودہ را اعلام آنکہ
کہ وکیل مولوی اعظم بدیوان الصدارت العالیہ التماس نمود کہ موضع مہرنیا در بست اصلی
یا داخلی پرگنہ مذکور بموجب سند امین اللہ خان صدر جز و در وجہ مدد معاش موکل بافرزندان
بلا قید اسامی وقسمت مقرر است امیدوار است پروانہ بحالی عہد معالی تصدیق ویادداشت
وفرمان والاشان مرحمت شود حکم شرف نفاذ یافت کہ بہ فصل بقدر نفع بہ الکاف حق محتاجین بر
سلاطین است ارباب استحقاق کہ بموجب فرمان سعادت عنوان و اسناد حکام مدد معاش

وارند متعرض احوال آنہا نہ شوند لہذا حسب الحکم الاعلیٰ قلمی میگردد کہ موضع مذکورہ را در بست اصلی یاد اخلی حسب الضمن در وجہ مدد معاش مشار الیہ نافر زندان معافی و تصدیق و یاد داشت و فرمان والاشان و سند مجدد بلا قید اسامی و قسمت دانستہ تصرف آنہا واگذارند و حاصلات آنرا صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعاے دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند اگر محصل دیگر چیزے دیگر باشد آنرا اعتبار نکنند دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔
بتاریخ چہاردہم شہر رمضان المبارک ۲۴ سنہ جلوس والا قلمی شد۔

(۶۰) نقل فرمان اورنگ زیب بنام شنزہ خان

سیادت و شجاعت پناہ شہامت و بسالت دستگاہ مورد مراحم ایکران رستم دوران بعنایات بادشاہی مباہی بودہ بدانند کہ چون دریں ایام فیروزی آغاز نصرت انجام وہمگی ہمت والا مصروف تنبیہ را نابود و لشکر ظفر اثر از اطراف و جوانب بملک او درآمدہ او را درمیان گرفتہ بودند اکثرے خبر از راہ بغاوت و مقاہت باغوای نادولت خواہان تیرہ رای چشم از صلاح خویش پوشیدہ بہ تہیۂ اسباب بغی و طغیان پرداختند و مصدر کردار ہاے ناہنجار شد آخر الامر گرفتار اعمال ناشایستہ و افعال قبیحہ خود گشتند و طاقت مقاومت از حوصلہ خود فراتر دیدہ فرار گرویدہ چندین از نوکران راجہ جسونت سنگہ شونی ہمراہ گرفتہ بکمال خواری و سراسیمگی دست ناکامی وادبار بیہودہ بولاے رانا میرفت وازین جہت کہ او بخانہ خرابی خود راضی شد آن راندۂ درگاہ جہان پناہ را در سرزمین خویش جا نداد۔ قرین خیریت و رخت عزیمت جانب دکن کردہ باسیر جہنمی نمک حرام خلق گشتہ وازانجا کہ فرزند سرخور دار نامدار عالی تبار غرۂ ناصیۂ عظمت فرۂ باصرہ خلافت فروغ دودمان اہت و بختیاری چراغ خاندان شوکت و تاجداری اختر برج حشمت گوہر درج سلطنت نہال بوستان جاہ و جلال بہار چمن عزو اقبال والا نسبت سعادت توام بادشاہ زادۂ جہان و جہان بانیان محمد اعظم مرۃ بعد اخریٰ بر سر انافت بمقتضاے دوربینی و مآل اندیشی طریق عجز و انکسار ش بملاقات فرزند اقبال مند آمد جمیع احکام پیشگاہ خلافت از جزیہ و جرمانہ قبول نمودہ تعہد نمود کہ باغی و نوکران راجہ متوفی را در تعلقۂ خود راہ ندہد تقصیرات او بعفو و صفح مقرون گردید خاطر او بہاے دولت ابد مدت ازین

طرف بالکل جمع شدہ آن نامدار کامگار با فوج گران و توپخانہ فراوان برائے استیصال آن خسران
مآل دستوری یافت انشاء اللہ المستعان اوایل شعبان رایات عالمیات نیز بآن سمت
نہضت خواہد نمود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ می یابد کہ چون برائے استخلاص و تسخیر
قلاع و بقاع متعلقہ بیجاپور کہ متصرف کافر حربی رفتہ و قابوے بہتر ازین دست بہم نخواہد داد خاطر
خود را بہمہ جہت جمع و مطمئن داشتہ باتفاق سیادت و نقابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ
خلاصۂ فدویان بااخلاص زبدہ دولتخواہان خاص عمدہ پیش قدمان ہر کہ رزم و پرخاش خان
جہان بہادر ظفر جنگ کوکلتاش شروع درین کار نماید و کمر خدمت و اجتہاد بر میان جان بستہ در
تقدیم این خدمت دقیقہ از دقایق دولتخواہی و دلسوزی مہمل و نامرعی نگذاشتہ این معنی
موجب مجرائی عظیم خود شناسید و فراخور فدویت و جان فشانی مید انید مزید مراحم بادشاہانہ
باشد ہفتم رجب سال بست و چہارم از جلوس والا نوشتہ شد سنہ ۱۰۹۳ھ

(۶۱) نقل پروانہ شہر بانو بیگم عرف بادشاہ بی بی

سیادت پناہ شجاعت دستگاہ عمدہ مبارزان رستم نشان سید شہزہ خان مشمول مراحم بودہ
بداند کہ شکر مراحم بے منتہائی پیشگاہ خلافت کہ بمحض تفضل شامل حال این بیکس غریب از دار و
دیار دور افتادہ شدہ کہ سالہا بگوید یکے از ہزارش نتواند گفت ازین وجہ خاطر آن بسالت مرتبت
جمع باشد۔ درینولا کہ را نا مغلوب عساکر گردون مآثر گشتہ بقدم عجز و زاری آمدہ بملازمت بادشاہ
زادہ جہان و جہانیان نور ناصیۂ دولت ابد اقتران فروغ جبہۂ ملک و ملت قرۃ العین
خلافت و دولت محمد اعظم کرد و جزیہ و جرمانہ و سائر احکام قدسی قبول نمود درین طرف کارے
نماند حکم جہان مطاع عز ورشد کہ بادشاہزادۂ مذکور متوجہ سمت دکن شوند و بخیریت والا

نوٹ: اورنگ زیب کی پیش قدمی:۔ سیواجی کی موت نے اورنگ زیب کے لئے دکن کا راستہ
کھول دیا۔ اورنگ زیب بڑا اولوالعزم بادشاہ تھا اُس کو سخت ندامت تھی کہ بار بار لشکر کشی کرنے اور باوجود
بڑے نامور امراء کے بھیجنے کے بھی ملک دکن قابو میں نہ آیا۔ یہ ساری کم ہمتی اور بزدلی ہمارے امراء کی تھی ورنہ کیا معنی
کہ یہ مہم سر نہ ہوئی اور اب جب تک ماندولت بنفس نفیس اس مہم پر نہ جائیں کبھی یہ بیل منڈھے چڑھنے والی نہیں چنانچہ حسب الامر
شہزہ خاں کے نام یہ رقعہ تحریر فرمایا اور اُسی کے ساتھ شہر بانو بیگم عرف بادشاہ بی بی نے بھی ایک پروانہ بھیجا جس کی نقول ہم بجنسہ درج کرتے ہیں ۱۲

مصمم شد کہ مرکب جہان کشا نیز در اوائل مدالصوب نہضت فرماید نا بسرا دادن آن باغی را در ملک خود در کنار شفق نہادہ آید بنا بر آن در این وقت را کہ بادشاہ روے زمین بنفس نفیس خود متوجہ دفع کافر شدہ اند غنیمت دانستہ و مراسم خدمت اولیا عظمت مغتنم انگاشتہ مراعات غمخوارگی خانۂ عادل شاہیہ نمودہ و مراسم اخلاص کہ از آن شہامت و عقیدت دستگاہ توقع است بعمل آوردہ برائے کار ولی نعمت زادۂ خود بہر طریق کہ ممکن و مقدور باشد بر فاقت سدی مسعود خان و دیگر امراء و خوانین ارجمیم طلب تبقدیم رسانیدہ نوعے بکوشند کہ کرناٹک و دیگر جاہا کہ از دست رفتہ باشد بتصرف دودمان عادل شاہ درآید کہ این معنی پیش خلایق سبب ذکر جمیل و نزد خالق موجب اجر جزیل خواہد شد و باعث خوشنودی خاطر بادشاہ جمجاہ کہ بادنی توجہ ذات مقدسش کشورہا کشودہ می آید و وثوق بر اخلاص این خاندان ہم خواہد رسید و ما جرائے آن خواہد شد کہ التماس امداد و عنایات توامیم کردد و توجہات سر طرف خواہد شد و بالتفات خدیو صورت و معنی باز بیجاپور قرین امن و رفاہ خواہد شد محملاً بتقاضائے نعمت پروردگی آنست کہ درین ہنگام کہ کافر مجود خواہد درماند کوتاہی نورزیدہ جاہائے موروثی را بگیرند بتعلل و تغافل نگذارند و کشش بفسون و افسانہ باغی خسر الدنیا والآخرۃ و کافر فاجر نپرداختہ بازی آنہا را نخورند و داد مروی و مردانگی بنمانند کہ الوقت سیف و القوت ضعیف دوازدہم رجب سنہ بست و چہار جلوس سنہ ۲۴
(سنہ ۱۰۹۳ھ)

(۶۲) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ

بنام دیوان عظمت اللہ خاں باقرزئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہر
اورنگ زیب عالمگیر

چوں بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب سند

دلیر خان موازی یکصد و بست بگہ زمین از پرگنہ پالی

سرکار خیر آباد مضاف بصوبہ اودہ از انجملہ بست بیگہ بجہت باغ در سواد قصبہ شاہ آباد
وباقی در وجہ مدد معاش عظمت اللہ مقرر است و مشار الیہ اراضی مذکورہ را قابض و
متصرف التماس فرمان والا شان دارد حکم جہاں مطاع عالم مطیع صادر شد کہ موازی مذکور
از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش و باغ او حسب الضمن
مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل وسال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے
بقاے دولت ابد طراز اشتغال میداشتہ باشد باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان
حال و استقبال بحکم والا را مستمر دانستہ اراضی مسطورہ را بتصرف او باز گذارند و اصلا
و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قنلغہ و پیشکش
و حریبانہ و ضابطانہ و محصلانہ و مہرانہ و داروغگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی مقدمی و صدی
و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت
نرسانند و درینباب ہر سالہ سند مجدد نہ طلبند و اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد
آنرا اعتبار نکنند تاکید دانند۔

	بتاریخ بست و دوم شہر رمضان المبارک سنہ بست و پنجم از جلوس والا تحریر یافت	

عبارت بجانب پشت پروانہ

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز دوشنبہ ہفدہم شہر ۲۴ حج والا موافق ۱۰۹۲ھ مطابق
۱۲ شہر ماہ الٰہی بر سالہ سعادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت
بادشاہی قابل مرحمت خلیفہ الٰہی صدر رفیع القدر قلیچ خان۔ و نوبت واقعہ نویسی کمترین
بندگان درگاہ خلایق پناہ نور الدین محمد قلمی میگردد کہ بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب
سند دلیر خان موازی یکصد و بست بیگہ زمین از پرگنہ پالی سرکار خیر آباد مضاف بصوبہ
اودہ از انجملہ بست بیگہ بجہتہ باغ در سواد قصبہ شاہ آباد و باقی در وجہ مدد معاش عظمت اللہ

مقرر است و مشار الیہ اراضی مذکورہ را قابض و متصرف التماس فرمان والاشان وارد حکم جہانمطاع عالم مطیع صادر شد کہ موازی مذبور از محل قدیم بدستور سابق لشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش و باغ او مرحمت فرمودیم اگر در محلّے دیگر چیزے داشتہ باشد انتزاعی نمایند۔ واقعہ بتاریخ شہر جمادی الاول سنہ ۲۴ مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح بخط سادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ صدر رفیع القدر قلیج خان آنکہ داخل واقعہ نمایند۔

شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض مکرر رساند۔

شرح بخط خانہ زاد لایق العنایۃ و الاحسان قابل المرحمت و الامتنان لطف اللہ خان آنکہ دوازدہم شہر شعبان سنہ ۲۴ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید۔

شرح بخط خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند

بامعاف سگہ زمین از محل قدیم

لو اقعہ مطابق داخل روزنامچہ ۲۲ سیبان سنہ الیہ
۱۱ شہر ذی الحجہ سنہ ۲۵ جلوس

[illegible]

(۶۳) نقل پروانہ نواب دلیرخان
بنام خلفائے شیخ محمد مہدی قادری

قاضی ولی اللہ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ ساندی محلہ سرکار خیرآباد بدانند منجانب امارت پناہ دلیرخان بہادر از قرار بتاریخ ۱۴ محرم سنہ ۹ آنکہ
چوں موازی دو صد و پنجاہ بیگہ از محال مسطور بموجب اسناد حکام سابق مفصلۂ ضمن در وجہ
مدد معاش فقرا و خلفائے شیخ محمد مہدی قادری مقرر است در یولا از منجانب نیز بدستور سابق
حسب الضمن مقرر و مسلم داشتیم باید کہ ہیچ وجہ مزاحم احوال این جماعت بعلت اراضی مسطور
نشدہ • اگذارند کہ بخاطر جمع حاصلات فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود بانمودہ
باشند و بدعاء دولت دوام اہدمدت اشتغال نمایند در ینباب تاکید دانند تحریر
فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ
مقررہ بشرح ضمن ـــ اسامی مقررہ اراضی بالمقطع گہ موازی دو صد و پنجاہ
بیگہ اراضی بگز الہی بنجر افتادہ
تفصیل اسماء خلفائے مذکور الصدر

(۶۴) نقل سند معافی منجانب بادشاہ عالمگیر

بنام پیرزادہ شیخ ہدایت اللہ عرف شیخ مٹھو صاحب قادری ابن شیخ محمد مہد کیصا قادری

عالمگیر شاہی خیر اندیش خان

ہوالمعز

متصدیان مہمات یالی سرکار خیر آباد مضاف صوبہ اودہ بداننہ
چون بموجب اسناد حکام موضع کنھر پور وجوگی پور عملہ پرگنہ مذکور در وجہ مدد
معاش حقایق ومعارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ مقرر است ومشار الیہ
مواضعات مذبورہ را قابض ومتصرف باید کہ مواضعات در لبست مسطورہ را بدستور سابق
در وجہ مدد معاش تبصرف سومی الیہ واگذارند کہ حاصلات انرا صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی
از دیاد عمر و دولت ابد مدت مشغول باشد۔
تاریخ شہر جمادی الاولی ۲۷ سنہ جلوس والا تحریر یافت۔

جانب پشت

مقررہ ضمن مدد معاش وصرف مایحتاج سکونت وآبادانی وسرائے وباغ وچاہ وخانقاہ وحوض
حقایق ومعارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ موضع کنھر پور وجوگی پور
من اعمال پرگنہ پالی سرکار خیر آباد مضاف صوبہ اودہ

کنھر پور۔ موضع | جوگی پور۔ موضع

تاریخ ۲۵ جمادی الاول ۲۷ سنہ نقل بدفتر حضور رسید۔ بتاریخ ۲۹ جمادی الاول ۲۷ سنہ
نقل بدفتر رسید۔

(۶۵) نقل سند اورنگ زیب

سند افتاء بلدۂ اُجین صوبۂ مالوہ معطیہ عالمگیر بادشاہ بنام بہ شیخ محمد مجید

بخط طغرا

عن دیوان الصدارت العلیۃ العالیہ
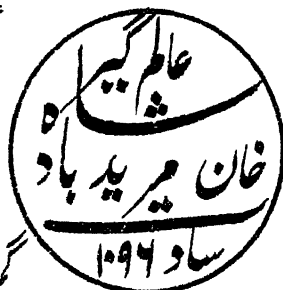
عالمگیر بادشاہ خان مرید ساد ۱۰۹۶

گماشتہائے متصدیان حال و استقبال بلدۂ اُجین صوبہ مالوہ را اعلام آنکہ حسب الحکم جہانمطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع خدمت افتاء بلدہ مذکور از انتقال شیخ امین الدین بشیخ محمد مجید ولد شیخ محمد فضل اللہ مقرر و مفوض گشتہ باید کہ کما ینبغی لوازم و مراسم خدمت قیام و اقتدا آم نمودہ × در مناقشات و مخاصمات صحیحہ مفتی بہا نوشتہ شد روایات مرجوحہ × احتراز و اجتناب مینمودہ باشد باید کہ بر طبق حکم فیض شیم عمل نمودہ منشار الیہ را مفتی بلدہ مذکور دانند × طریقہ جمہور سکنہ و عموم متوطنین بلدہ مزبورہ آنکہ موی الیہ را مفتی آنجا شناختہ مطالبات او × کہ ہر اینہ موافق شرع شریف خواہد بود عمل نمایند درینباب قدغن دانستہ × حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ چہارم از رمضان المبارک جلوس والا قلمے شد

(۶۶) نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر

موسومہ شیخ قیام الدین جیو

از شاہ عالمگیر خورشید یافت زبان ذرہ از راہ صدق خود کمال الدین خان

نوٹ۔ یہ سند ایک فٹ ۲ ½ × ۹ انچ ہے۔ بخط شکستہ سنہ جلوس درج نہیں ہے مگر مہر میں ۱۰۹۶ھ صاف ہے ۵۱ میم کا اوپر کا حصہ اُڑ گیا ہے۔ ۱۲

متصدیان مہمات پرگنہ شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند۔ چون موازی پنجاہ بیگہ زمین مزروع بگز الہی ازجملہ اراضی کہ ازیکطرف حد تالاب ویکطرف حد باغ سردارخان و یکطرف حد باغ احداث نمودہ باغ محمودخان درمیان واقع است بحقایق معارف آگاہ نتیجہ الکرام بجہت باغ مرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مذکور پیمودہ حد حدود نمودہ در قبض تصرف مشار الیہ واگذارند کہ درآن باغ احداث کنند باید کہ دریباب تدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ تحریر فی التاریخ ہفتدہم شہر ذیقعدہ ۱۰۹۶ھ

جانب پشت

شرح مقررہ پروانگی وستخط متخصّص پناہ منشی رحمت اللہ خان

حاصل نمودہ آنکہ حقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین حیو این کہ موازی پنجاہ بیگہ زمین پولج مزروعہ بگز الہی اراضی کہ ازیکطرف حد تالاب ویکطرف باغ سردارخان و یکطرف حد باغ احداث نمودہ باغ محمودخان ایں بجہتہ احداث نمودن باغ بحقایق ومعارف آگاہ مذکور مرحمت نمودہ شد باید کہ پروانہ بنام متصدیان پرگنہ شاہ آباد نوشتہ دہند کہ زمین مذکور را بتاریخ صدر پیمودہ وحد حدود بستہ دہند۔

بتاریخ ۱۱ ذی الحجہ ۱۰۹۶ھ
نقل بدفتر دیوان رسید

نوٹ:۔ شیخ قیام الدین علیہ الرحمۃ محمد واصل صاحب کے فرزند اور شیخ قاسم سلیمانی کے پوتے ہیں آپ کے والد بزرگوار کا لقب باوا صاحب تھا جو بادشاہ عادی الاولیٰ ۱۰۸۰ھ میں پیدا ہوئے تھے نواب بہادر خان چہار گڑھ سے بڑے احترام سے لائے اور اپنے شہر شاہجہان پور میں بسایا اور باوا صاحب ذی الحجہ میگم کو عقد میں دیا۔ ۱۱۳۳ھ میں (۷۳) برس کی عمر میں انتقال کیا اور چہار گڑھ میں اپنے والد کے مزار مبارک کے پاس مدفون ہیں تاریخ وفات از جناب محمد مظفر حسین خان صاحب۔

ولادوصل حق شیخ واصل نمود + خدا کرد او را حقیقت پناہ + مظفر پئے سال چوں فکر شد + ندا داد ہاتف تہ ربّیت پناہ

شیخ قیام الدین صاحب تیسری بیوی سے پیدا ہوئے۔ ان کو بلحاظ فضیلت خاندانی و تقدس ذاتی کے نواب کمال الدین نہایت اعزاز سے شاہ آباد لائے اور محلہ اللہ پور میں آباد کیا اور بطور مدد معاش کئی زمینات مدد کیں ۱۲

شیخ قیام الدین جیو

شجاعت دستگاه عبدالرسول خان را اعزا

آنکه چون موازی پنجاه بیگه زمین مزروع بموجب سند جداگانه بحقایق و معارف آگاه شیخ قیام الدین جیو
پخته باغ مرحمت نموده شد باید که آراضی مسطور مطابق سند مذکور پیموده و حد حدود نموده در تصرف
موی الیه واگزارند بعلت مزروع هیچ وجه مزاحم نشوند چنانچه دیده و دانسته آراضی مزروع مرحمت
شد اگر احیاناً در نصورت خلاف خواهد ورزید و حقایق آگاه بحضور خواهند نوشت مصدر انواع
عتاب خواهد افتاد در بیناب تاکید تمام دانسته حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ
هفتم شهر ذیقعده سنه ۹۶ هجری۔

(۶۸) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان

یا فتاح یا واسع

اللہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

صاحب قران امیر تیمور
میران شاہ
سلطان محمد
عالمگیر بادشاہ غازی
ابوالمظفر محی الدین محمد

یا نافع یا دافع
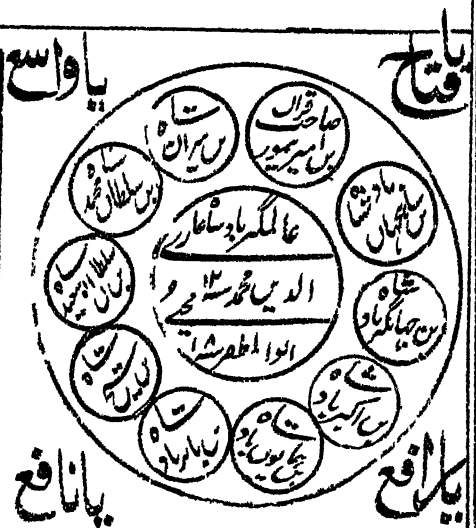
چون بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید کہ شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم التماس دارد کہ از راہ خانہ زاد پروری مبلغ شش لک دام بر پرگنہ بالی سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ افزودہ شدہ از موضع تہ شاہا باد عرف انگئی وغیرہ من اعمال پرگنہ مرقوم بطریق انعام التمغا بنام پیر غلام دلیر خان مرحوم بجہت وطن مرحمت شدہ بود مطابق آن شہر موسوم بشاہاباد کردہ از کثرت آبادی شہر موازی بست و شش موضع قلیل الرقبہ مزرعہ دیہات تہ شاہا باد عرف انگئی وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم کہ ویران افتادہ بودند داخل آبادی و مساجد و مقابرہ و باغات شاہا باد شدہ اند چنانچہ مرحوم شرفا کہ آبا واجداد آنہا ہمراہ پیر غلام مرحوم در مہمات بادشاہی بکار آمدہ بودند تا ہنوز دران شہر آباد اند درینولا محمد طاہر متصدی تیول وکلاے شاہزادہ عالمیان از اہل حرفہ سکنہ آنجا و باغات نواح آن شہر طلب محصول مینماید درینصورت باعث ویرانی وطن خانہ زاد ہست از فضل و کرم دربارہ عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود کہ جمہور سکنہ آنجا بجمعیت خاطر آباد باشند لہذا حکم جہانمطاع واجب الاتباع شرف صدور عز ورود یافت کہ موازی بست و شش موضع ملتمسہ عملہ پرگنہ مذکور دیدہ و دانستہ حسب الضمن در تعلق آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاہا باد مرحمت فرمودیم احدی مزاحمت نرساندی باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال بانحکم والا کوشیدہ موضع ملتمسہ را بتعلق آبادی شاہا باد مرقوم بموجب مذکور الصدر واگذارند و در ہیچ وقت و زمان تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و از جاگیر و کرور مستثنے شناسند و از جمیع وجوہات

نوٹ نواب کمال الدین خان کا خطابی نام رستم خان تھا یہ نواب دلیر خان کے خلف اکبر اپنے پدر بزرگوار کے قائم مقام اور جانشین تھے۔ شاہ آباد کی آبادی کی تکمیل انہیں کے عہد میں ہوئی یہ بادشاہی دربار میں تقرب اور حضوری کا درجہ تمام و کمال حاصل کر لیا تھا موروثی جاگیر کے علاوہ سات لاکھ سات ہزار دام کی جاگیر جو کالنجر صوبہ الہ آباد کی تھی اور سات پرگنے ہندول اور سیانہ متصل اکبر آباد (آگرہ) کے ان کو اور زائد ملے تھے۔ ان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا۔ بادشاہ کے جو فرامین ان کے نام آئے تھے اُن میں بہت اعزاز سے اُن کو مخاطب کیا جاتا تھا۔ مثلاً رفعت پناہ شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خاں ولد دلیر خاں مرحوم۔ آپ کی وفات ۱۱۲۵ھ میں ہوئی ہے۔ آپ کے کارنامے اتنے بہت ہیں کہ یہاں اُن کی گنجایش نہیں اس کی تفصیل جن کو شوق ہو نامۂ مظفری جلد اول مصنفہ منشی مظفر حسین خاں صاحب سلیمانی شاہ آبادی میں دیکھیں۔ ۱۲

وعوارضات معاف و مرفوع القلم شمارند و درین باب ہر سالہ حکم و سند مجدد نطلبند و از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند۔ بتاریخ بست و دوم شہر شوال بست و نہم از جلوس میمنت مانوس نوشتہ شد۔

بجانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز پنجشنبہ ہفتدہم شہر جمادی الاول ۲۹ سنہ جلوس معلی موافق ۱۰۹۶ سنہ ہجری

برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جملۃ الملک مدار المہام اسد خان و نوبت واقعہ نویس کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ محمد شفیع قلمی میگردد کہ بموجب التماس شجاعت شعار لایق المرحمت والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم بعرض مقدس معلی رسید کہ مبلغ شش لک دام بر پرگنہ پالی سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ افزودہ شد از مواضع نہ شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ من اعمال پرگنہ مرقوم بطریق انعام التمغا بنام پیر غلام دلیر خان مرحوم بجہت وطن مرحمت شدہ بود مطابق آن درآنجا شہر موسوم بشاہ آباد آباد کردہ از کثرت آبادی شہر مواری بست و شش موضع قلیل الرقبہ مزرعہ دیہات نہ مذکور وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم کہ ویران افتادہ بودند داخل آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاہ آباد شدہ اند چنانچہ مردم شرفا کہ آبا و اجداد آنہا ہمراہ پیر غلام مرحوم در مہمات بادشاہی بکار آمدہ بودند تا ہنوز دران شہر آباد اند در ینولا محمد طاہر متصدی تیول وکلائے شاہزادہ عالمیان از اہل حرفہ سکنہ آنجا و باغات آن نواح شہر محصول طلب مینمایند درینصورت باعث ویرانی وطن خانہ زاد است از فضل و کرم دربارہ عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود کہ جمہور سکنہ آنجا بجمعیت خاطر آباد باشند حکم جہان مطاع واجب الاتباع صادر گشت کہ مواری بست و شش موضع ملتمسہ مزرعہ نہ شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم دیدہ و دانستہ و تعلق آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاہ آباد مرحمت فرمودیم بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف

مرحمت جمدۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج ومناہج دولت و اقبال شائستہ انواع عنایت سزاوار اصناف احسان مرحمت جمدۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت شریف خان آنکہ بتاریخ بست و ہفتم شہر رمضان المبارک ۲۹ سنہ مکرر بعرض مقدس و معلے باین شرح بخط مدار المہام اسد خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

عے موضع ازاصل بتصدیق منہائی نسخہ دیوان صوبہ اودھ

ازتتہ آباد عرف انکئی				ے موضع ازاصل	
تھوک داندو	کھانڈی	تودھک پور	شہباز پور	موہن پور	نظامپور
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
بہادر پور	محی الدین پور	مہیس پور	یوسف پور	چودہری پور	کمال الدین پور
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
تھوک دھرمکدہ	جالب پور کھوکھل	جوگی پور	کتھر پور	دلیر پور عرف نعمت پور	مہوری
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
جالب پور ہالس	بی بی پور کھاسی	بی بی پور او دیگر	ککر گہٹہ	ملک پور	
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	
ازتتہ ایگوان				ے موضع ازاصل	
سورا پور	جنک پور	کرم اللہ پور			

برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال جمدۃ الملک مدار المہام اسد خان و نوبت واقعہ نویسی محمد شفیع۔

(٦٩) نقل سند منجانب کمال الدین خان

بنام اسمعیل خان مورخہ بست وچہارم شہر رمضان المبارک ١٠٩٧ھ مطابق سنہ ٣٠ جلوس والا

متصدیان حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند۔
موازی بست ویک بیگہ بخچۃ اراضی افتادہ لایق آبادی درسواد قصبہ مسطورمن ابتدائے فصل خریف سال و ١٠٧٩ف برائے سکونت وآبادی رعایا بنام ملک اسمعیل خان قوم افغان امن زی ازسابق تاحال برفاقت ہمراہی اینجانب صبروتحمل ودلاوری بکاربردہ لہذا معہ فرزندان مقرر ومعاف نمودہ شد باید کہ اراضی مذکور پیمودہ وچک بستہ حدحدود جدا ساختہ بقبض وتصرف مشارالیہ واگذارند کہ بسکونت وآبادی ورزیدہ درشعار تہورانہ سرگرم وہوشیار باشند بوجہی من الوجوہ معترض ومزاحم نشوند بہرامور مرجوعہ لازمہ غور ورسیدنہ لازم دارند دریں باب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور عمل آرند۔

(٧٠) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان

چون بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید کہ شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان
ولد دلیر خان مرحوم التماس دارد کہ مبلغ شش لک دام از پرگنہ شاہ آباد در بست سرکار خیر آباد
متعلق بصوبہ اودھ کہ از راہ خانہ زاد پروری بطریق محال وطن بجاگیر خانہ زاد مرحمت شدہ
از وقت آبادی پیر غلام دلیر خان مرحوم احدی از فوجداران سرکار خیر آباد بعلت پیشکش
واخذ سرکار وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ والاست مزاحمت نرساندہ در نیولا نائب
فوجدار سرکار خیر آباد مزاحمت میرساند درینصورت باعث ویرانی محال وطن خانہ زاد است
از فضل وکرم دربارہ عدم مزاحمت پیشکش وسائر وغیرہ وتنخواہ پرگنہ مذکور تاحیات بجاگیر خانہ زاد
وبعد آن تا بقائے نسل فرزندان خانہ زاد بجاگیر دیگرے تنخواہ نشود فرمان عالیشان مرحمت
شود لہذا حکم جہانمطاع واجب الاتباع شرف صدور وعز ورود یافت کہ پرگنہ شاہ آباد مذکور
دربست تاحیات بجاگیر خان مشار الیہ وبعد آن تا بقائے نسل فرزندان او بجاگیر دیگرے
تنخواہ نشود واحدے بعلت پیشکش واخذ سائر وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ والاست
بوجہ من الوجوہ مزاحمت نرساندمی باید کہ فرزندان کامگار ووزرائے صائب رائے
کفایت شعار وناظمان وفوجداران حال واستقبال در استمرار واستقرار این حکم والا کوشیدہ پرگنہ
مذکور تاحیات بجاگیر خان مشار الیہ وبعد آن بجاگیر فرزندان او ظہراً بعد ظہر ونسلاً بعد نسل
وبطناً بعد بطن مقرر شناسند ودر ہیچ وقت وزمان تا بقائے نسل او بجاگیر دیگرے تنخواہ
ندہند واز جمیع وجوہات وعوارضات معاف ومرفوع القلم شمرند واز فرمودہ تخلف وانحراف
نورزند۔ بتاریخ ہفتم شہر ربیع الثانی سال سی ویک از جلوس میمنت مانوس نوشتہ شد۔

جانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز جمعہ بست وہفتم شہر رمضان المبارک ۳۱ سنہ جلوس مقدس
موافق ۱۰۹۸ھ مطابق ۱۲ اردی بہشت ماہ الٰہی۔ برسالہ مونس الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ
وزرائے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال
شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت عمدۃ الملک مدار المہام اسدخان ونوبت واقعہ
نویسی کمترین بندگان درگاہ خلائق پناہ غلام علی قلی میگردد کہ بموجب التماس شجاعت شعار
لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم بعرض مقدس معلے رسید

کہ مبلغ شش لک دام پرگنہ شاہ آباد درلسبت سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ کہ ازراہ خانہ زاد پروری بطریق محال وطن بجاگیر خانہ زاد مرحمت شدہ ازوقت آبادی بسر غلام دلیر خاں مرحوم احدی از فوجداران سرکار خیرآباد بعلت پیشکش واخذ سائر وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ والاست مزاحمت نرسانده درینولا نائب فوجدار سرکار خیرآباد مزاحمت میرساند درینصورت باعث ویرانی محال وطن خانہ زاد است از فضل وکرم دربارہ عدم مزاحمت پیشکش وسائر وغیرہ ابواب ممنوعہ وتنخواہ پرگنہ مذکور تابحیات بجاگیر خانہ زاد وبعد آن تابقاے نسل فرزندان خانہ زاد بجاگیر دیگرے تنخواہ نشود فرمان عالیشان مرحمت شود حکم جہاں مطاع عالم مطیع صادر شد کہ پرگنہ شاہ آباد مذکور درلسبت تابحیات بجاگیر خان متارالیہ وبعد آن تابقاے نسل فرزندان وبجاگیر دیگرے تنخواہ نشود واحدے بعلت پیشکش واخذ سائر وغیرہ کہ ابواب ممنوعہ معفوہ بارگاہ والاست بوجہ من الوجوہ مزاحمت نرساند۔ بست وہفتم شہر رمضان المبارک ۱۱۳۰ھ والاموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خواتین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جملۃ الملک مدارالمہام اسدخان آنکہ داخل واقعہ نمایند۔

شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خواتین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جملۃ الملک مدارالمہام اسدخان بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت والاحسان شریف خان آنکہ بتاریخ بست وہفتم شہر محرم الحرام ۱۱۳۰ جلوس مبارک مکرر بعرض مقدس ومعلی بابن شرح بخط مدارالمہام اسدخان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

ستے لک دام پرگنہ شاہ آباد محال وطن درلسبت۔

برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خواتین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جملۃ الملک مدارالمہام اسدخان ونوبت واقعہ نویسی غلام علی۔

عالمگیر شاہ
خانہ زاد

عالمگیر شاہ
مرید علی
۱۰۸۱

مرید عالمگیر شاہ
اسد خان
۱۰۸۱

(۷۱) نقل فرمان شاہ عالمگیر بنام شیخ قیام الدین جیو

شاہ عالمگیر غازی
زمان ذرہ از راہ صدق
مرید
کمال الدین خان

شیخ قیام الدین جیو

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد
بعنایت امیدوار بودہ بدانند چون موازی یکصد بیگہ اراضی بگز الہی مطابق ضمن در وجہ
حقایق و معارف آگاہ من ابتدای فصل خریف سنہ ۱۰۹۶ فصلی مرحمت نمودہ شد باید کہ موازی
مذکور در حال نیک ازانجملہ پنجاہ بیگہ مزروعہ و پنجاہ بیگہ بنجر افتادہ خارج جمع بطریق
زراعت پیمودہ و چک لبستہ و حضد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال
متصرف شدہ باشند۔ در ینباب قدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی
التاریخ چہارم جمادی الاول سنہ ۱۰۹۹ ہجری

جانب پشت

چون در وجہ حقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین صاحب جیو ازانجا کہ حسب الام
بہ تفصیل ذیل برحال پرگنہ شاہ آباد ما بیگہ بگز الہی۔
در موضع خانپور عملہ پرگنہ مذکور صد بیگہ زمین مزروعہ در حباب بیگہ زمین بنجر افتادہ خارج جمع

(۷۲) نقل سند بنام تاج خان منجانب نواب کمال الدین خان

بادشاہ عالمگیر
خانہ زاد
کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند
قطب خان و بابا خان و سلطان خان و تاج خان قوم افغان جہمند
در سرکار آمدہ التماس نمود کہ مایان بموجب ایماے وارشاد نواب صاحب
قبلہ مرحوم مغفور براے سکونت و آبادی جاییکہ تجویز فرمودہ موافق آن در مکان
معہودہ آبادی داریم لیکن از باعث شرکت قصبہ برادران دیگر پروانہ مکان آبادی خود از سرکار
میخواہیم الحال موافق اظہار نامبردہ موازی چہل بیگہ اراضی پختہ مع حدود اربعہ موافق آبادی قدیم
از سرکار صادر شدہ باید کہ بخاطر جمع تمام معہ فرزندان در مکان مذکورہ آباد بودہ باشند و گاہے
متصدیان سرکار از اراضی مذکور مزاحم و معترض نشوند درینباب تاکید مزید دانستہ حسب المرقوم
بعمل آرند للعہ گ پختہ

شرق	غرب	جنوب	شمال
حد دہورہ دیوان بابا خان	حد دہورہ محلہ مقرب خان	حد محلہ ما وریقا مشرق	حد دہورہ محلہ مانڈید جیلان

تحریر فی التاریخ بست و پنجم شہر صفر

(۷۳) نقل سند چودھریات بنام دیون مبارک منجانب نواب کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد و لعنایت امیدوار بودہ بدانند۔
چون خدمت چودھرای دلیر گنج و گذرہا از تغیر جمال خان خیل بستمد الخدمت مبارک مقرر و مفوض
فرمودہ شد باید کہ خدمت ماموره را از حسن سلوک براستی و درستی بتقدیم رسانند تا جمہور انام
و مہاجنان و بیوپاریان کاسبان آنچنان سلوک نگاہ دارند کہ روز بروز آبادانی شہر بوقوع
آید و تنفسے را از خود متنفر و متشکی نگرداند و مطابق معمول از عمل دستور قابض و متصرف بودہ
باشند درینباب تاکید دانستہ حسب المسطور عمل آرند۔ شہر ربیع الثانی ۳۲ سنہ جلوس بہ الا الحکم گشت سعادت

(۷۴) نقل پروانہ مہر نواب کمال الدین خان

ازاقرار واقعہ تاریخ غرہ رجب المرجب سنہ ۳۲ جلوس والا آنکہ

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند کہ چون حقیقت استحقاق مشیخت پناہ حقایق و معارف آگاہ شیخ عبدالستار بظہور پیوست بنا بر آن موازی دوصد بیگہ زمین بنجر افتادہ خارج جمع لایق زراعت بگز الٰہی در وجہ مدد معاش مشیخت پناہ مذکور من ابتدائے فصل خریف ۱۰۹۷ فصلی تتصدق فرق مبارک بندگان حضرت قدر قدرت حسب الضمن مقرر و مرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مذکور از ابتدای مرقوم از دیہات پرگنہ پالی کہ در زمینداری واجارہ اینجانب اند پیمودہ وچک بستہ بمشار الیہ بدہند کہ مزروع کنانیدہ حاصلات آن از فصل بفصل و سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوی دوام دولت ابد موافظبت اشتغال داشتہ باشند درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند ـ مہر

تباریخ ۱۲ رجب المرجب سنہ ۱۱ھ

(۷۵) نقل سند چودھرائی وقانونگوئی علاقہ

بنام راجہ درگا سہائے منجانب نواب کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد تابع سرکار خیر آباد منضاف صوبہ اودہ بدانند چون مہیس رام وامرائے چودھریان وبیربل ودھرماس قانونگویان پرگنہ مذکور بغایت مجہول وناکارہ بودند و در سر براہی کار وامور متعلقہ رسیدن نتوانستند ورعایا و برایا محال مذکور از دست بدسلوکی آنہا ہمیشہ نالش وواو یلا میکردند بنا بران نظر بر سر آمد کار ورفاہیت رعایا داشتہ مشار الیہما از خدمت چودہرائی وقانونگوئی در محال مسطور برطرف ساختہ راجہ درگا سہائے کہ از سعادت ابدی بشرف اسلام مشرف شدہ باسم محمد حسین موسوم گردیدہ او را چودہری وقانونگوئی پرگنہ مرقوم نمودہ شد باید کہ مشار الیہ را چودہرائی وقانونگوئی مستقل دانستہ

معاملہ تشخیص وتحصیل با ستصواب او نمودہ باشند وطریق مومی الیہ اینکہ صدمات متعلقہ خود را براستی ودرستی بتقدیم رسانیدہ وآنچہ کفایت سرکار والا بادانی محال وافزونی مال روبمنصۂ ظہور آید ساعی ومجتہد باشند ورعایا وبرایارا ازمعاش حسنہ وحسن سلوک خود راضی وشاکر دارد ودستور عہدہ خود مواق استمرار سوائے مال سرکار از رعایا متصرف بودہ در لوازم سربراہ کاری ودولتخواہی کوشد ودرین باب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ ۱۴ ربیع الثانی ۳۳ جلوس والا۔

شرح ضمن صدمت چودہرائی وقانونگوئی پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد از تغیر مہیس رام ورام رائے چودہریان وبیربل ودہرمداس قانونگویان راجہ درگا سہائے نام کہ از سعادت ابدی بشرف اسلام مشرف شدہ باسم محمد حسین موسوم گردید مقرر شد۔

محال	اصلی	داخلی	موضع از اصل در آبادی قصبہ
للعہ موضع ۲ چک	لعہ موضع ۲ چک	لعہ	شاہ آباد
حویلی متعلقہ لعہ موضع ۲ چک	اصلی لعہ داخلی	اگوان لعہ اصلی سے	داخلی
تھوک واندو	تھوک	تھوک کہرو	اصلی للعہ داخلی
آغاپور	بڑھوان	پوروہ	سرائے
تھوک چاند	خان پور	رسولپور	کوئیان
کندھرپور	مگیاوان	نصیرپور	چھٹو
ہرولی	ہندہا	اگوان	سرائے رانک
فتح پور	ہری		

پکھلیا اصلی سے داخلی للعہ

کرنامو بھگایوان روپاپور کچھ خواجہ کلان بیجھا نرسیامئو

بتاریخ ۹ ربیع الثانی ۱۱۰۱ھ نقل بدفتر رسید۔

کارپردازان ڈیوڑھی نوابصاحب

جلال الدین
مہر

محمد مراد
مہر

(۷۶) نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

بنام راجہ جی سنگھ والی اودے پور

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ

غازی
عالمگیر بادشاہ
ابوالمظفر محی الدین محمد ۱۲

اس شاہ جہاں بادشاہ
اس جہانگیر بادشاہ
اس اکبر بادشاہ
اس ہمایوں بادشاہ
اس بابر بادشاہ
اس عمر شیخ مرزا شاہ
اس سلطان ابوسعید شاہ
اس سلطان محمد شاہ
اس میران شاہ
اس امیر صاحب قران

نقل طغرا

فرمان عالی شان ابوالمظفر محی الدین
محمد اورنگ زیب بہادر
عالمگیر بادشاہ غازی
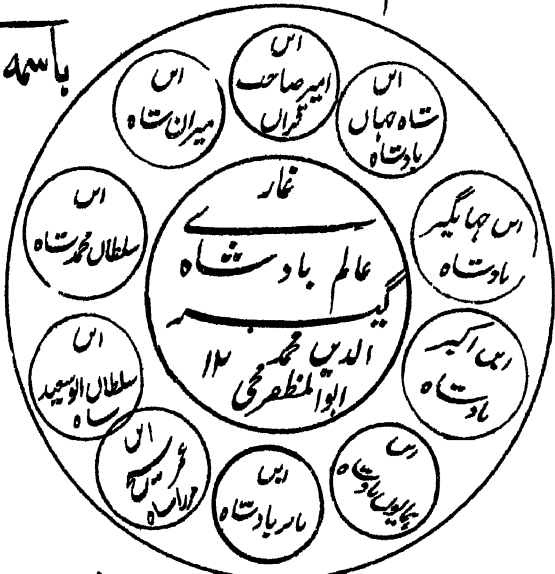
عمدہ راجہ ہاے دولتخواہ زبدہ مہتوراں بلااشتباہ خلاصۃ الاماثل والاقران نقاوۃ النظائر والاخوان مورد مراحم بیکران سزاوار عنایت واحسان مطیع الاسلام رانا جے سنگھ بہ نوازش بادشاہی مفتخر ومباہی بودہ بداند کہ عرضداشتے کہ دریں ایام فیروزی انجام بہ عتبہ سپہر احتشام ارسال داشتہ بود از نظر انور اطہر فیض گستر گذشت و در پیشگاہ جہان بانی بہ ظہور پیوست کہ آن زبدۃ الاماثل معہد نمودہ کہ اگر از درگاہ رفیع فضل و کرم پرگنہ پُر و بد حضور بہ او مرحمت شود عوض این دو محال ہر سال مبلغ یک لکھ روپیہ بابت جزیہ بہ چہار قسط عائد خزانہ عامرہ صوبہ دارالخیر اجمیر کند و مال ضامن بد ہد بنا برین از راہ ذرہ پروری و بندہ نوازی آن عمدۃ الاشباہ را بہ موہبت اضافہ ہزار سوار و عنایت ہشتاد لکھہ دام انعام کہ اصل و اضافہ پنج ہزاری ذات و پنج ہزار سوار و ہزار سوار دو اسپہ و دو کرور دام انعام باشد سربلندی بخشیدہ۔ دو محل مسطور در تنخواہ اضافہ و انعام مرحمت فرمودہ بہ عنایت فیل و خلعت بین الاقران سرمایہ امتیاز عطا فرمودیم باید کہ شکر و سپاس عواطف و مراحم فراوان اشرف اعلیٰ بہ تقدیم رسانیدہ مطابق تعہد خویش مال

ضامن وراجبیر بدیوان آنجا داده ہرسال مبلغ یک لکھہ روپیہ جزیہ بہ اقساط مقررہ بخزانہ عامرہ صوبہ مذکورہ داخل می نمودہ باشد۔ دریں باب قدغن بلیغ داند ورسوخ ارادت وبندگی را در درگاہ عظمت وجلال مرمزید احسان وافضال وسود وبہبود حال ومال خویش بشناسد۔
نہم شوال سال سی وچہار از جلوس والا نگارش یافت ۱۱۰۱ھ ہجری

عبارت پشت فرمان

بہ رسالہ سیادت ونقابت پناہ شرافت ونجابت دستگاہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ امرائے ملبد مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام اسد خان

نقل مہر وزیر

اسد خان
بندہ بادشاہ
عالمگیر غازی

طغرائے شنجرف

(۷۷) نقل فرمان ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی

اگلے صفحہ کی مہر کے اوپر داہنی طرف طغرائے شاہی شنجرفی ہے جس میں فرمان ابو المنظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی لکھا ہوا ہے۔
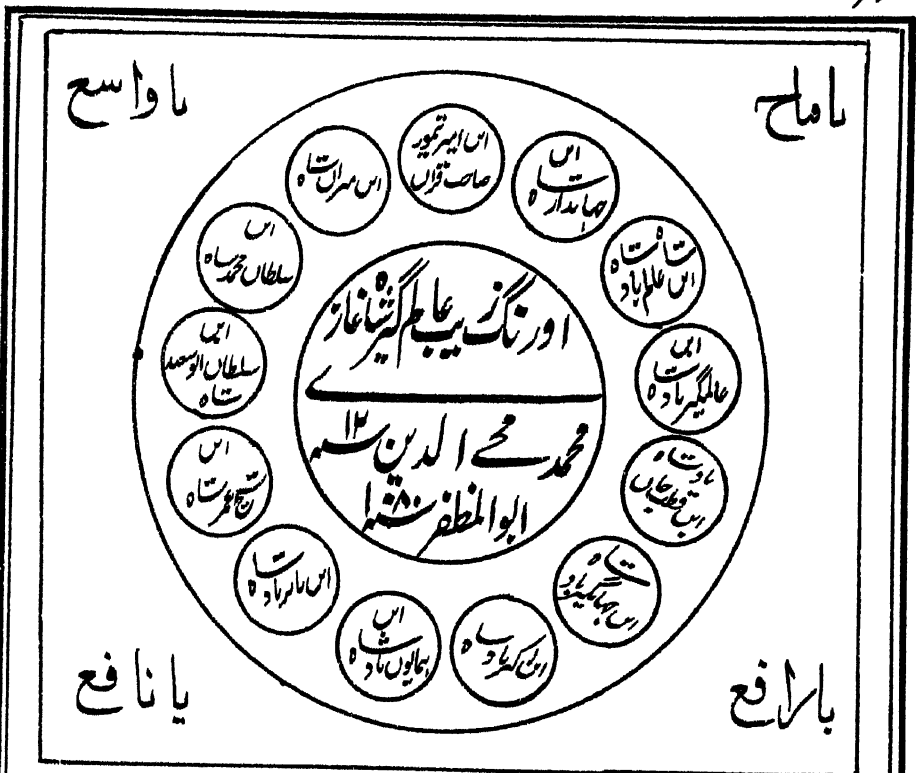
چون بعرض مقدس معلی رسید کہ بموجب فرمانِ والاشان واجب الاذعان یکروپیہ یومیہ ویکصد بیگہ زمین دروجہ مددمعاش رسیدہ سوندیا با فرزندان مقرر بودہ وار درگذشتہ سید جمال وغیرہ ورثہ متوفی از فضل وکرم بادشاہانہ امیدوار حکم اشرف واقدس جہاں مطاع + واجب الاتباع صادرشد. کہ یکصد بیگہ زمین از پرگنہ پانی پت مضاف بصوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد ازمحل قدیم دروجہ مددمعاش + آنہا حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بدعاے بقاے دولت افزون اشتغال نمایند کہ حکام + وعمال وجاگیرداران وکروریان حاصل واستقبال اراضی مزبور را بتصرف آنہا باز گذارند واصلاً و مطلقاً تغیر + وتبدل بدان راہ ندہند وبعلت مال وجہات واخراجات مثل قلبغہ وپیشکش وجریبانہ وضابطانہ ومحصلانہ ومہرانہ و + داروغگانہ وبیگار وشکار ومقدمی وقانونگوئی و وضبط ہرسالہ وتکرار زراعت وکل مطالبات سلطانی وتکالیف دیوانی × مزاحم نشوند و دریں باب ہرسال تاکید مجدد نطلبند واگر محل دیگر چیزی داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند بیست وہفتم ربیع الآخر سال سی وچہارم از جلوس والابود۔

(نوٹ) یہ فرماں دو وفٹ ۴ ½ انچ لمبا اور گیارہ انچ چوڑا ہے۔ اور مہر بالا بجائے مدوّر کے مربع ہے۔ ۱۲

پشت فرمان

سرسالہ سیادت و نجابت پناہ فضیلت و شجاعت دستگاہ قابل المرحمت والاحسان صدر رفیع القدر سیادتخان در نوبت واقعہ نویسی محمد ساقی۔ شرح یادداشت واقعہ سانحہ روز چہار شنبہ بست و چہارم شہر جمادی الآخر سنہ ۲۳ جلوس مقدس موافق سنہ ۱۱۰۰ ہجری مطابق ۱۰ فروری ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت صدر رفیع القدر سیادتخان و نوبت واقعہ نویسی کمترین سالکان درگاہ خلائق پناہ محمد ساقی قلمی میگردد کہ درباب سید جمال وغیرہ وارثان ..... سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بعرض والا رسید کہ بموجب فرمان والاشان مبلغ یکروپیہ بلاقصور از تحویل فوطہ دار مذکور و یکصد بیگہ زمین از پرگنہ مسطور در وجہ مدد معاش مقرر بودہ شکارخان حکم والا رسید کہ او فوت شدہ و سی و شش نفر وارثان بزدہ اسامی ورثہ متوفی امید وارند لہذا یکصد بیگہ زمین بانہا عطا گشتہ در بیوالتصدیق + ہر سہ نشان .. حکم والا صادر شد کہ یکصد بیگہ زمین از محالقدیم در وجہ مدد معاش مشار الیہ وغیرہ شش پسر و چہار دختر ..... داشتہ مرحمت فرمودیم واگر در .... و یومیہ را بطرف شناسند و صدر چہار کورہ نوشتہ تنخواہ دہد واقعہ ۱۲ صفر سنہ ۲۳ بموجب تصدیق قلمی شد۔ شرح دستخط سادت و نقابت پناہ شرافت .. عمدہ وزرا رفیع الشان زبدہ امراء بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال باین مباہی دولت اقبال جان نثار شجاعت نشان جملۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ در ..... فضیلت و شجاعت دستگاہ قابل المرحمۃ والاحسان صدر رفیع القدر سیادتخان آنکہ داخل واقعہ نمایند

شرح خط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است ..... امراء بلند مکان جملۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض مکرر رسانید۔ شرح خط سیادت پناہ خانہ زاد لایق المرحمۃ والاحسان مخلصان آنکہ بسیت و .....

شرح خط سادت و نقابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان مختار خان مہابت خان شجاعت نشان جملۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان ....

یومیہ ــــــــ آرا ــــ صفی موجب فرمان والاشان مرقوم ۱۲ جمادی الآخر

بلاقصور از تحویل فوطہ اسد پرگنہ پانی پت از پرگنہ مذکور سنہ جلوس والا در وجہ مدد معاش

۸ ر ــ ما بگہ ــ سید سونہا مقرر بود وفوت شد

ویومیہ مذکور مطرف شد

در نیولا مشارالیہ وغیرہ مرحمت شد

اس کے ذیل میں پسران ودختران کی تقسیم ہے

جلال محمد - بہادر علی - محمود - محمد قاسم - صابر علی

لعکہ لعکہ لعکہ لعکہ لعکہ

صاحب دولت وغیرہ دختران صالحہ نور بی بی

لعکہ

تاریخ ۱۱ رمضان ۳۵ سنہ جلوس والا
موافق ۱۱۰۳ ہجری نقل بدفتر رسید
. . عبداللطیف

تاریخ ۱۱ رمضان ۳۵ سنہ
نقل بدفتر توجہ مصلی رسید
مع عبداللطیف

(نوٹ)

اس فرمان کے بعض بعض لفظ باوجود کوشش کے بھی نہیں پڑھے گئے لہذا صورت نویسی کر دی گئی - ۱۲

(۷۸) نقل فرمان اورنگ زیب موسومہ نواب کمال الدین خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(بخط طغرا) اصطفی

الحمد للہ وسلم علی عبادہ الذین

(بخط طغرا)

یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان

(نوٹ) اول تو اس فرمان کا دوسرا طغرا ایسا کچھ لپیٹ تھا کہ بہت مشکل سے پڑھا گیا ہے اگر کلام مجید کی آیت نہ ہوتی تو پڑھا بھی نہیں جاتا اصل فرمان کی ۱۹ سطریں ہیں جس کا فوٹو نامہ مظہری مصنفہ جناب محمد مظفر حسین خان صاحب سلیمانی میں دیا گیا ہے - اس فرمان کی سطر بہ سطر ترجمہ نقل کی گئی ہے کہیں کہیں نقطے ہیں کہیں مدار درخط نستعلیق سب عمدہ اور واضح ہے خوش نویس کا ایک ہی مرکز لگائے ہیں - ۱۲
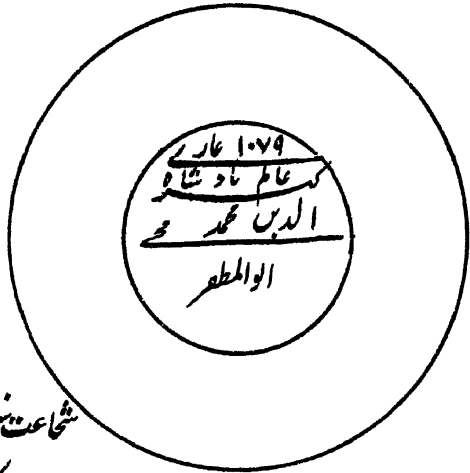
شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خاں بنوازش بادشاہانہ×
امیدوار بودہ بداند کہ بہنگامی کہ فروباصرہ دولت غرہ جہت نوباوہ×
حدیقہ خلافت گزیں ثمرہ شجرہ سلطنت فرزند زادہ برخوردار عالی نسب بحر کرم را گرامی در شاہزادہ محمد
بیدار بخت بہادر جاٹان بدسگال را سہمہ و گوشمال× نمودہ قلعچہ سنسنی را کہ مسکن و موطن سرکردہ
جاٹان است قہراً و قسراً مفتوح ساخت راجہ بشن سنگہ بہیرہ راجہ رام سنگہ متعہد گشت کہ بقیۃ السیف آنگ
تا۔۔۔را× در عرض شش ماہ بقتل و استیصال رسانیدہ سار قلعچہا آنہارا بحیطہ قبض و تصرف
در آرد و از جہت انصرام کار مصالح توپخانہ وغیرہ بر طبق التماس و× از سرکار فلک اقتدار

---

۱ تاریخ مخزن اخبار کے صفحہ ۵ میں ہے کہ جب فرقہ ست نامی جو بیراگی فقیروں سے تھا اور اُس نے لوٹ مار کا پیشہ اختیار کر کے بادشاہی ملازموں سے مقابلہ کیا ہے تو اورنگ زیب نے کمال الدین خان کو اُن کی گوشمالی کے لیئے بھیجا اور اُنہوں نے وہاں پہنچکر اُن کی تنبیہ و گوشمالی کر کے ان باغیوں پر فتح حاصل کی اس مہم میں ان کے لشکر میں منجملہ دیگر پٹھانوں کے سرست خان نے بڑی بہادری کی ہے چنانچہ اسی عہد میں اس مہم کے متعلق ہندی زبان میں گیت بنایا گیا تھا جو کتاب مذکور میں مندرج ہے اور اس کی نقل یہاں پر درج کیجاتی ہے ۔
اورنگ زیب پرتاپ سے جس کوٹ کمال دین لول ہکارو + ماریڑی ست نامی کو تھان بہت کو سبھی بار و + تھان پٹھان بولے سرست خان صاحب کر ور گھوار کو دل بار و + دیکھ رہے امراو سبھی جہاں مانو کنٹو تھاں مانو نہ ٹارو ۔

۲ ۱۳ جلوس مطابق ۱۰۸۰ ہجری میں جب جاٹوں نے سر اُٹھایا اور مہنڈون بیانہ جو اکبرآباد کے متصل ہے وہاں آکر لوٹ مار مچائی تو عالمگیر نے شہزادہ بیدار بخت کو مع لشکر کے بھیجا اور شہزادہ نے وہاں جا کر قلعہ سنسنی کو جو اُن سرکشوں کا مسکن تھا برباد کیا اور اس کے بعد شہزادہ نے راجہ بشن سنگہ کو اپنی جگہ پر چھوڑا اور حکم دیا کہ چھ ماہ کے عرصہ میں اس گروہ کو قتل و قید کر کے ان کی گڑھیاں چھین لو اور ان پر اپنا قبضہ کر لو تاکہ ان موذیوں سے جو بے امنی پھیلی ہے وہ سرزمین پاک ہو جائے اور مخلوق کو راحت حاصل ہو چنانچہ راجہ مذکور اس کام میں مصروف ہوا اور جو کچھ اس نے پیشگاہ بادشاہی سے امداد (دیکھو صفحہ ۱۱۲)

(نوٹ) اس مہر کے گرد تیرہ سلاطین ماسبق کے اسمائے گرامی ویسے ہی ہیں جیسے کہ صفحہ (۱۰۸) کی مہر میں ہیں ۱۲۰

مرحمت شد و ہر چند مشار الیہ قلعہ مذکور را مستخلص گردانید لیکن چون نتوانست آن طائفہ ضلالت
قرین را از بیخ و بن بر انداخت بجہت فتور و اختلال × استماع پرداخت آن فریق بیباک جسورہ سرکش
مانع مزارع وست تغلب و تصرف در پرگنہ منڈون و بیانا و روپ باس و بہساور وغیرہ مافیہ
نمارہ جور و بیداد برانگیختند و عمال پادشاہی و جاگیرداران و از رہگذر استیلا و استعلای سرکشان
و متمردان مجال استقامت در محال مرقومہ ندیدہ بمستقر الخلافہ اکبرآباد شتافتند و از انجاکہ استجابت
شعار × بیش منصب و جاہ زاد و سبای کا طلبست فضل و کرم پادشاہانہ ازراہ ذرہ پروری و
عاطفت گستری او را بعنایت مدبست فوجداری منڈون وغیرہ محالی کہ × اسامی آنہا در ظہر
اینمنشور لامع النور نگارش پذیرفتہ نواختہ و سر افراختہ مرحمت بحال فرمودن مستمرہ داشتہین
لشرط خدمت حال و عطاء جاگیر و دران ذاتی کامیاب مراحم و مواہب گردانید باید کہ شکر سپاس
الطاف قدسی بجا آوردہ و بمجرد وصول این فرمان والاشان معترض الاذعان بسعیر × خویشتن را
باجمعی از سپاہیان نوارخیخان کہ از تغیر او بفوجداری دہاموئی وغیرہ سربلند گشتہ در آنجا گذاشتہ
خود با جمعیت شایستہ بہ پنجاج استعجال چہ ستاجر بخدمت مفوضہ شتابد و در بندوبست

بقیہ نوٹ صفحہ (۱۱۱) - چاہی وہ اس کو پوچھانی گئی تو چنانچہ حسب التماس اس کے پاس بھیجا گیا راجہ نے اس کے قلع و قمع کرنے کے
لیئے بہت کوشش کی بلکہ جاٹوں کا قلعہ سوگر چھین لیا مگر جیسا کہ انصرام اس مہم کے لیئے درکار تھا وہ راجہ سے ظہور میں نہ آسکا
یہ جماعت بڑی اور نہایت شورہ پشت تھی اس لیئے ایک ہمہ دست باقہ کی ضرورت تھی ایسا شخص جو مدبر شجاع ہو
اور اس میں سرداری کے جملہ صفات موجود ہوں مطلوب تھا جب راجہ بشن سنگھ (کشن سنگھ کا منصب ہزاری چارسو سوار کا
تھا اس کے باپ کے مرنے کے بعد ۱۵ ربیع الاول ۲۵ جلوس مطابق ۱۰۹۱ھ کو اس کو خطاب راجگی کا دیا گیا اور دیگر عنایات شاہانہ
بھی کی گئیں کچھ دنوں یہ راٹھوروں کی گوشمالی پر بھی رہے ہیں اور ایک مدت تک اسلام آباد عرف متھرا کے فوجدار رہے اس کے
بعد ان کا بیٹا بشن سنگھ ہے جس کو خطاب راجہ جے سنگھ کا دیا گیا تھا اور اس کا منصب ہزاری دو ہزار سوار کا تھا بشن سنگھ کے باپ
کا نام کشن سنگھ تھا جو رام سنگھ کے بیٹے تھے رام سنگھ راجہ جے سنگھ کے پوری کے فرزند تھے کشن سنگھ نے اپنے باپ کے عہد میں اچھا
منصب پایا تھا اور کابل میں تعینات رہے تھے۔ اپنے بھائی کی خانہ جنگی میں زخمی ہوکر ۱۲ ربیع الاول ۱۰۹۳ھ مطابق
۲۵ جلوس میں کام آئے۔ یہ خاندان مہاراجہ مانسنگھ نورتن دربار اکبری کا ہے) نہ غالب آسکے تو وہ گروہ
اور بھی بیباک ہوا اور دست درازی شروع کی پرگنہ منڈون بیانہ روپ باس بہساور وغیرہ خوب لوٹے وہاں کے عامل
اور جاگیردار کوئی مقابلہ کی تاب نہ لائے اور دار الخلافت آگرہ کو بھاگ آئے جب اورنگ زیب کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اس
مہم کے لیئے کمال الدین خان کو انتخاب کیا اور ان کے نام اس مضمون کا فرمان صادر کیا کہ تم شجاعت شعار (دیکھو صفحہ ۱۱۳)

حدود متعلقہ خویش اہتمام تمام بکار بردہ جاتان فتنہ آنکہ فساد آمیز را اگر از جادہ × اطاعت و انقیاد عدول و انحراف ورزیدہ راہ خلاف و عناد بپایند بقتل و اسیر در آوردہ ساحت الحدود را از وجود ظلمت آلود کانانہ × اہل عصیان و طغیان پاک سازد و آنچنان جد و جہد شایان نمایان معمول دارد کہ احدی از گردنکشان و آشوب منشان شوانند پیرامون متعلقہ او عبور × و مرور نمود و علا ملان مندون کہ خالصہ مقرریست و گماشتہای جاگیرداران بخاطر مطمئن در محال متعلقہ خویش متمکن کردند و تو لبہ و استمالت × رعایا و مالگزار و معموری و آبادی محال و افزایش محصول فصل بفصل و سال بسال و امداد و اسناد عمال مساعی محمودہ و مسنودہ بر فرار ظہور آرد × درین امور تاکیدات شدید بلیغ دانند و در خور حسن عمل امیدوار نتائج نیک باشد گرز بردار حامل نمیثال عظمت و جلال از پیشگاہ عز و جاہ × مامور شدہ کہ آنجا نہ زادراہ سبیل تعجیل بی توقف و تاخیر بخدمت مفوضہ برساند نہم محرم الحرام سال سی و پنجم از جلوس معلی تحریر یافت ×

پشت فرمان

رسالہ سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ عمدہ وزرا رفیع الشان..... بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شجاعت نشان جملۃ الملک

بقیہ نوٹ صفحہ (۱۱۲) میں منصب کار طلب حاجہ را د ماو شاہی ہوئم کو منڈوں بیانہ اور اس کے محالات کی جاگیر عنایت کی جاتی ہے جس کی تفصیل اس فرمان میں درج ہوا اور تم فوجدار وہاں کے کیئے جاتے ہو لہذا نہایت جلد وہاں جاکر مفسدوں کی سرکوبی کرو اور اگر وہ گروہ عدول حکمی کرے تو پھر کوئی دقیقہ اس کی بربادی کا اُٹھا نہ رکھنا تاکہ وہ ملک اُن شرکشوں سے بالکل صاف ہو جائے اور عامل و گماشتے مطئن ہوکر وہاں کے محالات میں صام رکھیں اور رعایا کی دلجمی اور مالگزاری کا اضافہ اور وصولیابی کا انتظام خاطر خواہ ہو رہا ہے تم کو وہاں جاکر اپنی کارگذاری اور حسن لیاقت کا ثبوت ادا کرنا چاہیئے پورے عجلت کے یہ فرمان گرزبردار کے ہاتھ روانہ کیا جاتا ہے چنانچہ حسب الحکم کمال الدین خان منڈوں بیانہ تشریف لے گئے اور اپنی ذاتی لیاقت و شجاعت سے اس گروہ باغی کا قلع و قمع کر ڈالا اور باغیوں کے استیصال میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی سرزمین منڈوں سے فساد کا غبار بالکل مٹا دیا ہر طرح کا امن پھیل گیا اور بدستور کاروبار جاری ہوگیا بادشاہ نے ان کی کارگذاری و حسن تدبیر پر نہایت تحسین کی اور ان کے منصب میں جس کا تذکرہ اوپر آچکا ہے اضافہ کیا اس جنگ میں کمال الدین خان کے لشکر کے بہت پٹھان کام آئے چنانچہ بعض ان کے نامور اعزاؤں کے وارثوں کو بادشاہ نے جاگیریں دیں اور ان کے نام پروانے عنایت کیے تمام عدرتک ان جاگیروں کے فرمان جو عالمگیری طرف سے مرحمت ہوئے تھے شاہ آباد میں باقی تھے اب نہیں رہے - ۱۲

الله

پادشاہے

زبدۃ الامثال والاقران والاکفا و الاعیان
چکنا نایک بتوجہات مستظہر و مباہی بودہ بداند

کہ بموجب نوشتہ شجاعت و تہور دستگاہ شمشیر خان معروض دولت اقبال عالی شاہے گردید کہ از یاوری بخت و مسعودی طالع مآل کار را ملاحظہ نمودہ ارادہ تحصیل سعادت ملازمت کہ سرمایہ دولت جاودانیست نصب العین خاطر دادہ و نظر بتقصیرات بی درپی کہ مکرّرات درمیان آوردہ نشان قول عفو جرائم میخواہد لہٰذا از راہ فضل و کرم رقم صفحے و بخشش بر جریدۂ معاصی او کشیدیم و بعد دریافت سعادت ملازمت درباب انعام ہشت موضع چیتاپور بحضور پرنور مقدس معلّی نوشتہ التماس آن خواہیم نمود باید کہ بخاطر جمع بلا توقف بملازمت بندگان عالی بشتابد کہ انشاء اللہ تعالیٰ بدرجۂ کمال خود رسیدہ درمیان اقران مایۂ افتخار خواہد اند وتحت ہژدہم شہر ربیع الاول سنہ سی و شش از جلوس والا قلمی شد۔

(۸۰) نقل فرمان اورنگ زیب ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ

پادشاہے

نشان عالی متعالی
پادشاہ
جہان شاہ
محمد اعظم شاہ

غازی
محمد اعظم شاہ بن عالمگیر بادشاہ

فرمان ابوالمظفر
محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
پادشاہ غازی

زبدۃ الامثال والاقران عمدۃ الاکفاء والاعیان چکپا تایک بتوجہات
مستظہر و مباہی بودہ بداند عرضداشت آن زبدۃ الاقران متضمن ارادہ
آمدن حضور و التماس تعیین لکھی کانت وچنتو چپنا دونکا سور و ارسال نشان عنایت
عنوان رسیدہ بہرہ اندوز بمطالعہ عالی گشتہ مومی الیہم را بروفق التماس او پیش الخلاصۃ
الاماثل فرستادیم و ازراہ فضل و کرم نشان مرحمت فرا وان محلی بہ پنجۂ خاص مرحمت شدہ و
تفاصیل منصب و زمیداری وغیرہ کہ بپیشگاہ خلافت وجہانداری جناب دولت عالی
متعالی درجۂ اجابت و پذیرائی یافتہ در ضمن آن ثبت گشتہ باید کہ خاطر خود را من کل
الوجوہ مطمئن داشتہ ہمراہ نام بردہ ہا روانہ ء ربیعہ منیعہ شود کہ بعد از رسیدن حضور
بعطائے فرمان والاشان و اسناد دیگر سربلند خواہد گردید و جمیع ملتمسا تش کہ مقبول
درگاہ آسمان جاہ گردیدہ با دراک آن سر افتخار باوج افلاک خواہد رسانید تاریخ غرۂ
ذی قعدہ سنہ سی و شش از جلوس میمنت مانوس زینت تحریر یافت۔

عـ۵ ضمن مقدمات چکنا نایک کہ بجواب باصواب رسیدہ

التماس

آنکہ منصب پنجہزاری ذات پنجہزار سوار
وجاگیر در نصرت آباد سرا وار ستور خاص
اول معاف گردد مسطور شد

التماس

آنکہ روز ملازمت پنجہزار روپیہ نقد
و خلعت و اسپ و زین و پدک
مرحمت شود مسطور شد

التماس

داغ و تصحیح و خوراک دواب
معاف شود مسطور شد

التماس

آنکہ زمینداری سرکار نصرت آباد مرحمت
شود درین باب حکم مقدس معلی
صادر شدہ کہ بدستور پام نایک

التماس

درباب دستور نہاری ۱۱ . . وغیرہ
ہشت مواضع معمولہ سرگنہ چیتاپور نمودہ بود
حکم صادر شد کہ بدستور پام نایک و
زمینداری مواضع مذکورہ نیز بدستور نایک
متطور و آن تقدیمات در جاگیر مرحمت خواہد شد

التماس

کہ درباب زمینداری پیرور گڈہ و فیروزنگر
نمودہ بود حکم شد کہ بدستور پام نایک

التماس

کہ درباب زمینداری الملا در سیولا از سرکار
نصرت آباد برآمدہ داخل سرکار بیجاپور
گردیدہ نمودہ بود حکم والا صادر شد کہ
بدستور پام نایک

التماس

نمودہ بود کہ بعد از ملازمت فدوی گماشتہا
در محال زمینداری دخیل شوند و ہر کہ از
رفقاے بیدیا جدا شدہ پیش فدوی آمدہ
تحریک کار بادشاہی شود تقصیر او معاف
گردد اینہا کہ رجوع شوند مفسدان
مذکور را سدہ تنبیہ خواہد کرد امیدوار
کمک شاہانہ درین باب التماس حضور بیدیرائی
اقتران یافت

التماس

آنکہ بعد ملازمت فدوی افواج قاہرہ
بہ تنبیہ بیدیا متوجہ شوند و عرض و التماسے
از و مسطور نگردد و وکیل او راہ میاند
بعز اجابت رسد

التماس

نمودہ کہ درباب زمینداری سرکار گلبرگا
بحضور نوشتہ شود مسطور شد

التماس

نمودہ کہ بعد از ملازمت فدوی
در سرانجام مطالب برادرزادہ
باسدیو نایک تسمع رسید توجہ
مبذول شود مسطور شد

التماس

نمودہ کہ فدوی بملازمت سرافراز
بیشود سوار و پیادہ کہ رفیق بیدیا بودہ
با فدوی خواہند بود اسپان و شتران
و گاوان از بعض افواج بادشاہی کہ

مددِ معاش رفتہ بود برداشتن مجاز خواہد
بود ہر چند لشکریان اہل جودشناسد تا آنکہ
پیش داوری ان حکم نشود کسے مزاحم
نہ گردد درین باب وسیک مرحمت
شود مسطور شد۔

التماس

نمودہ کہ برائے پانصد سوار و دو ہزار
پیادہ از قرار بست و پنج روپیہ در ماہ
سوار وبیست روپیہ در ماہ بیادہ تا
ایام تنخواہ جاگیر بعد داغ اسپان ملاحظہ
موجودات پیادہ ہا دستور کرباتکمال
بلا قید چہرہ باسم نویسی بیرسے
مرحمت شود امر شد کہ دو ہزار روپیہ
نصیبۂ مساعدہ برائے سواران مدد
دعوہ مرحمت خواہد شد وبعد تنخواہ جاگیر
در سال اول وضع خواہد گشت و پیادہا
در سرکار والا بضابطہ کرناٹکیان نوکر
خواہند گردید

التماس

نمودہ کہ تا انجام مہم بیدہا فوجداری
نصرت آباد نشیکے کہ دولتخواہ و
دستور مقرر شود امر شد کہ در بیاوہ
حضور لامع النور نوشتہ خواہد شد۔

التماس

آنکہ موضع واکس کہیرا کہ وطن قدیم
و زمینداری اوست بعد اخراج مدیا
شقی برائے اقامت او عنایت شود
درین باب امر شد کہ بعد اخراج شقی
و گرفتن نوبہا وغیرہ سرانجام بجا
وانہدام قلعۂ موضع مسطور عنایت
خواہد شد۔

درباب فرمان عالیشان ویرواد مہر
جملۃ الملک دودیوان صوبۂ بیجاپور
متعلقۂ انعام دیہات وزمین و دستور
زمینداری رسیدہ کہ تفصیلش درذیل
مندرج است التماس نمودہ مدرجۂ اجابت
رسیدہ درین باب بحضور پرنور نوشتہ خواہد شد۔

التماس

میل درجناب عالی مدرجۂ اجابت
مقرون گشت دریں باب پرکھسور
بر نور نوشتہ خواہد شد۔

پرگنہ نصرت آباد عرف . . پرگنہ الملا سرو سیمو کہی

پرگنۂ جویلی کندورہ
سرو سیمو کہی

پرگنہ تالی کوٹہ
سرو سیمو کہی ونار گوڑگی

پرگنہ فیروزگڑھ عرف کر
سرو سیمو کہی

پرگنہ چیتاپور سرو سیمو کہی
متعلقہ انعام مواضع . . پورو .
وغیرہ ہستت ویہ علاقہ پرگنہ مذکور

فیروزآباد عرف . .
سرو سیمو کہی

. درملک تلنگانہ . . .
و . . . . و . . درتنخواہ
حصۂ ذات

[illegible]
[illegible]

(۸۱) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان
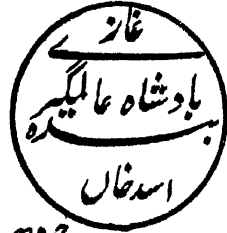
غازی
بادشاہ عالمگیر
بندہ
اسد خاں

چودھریان وقانونگویان و مقدمان ورعایا و مزارعان پرگنہ سہدہ سرکار کالنجر صوبہ الہ آباد بدانند کہ

چون مبلغ ہفت لک وشصت ہزار دام از پرگنہ مذکور ازتغیر چاند من ابتدائے خریف بجاقوی ئیل مطابق ضمن بجاگیر رفعت وشجاعت پناہ کمال الدین خان مقرر گشتہ باید کہ بالواجب وحقوق دیوانی را از قرار واقع درائین موافق جہان ومعمول بخان مشارٌالیہ جواب میگفتہ باشند واز ہیچ حسابے وصلاح وصوابدید خان موی الیہ بیرون نروند بتاریخ ۲۵ ربیع الاول ۳۷ سنہ جلوس اقبال مانوس قلمی گشت۔

جانب پشت فرمان

مقررہ ضمن باسم کمال الدین خان از پرگنہ سہدہ سرکار سرکار کالنجر صوبہ الہ آباد از تغیر چاند کہ از ثلث ربیع بجاقوی ئل تاییلاق ابتدائے فصل خریف بجاقوی ئل مرحمت شد

(۸۲) نقل تحریر دست وقلم خاص عالمگیر کہ بہ شاہزادہ محمد اکبر بقلم آمد

فرزند دلبند نور البصر لخت جگر بجان برابر بلکہ از جان عزیز عزیز تر متوجہات خاص الخاص مستظہر بودہ بداند۔ خدا گواہ است کہ مایہ دولت اقبال آن فرزند را زیادہ از ہمہ فرزندان

(نوٹ) کچھ تو شہنشاہِ اورنگ زیب کی فطرت ہی میں گمانی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور کچھ راٹھوروں کا انتظام نہ ہونے سے اکثر امرا و اہل کاروں پر اعتبار نہیں رہا تھا اس لیئے بالآخر اس نے شاہزادہ محمد اکبر کو جسے وہ بہت عزیز رکھتا تھا اور جس کے قول و فعل پہ اُسے پورا اطمینان تھا فوج شاہی کے لشکر کے ساتھ راٹھوڑوں کی بغاوت کی انسداد کے لیئے مارواڑ روانہ کیا لیکن راجپوتوں نے کچھ ایسا جادو چلایا کہ وہ اپنے باپ ہی سے باغی ہو گیا۔ بادشاہ کو شاہزادے کی نادانی اور کوتاہ اندیشی پر افسوس (دیکھو صفحہ ۱۲۱)

عزیز تر می داشتیم و رفاہیت و آسودگی حال و مآل او ہمہ وقت پیش نہاد خاطر فیض مآثر بود۔ اما آوازِ بے سعادتی خود بجبلہ بازی راجپوتان ابلیس کردار آدم صفت از بہشت آغوش و کنار مادر و پدر در کنار و بدر شدہ آوارہ کوہ و دشت ادبار گردید تا چہ تدبیر کنم و چہ چارہ سازم۔ از استماع احوال کثیر الاختلال پریشانی و سرگردانی و فلاکت و ہلاکت او نہایت غم و غصہ سراپائے خاطر میگیرد و بلکہ لذات جسمانی ہم تلخ شدہ۔

وا اسفا قطع نظر از عزت و شان و شوکت سلطانی و شاہزادگی ہزار افسوس کہ آن فرزند سادہ لوح را بر جوانی خود ہم رحم نیامد و بر اہل و اطفال خود مہر نکردہ خود را بہ بدترین حالت در قید و حبس راجپوتان بدنہاد و بہائم صورت سباع سیرت در انداختہ ہمچو گوے بچوگان اختیار گواران افغانان و خیزان و گریزان ہر طرف چرخ میزند از انجا کہ عاطفت پدری نسبت بحال فرزندان ازلی است ہرچند ازان فرزند تقصیرات عظیم سر زدہ نمیخواہم کہ در خور کردار سزا رسد۔

گرچہ پسر آلودۂ خاکستر است سرمۂ چشم پدر و مادر است

گزشت آنچہ گزشت الحال ہم اگر برہنمونی بخت از کردار ناہموار خود پشیمان گردیدہ بملازمت مشرف شود قلم بر صفحۂ زلات و تقصیرات او قلم عفو کشیدہ آید و عنایات و نوازشات کہ در خیال نگزاریدہ باشد در بارہ او جلوہ ظہور گیرد۔ ہرچند ظہور عنایت را شرط حضوری لازم نیست

بقیہ نوٹ (صفحہ ۱۲۰) بھی ہوا اور عصہ بھی آیا مگر ساتھ ہی اس کے مقابلے میں فوج کشی یا معرکہ آرائی کر نا بھی کسرِ شان تھا اس لئے حکمت عملی سے کام لیا اور ایسی تدبیر نکالی کہ راجپوتوں کی فتنہ پردازیوں اور شاہزادے کی ابلہانہ غرور و نخوت کا وعدہ خاتمہ ہوگیا اور چونکہ اس موقعہ پر شہنشاہ کے ہتیار قلم نے پولیٹیکل تلوار سے زیادہ کام کیا تھا اور صرف ایک پرچہ کاغذ نے راجپوتوں اور شاہزادہ محمد اکبر کی امیدوں پر پانی پھیر دیا تھا اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ شہنشاہ اور شاہزادے کی اُس دلچسپ مراسلت کو بلفظہٖ درج کردیا جائے یہ مراسلت ظہیر الانشا صفحہ (۵۴ تا ۶۰) اور تاریخ پالن پور مصنفہ سید گلاب میاں صاحب جلد اول صفحہ ۱۸۵ تا ۱۹۲ پر مندرج ہے۔ یہ ایک جواب اورنگ زیب نے اس طریقے سے روانہ کیا کہ

براہ راست راٹھوروں کے ہاتھ میں پہونچا وہ سب اس مضمون سے واقف ہوتے ہی گھبرا گئے اور اُن کے دلوں میں شاہزادے کی طرف سے ایسی بدگمانیاں پیدا ہوگئیں کہ اس کو اپنے ساتھ رکھا یا اس کا ساتھ دیا خلاف مصلحت سمجھ کر کسی حیلہ سے سمبھاجی راؤ والی سیوا کے پاس بھیج دیا شاہزادہ چند روز وہاں رہا لیکن آخر کار مرہٹوں کی طرف سے مایوس ہو کر شاہ ایران کی حمایت کے بھروسے پر سیستان چلا گیا اور وہیں مرگیا۔ مفتاح التواریخ میں لکھا ہے کہ شاہزادہ اکبر کی لوحِ مزار پر یہ حسرت ناک شعر کندہ ہے۔

ارچلے چرخ وارثے جہری اورنگ زیب برو اکبر آرزوئے تخت ہندستان بگور } یہ واقعہ قریب ۱۱۰۷ھ ۱۶۹۵ء کا معلوم ہوتا ہے یہ مراسلت بھی اس سے کچھ پہلے کی ہوگی ۱۲

اما چون طشت رسوائی آن فرزند از بام افتاد و صدایش بگوش خاص و عام رسید انسب آنست که یکمرتبه خود را بحضور رسانیده ننگ این بدنامی از سر خود ساقط سازد و جبونت که سر کردۂ انجاعت بود رفاقت و ہمراہی کہ باو ادا شکوہ نمودہ از غایت اشتہار محتاج بیان نیست آن فرزند با عتقاد و گفتار آنہا ہر سودائے خام کہ بخیتہ باشد. خبر پشیمانی نتیجہ دیگر نخواہد دید یقین داند زیادہ توفیق رفیق اوراہ راست نصیب باد۔

(۸۳) نقل عرضداشت شاہزادہ محمد اکبر

درجواب ہمیں فرمان بپادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نوشتہ

حضرت قبلۂ کونین و کعبہ دارین۔

عرض ــــــــــــــــ می رساند

اصغر ترین فرزندان محمد اکبر لوازم عبودیت تقدیم رسانیدہ بموقف عرض فرمان والاشان کہ نامزد اصغر ترین فرزندان گردیدہ بود در خوشترین زمان و نکوترین آوان پر تو ورود فرمود آداب فرمانبرداری بجا آوردہ سواد ش را چون سرمہ در بصر بصیرت کشیدہ واز مضمون عنایت مشحونش مطلع گردیدہ دیدۂ دل را نورانی ساختہ آنچہ بقلم نصائح رقم حمت شیم مہر سے چند تر داشش یافتہ بود در جواب ہر باب شرحی مختصر معروض میدارد۔

چون نفس الامر است اگر بانصاف نزدیک شود دور نخواہد بود۔ مرقوم شدہ بود کہ باید دولت و اقبال اورا از ہمہ فرزندان عزیز میداشتم و از راہ بے سعادتی خود از ین نعمت عظمٰی بے نصیب بودہ خود را در طوفان بے تمیزی افگندہ۔ خدیو صورت و معنوی سلامت چنانچہ رضا جوئی و خدمت پدری پدر بر ذمہ پسر لازم است پرورش و تربیت و خیر خواہی حال و مآل و حقوق چند بر ذمہ پدر ہم از پسر است المنت للہ کہ تا این زمان از لوازم عبودیت و اطاعت مقصر نگشتہ و عنایات آنحضرت را تا کجا شرح دہد از ہزار یکے و از بسیار اندکے گزارش میدہد کہ رعایت و حمایت فرزند کوچک پیش نہاد پدر بزرگوار ہمیشہ و ہمہ جا مقدم است و حضرت کہ برخلاف این بجانب ہمہ فرزندان بے التفاتی فرمودہ پسر کلان را بخطاب شاہی نامزد فرمودہ ولیعہد خود گردانیدند

این معنی از کدام عدالت و انصاف توان شمرد۔

در حال بدر حق فرزندان مساوی است یکے را برافراختن و دیگرے را برانداختن کدام شرط دین و آئین است این بادشاہ حقیقی حکیم مطلق دیگر است کہ در کارخانہ قدرتش و حکمتش چون و چرا را راہ نیست نواختن و برانداختن وابستہ حکم اوست کہ لایخلو عن الحکمۃ[1] لیکن سبحان اللہ شریعت منشی و حقیقت گزینی و معرفت بینی حضرت بر عالم و عالمیان ظاہر است۔ ع تا دوست کرا خواہد و میلش بکہ باشد۔ درحقیقت مرشد و ہادی این راہ حضرت اند۔ راہے کہ حضرت خود بدولت پیمودہ باشند چگونہ بے سعادتی توان گفت۔

پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

فرزند خلف آنست کہ قدم بقدم بر طریقۂ پدر باشد وَاِنَّا عَلٰی اٰثَارِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ[2]۔

ع میراث پدر خواہی علم پدر آموز ✦ حضرت سلامت مر وان رنج و محنت بر خود پسندیدہ اند و پادشاہان پیشین مثل حضرت صاحبقران عرش آشیانی محنت ہا انگیختہ بمقاصد مافی الضمیر کامیاب گردیدہ اند ع بر لختے نرسد آن کہ محنتے نہ کشد از جرائد تواریخ مبرہن است تا کہ رنج ظلمات نکشد لذات آبحیات نچشد آنکہ محنت نبرد ثمرۂ راحت نخورد کہ گل بے خار و گنج بے مار نباشد۔

عروس ملک کسے در کنار گیرد چست کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند

ازآن جا کہ در پئے ہر رنج راحت است لعین عنایت کارساز بندہ نواز امید واثق دارد کہ قریب الایام صورت مراد بوجہ احسن جلوۂ ظہور گیرد و پریشانی و سرگردانی بکامرانی و شادمانی مبدل گردد۔ رقم پذیرندہ بود کہ چہ سونت کہ سرگروہ آنجماعت بود رفافت و ہمراہی کہ بادارا شکوہ نمودہ بر عالم ظاہر است قول این جماعت اعتبار را نشاید الخ

حضرت بجامی در باند اما لعفر بحض نمیرسند کہ خود مغز ندارند۔ در اصل دارا شکوہ باین جماعت عناد داشت ار نتائج آن دید اچہ دید اگر از اول باینہا میساخت ہرگز کارش باین غایت نمی کشید حضرت آشیانی باین جماعت رابطہ خویشی موکد کردہ بتقویت اینہا ملک ہندوستان بضبط و ربط در آوردہ اند و این جماعت آنست کہ مہابت خان باعانت اینہا حضرت جنت مکانی را

---

[1] پوری عبارت یوں ہے فِعلُ الحَکیمِ لَا یَخلُوا عَنِ الحِکمَۃِ۔ حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا ۱۲

[2] اور میں تو انہیں کے آثار سے ہدایت یاب ہوتا ہوں ۱۲

درحیطهٔ اختیار خود درآورده و از شجاعت اینها ظاهر است که حضرت خود بدولت در دار الخلافت زینت بخش
تاج و تخت بودند و راجپوتان سپهدکس که کار رستمانه بهادرانه از دست اینها بوقوع آمده بر همگنان
ظاهر و هویداست و بهمان حسونت بود که همین مهر لبست بجناب سلطنت مآب مصدر بے ادبی ها شده و حضرت
دیده و دانسته چون تاب مقاومت ندیدند اغماض فرمودند و همین حسوت بود که حضرت بچندین فسون
و فسانه دلداری نموده از رفاقت داراشکوه باز داشتند که فتح و نصرت نصیب اولیاے دولت شد
رحمت بر غمگساری اینها که از براے صاحبزاده خود سر خود را فدا می کنند و در جانسپاریها بجان دریغ نمی کنند
بادشاه هندوستان و شاهزاده هاے عالی قدر و امراے والا تبار مدت سی سالست که در تلاش سیوای
مقهور اند هنوز روز اول است و چرا چنین نباشد که در عهد حضرت وزراے اختیار و امرا ـ بے اعتبار و
سپاهی خوار و نویسنده بیکار و سوداگرے مال و رعیت پائمال هیچو ملک دکن که ولایتیست بهشت
آئین برروئے زمین چون کوه و بیابان خراب و ویران و دار السرور برهانپور که خال رخساره
عالم است تلف و تاراج و اورنگ آباد که بسبب همنامی حضرت ممتاز از همه شهرهاست از آسیب
و صدمات لشکر غنیم چون سیماب در اضطراب عامل در خانهٔ غنیم بر سر رعیت ـ جائیکه چنین ستم
باشد دعاگوئی و ثناخوانی خلیفه خود چگونه مقصر نخواهند بود ـ مردم اصیل و نجیب از خاندان قدیم
گمنام و سررشته کارخانه سلطنت و مصلحت آموز دولت در کف اختیار مردم اراذل و اسافل
انام جولاهه و بافنده و صابون فروش و جاروب کش خیره گردد و بپیراهن فراخ و خرقهٔ دغل در بغل
و دام شیطان بنام تسبیح در دست گرفته مسائل چند برزبان می رانند و حضرت آنها را مصاحبان
و مقربان و دمسازان همرازان چون جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اعتبار نموده اختیار خود را باعتبار
آنها میگذارند و آن گندم نمایان جو فروش باین وسیله قابو جسته کبوتر را پر سرخاب
و کاه را کوه مینمایند ـ

بدورِ شاهِ عالمگیر غازی ۔۔ شده صابون فروشان صدر و قاضی
بود جولاهه هم بافنده را ناز ۔۔ که در بزم ملک هستند همراز
اراذل باشده آن دستگاهے ۔۔ که فاضل پرورش جوید پناهے
بدست جاهلان آن دستمایه ۔۔ که هرگز عالمان را نیست پایه
معاذ الله ازین دورِ پرآشوب ۔۔ که تازی از خران باشد لگدکوب

حکم لاپا در هوا انصاف و تمیز خود عنقا متصدیان سرکار تجارت و سوداگری اختیار نموده که قدبات بندر

میخرند و لغرض فاحش میفروشند و ہر کہ نمک می خورد نمکدان را می شکنند نزدیک ہست کہ در بنیان سلطنت رخنہ راہ یابد۔ چون صورت حال بدینمنوال بنظر درآمد و اصلاح مزاج مقدس را علاج پذیر ندید لاجرم عزم سلطانی برین آورد کہ ملک ہندوستان را از خار وخس ارباب تمرد و فساد مصفا ساختہ اہل علم و فضل را پیش آوردہ بنیان ظلم را منہدم سازد تا خلق اللہ آسودہ حال و فارغ البال بودہ بجمعیت خاطر در کسب کار خود باشند و بیکنامی کہ عمر ثانی و حیات جاودانی عبارت از انست بر صفحۂ روزگار یادگار ماند چہ خوش باشد کہ توفیق رفیق شود و حضرت اختیار این کار بعہدہ اصغر ترین فرزندان گزاشتہ خود بدولت متوجہ طواف سعادت مآب حرمین شریفین معظم و مکرم شوند و خلق عالم را ثنا خوان و دعاگوئے خود سازند انیہمہ عمر را کہ حضرت در تحصیل دنیا کہ از خواب بے اعتبار تر و از سایہ ناپائدار تر است صرف نمودہ اند اکنون وقت آنست کہ توشۂ عاقبت بہم رسانند تا کفارۂ کردار سابقہ کہ بطمع این دنیائے ناپائدار با پدر بزرگوار و برادران کامگار در عالم جوانی واقع شدہ وا رفع شود۔ ؎

ای کہ ہشتاد رفت و در خوابی مگر این پنج روز دریابی

وانچہ از مواعظ و نصائح خامۂ مبارک را تکلیف شدہ ہست نازم برین جرأت اَتَأمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ ؎

رباعی

تو بجائے پدر چہ کردی خیر تا ہمان چشم داری از پسرت
ای کہ واعظ بہر دم آموزی انچہ گوئی بخلق خود بنیوش
خویشتن را علاج می نکنی مارے از پندِ دیگران خاموش

و آنکہ درباب آمدن مرقوم بود ہر چند در آمدن سراسر سعادت خود است لیکن بمقتضائے خوردسالی و قصور اولوالعزمی ہائے حضرت کہ با پدر و برادراں چہ معاملہا بعمل آمدہ اند البتہ توہمات این معتوب بے سبب بجائے خود تواند بود اگر خود حضرت اقدس و اعلی مع الخیر قدم رنجہ فرمایند آنہمہ توہمات باطمینان مدل و اطمینان مدل خواہد شد۔ ؎

ما بدان عتبۂ عالی نہ توانیم رسید ہاں مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

بعد تشریف آوری کہ اطمینان دلی حاصل خواہد شد بامتثال اوامر شاہنشاہی بجان منت خواہد بود تا دران حال۔ ؎

گر کشی ور جرم بخشی روئے بر آستانم — بندہ را فرمان چہ باشد ہر چہ فرمائی بر آنم

زیادہ حدِّ ادب آفتاب سلطنت تابان باد فقط

(۸۴) نقل تحریر دستخطی بمہر دستی و دو قلم عالمگیر بنام شاہزادہ محمد اکبر

فرزند دلبند لختِ جگر بجان برابر بالقائے مواعید مخفیہ مستظہر بودہ بداند

آنچہ عذرات معروضات جلی در عریضہ خفی بقلم سپردہ بودند چون بمصلحت و اجازت ما بود معاف

و برائے آیندہ اجازت ۱ اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ ۱ اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ آنچہ ترغیب مِنْهُمْ[۲] بود بحکم مصلحت بود

در آنہم معذور داشتیم کہ برائے غافل کردن آن وحوش سیرتان عین مناسب و مصلحت بود بارے الحمد للہ

کہ آن مضمون تفہیم سینہ بسینہ کہ در تسبیح خانہ بپدر کہ سپردہ بودم بخوبی ادا کردند آنچہ درباب ولیعہدی بجلدوئے

آن وعدہ بود انشاء اللہ تعالیٰ بعد رسیدنِ کار بمدعا بوفا خواہد رسید مگر از کم عمری و ناتجربہ کاری

آن لختِ جگر بسیار دم در خوف و رجا و دست بدعا ہستم نشود کہ صید بدام افتادہ دم خورد و تار رسیدن

افواج اطراف و دیگر برادران خود در ہمین مغالطہ غافل باید داشت تا وحشیان صحرائی دم نخورند

کہ اینجا ہم عزیمت خود مع برادران و والدۂ شما و اہل و عیال شما بتمنائے دیدار آن لخت جگر

مشہور کردہ شد و متا رسیدن آنجا با تمام فوج ہمراہی برادران شما ہمان مصلحت است کہ آن

نورِ چشم نوشتہ بودند و آنچہ دیگر افسران معہود دہنی را کہ شریک این مشورہ بودہ اند بوعدہ ہائے

ما بشارت مستظہر نمودہ اند آن ہمہ وعدہ ہائے آن نورِ چشم عین از زبان ماست و استعفائے سوء ادبی

قلمی و زبانی و استجازت آیندہ کہ نمودہ اند چون محض مصلحت است بخوبی اجازت و معاف است و عذری

کہ درباب وصلتِ ناجنس نوشتہ اند اگرچہ نادرست است الا بشرط رضائے والدۂ جلیلہ

---

[۱] حکم کے آگے ادب کا پاس نہیں کیا جاتا تم کو جو ہم کہتے ہیں وہ کرنا چاہیے ۱۲

[۲] انہیں لوگوں (کی ترغیب) سے ۱۲

منکوحہ شما تلافی ایں امر ستگ نبرا متیوا ندشد مگر ابن لفظ قطعی ہم پیش نظر باشد وَاِنْ لَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَۃً وا ایہم درخاطر باشد کہ ؎

آب چوں در روغن افتد نالہ خیزد از چراغ　　صحبت ناجنس باشد ثمرۂ آزار ہا

مگر اینکہ بالفعل اگر بنظر غفلت دیہی آں زمرہ قدر و منزلتش مصلحت کار افزوده اند روا داشتہ شد بر وقت فہمیدہ خواہد شد۔

(۸۵) نقل سند منجانب نواب کمال الدین خاں صاحب

بنام اہلیہ سید صاحب گیلانی

(مہر: پادشاہ غازی خانہ زاد عالمگیر کمال الدین خان)

ہو الغنی متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت امید وار بوده بدانند

چوں موازی پنجاہ بیگہ زمین پختہ بگز الٰہی در سواد موضع جمورا عملہ پرگنہ مذکور از ابتدای فصل خریف ۱۱۰۳ھ یکہزار یکصد و سہ ہجری بنام قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی حسب ضمن مرحمت شد۔ باید کہ آراضی مرقوم را بحدود مفصلہ ذیل تبصرف مشار الیہ واگذارند بوجہے من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند درینباب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ چار دہم شہر رجب المرجب ۱۱۰۶ھ ہجری مص

(نوٹ) حضرت شہاب الدین سید احمد صاحب گیلانی شاہ آبادی بڑے بزرگ تھے آپ کا سلسلہ نسب چودہ واسطوں سے حضرت غوث الثقلین تک پہونچتا ہے آپ بہت بڑے ادیب تھے آپکے بزرگوار سید ابو اسحٰق ابراہیم شہر حامہ ملک عرب سے ہندوستان تشریف لائے یہ زمانہ شاہجہاں بادشاہ کا تھا۔ بادشاہ بڑی عزت و احترام سے پیش آیا۔ غرض کہ آپ شاہی دربار میں نہایت سربلند ہوئے شہزادہ محمد شجاع آپ کا بہت معتقد تھا۔ دس برس آپ ہندوستان میں رہے مگر آب ہوا ناموافق ہونے سے اپنے وطن کو چلے گئے اور ۱۰۶۸ھ تک وہیں رہے پھر دوبارہ آپ ہندوستان آئے تو شاہجہاں کا عہد ختم ہو چکا تھا اور اورنگزیب تخت نشین تھا آپ اورنگ آباد دکن تشریف لے گئے اور یہاں آکر وہیں آپ نے ۱۰۸۶ھ میں انتقال فرمایا اور محلہ بیگم پورہ مشہور بہ دار التشفا میں آسودہ ہیں سید ابو اسحٰق کے انتقال کے بعد آپکے فرزند شہاب الدین سید احمد صاحب ۱۰۹۰ھ میں حماۃ سے اپنے چچا ابو الحسن سید علی کے ساتھ ہندوستان آئے نواب لبریاں کے انتقال کے بعد جب نواب کمال الدین خاں کو شاہ آباد کی آبادی منظور ہوئی تو حضرات سادات کے سلسلے میں نواب صاحب نے بادشاہ سے سید صاحب اور قدم مبارک ملنے کی استدعا کی بادشاہ نے سید صاحب کو نواب صاحب کے ساتھ جانے اور وہاں جا کر آباد ہونے کی اجازت دی چنانچہ آپ کا ورود مسعود شاہ آباد میں (دیکھو صفحہ ۱۲۸)

جانب پشت

موجب ضمن موازی پنجاہ بیگہ زمین بخچتہ از سواد موضع جھورا پرگنہ شاہ آباد بنام اہلیہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی مرحمت شد ۵۰ بگہ بخچتہ

حد شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حد دہورہ موضع کمال الدین پور	حد دہورہ موضع لاڈپور	حد دہورہ موضع جھورا	دہورہ موضع بلیا تالاک بدہا

بتاریخ ۱۴ رجب المرجب ۱۰۸۰ ہجری نقل بدفتر رسید ۲ رجب المرجب ۱۰۸۰ داخل سیاہہ مقرر شد

(۸۶) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام کمال الدین خان

بموجب سطور عمل نشور مطاع عمل نمایند

خانہ زاد شجاعت شعار لایق المرحمت و الاحسان کمال الدین خان بنوازش بادشاہی امیدوار بودہ بدانند ازانجا کہ قبل ازیں خدمت متعلقہ او بشیر افگن خان مرحمت شدہ حکم گیتی منقاد لازم الانقیاد نفاذ می یابد کہ بعد رسیدن ابطالی خانمذکور باید کہ آن خانہ زاد بر سبیل استعجال بخدمت فرزند بجان پیوند برخوردار نامدار اعز ارشد کامگار عالی نسب والا تبار منظور نظر حضرت آفرید گار غرہ ناصیہ دین و دولت قرہ باصرہ ملک و ملت مہبط انظار عنایت مطلع انوار مرحمت ظل جلیل القدر منیع الشان عظیم المنزلت رفیع المکان المحفوظ بحفظ بہ الحافظ الکلام المتمسک بہ متن محمد معظم بہادر شاہ کہ بہ رفتن دار السلطنت لاہور مامور شدہ بہ شتابد و جمعے کہ آن قابل الاحسان بہ آورد

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۷ :- ۱۰۹۶ھ میں ہوا۔ نواب صاحب نے کمال عقیدت کی وجہ سے اپنی صاحبزادی گل بیگم کا عقد سید صاحب سے کر دیا اور نکاح کے وقت عرض کیا کہ یہ خادمہ حضرت کے وضو کرانے کے واسطے حاضر کی گئی ہے اس سے سید صاحب کی عظمت اور نواب صاحب کی عقیدت کا پتہ چلتا ہے۔ ۱۲

نشان آستان فلک نشان ملک پاسبان براہ سدگی درگاہ آسمانجاہ ماموربود آن فرزند اعزا رشد تحویز مناصب درخور حالت و رتبت آنہا خواہد بود برطبق آن معروض مقدس اقدس خواہد گردید۔ نوردہم ذی القعدہ سال چہلم از جلوس والا تحریر یافت

بندہ اسد خان
عالمگیر بادشاہ غازی
سنہ ۱۱۰۲ھ

برسالہ کمترین فدویان

(۸۷) نقل سند معافی بنابر مصارف درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی

محمد خان شیروانی
بندہ درگاہ رحمانی
۱۱۰۷

ہو الغنی

شیخ محمد مہدی قادری

چون حقیقت استحقاق و کثرت اخراجات فقرا و درگاہ غوث الثقلین قطب الدارین بظہور پیوست لہذا موضع املیا تہ کرکا خاص عملہ پرگنہ مہرآباد سرکار بدایون من ابتدائے فصل ربیع سنہ ۱۱۰۹ وجہ نذر درگاہ مقرر نمودہ شد باید کہ فقرا درگاہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود ہا نمودہ بدعاء دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند تحریر فی التاریخ بست و دوم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۵ جلوس معلی۔

نوٹ:۔ آپ کی درگاہ پر حسب ذیل کتبہ نصب ہے۔ در سال ایک میموں در رو رسعد حس + غوث الزمان مہدی سوئے ہشت شد +

سنہ ۱ھ ۔ حلوہ شعیب ۔ سوبرعا لمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۱ جلوس ۔ دوسرا شعر بھی اس بیت کے نیچے پتھر پر کندہ ہے مگر مندمل ہونے سے پڑھا نہیں جاتا صرف ایک مصرعہ پڑھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔ ہمچو ارم تارہ بہ تاریخ سعید +

یہ سند ہم نے مآثر مطہری حصہ دوم صفحہ ۱۴۵ سے نقل کی ہے متن سند میں ۱۱۰۹ھ درج ہے اور سنہ ۲۵ جلوس عالمگیر ۱۰۶۸ھ میں تحت نشین ہوا اس میں (۲۵) ملائیں تو ۱۰۹۳ھ ہوتے ہیں۔ کہ ۱۱۰۹ھ اگر سنہ جلوس (۴۱) درست کریں تب البتہ ۱۱۰۹ھ ٹھیک ٹھیکتا ہے اسی طرح شیخ کے وصال کا سال عالمگیری (۱۱۴) لکھا ہے جس کے ۱۰۷۹ھ ہوتے ہیں کہ ۱۱۰۷ھ ہاں اگر سنہ جلوس (۱۹) ہو تو ۱۰۸۷ھ ہوگا ضرور سنہ جلوس کے لکھنے میں سہو ہوا ہے۔ ۱۲

(۸۸) نقل سند معافی منجانب نواب کمال الدین خان

بنام سید شہاب الدین سید احمد گیلانی

مہر — ہو الغنی

بافیض از شاہ عالمگیر خورد
زمان از راہ صدق
خود کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال
جاگیر بعنایت امید وار بوده بدانند - چون موازی
یکصد و پنج بیگہ زمین پختہ بگز الہی در سواد موضع ہری عملہ پرگنہ فاکور از ابتدای فصل خریف ۱۰۹۶ فصلی یکہزار
نود و شش در وجہ نذرانہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی حسب الضمن مرحمت
شد باید کہ اراضی مرقوم را بحدود مفصل ذیل بتصرف میر معز الیہ واگذارند و بوجہی من الوجوہ
مانع و مزاحم نشوند ، دریناب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ بار دہم
ربیع الاول سنہ ۱۱۰۰ ہجری مسص

جانب پشت

بموجب ضمن موازی یکصد و پنج بیگہ اراضی زمین از سواد موضع ہری عملہ پرگنہ شاہ آباد در وجہ
نذرانہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی مرحمت شد ما ۱۵ سکہ پختہ

حد بورہ موضع	حد بورہ موضع ہری	حد بورہ موضع حسن پور	حد بورہ موضع اجیاپور
سرف	عرب	صوب	شمال

(۸۹) نقل سند شیخ عبدالستار جیو

شاہزادہ رفیع القدر دلاور قدوی ۱۲ ۱۲۱۵

چون موضع بجولا و موضع املیاتہ کر کا عملہ پرگنہ مہرآباد سرکار بدایون دارالخلافت شاہجہان آباد بموجب اسناد حکام ندر حقایق و معارف آگاہ سابق در وجہ مقرر است بر طبق آن دریولا نیز مواضعان مذکور بدستور سابق از ابتدائے ۱۱۱۱ فصلی مطابق ۴۲ جلوس والاجال داشتہ شد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ مدعائے دولت ابد پیوند اشتغال بنمودہ باشند۔ نوزدہم ماہ ربیع الاول ۱۱۱۵ھ

(۹۰) نقل سند نواب کمال الدین خان عرف رستم خان بنام ہمشیرہ خود

ہو الغنی

محمد رستم خانہ زاد عالمگیر بادشاہ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد بحال جاگیر بعنایت امید وار بودہ بدانند

چون باغ موضع مرید ابور عملہ پرگنہ مذکور از ابتدائے فصل خریف ۱۱۱۲ف یکہزار و یکصد و دوازدہ فصلی بنام ہمشیرہ مقررہ دادہ باید کہ باغ مذکور بتصرف مشار الیہا واگذارند کہ محصول آنرا سال بسال در قبض و تصرف خود بیاہنید بوجہے من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند دریناب تاکید تمام دانستہ حسب السطور بعمل آرند۔

تحریر فی التاریخ چہاردہم شہر ربیع الثانی ۱۱۱۶ھ

نقل بدفتر رسید۔

نوٹ:۔ شیخ عبدالستار صاحب بھی عظمت مآب اور دی توقیر پیر رہے تھے دو سو مگہ زمین کا پروانہ نواب کمال الدین خاں نے آپ کے نام لکھا ہے اور آپ کی مقدرت کا یہ حال تھا کہ نواب محمود خاں اکثر آپ سے قرض منگوالیا کرتے تھے چنانچہ ایک بار سات ہزار روپئے جو آپ کے یہاں سے منگوائے تھے اُن کے متعلق ایک رسید موجود ہے۔ ۱۲

(۹۱) نقل فرمان بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر بنام محمد تراب ولد جلال الدین

مہر
بادشاہ
اورنگ زیب

مہر میں معمولی نام سلاطین سابق کے ہیں جو کئی فرمانوں میں لکھے جا چکے ہیں۔

درینوقت میمنت عنوان فرمان والاشان واجب الاذعان صادر

کہ خدمت چودھری پرگنہ مسوی سرکار لکھنؤ مضاف بصوبہ اودھ بہ محمد تراب ولد جلال الدین کہ از اباعن جد خدمت مذکور سرانجام می نماید برطبق پیشکش من ابتدائے فصل خریف تخاقوی ئیل حسب النفس مقرر گشتہ باید کہ اوراچودھری درست پرگنہ مذبور سرگرم کارگردانند ودست تصدی مشارالیہ درامور مضافہ این خدمت قوی مطلق شناسند کہ کما ینبغی بلوازم و مراسم آن خدمت قیام واقتدام نمودہ دولت خواہی وآباد انکاری واستمالت رعایا وافزونی زراعت مساعی جمیلہ بکار بردہ دقیقہ از دقایق آن نامرعی نگذارد ومحال را موافق تشخیص این قبولیت رعایا فصل بفصل سال بسال بیباق ساختہ بگماشتہ جاگیرداران وکروریان وغیرہ حکام پرگنہ مذبور رجوع بودہ بدعتے احداث نہ نماید ورعایا وبرایا دیگرے را از حسن سلوک راضی داشتہ پیرامون تغلب وتعدی نگردد وسوائے رسوم مقرری چیزے از مال سرکار متصرف نشود واز کسے طمع وتوقع نکند ومثل قانونگویان وزمینداران ومقدمان ومزارعان رعایا وغیرہ ان محال آنکہ سخن حسابی وصلاح وصواب دید او بیرون نروند۔ چہاردہم شہر رجب سال چہل ونہم از جلوس والا واشرف تحریر یافت۔

مہر امیر الامراء
بندہ عالمگیر بادشاہ

تاریخ بست ونہم شہر شعبان سنہ ۴۹ جلوس
موافق سنہ ۱۱۱۶ ہجری داخل دفتر نمایند

(۹۲) خطِ شاہِ ایران

بادشاہِ ایران کا آفسونِ الزامی خط

نامہ سلیمان بادشاہ ایران کہ بہ عالمگیر اورنگ زیب فرمان روائے ہندوستان نوشتہ :- ستایش آفریں جہان آفرینے را کہ از یک سخن گل نہ فلک را باانجمن انجم بچرخ آوردہ ہفت طبق زمین را بہ ایں ہمہ وقار و تمکین بر روئے آب ساکن گردانیدہ و از قطرۂ آبی صورت انسان را کہ اشرف المخلوقات است از نہاں خانۂ بطون بشہرستان ظہور جلوہ گر ساختہ و بہ محض عنایت بے غایت خلعت فاخرۂ خلافت را در بر سعادت پرور ما پوشانیدہ زمام التیام و انتظام طبقات انام بدست اختیار و قبضۂ اقتدار ما سپردہ پس انصاف آن ست کہ ما نیز قدر ایں عنایت حاصل دانستہ مصداق اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ با خلق خدا بہ اخلاص سلوک نمائیم و ہر گاہ ستم رسیدگی و شکستگی احوال مغلوبان و مظلومان ظاہر شود تعلل و تغافل را بر کنار نہادہ برانیست و پرداخت قلوب دردمندان شرائط مساعی بتقدیم رسانیم درین ایام از تقریر صادر و وارد بظہور پیوستہ کہ در ممالکِ ہندوستان اکثر جا مفسدان سرکش آن سلیمان وش را ناتوان و بے سرانجام پنداشتہ غبار آشوب بلند ساختہ اند و بعضے از ممالک را در تصرف آوردہ متوطنین و مترددین آں ولایت را تصدیعہ می دہند سر کردۂ آنہا سیوا نام کافریست کہ ہیچ کس ساسائے نام و نشان او نبودہ الحال بے سرانجامی سامی باعث سرانجام آں گمنام شدہ خروج نمودہ اکثر قلعہ جات کوہ شکوہ بہ تصرف خود آوردہ سپاہ آں سلطنت پناہ را بزیر تیغ بے دریغ کشیدہ بسیارے را اسیر نمودہ ملک را تاراج کردہ دعوی ہمسری بہ آن والا دودمان دارد و آں خلافت مآب پدر گری را عالمگیری نام نہادہ از کشتن برادران کہ وارث ملک بودند خاطر جمع کردہ سر رشتۂ قدر دانی و جہانبانی و داد و دہش را از دست دادہ بصحبت جماعتے کہ افسون خوانی و وسوسۂ شیطانی را شیوہ حق دانی می پندارند مشغول اند و در ہر کار سر دو تماماً خنہ بحیلہ و فریب بازی سردہ اند الحال کہ معرکۂ مردانگی پیش آمد متشدد و مضطر گشتہ بدیہہ مفسداں و ضبط ہندوستان از احاطۂ مقدور ایشان بیرون است ازانجا کہ بعنایت الٰہی و امداد دائمۂ معصومین نورین در ماندگان شیوۂ دودمان ما است اعانت آں سلطنت پناہ منظور است چنانچہ از امداد جد ما ہمایوں بادشاہ بازیہ

(نوٹ) یہ مراسلت راقم کو ایک پرانی قلمی کتاب سے ملی ہے- ۱۲

ہندوستان مسلط شدہ بودند و نذر محمد خان والی توران چراغ دولت خود را از فروغ کوکب بخت ما باز روشن ساختہ دریں ولا کہ آن وارث تخت ہمایون را در ماندگی رو آوردہ ہمت و غیرت سلطنت جہان اقتضائی کند کہ ما خود بنفس نفیس با سپاہ ظفر پناہ بیاوری وارث آن سروری متوجہ شویم و بملاقات یکدگر کہ آرزوی دیرینہ است محظوظ گردیم و آں اشرار غریب آزار را بتیغ شمشیر ذوالفقار کردار سزا دادہ رعایا را از مفسدان نجات بخشیدہ دعاگوئے خود گردانیم اللہ تعالیٰ از ناہمواری روزگار در امان داراد والسلام۔

(۹۳) جواب خط اورنگ زیب کی طرف سے

اورنگ زیب کا

ڈلیفنسو (تردیدی) جواب

جواب نامۂ مسطور کہ اورنگ زیب نوشتہ

سبحان اللہ قدرتیکہ جمیع ذرات ہستی و موجودات بلند و پستی پرتو آفتاب عالم تاب ذات اوست و نقش و نگار صفحۂ روزگار امواج دریائے بے کنار صفات اوست **بلیت**

خود از درون و برون جلوہ کردو من بمیان + چو سایہ محو شدم گرد سو چراغ آمد

اما از انجا کہ کارخانۂ حکمت بہ مصلحت متضمن است حجاب روابط و اسباب بر چشم عالمیان انداختہ خود را از نظر ظاہر بینان محجوب ساختہ و برگزیدگان خود را در خلوت سرائے خود راہ دادہ دیدۂ دل ایشان را از جمال خود روشن می سازد و صفحۂ خاطر عاطر آنہا از التفات بسوئے اغیار پاک گرداند تا سخنان رد و قبول و آفرین و نفریں عوام کالانعام گردیدہ خرد از نور تحقیق بے نصیب است مستغنی و بے پروا می سازد ع چراغ مہر را غم نیست از باد۔ الحمدللہ کہ از آغاز صبح شعور تا این ایام کہ نہایت ارتفاع آفتاب رشد است در باطن حق مواطن ما غیر از حق شناسی و رعایت ارباب اسلام و ہدم بنیان کفر و ظلام دیگر نگزشتہ و مدام از لذات نفسانی احتراز داشتہ با دشاہی را یا سبانی خلایق کہ امانت خالق اند دانستیم و بمقتضائے رعیت پروری و عدالت گستری حصول مبلغی کہ مقدار آن از اندازۂ شمار بیرون نیست و از قدیم الایام در ممالک محروسہ بصیغۂ زکوۃ و راہداری و نگاہبانی وغیرہ کہ در سرکار مواخذ می شد و باعث علت تکلیفات کلی بحال سوداگران و مسافران و اہل حرفہ می رسید بیک قلم معاف فرمودیم اکنون جماعت مذکور

آسودہ خاطر بودہ زبان خود را بدعاے دولت سرگرم می دارند واز برکت این نیت ہر ارادۂ کہ مکنون خاطر بود بوجہ حسن جلوہ ظہور نمود وہر کس جانب دولت خداداد ما بد دید نقش ہستی اوا ز صفحۂ روزگار زود زایل گردید شاہد حال این معنی حرکت پدر شماست کہ قدر عافیت ندانستہ گامے چند برا فراشتہ بود کہ خار ناکامی در پاے او شکست واز عمر وجوانی بے بہرہ رفت احسانہا حضرت صاحبقرانی درباره بزرگان شما بر پیش طاق روزگار ثبت است راہ ناشکری رفتن در راہ چاہ کندن ست چون نتائج حسن نیت را پایان نیست اکنون بمطلب گرائیدہ می شود مکتوب مرسلہ کہ نگاشتۂ دبیران تنگ حوصلہ ونشیان کم ظرف بود ورود نمود ہمان وقت بخاطر رسیدہ بود کہ چندے از یردلان را برباد پایان اندیشہ رفتار صرصر کردار کہ از سرعت سیر چون آفتاب در نیم روز بشام می رسند سوار کردہ با جمعے از تیراندازان کہ پیوستہ پیغام قضا در ترکش نشان آرام گزین وپیک اجل درخانہ کمان آنہا گوشہ نشین است بسوئے آن والا دودمان رخصت فرمائیم تا جواب مکتوب بد اسلوب بزبان شمشیر خون ریز ادا نمایند اما رعایت خاندان نبوی ومروت موروثی وتوجہات صاحبقرانی نگزاشت کہ بمحض لغزش زبانی کہ نتیجہ خوردسالی و نادانی است یکبار سررشتۂ روابط قدیم گسیختہ شود لہذا درجواب نامہ فہرستے از دفاتر احوال خود نوشتہ می شود این کہ از کشتن برادران وبے وجہی اعلی حضرت مغفرت مرتبت رقم پذیر خامہ ساختہ بود بر ہمگنان ظاہر وباہر است کہ داراشکوہ پاس دین مبین نکردہ آوارۂ بادیہ گمراہی بود وہمیشہ کمر عداوت با اہل اسلام وامراے عظام بتخصیص مابرادران حقیقی بستہ می داشت وہمچنین شجاع از غرور در حضور پدر ہوس تخت نشینی کردہ بقصد برادران لشکر کشی نمودہ مراد بخش از بادۂ غفلت مدہوش بودہ ہنگامۂ ظلم وبیداد گرم می داشت ما بتوفیقات ربانی بچندین جنگ وجدل کہ کارنامۂ اولوالعزم تواند بود ہر متعدی را بمقتضاے شریعت غرا سزاے واجبی دادیم واعلی حضرت از مہر پدری روادار کردار ناہموار آنہا بودہ آخر الامر از مشاہدۂ حال نکبت مآل آنہا تارک السلطنت شدہ اورنگ سلطنت را کہ بعنایت الہی از روز ازل بنام نامی ما زینت یافتہ بود ما را خلف الصدق دانستہ بخشیدند خدا شاہد حال این معنی است وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا این ہمہ محض براے رضائے خدا وہدم بنائے جفا کردیم اگر متر سمان روزگار کہ دیدۂ ظاہر وباطن آنہا از فروغ

خرد و وراست سخنان ے اصل شہرت و ہندچہ نوان کرد ؎

بعذر وتو بہ توان رستن از عذاب خدائے ✤ ولیک می نتوان از زبان مردم رست

واین کہ از شورش سیوا قلمی بود عجب است کہ این قسم مقدمات در مجلس آن خجستہ خاندان ندکور می شود قطع نظر از آن کہ ایشان از صغر سن و خورد سالی کہ موسم نادانی است بہرہ از دانش و بینش نداشتہ باشند دران ولایت قحط دانش مندان واقع است و پیش ایشان کسے نیست کہ نظر بر حالت و منزلت داشتہ بسخن معقول پردازد ہر گاہ لشکر ایران و توران را یارائے آن نباشد کہ با فواج بحر امواج دم مساوات تو اند زد سیوا و سوائے او داخل کدام حساب است واگر دزدان موش پیشہ در سوراخ بیابان و کوہستان جائے گرفتہ پیشہ دزدی پیش گرفتہ باشند چہ عجب ؎

گرچہ مگس زور دو بازو نمود ✤ طعمہ سیمرغ نخواہند بود

لایق آنست کہ در آغاز و انجام ہر کار لوازم ہوشیاری و دور اندیشی بظہور آورند در خاطر دریا مفاطر می رسد کہ شور بختان فرنگ کہ باعث آزار رہ نوردان ایران می شوند کشتی سکونت آن گروہ را در گرداب ہلاکت اندازیم و پرتو رایات ظفر طراز بر ساحت آن دیار انداختہ بہ ملاقات یکدگر خوش وقت گشتہ متوجہ مقصود شویم ہمیشہ در خور نیست کامیاب باشند۔[1]

---

[1] ان دونوں خطوں میں کوئی تاریخ درج نہیں ہے۔ ۱۲

(۹۷) سند محمد معظم شاہ مہری شاہ عالم بہادر بادشاہ

بنام باسدیونایک

سند محمد معظم شاہ سنہ ۱۱۲۱ھ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ شانہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان لازم الاذعان صادر شد کہ خدمت سردیسکہ وسرد یسمکی پرگنہ حویلی فیروزنگر وغیرہ عرف رائچور صوبۂ دارالظفر بیجاپور ومظفر نگر مارند پور با رسوم وانعام دیہات ورسبت ولوازم حسب الضمن بنام باسدیونایک زمیندار کہ بلوازم ومراسم آن خدمات کما ینبغی پرداختہ دقیقہ از دقایق نیکو خدماتی نامرعی نگزارد وآباد داشتہ پیرامون اخذ ابواب ممنوعہ نگردد وزیادہ بر رسوم وانعام ولوازم کہ مقرر شدہ باید کہ حکام ومتصدیان مہمات ومشرفان وجاگیرداران وکروڑیان حال واستقبال کو سردیسکھ وسرد یسمکی محالات مسطور مستقل دانستہ رسوم وانعام ولوازم باز دارند وجمیع الوجوہ بعوارض سلطانی وتکالیف دیوانی معاف دریناب ہرسال سند مجدد نطلبند اندرین باب قدغن بلیغ دانند سال سوم از جلوس مبارک تحریر یافت۔

(بر پشت سند مذکور)

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز دوشنبہ ۲۷ ربیع الاول سنہ ۳ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۲۱ ہجری مطابق ۱۹ خورداد ماہ بر رسالہ امارت وایالت پناہ وشہامت دستگاہ عہدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان باعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط

اعطاف بیکران خانہ زاد شجاعت نشان صمصام الدولہ باقر بیگ
بخشی الملک امیر الامراء بہادر نصیر جنگ سر سردار نایب اعتقاد و
خلافت و فرمانروای اعتماد سلطنت و کشور کشائی مہد قواعد
معدلت منتظم امور خلافت عقدہ کشائے معاقدین و دولت سپہ
آرائے معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر طلب
انجمن سرائے محفل خلیفہ منہجب نسخہ دانش و بینائی صاحب رائے
عالم زرائے دستور وزرائے ممالک مدار برہان وکلائے ذوی الاقتدار صاحب
الشوکت والعظمت والاحتشام واجب العز والشرف والاحترام
قدوۂ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے اعظم الشان رکن السلطنۃ
العلیہ معتمد السلطانیہ عمدۂ فدویان شجاعت نشان زبدۂ یومیان
رفیع الشان ناظم و منازم ملک مال ناتج مناہج دولت و اقبال
اسوۂ اعاظم وزراجلۃ الملک مدار المہام معظم خانخانان بہادر ظفر جنگ
وفادار نوبیت واقعہ نگاری خانہ زاد درگاہ آسمانجاہ محمد میر قلی میگرود
فرد از دفتر تقسیم رسید کہ بعرض مقدس رسید کہ باسدیو نایک زمیندار
چندن کیرا وغیرہ با جمعیت شایستہ بافواج بادشاہی در جنگ مقاہیر
و مفسدان پرگنات سرکار فیروز نگر وغیرہ بقا در زمینداری با فوجداران
و زمیندار مذکور ہمیشہ جنگ و جدال مینمایند و اُستاد عادل خان
بدست دار و امیدوار است سر دیسکہی و سر سر دیسکہی محالات در بست
سرکار فیروز نگر عرف رایچور من صوبہ دار الظفر بیجاپور و منظفر نگر عرف
رلی کھیڑ صوبہ محمد آباد بار سوم و انعام دیہات و لوازم آن موی الیہ
سرفراز گردد تا بہ جمعیت خاطر مفسدان را تنبہ واقعی نمودہ بندوبست
آنجا از قرار واقعی نماید حکم والا صادر شد کہ بدستور عہد حضرت ہر کہ دیدہ
و دانستہ حکم آن صادر شود سند فرمان والا دہیہ والاسند دیوانی کافی
است موی الیہ مدے خدمات جانفشانی نمودہ از دست مقاہیر
و مفسدان آن ضلع بندوبست و آباد داشتہ و مصدر خدمات نمودہ

در باب عظام فرمان والا صادر شدہ اول حکم جہان مطاع آفتاب شعاع شرف اصدار یافت کہ دیدہ و دانستہ باو فرمان والا عطا نماید کہ باو ممنون بر الطاف شاہی بخاطر جمع بندوبست محالات بواقعی نماید واقع ۱۲ صفر سنہ ۱۳ جلوس۔

بموجب یادداشت قلمی شد شرح خط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعی است

شرح خط امارت و ایالت پناہ بسالت و شہامت دستگاہ عمدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط اعطاف بیکران خانہ زاد شجاعت نشان صمصام الدولہ باقر بیگ بخشی الملک امیر الامرا بہادر نصیر جنگ سر سردار نایب اعتقاد خلافت و فرما نروائے اعتقاد سلطنت و کشور کشائے عہد قواعد معدلت منتظم امور خلافت عقدہ کشائے معاقد دین و دولت سپہ آرائے معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر طلب انجمن سرائے محفل خلیفہ منہجب منسجم دانش و بینائی صاحب رائے عالم آرائے دستور وزرائے ممالک مدار برہان وکلائے ذی الاقتدار صاحب الشوکت والعظمت والاحتشام واجب العز والشرف والاحترام قدوۂ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے اعظم الشان رکن السلطنۃ العلیہ نظام الملک آصف الدولہ آنکہ صاد شرح خط سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ عمدۂ فدویان شجاعت نشان زبدۂ یومیان رفیع الشان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال اسوۂ اعاظم وزرا جملۃ الملک مدار المہام معظم خان خانخانان بہادر ظفر جنگ وفادار آنکہ بعرض کہ رسانید شرح خطار فعت و

واقعہ بست و ششم ماہ ذی الحجہ ۱۱۸۳ سنہ ۱۲ جلوس مبارک
بمطابق تفصیل ۱۱۸۲ فصلی در دفتر ثبت
[illegible]

عوالی پناہ لایق العنایتہ والاحسان اخلاص خان ۲ آنکہ بتاریخ ۱۱ر جمادی الاول ۱۱۲۱ھ بخشی الملک امیر الامرا بہادر نصیر جنگ بیرم دار نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشور کشائی۔

بتاریخ ۲۶ر جمادی الاول سنہ
تقلید فرمودہ مفصلے رسید
علام محمد

فرد این بدستخط خاص ملفوف بہ مہر خواص خان بدفتر معلی رسید
موجب فرد بہ مہر بخشی الملک بعرض مقدس گردید کہ
با سدیو نایک زمیندار چندن کیرہ وغیرہ با جمعیت شایستہ
با فوج بادشاہی شامل شدہ در جنگ مقاہیر مفسدان
واکنکرا۔

محال در بست

محالات فیروز نگر عرف رایچور — محالات ۹

پرگنہ	پرگنہ	پرگنہ	پرگنہ	پرگنہ
حویلی فیروز نگر	یناوگے	کشٹگی	بھنو	کوتال
محال	محال	محال	محال	محال

پرگنہ	پرگنہ	پرگنہ	پرگنہ	پرگنہ
حالی ہال	انکوڑ	درور	ھرور	۲ رسوم
محال	محال	محال	محال	بدستور

۲

دیکھان

بانعام — انعام — وبار گونڈا محالات مذکور

کہنا تاپور کوتال ورہی سرناپور تاڈگری مورٹ تول کوکل میگرفتہ باد

موضع در بست موضع در بست موضع در بست موضع در بست موضع در بست موضع در بست این خطابیات بیدا شد

باعث کاغذ ہیکت وتشنہ

بادشاہ غازی شاہ عالم بندہ اخلاص خان

بواقعہ امارت وایالت پناہ وشہامت دستگاہ عمدۂ ما فدویان عقیدت
پناہ زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف
نا متناہی مہبط اعطاف بیکران خانزاد شجاعت نشان
صمصام الدولہ با قربیگ بخشی الملک امیر الامراء بہادر
نصیر جنگ سرسردار نایب اعتقاد خلافت وفرمان روائے
اعتقاد سلطنت وکشور کشائی مہد قواعد معدلت منتظم
امور خلافت عقدہ کشائے معاقد دین ودولت گنجور
بادشاہی میگردد

شاہ غازی
شاہ عالم بادشاہ
مظفر جنگ وفادار فدوی
بہادر
مظفر خان خانخانان

۲۶ر جمادی الاول

نوٹ:- یہ معظم شاہ فرزند اورنگ زیب بادشاہ کی سند کی نقل ہے۔ عبارت ظہری سند سے ظاہر ہے کہ باسدیو نایک زمیندار چیندن کیرو (یہ موضع دیودرگ تحصیل سے ایک میل ہے) مفسدان واکنکرہ (بیڈر شوراپور سے چھ میل ہے جو قدیم مستقر راجگان شوراپور کا تھا) کی جنگ میں افواج شاہی کے ساتھ رہا ہے۔ ۱۲

(۹۵) نقل فرمان شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی

معافی موضع جمالپور بنا بر جامع مسجد شاہ آباد منجانب شاہ عالم بن عالمگیر بادشاہ دہلی

شاہ عالم بادشاہ غازی
امجد خان صدر جہان

گماشتہائے جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنہ بالی سرکار
خیر آباد مضاف بصوبۂ اودھ بدانند۔

بموجب فرمان عالیشان بندگان حضرت بادشاہ زمین وزمان خلیفہ معدلت نشان ذریعہ
امن وامان سبب آرامش عالمیان ظل ظلیل ایزد متعال سر بلند دادار بیہمال مظہر اتم پروردگار
رحمت اتم آفریدگار بانی مبانی جہانبانی مشید قوانین گیتی ستانی خلافت پناہ ظل مرقوم

بست ونہم جمادی الثانی سنہ جلوس والا موضع جالپور تہ شاہ آباد عملہ پرگنہ مذکور از ثلث خریف پارس .. درو جہ خرچ امام وموذن وخطیب وصادر و وارد و مرمت وغیرہ جامع مسجد بناکردہ دلیر خان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد عملہ پرگنہ مسطور حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ مطابق فرمان عالیشان عمل نمودہ موضع مسطور را تصرف آنہا باز گذارند واز جمیع وجوہ وعوارض معاف مرفوع القلم شمارند کہ حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بوظائف دعا گوئی مواظبت مینمودہ باشند واگر در عمل دیگر چیزے داشتہ باشد انرا اعتبار نکنند دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند نہم شعبان سنہ قلمی شدند

کیفیت بر پشت

شرح ضمن درو جہ خرچ امام وموذن وصادر و وارد و مرمت وغیرہ لوازمہ جامع مسجد بناکردۂ دلیر خان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد موضع جالپور کونیہ شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیر آباد مضاف بصوبۂ اودہ از ثلث خریف بتاریخ یازدہم شعبان سنہ نقل بدفتر رسید۔ محمد صادق۔

نقل سند معافی منجانب نواب سردار خان جسمیں (۹۶) محمد مبارک مخاطب کیے گئے

محمد فرخ سیر بادشاہ غازی ۱۱۲۵ خانہ زاد سردار سنہ احد

شجاعت وعقیدت نشان محمد مبارک بعنایت امیدوار بودہ بدانند بظہور پیوست کہ چند بیگہ اراضی درو جہ مدد معاش اہلیہ جمال الدین ولد حسین خان صحیل در سواد موضع خانپور عملہ پرگنہ شاہ آباد بموجب پروانہ خانصاحب مرحوم مقرر است بنابران قلمی میگردد کہ اراضی مذکور بعد ملاحظہ سند مہر خانصاحب مرحوم بشرط قبض وتصرف مطابق معمول بتصرف اہلیہ مرقوم واگذارند ومزاحمت نرسانند کہ بفراغ خاطر کشتکار نمودہ بدعاے ترقی دولت اینجانب مواظبت دارد دریں باب تاکید اکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ دہم رجب المرجب سنہ جلوس والا مطابق ۱۱۲۵ ہجری قلمی رفت۔

(۹۷) نقل فرمان شاہی بنام نواب محمد سردار خان

الله جہان شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار وفادار فدوی
قطب الملک یمین الدولہ
جنگ سید عبید خان بہادر ظفر
سنہ احد

باشند
محفوظ
ہاشم خان

رفعت پناہ وزارت وکفایت دستگاہ

چون پرگنہ شاہ آباد درست من اعمال سرکار خیرآباد مضاف
صوبہ اودہ مجمع مبلغ ہفت لک دام بجاگیر محمد سردار ولد کمال الدین خاں مرحوم
بدستور سابق بحال وبرقرار است لہذا نوشتہ میشود کہ پرگنہ مذبور درست مجمع دام مذکور
حسب الضمن بجاگیر موحی الیہ بحال دانستہ زمینداران آنجا قدغن نمایند کہ مالواجب را
بعامل مشار الیہ جواب میگفتہ باشند بتاریخ ۲ شعبان سنہ احد قلمی شد۔

مضمون لیشت پروانہ

مقررہ ضمن باسم محمد سردار ولد کمال الدین خان مرحوم پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد صوبہ
اودہ کہ بدستور سابق بحال وبرقرار است معہ لک دام درست۔

نوٹ:- اس فرمان نے عجب خلجان میں ڈالا ہی سنہ احد جلوس لکھا ہی نواب کمال الدین خان کی وفات ۱۱۲۴ھ کے آخر یا اوائل ۱۱۲۵ھ میں ہوئی ہی یہ زمانہ فرخ سیر بادشاہ کا ہی۔ مگر مہر سید عبید اللہ خان بہادر ظفر جنگ قطب الملک یمین الدولہ کی ہی اور بادشاہ کا نام شاہ جہان ہی۔ دوسری خرابی یہ ہی کہ اسی کے اوپر کے فرمان میں سنہ جلوس (۲) مطابق ۱۱۲۵ ہجری لکھا ہی۔ ۱۲

(۹۸) نقل سند مطلا و مہری محمد شاہ بادشاہ بخط شفیعہ

مشعر سرفرازی برعہدہ قضارت پرگنہ جلیسر صوبۂ اکبرآباد بنام شیخ محمد رضا سنہ جلوس (۱)

علیین[1] آشیان

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنۂ پرگنہ جلیسر وغیرہ سرکار

[1] فرامین واحکام میں بہ پاس ادب سطر میں جگہ چھوڑ کر نام بادشاہ کا پیشانی پر لکھ دیتے ہیں۔ ۱۲

وصوبۂ اکبرآباد را اعلام آنکہ × وکیل شیخ محمد رضا ولد شیخ محمد عوض التماس نمود کہ مؤکل
بموجب پروانۂ عہد مرقوم بست ہفت رجب سنہ الیہ × منصب قضای
پرگنہ مذکورہ وغیرہ سرفرازی دار و امید وار است کہ پروانہ مطابق عہد
مرحمت شود حسب الحکم اعلیٰ قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق حسب الضمن
دانستہ دست تصدی[۲] موصیٰ الیہ در امور متعلقہ انخدمت مستقل دانند × و دیگر را
سہیم و شریک او ندانند دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آید بہ پنجم شہر
ربیع الثانی لص[۳] ۔

---

۲ نسخہ ایسا ہی لکھا ہوا ہے - ۱۲

۳ فرامین پر بجائے دستخط کے صاد مادیتے تھے یا صں کردیتے تھے - ۱۲

---

(۹۹) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ

سید محمد وارث ساکن امروہہ کے نام ایک ہزار منصب اور سات سو سواروں کی سرفرازی کا ۱۱۳۳ھ ۱۷۲۰ء

اللّٰہی

والا

بتاریخ روز یکشنبہ بست و سیوم ذی الحجہ سنہ ۲ جلوس مبارک موافق ۱۱۳۳ سنہ ہجری ... رسالہ
امارت و ایالت مرتبت بسالت و شہامت منزلت زبدۃ السادات مجمع السعادات نقاوہ × مقربان
درگاہ عضادہ محرمان ہواخواہ مطرح عنایات بادشاہی مورد الطاف ظل ....
× سپہ سالار یار وفا قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ ×
و نوبت واقعہ نگاری کمترین فدویان درگاہ ملایک پناہ لکھینترام قلمی میگردد حکم
صادر شد کہ سید محمد وارث ولد سید غضنفر مرحوم سادات امروہا

نوٹ :- یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے۔ کاغذ بہت
بوسیدہ ہو گیا ہے اور جابجا سے کرم خوردہ ہے اگر خواجہ صاحب جو کٹے میں لگا کر محفوظ نہ کرتے تو بے کار ہو جاتا
فرمان کا طول و عرض ۱۔ ۸ ½ × ۷ ۳/۴ ہے خط نہایت واضح نستعلیق ہے۔ ۱۲

از اصل و اضافہ بمنصب یکہزاری ذات × ہفصد سوار سرافراز باشد واقعہ بست و سویم ذیحجہ سنہ ۳ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد ×

[illegible] سوم ذیحجہ

شرح دستخط × ارباب رایات قربت آیات ×
رفیع منزلت زبدۃ السادات نتیجۃ السعادات × نقاوہ
خانزادان درگاہ مخلصان [illegible] ہواخواہ مطیع عنایات بادشاہی × مورد
الطاف نامتناہی [illegible] یار وفادار قطب الملک یمین الدولہ × سید عبداللہ خان
بہادر ظفر جنگ آنکہ در اصل واقعہ نماید

[illegible]

مشارالیہ از فضل و کرم امید دار است کہ از اصل و اضافہ بمنصب یکہزاری ذات × ہفصد سوار سرافراز شود خرچ دستخط بخشی الملک حکم شد منظور لہا
یکہزاری ذات
ہفصد سوار

اصل		اضافہ	
	ہفصد ذات پانصد سوار		سیصد ذات دوصد سوار

تحریر فی التاریخ شہر حصدر سالیہ جلوس والا مصر

پشت فرمان
مہر نمبر (۱)
بواقعہ مقابلہ نمایند
محمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار باوفا فدوی
جنگ محمد امین خان چین بہادر ظفر
وزیر الممالک اعتماد الدولہ
محمد شاہ
بادشاہ غازی
فدوی
محمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار باوفا فدوی
جنگ قطب الملک امین الدولہ
سید عبداللہ خان بہادر ظفر

(۱۰۰) نقل فرمان شاہی محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ میان داد صاحب

شاه محمد شاه
مرید باد فلک همدا
بهادر
سنه ۱۱۳۴ نظام الملک
سالار
فتح جنگ سپه

معلی

گماشتهای جاگیرداران وکروریان حال واستقبال
پرگنه بهولی سرکار چنار صوبهٔ اله آباد بدانند که بموجب فرمان عالی شان بندگان حضرت
خدیو جهان خداوند زمان باعث امن وامان ظل ظلیل ایزد متعال نائب مناب دادار
بے همال مظهر اتم پروردگار رحمت اعم افریدگار سقنن قوانین جهانداری ممهد مهاد کرم گستری
خلافت پناه ظل ا مرقوم هفتم شعبان سنه جلوس مبارک موضع مخدوم پور وغیره در بست
من اعمال پرگنه و سرکار مذکور از خریف پارس ئیل برای خرج فقرا وخانقاه در وجه مدد
معاش حقایق ومعارف آگاه شیخ میان داد وغیره دیده ودانسته حسب الضمن مقرر گشته
باید که مطابق فرمان والاشان بعمل آورده مواضع مسطور را دربست بتصرف مشار الیهما بازگذارند
واصلاً مطلقاً تغیر وتبدیل بدان راه ندهند وبوجه من الوجوه طلب وطمع ننمایند که حاصل آنرا
صرف معیشت نموده بدعای بقاء دولت ابد طراز اشتغال نمایند واگر درمحل دیگر چیزی داشته
باشد آنرا اعتبار نکنند درینباب قدغن دانند بیست وششم شهر ذی الحجه سنه جلوس قلمی
شد سه۔

جانب پشت

مقرره ضمن در وجه مدد معاش حقایق ومعارف آگاه شیخ میان داد
وغیره موجب فرمان عالی شان عهد مرقوم صدر از پرگنه بهولی سرکار چنار صوبه
اله آباد از خریف پارس ئیل۔

فدوے فرین بصاد خاص ملفوف بمہر صمصام الدولہ امیر الامرا خاندوران بہادر منصور جنگ بدفتر رسید کہ شیخ میان داد وغیرہ نبیرہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین مستحق و کثیر العیال و وابسگان و خرج خانقاہ و فقرا وصادر و وارد بسیار دارد و ہمیشہ بیاد حق مشغول انداز فضل و کرم امیدوار است کہ موضع مخدوم پور عرف آمد ہاد وغیرہ ۳ موضع دربست پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ الہ آباد در وجہ مدد معاش این دعاگوے مرحمت شود بعرض اقدس رسید مفرح صدر حکم شدہ

الـــــــــ
ہفتدہ
سے موضع دربست

مذکور دربست مخدوم پور عرف آمد ہاد کیورہ

خرج خانقاہ فقرا جست اللہ خرج خانقاہ فقرا جست اللہ

بھری دربست

خرج خانقاہ و فقرا جست اللہ

(۱۰۱) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ

مشعر عطاے خدمت داروغگی عدالت بنام سید محمد مراد ۱۱۳۵ھ ۱۷۲۲ء

محمد شاہ بادشاہ غازی
معتمد الملک میر محمد معظم خان خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان خانہ زاد

طغراے عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیۃ

نوٹ:- یہ فرمان صاحب سید خواجہ حسن نظامی کا عطیہ ہے جو بہت بوسیدہ اور کرم خوردہ ہے۔ خواجہ صاحب نے بڑی احتیاط سے فریم میں لگا رکھا ہے۔ طول و عرض میں ... خط شکستہ مگر واضح اور ماقری ہے۔ نقطے بہت کم لگائے ہیں۔ کثرت سے الفاظ مفقود ہیں۔ ۱۲

گماشتها جاگیرداران وکروریان وجمهور سکنه مرکنه وغیره سرکار سنبهل مضاف صوبه

دارالخلافه شاهجهان اباد را اعلام انکه + حسب الحکم جهانمطاع آفتاب

شعاع کردون ارتفاع منصب دار دنگکے عدالت پرگنه مذکور

وغیره از تغیر امان الله بسید محمد مراد × وسید یار محمد ضمیمه خدمات

سابق حسب الضمن مقرر ومفوض گشته که کما ینبغی بلوازم منصب

مسطور قیام نموده در تحقیق معاملات × وخصومات موافق شرع

شریف جهد ابلیغ لکار برده دقیقه از دقایق حزم واحتیاط نامرعی

نگذارد باید که برطبق حکم × فیض شیم عمل نموده مشار الیه را داروغه

عدالت آنجا دانسته وسکت تصدی موهی الیه در امور متعلقه الخدمت

مستقل دانند و دیگر را سہیم وشریک او ندانند × طریق جمهور

سکنه وعموم متوطنین پرگنه مسطور وغیره آنکه موهی الیه را داروغه

عدالت آنجا شناخته از سخن صلاح وصوابدید او بیرون نروند ×

درینباب قدغن دانسته حسب المسطور بعمل آید بتاریخ بست ویکم

شهر رمضان سنه ۵ قلمے شد مصحح

پشت فرمان

مرور الضمن باسم سید محمد مراد ولد سید یار محمد منصب دار دنگکے

عدالت پرگنه جوسلے وغیره سرکار سنبهل مضاف ×

صوبه دارالخلافه شاه جهان آباد از تغیر امان الله ضمیمه

خدمات سابق

سے محال

... مذکور ما___ ما___

محال امروہه محال

ما___ مصحح

نکمئه محال

تاریخ یکم رمضان المبارک سنه ۵ جلوس
داخل سیاهه حضور است ۱۱

تاریخ بست وسیوم شهر رمضان سنه ۵ جلوس
بعلبدفتر دیوان الصدارت العالیه رسید
محمد کریم بیگ

داخل امانت مصحح

موافق فهرست است ... ص

(۱۰۲) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ بنام کریم داد خان لوہانی بخط شکستہ

۱۱۳۳ محمد شاہ بادشاہ غازی سید معز ز خان فدوی

طغرا عن الدیوان صدارۃ العلیہ العالیہ

شجاعت و تہور دستگاہ شہامت و صداقت اکتساب ... کریم داد خان لوہانی

شجاعت و حقیقت شعار عزت و رفعت آثار محمد خاص مخلص با اخلاص کریم داد خان لوہانی

بوده بداند که معروض بارگاه عظمت و جلال گردید که درین ایام ظفر انتظام آن مخلص بے ریو و ریا مع غازیان دین و مجاہدان اسلام بحول و قوت کارساز مطلق بتائید خلیفہ برحق برقدوم دلیری و دلاوری برآمده لوائے غلبہ و استیلا و علم و استیلا و علم تسلط و استعلا برافراختہ جمعے کثیر از باغیان ناہنجار و مفسدان نابکار و کجا رسیہ روزگار برخاک مذلت و ہلاکت انداختند۔ موجب خوشنودی خاطر اشرف و اقدس گشت اعلام آنکہ حضرت خلیفہ رحمان ظل سبحان از راہِ لطف و کرم گستری و حوصلہ افزائی خلعت خاصہ شمشیر و خنجر مرصع و مالائے مروارید و آب تارے باسازِ طلائی بدست سید برکت اللہ خان مرتضوی ارزانی فرموده اند و حکم اقدس کرامت صدور گرفت کہ آن مخلص با صدق و صفا خود را بہ بارگاہ معلی حاضر آورده از آل تمغا و سند جاگیر مزید سرفراز شده سر اہل اقران خود برتری و تفوق حاصل نمایند و پیوستہ خود را باطاعت حضرت ہمایونے ظل سبحانے خلیفہ رحمانے بدانند و لا یزال شمشیر آبدار برائے باغیان ناہنجار و مفسدان روزگار آن دیار بے نیام دارند ہر آئینہ درین باب قدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور تعمیل آرند بتاریخ چہارم شہر رجب المرجب سنہ ۱۱۳۳ جلوس والا قلمی شد۔

بتاریخ چہارم شہر شعبان سنہ ۱۱۳۳ جلوس والا
داخل رسالہ نقل اصل است موافق اصل

بتاریخ چہارم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۱۳۳ جلوس
نقل مطابق دیوان الصدارت است

خسروانی

مہر

داخل دفتر ... شد

نص

(غالباً یہ مطلع سند ہی)

مطلع

(۱۰۳) نقل بخشش نامہ موضع بھدسی منجانب نواب سردار خان

بنام محمد جعفر نبیرہ دیوان محمد مبارک

محمد فتح سیر ۱۱۲۵ بادشاہ غازی خانہ زاد سردار سنہ احد

متصدیان مہمات حال و استقبال سرکار اینجانب بدانند

چون موازی بست بسوہ زمینداری موضع بھداسی متعلقہ شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد صوبہ اختر نگر اودہ زر خرید و موروثی سرکار اینجانب بطوع و رغبت خود بجمیع حدود و حقوق و مرافق و منافع آن اشجار و اثمار و ابار و انہار و حیاض و ارتکاب و خاکدان جداول از قلیل و کثیر و ما یضاف و ینیب الیہا خارج از مساجد و مقابر و طرق عامہ و اوقاف بہ محمد جعفر ولد محمد اعظم ابن محمد مبارک بخشیدم و تملیک بلاعوض نمودم باید کہ بست بسوہ زمینداری موضع مذکور بقبض و تصرف مشارالیہ واگذارند کہ حاصلات آنرا از رسومات زمینداری موضع مسطور صرف احتیاج خود نمودہ بدعائے ترقی عمر و دولت مشغول باشد درینباب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

شرقی — غربی — جنوبی — شمالی

حد و صورہ موضع پیرہائی — حد و صورہ موضع بیجا — حد و صورہ موضع رامان پور رنزہائی — حد و صورہ سکاپور بیباری

بتاریخ ہفتدہم شہر جمادی الاول ۱۱۴۵ھ تحریر یافت۔

(۱۰۴) وکالت نامہ مہری

حاجی محمود خان قاضی القضاۃ موسوسید محمد مراد

بعہد محمد شاہ بادشاہ ۱۱۴۸ھ سنہ ۱۷

ابوالفتح ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ
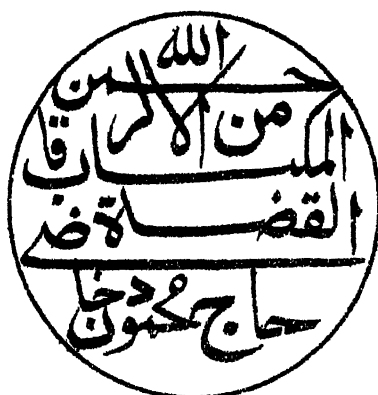
مظہر کرم اعم منبع فیض اتم مشید قواعد اسلام مؤید شرائع و احکام محی السنتہ ماحی البدعتہ بادشاہ دین پناہ حضرت اشرف × انور اظہر ارفع اعلیٰ فضیلت پناہ سید محمد مراد بن سید محمد بن × سید عبدالرسول را برای دعوی و جواب دعوی و قبول کفالہ و قبض حق × اموال و بیت مال لاوارث سرکار سنبھل صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد × از طرف خود وکیل و مجاز بتوکیل من یشاء فرمودہ وکان ذلک فی تاریخ ہفتم شہر شوال المکرم سنہ ۱۸ جلوس مبارک مطابق سنہ ۱۱۴۸ ہجری مقدسہ

نوٹ :- یہ فرمان جناب خواجہ حسن نظامی کا عطیہ ہے۔ کاغذ کہنہ اور فرسودہ ہے مگر بہت احتیاط سے آئینے دار چوکھٹے میں محفوظ ہے۔ طول و عرض ا فٹ ۱ ½ × ۷ ½ ہے۔ خط نستعلیق معمولی ہے۔ ۱۲

(۱۰۵) نقل سند محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ

۱۱۱۷ ہجری
فدوی محمد شاہ بادشاہ غازی
عباد خان

متصدیان حال و استقبال پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اختر نگر اودھ بدانند موضع کھنجر پور و جوگی پور عملہ پرگنہ مذکور دیہہ زمینداری ڈھیوڑی سردار خان تعلق محال وطن کہ در آبادی و باغات شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری و شیخ محمد علی و شیخ غلام علی پیرزادہ بموجب اسناد پیشین از کاغذ حشو مہا است از ابتدای عمل بندگان عالی بہمہ وجوہ معاف است از سنہ ۱۱۴۲ فصلی دستور سابق معاف نمودہ شد باید کہ بوجہی من الوجوہ مزاحمت نرسانند

دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ ہفتدہم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۹ جلوس والا نوشتہ شد۔

(۱۰۶) نقل پروانہ

محمد شاہ ۱۱۴۳ پادشاہ غازی جنگ صفدر فدوی ۱۱۴۳ ابو المنصور خان بہادر
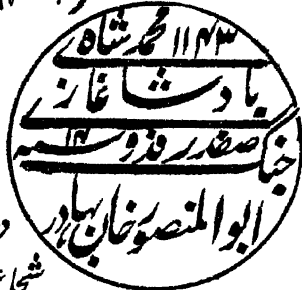
رفعت و شجاعت دستگاہ یعقوب علیخان محفوظ باشند رفعت پناہ محمد روشن خان ولد محمد تیمور خان مرحوم التماس نمود کہ درباب معافی باغات و بازار و کٹرہ مشار الیہ واقع شاہ آباد شجاعت دستگاہ نوشتہ شود لہذا نگارش میرود کہ بدستور قدیم الحال ہم معاف دانند و متعرض نشوند بتاریخ بست و چہارم شہر شعبان سنہ ۲۲ جلوس والا مطابق سنہ ۱۱۵۲ھ۔

(۱۰۷) نقل سند قضاءت محمد شاہ بادشاہ مہری خان ترخان

اللہ محمد شاہ خانہ زاد بادشاہ غازی سعد خان ترخان ۱۱۴۳

عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیۃ

[illegible]

گماشتہائے حال و استقبال جاگیرداراں و کروریان و جمہور سکنہ پرگنہ دیوبند سرکار سہارنپور حسب الحکم جہانمطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضائے پرگنہ مسطور معہ سواد قصبہ و دہات متعلقہ آنست × از مغیر سید ابرار اللہ بجائے اللہ ولد فضل اللہ مقرر و مفوض گشتہ فرمان والاشان درست میشود باید کہ برطبق حکم فیض شیم .... مشار الیہ را قاضی آنجا دانستہ دست تصدی موصی الیہ در امور متعلقہ الخدمت مستقل دانند و دیگرے را سہیم و شریک او ندانند و .... کہ بمہر او .... شمارند کہ کماینبغی بلوازم منصب مزبور قیام نمودہ در فصل قضایا و خصومات و اجرائے حدود و تعزیرات و اقامت جمعہ و .... تجاویز

نوٹ:۔ یہ سند بہت بوسیدہ ہو اس کے کاغذ پر سنہری پھول بنے ہوئے ہیں طول و عرض ۱۶ انچ × ۹ انچ ۱۲۔

.... فیصلہ .... والنکاح من لاولی نہ × وقسمت تبرکات وحفظ اموال غیب و اہتمام وتعین اوصیا ونصب توام مساعی موفورہ ...... رینیاب مرعی داشتہ حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ غرہ شہر ذی حجہ سنہ ۲۳ جلوس والا قلمی شد سنہ ۱

پشت

تباریخ ... ذیحجہ سنہ ۲۳ جلوس والا داخل سیاہہ شد۔

تباریخ غرہ شہر ذیحجہ سنہ ۲۳ جلوس والا نقل بدفتر دیوان الصدارت رسید معہ خریطہ دلیل

نوٹ:۔ (تیسرا اور چوتھا اندراج بالکل مٹ گیا ہے۔ ۱۲)

(۱۰۸) نقل سند معافی منجانب عامل بادشاہی

بنام شیخ عنایت اللہ صاحب قادری

حاجی علیخان (۱۱۱۲) متصدیان مہمات حال واستقبال تعلقات شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودھ بدانند موضع کنھرپور وجوگی پور معمولہ تعلقات مذبور منجملہ بست وشش دیھہ کہ درآبادی وباغات شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ پیرزادہای از قدیم الایام مقرراست واز کاغذ حشو منہا لہذا بدستور تسلیمی می گردد کہ وجہی من الوجوہ بعلت بھنٹ وحساون کہ از بہری دوہزار روپیہ تعلق بمواضعات نہ دارد متعرض ومزاحم نشوند وخلاف معمول بعمل آرند زیادہ دریں باب تاکید دانند۔ دوازدہم شہر صفر سنہ ۲۴ جلوس و سنہ ملاحظہ شد۔

نوٹ:۔ سند معافی میں سنہ (۲۴) جلوس درج ہے سنہ ہجری ندارد۔ قیاس چاہتا ہے کہ یہ سند محمد شاہ بادشاہ کے عہد کی ہوگی کیونکہ پہلی سند (۹۱) جلوس کی محمد شاہ کے عہد کی ہے۔ محمد شاہ ۱۱۳۱ھ میں تخت نشین ہوا۔ سنہ (۲۴) جلوس مطابق ہوتا ہے ۱۱۵۵ھ کے۔ ۱۲

(۱۰۹) نقل فرمان محمد شاہی

بنام قاضی رضاء اللہ خان شاہ آبادی

عبید خان پیر خان
صدر الصدور فدوی راسخ الاعتقاد
محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ سونی پت وغیرہ سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب احتساب وغیرہ پرگنہ مسطور از تغیر محمد رؤف وغیرہ برضاء اللہ ولد ناصر الزمان حسب الضمن مقرر ومفوض گشتہ باید کہ کما ینبغی بلوازم مناصب مذکور قیام نمودہ در زمادیب اوقات مسکرات وزجر اصحاب مسکرات وتعدیل اوزان وذراع ویکساں ومایکون من ہذا المثل مساعی موفورہ تنقدیم رسانیدہ ودقیقہ از دقایق واحتیاط غیر مرعی نگذارد وخطابت را از قرار واقع بجا آرد باید کہ رطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را محتسب وغیرہ دانستہ دست اندازی موی الیہ در امور متعلقہ الخدمت مستقل دانند ودیگری را سہیم وشریک اونداننددرین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ غرہ شہر صفر المظفر سنہ ۲۹ جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۰) نقل سند قضات محمد شاہ بادشاہ مہری خان زمان

اللہ احمد شاہ بہادر
راسخ الاعتقاد بادشاہ غازی
عبد صدر الصدور فدوی
خان ترخان سنہ احد ۱۱۶۱

فردوس آرامگاہ
طغرائے سبحانہ اسمہ
ح
عن الدیوان طغرا
عن الصدارۃ العالیۃ العلیہ ۱۱۶۱
سنہ احد ح

کماشتہائے حال و استقبال جاگیرداران و کروریان و جمہور سکنہ پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ

وکیل محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ التماس نمود کہ موکل بمنصب قضائے پرگنہ مسطور وغیرہ سرافرازی دارد امیدوار است کہ پروانہ مطابق مرحمت شود ازانجا کہ از روئے سررشتہ دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ عہد حضرت　　مرقوم ہفدہم شہر رجب ۱۵سنہ منصب مزبور بمشارالیہ مقرر است لہذا حسب الحکم الاعلیٰ قلمی میگردد کہ مشارالیہ را بدستور سابق حسب الضمن بحال داشتہ ... تصدیق موما الیہ در امور متعلقہ خدمت مستقل دانند و دیگرے را سہیم و شریک او ندانند در ینباب قدغن داشتہ حسب المسطور بعمل آید بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا

پشت

ضمن نوپسند

بندہ خاص باسم محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ منصب قضائے پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بموجب پروانہ حضرت　　فردوس آرامگاہ مرقوم ہفدہم شہر رجب المرجب ۱۵سنہ

دو محال

بات	بات
مذکور	کرنال

حاشیہ پر　پنجم شوال سنہ احد جلوس والا　بتاریخ پنجم شوال سنہ احد جلوس والا　بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا

نقلبند فتر حضور رسید　　داخلسیاہہ حضور ایما　　نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ

داخل سیاہہ نمودہ شد　　داخل فہرست الخدمات نمودہ شد　　سہ آدم مشارالیہ موافق فہرست است

نوٹ :- اس فرمان کا کاغذ پھول دار ہے اور اس پر سنہری ٹکلیاں سی ہوئی ہیں ایک فٹ ۹ ½ انچ لمبا اور یوٹ ۱۰ انچ چوڑا ہے۔ خط شکستہ ہے۔ ۱۲

(۱۱۱) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی رضاء اللہ خان

عبید خان پسر خان صدر الصدور فدوی راسخ الاعتقاد احمد شاہ بادشاہ غازی۔

گماشتہای جاگیرداران و کروریان و جمہور سکنہ پرگنہ کنور سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ وکیل رضاء اللہ ولد ناصر الزمان التماس نمود کہ موکل منصب قضای و خطابت پرگنہ مسطور سرفرازی وار دامید وار ہست پروانہ مطابق میشود از انجاکہ از روے سرشتہ دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ حضرت مرقوم ششم شہر ذی الحجہ سنہ مناصب مزبورہ بمشار الیہ مقرر است لہذا حسب الحکم الاعلیٰ قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق بحال داشتہ دست اندازی موی الیہ در امور متعلقہ الخدمت مستقل دانند و دیگری را سہیم و شریک اوندانند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ پنجم شہر ذیقعدہ سنہ احد جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۲) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی رضاء اللہ خان

عبید خان پسر خان صدر الصدور فدوی راسخ الاعتقاد محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہای جاگیرداران و کروریان و جمہور سکنہ پرگنہ سونی پت سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع و آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضائے پرگنہ مسطور معہ سواد و قریات متعلقہ آن از انتقال ناصر الزمان برضاء اللہ پسرش مقرر و مفوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم منصب مذکور قیام نمودہ در فصل قضایا و خصومات و اجراے حدود و تعزیرات و اقامت جمعہ و جماعات و ترغیب مردم بطاعات و النکاح من الی ولہ و قسمت ترکات و حفظ اموال عنب و ایتام و تعین او جیارہ و نصب قوام مساعی موفورہ بتقدیم رساند باید کہ برطبق حکم فیض نسیم عمل نمودہ مشار الیہ را آنجا دانستہ دست اندازی موی الیہ در امور متعلقۃ الخدمات مستقل دانند و دیگرے را سہیم و شریک اوندانند و محلوک و مخلاف بمہراو بمہر شمارند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند

بتاریخ بست ونہم شہر شوال سنہ ۲ والا قلمی شد۔

(۱۳۱) نقل فرمان مجاہد الدین ابو النصر بادشاہ

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ شانہ

ابو النصر مجاہد الدین احمد شاہ بہادر

فرمان بادشاہ غازی

درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ دو لک ہشتاد ہزار دام از پرگنہ بلہانواہ
سرکار لکھنؤ صوبہ اودہ کہ یکہزار و ہفتصد و ہفتاد و شش روپیہ کسرے حاصل آنست و بنا بر
وطن بجاگیر بیدٹ راے عرف نین سکھ منجم تنخواہ بود در وجہ انعام فرزندان و متعلقان منجم مذکور بطریق
التمغا بلا قید اسامی و قسمت بمعافی توفیر تا آنچہ از حسن تردد سر جمع بیفزاید از ابتداے ربیع تخاقوئے
ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزراے ذوی
الاقتدار و امراے عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی
و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان زمان حال و استقبال ابداً و مویداً
در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلے کوشیده و اجہاے مذکور را بطناً بعد بطن و

نسلاً بعد نسلٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا باز گذارند و از صوادم تغیر و تبدیل مصئون و محروس
دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و محصلانہ
و داروغگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی مقدمی و صد دوئی قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند
و توفیر و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن تردد بر جمع میفزاید معاف
و مرفوع القلم شناسند درین باب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد
نطلبند و از یرلیغ کرامت تبلیغ و الا تخلف و انحراف نورزند۔ چہاردہم محرم الحرام سال ششم
از جلوس والا تحریر یافت۔

پشت فرمان

احمد شاہ بادشاہ غازی
عبد الحمید خانہ زاد

احمد شاہ بادشاہ غازی
فدوی بھیم سنگھ سنہ ۱۱۶۱

برسالہ ابو المنصور خان

فدوی احمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار وفادار نصرت جنگ
اعتماد الدولہ خانخاناں قمر الدین خان
وزیر الممالک مدار المہام

سنہ ۶ جلوس والا
چہاردہم ربیع الثانی

۱۴ ربیع الثانی
فی التاریخ

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز شنبہ ہفتم جمادی الثانی سنہ ۶ جلوس موافق سنہ ۱۱۶۶
ہجری مطابق ۲۰ اسفندار ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت
دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ
بساط ابہت و عظمت ظفر پیرائے معارک جہانستانی عیش آرائے محافل کامرانی اعتضاد
خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت
و اقبال جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور
عالم عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار مشیر
روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز مخلص باوفا یکرنگ
وزیر الممالک یار وفادار سپہ سالار جملۃ الملک مدار المہام برہان الملک ابو المنصور خان بہادر
صفدر جنگ و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہ ہائے درگاہ آسمان جاہ دھنے سنگھ
قلمی میگردد حکم صادر شد کہ دو لک ہشتاد ہزار دام از پرگنہ ملاّنوہ سرکار لکھنؤ

صوبہ اودہ بنا بر محال وطن بجاگیر پنڈت رائے عرف نین سنگھ منجم تنخواہ بود در وجہ انعام التمغا و فرزندان و متعلقان مشار الیہ بلا قید اسامی و قسمت معافی توفیر حاصل کہ از حسن تپردد بزجمع میضر ابد مرحمت فرمودیم واقعہ بست ۲۹ و نہم ربیع الاول ۵ شہ موجب تفصیل یادداشت قلمی شد شرح دستخط ابو المنصور خان آنکہ داخل واقعہ نماید شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقعہ کل است شرح دستخط ابو المنصور خان آنکہ بعرض مکرر ساند دستخط جلال الدین حیدر خان آنکہ بست ۲۱ و یکم جمادی الاول ۶ سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس معلی رسید شرح دستخط ابو المنصور خان فرمان والا شان قلمی نماید۔

سیجرپور مقیم پور کمال الدین نگر علاء الدین پور قایم پور خواجگی پور دھم دمودرپور وغیرہ

(۱۱۴۸) نقل فرمان احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ

باسمہ سبحانہ وتعالی شانہ

باسمہ سبحانہ وتعالی شانہ

هو

اللہ اکبر

احمد شاہ بہادر ابن محمد شاہ

ابو النصر مجاہد الدین صاحبقران

بادشاہ غازی

صاحبقران ابن امیر تیمور

احمد | ابو النصر مجاهد | شاه | الدین بهادر | ے | فرمان بادشاه غازی

---

۵ بہادر خان صوبہ دار گجرات تھے ماخوذ از تاریخ پالن پور صفحہ ۱۴۸ جلد دوم مصنفہ سید گلاب میاں صاحب میر منشی ریاست مطبوعہ ۱۹۱۴ء ۱۲ ۶
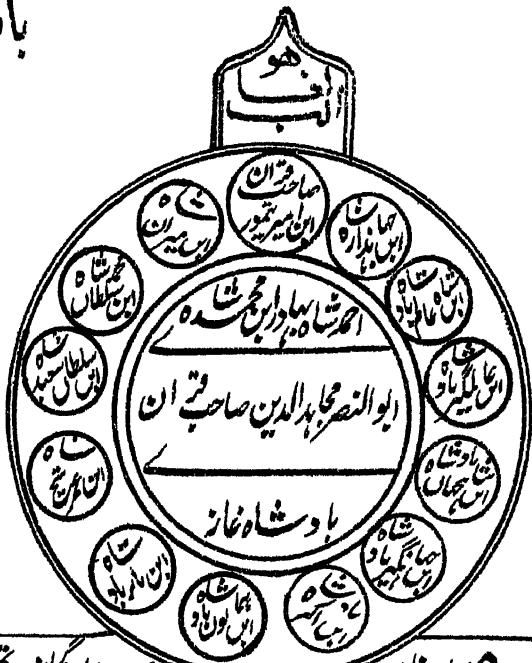
درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ
عرض گزرانیدہ امارت و ایالت مرتبت احمد خان بہادر بنگش بنظر اقدس اعلی گزشت کہ بہادر خان
ولد فیروز خان لہانی جالوری مرد سپاہی نفس و کارآمدنی پرگنہ تھراد سرکار پٹن مضاف
صوبۂ احمد آباد کہ متصل زمینداری پرگنۂ پالن پور کہ از قدیم ارث خان موصوف است واقعہ
مفسدان کولیان شدہ قطاع الطریقان و رہزنان جمیع شہر و مسافرین الحنت و تاراج می نمایند
امیدوار است کہ فوجداری و زمینداری و وطن داری پرگنۂ تھراد بنام خان مزبور مرحمت
نمود بنا بران فرمان جہان مطاع عالم مطیع شرف صدور می یابد کہ از راہ فضل و کرم بادشاہانہ
زمینداری وطن داری پرگنۂ مسطور بنام بہادر خان مرحمت فرمودیم باید کہ متصدیان حال
و استقبال و کروریان و جاگیرداران و چودھریان و قانونگویان و مقدمان و رعایا و
ساکنان آنجا خان مشار الیہ را زمیندار و وطن دار پرگنہ مزبور مستقل دانستہ در لوازم
لواحق آن بکوشند کہ مفسدان و کولیان و قطاع الطریقان و راہزنان را اخراج نمایند
کہ مردمان مسافرین بخاطر جمع طمانیت باطن آمد و رفت می نمودہ باشند درین باب تاکید
اکید دانند و ہر سال سند مجدد نطلبند۔ تحریر پانزدہم شہر جمادی الثانی ہشتم جلوس
والا قلمی شد۔

(۱۱۵) نقل فرمان ابوالعدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی

مشعر عطائے جاگیرات بہ سید محب علی ۱۱۶۹ھ ۱۷۵۵ء

۱۱۶۷ عالم گیری
فدوی بادشاہ غازی احمد
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام
وزیر الممالک جملۃ
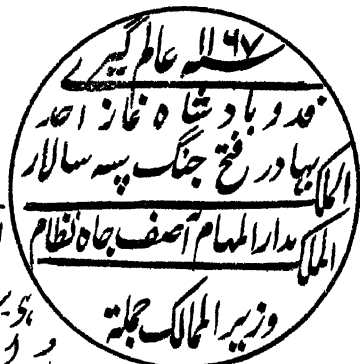
نوٹ:- یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ
ہے۔ کاغذ دھوا ہوا، خط شکستہ نہایت پختہ ہے۔ نقطے ندارد طول
و عرض ۱-۵×۶ ۱/۲ انچ ہے۔ یہ فرمان فریم میں جڑا ہوا ہے۔ ۱۲

چودھریان و قانونگویان و مقدمان رعایا و مزارعان پرگنہ
امروہہ سرکار سنبھل مضافات صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد
بدانند کہ × چون مبلغ یک لک و ہفتاد و شش ہزار و نہصد و چہل و
دو دام از پرگنہ مزبور از تغیر ابوالحسن خان × من ابتدای ربیع
پیچان ئیل مطابق ضمن بجاگیر سید محب علی ولد سید منصور علی
مقرر گشتہ باید کہ × بالواجب و حقوق دیوانی را از قرار واقع در اس
موافق ضابطہ و معمول بمشار الیہ جواب میگفتہ باشند × و از سخن
حساب و صوابدید موی الیہ بیرون نروند تاریخ ۱۴
شعبان ۱۸ جلوس معلے نوشتہ شد

پشت

مقرر ضمن اسم سید محب علی ولد مرزا منصور علی از پرگنہ امروہہ سرکار سنبھل صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد
از تغیر ابوالحسن خان بموجب التماس از ابتدای ربیع پیچان ئیل مرحمت شد ×

فدوی امیدوار کرم فضل اللہ کہ محال ابوالحسن در با ماست + معروض میدارد کہ محال ابوالحسن قدیم + بعرض بار یافتہ التماس گذارندہ وکیل سید محب علی فدوی بجاگیر بندہ مرحمت شود + خانزاد رقم + چہار لک روز شنبہ + شرح شاہی

محدوم پور درست	مہدی پور خورد درست	کور سلہ سارکت	عسکری پور خورد مسمار
ماد پور کلاں سارکت	زمان پور درست	خدمت پور درست	دیو ہری خورد سارکت

نوزدہم ذی الحجہ ۱۲؎	جمال الدین پور شارکت	علیپور مزرعہ شارکت	ماردپور شارکت	وجاداہ شارکت
بمہر سبدرہا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بہادرپور راجپوت	[illegible] شارکت	اللہ داد پور جوروسارکت	مص
[illegible]	[illegible]	[illegible]	

(۱۱۶) نقل پروانہ عہد عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی

مہر: صدر خان بکرم خان ۱۱ ولد

متصدیان حال واستقبال پرگنہ پالی وتعلقات شاہ آباد سرکار خیرآباد صوبہ اختر نگر اودھ بدانند۔چوں موضع جوگی پور وکھپور وچند قطعات زمین وبگیر از آبادی باغات از قدیم ایام از حضور حضرت خدایگانی وناظمان صوبہ خصوص از اعمال نواب وزیر الممالک بہادر مرحوم بنام شیخ عنایت اللہ وبرادرزادگان شیخ محمد علی وغلام علی وشیخ عبد الرؤف وشیخ عبد الغفور وبیوہ ہای شیخ عبد ہادی با شیخ جدہ صاحبہ نبیرزادگان مقرراست لہذا نگاشتہ میرود کہ بدستور پروانہ سابق بنام مشار الیہا واگذارند وبوجہی من الوجوہ مزاحمت نرسانند دریں باب تاکید اکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔بست ونہم شہر رجب المرجب سنہ ۳ جلوس نوشتہ شد۔

نوٹ ۱:۔ اس پروانے میں جو مآثر مظفری جلد دوم صفحہ ۱۸۷ سے نقل کیا جاتا ہو صرف (۳) سنہ جلوس کے سنہ ہجری یا بادشاہ کا نام نہیں مگر مہر میں ۱۱۷۰ھ ہی یہ زمانہ عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ کا ہوتا ہو جو ۱۱۶۷ھ سے ۱۱۷۳ھ تک حکمراں رہا اس حساب سے سنہ جلوس (۳) مطابق ہوتا ہی ۱۱۷۰ھ کے۔۱۲

واللہ اعلم بالصواب ۱۲

(۱۱۶) نقل فرمان شاہ عالم بادشاہ غازی حفیظ اللہ ولد اسد اللہ

ہو العزیز بتاریخ روز جمعہ سوم شہر ذیقعدہ سنہ ۳ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۵ ہجری مطابق
۲۰ ماہ خورداد برسالہ امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم
بیکران بادشاہی مہبط عطاف نمایان خلیفۂ الٰہی استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران
معرکہ رزم زبدہ فدویان ہواخواہ عمدہ نوابینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان
بخشی الملک مظہر علیخان بہادر و بنوبت واقعہ نگاری کمترین فدویان عقیدت آہنگ رائے
رتن سنگھ قلمی بیگردد حکم صادر شد کہ حفیظ اللہ ولد اسد اللہ بمنصب یکہزاری ذات
و دو صد سوار و خطاب اسد علیخان سرفراز باشد۔ واقعہ پانزدہم شوال سنہ ۳ بموجب
تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح دستخط ابہت وحشمت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ مطرح الطاف بادشاہی مورد
اعطاف نامتناہی خانہ زاد و فدویت نشان ابوالقاسم خان بہادر نائب امارت وایالت منزلت
شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہی مہبط اعطاف نمایان خلیفۂ الٰہی
استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہواخواہ عمدہ نوابینان
بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر آنکہ بمحل واقعہ نماید۔
مشار الیہ از فضل وکرم ابد وارست بمنصب ہزار ذات و دو صد سوار و خطاب اسد علیخان سرفراز
شود شرح دستخط نائب بخشی الملک آنکہ حکم شد منظور۔

ہزاری ذات وخطاب ۲ سوار تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک۔ مطابق واقعہ

نوٹ:۔ ۱۷۵۹ء سے ۱۸۵۱ء تک جو ایک صدی کا زمانہ ہوتا ہے کہنے کو کئی بادشاہ ہوئے برائے نام بادشاہ ہوتے
رہے شاہ عالم۔ اکبر ثانی۔ بہادر شاہ ثانی شاہجہاں ثانی بیدار بخت سب کے سب نام کے بادشاہ تھے۔
شاہ عالم ۱۷۵۹ء تک الہ آباد میں برٹش گورمنٹ کی طرف سے پنشن پاتے رہے۔
۱۸۰۳ء تک سندھیا کے زیر اثر رہے لیکن ۱۷۸۸ء میں غلام قادر روہیلہ نے نہایت بے رحمی سے اندھا
کر ڈالا ستمبر ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک نے دہلی پر تسلط کیا تب سے پھر انگریزوں کی طرف سے پنشن ملنے لگی
اس کے بعد جو اور بادشاہ ہوئے وہ بھی برٹش گورمنٹ کی پنشن خوار رہے۔ ۱۲

کل است ہشت و یکم ذیقعدہ سنہ جلوس معلے والا مکرر بعرض مقدس رسیدہ

منظہر علیخان بہادر فدوی محمد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ	مہر	راے زن سنگھ فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ	مہر	احمد علیخان بہادر سو فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی

(۱۱۸) نقل سند مطلا بنام نجیب الدولہ

جن کو منصب سہ ہزاری اور غیاث الدین حیدر کا خطاب ملا۔ مورخہ ۳ محرم ۱۱۸۲ھ ۱۷۶۸ء۔

بتاریخ چہارشنبہ سوم شہر محرم الحرام سنہ جلوس
میمنت مانوس موافق سنہ ۱۱۸۲ ہجری مطابق ماہ
برسالہ امارت و نجابت و مرتبت و شہامت
وایالت منزلت × دانای مدارج دین و دولت
شناسای مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے
شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت
اعتضاد خلافت و فرمان روائے × اعتماد
سلطنت کشورکشای ظفر پیرای معارک جہان ستانی
بزم آرای محافل کامرانی ناہج مناہج ملک
و مال بانی مبانی دولت و اقبال دقیقہ یاب
سرائر سلطانی۔ رمز شناس × عالم فرماندہی
جوہر ایں خضیعت دودہ فروغ شمع یکرنگی و صفا
ہمدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرای
صدق و اخلاص کار فرمای سیف و قلم مدبر امور
عالم × قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرای عظیم
الشان مرید مرشد پرست بی ریو رنگ نقاوہ فدویان با درنگ استظہار مجاہدان

تاریخ بیست ونہم شہر محرم سنہ جلوس والا
مکرر بعرض مقدس و معلی رسید

باعظم افتخار دلیران معرکۂ ارم × امیر صیانت تدبیر ممالک مدار مشیر روشن ضمیر عالی مقدار
لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ پادشاہ سلیمان اقتدار
بخشی الممالک × امیر الامرا ناصر الملک نجیب الدولہ نجیب خان بہادر ثابت جنگ سپہ
سردار نوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ عقیدت التیام
اندراج قلمی میگردد وحکم جہان مطاع آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت کہ غازی الدین
حیدر بہ منصب سہ ہزاری ذات ودو ہزار سوار وخطاب خانی وبہادری × سرفراز
باشد واقعہ بتاریخ دوم محرم الحرام سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

نقل خط انور صاد
فرد مرین صاد خاص بدفتر رسید که غازی الدین حیدر را
پیشگاه خلافت وجهان بانی امیدوار تفضلات خاقانیست
که بمنصب سه هزار ذات و دو هزار خطاب خانی وبهادری
سرافراز شود شرح دستخط
مختی الممالک آنکه مطابق صاد خاص بعمل آرند

سہ ہزار ذات
ا ـــ سوار

تحریر فی التاریخ　　شہر　　صد　　رہ　　سنہ الیہ

(۱۱۹) نقل فرمان شاہ عالم ثانی

متضمن عطائے جاگیر مالیتی یک لک آٹھ ہزار دام جس کی آمدنی نو سو روپیہ تھی مورخہ
۱۷ ربیع الاول ۲۲ جلوس مطابق ۱۱۹۵ھ / ۱۷۸۱ء

درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد که
مبلغ یک لک وہفتاد و پنج ہزار ہشتصد و شصت و پنجدام موضع کولیہ وغیرہ
عملہ پرگنہ شکر پور وغیرہ سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد کہ مبلغ نہصد روپیہ
حاصل آنست بابت محال جاگیر محمدی خان عرف بہچو خواص درو جہ انعام التمغائی
حسین بخش وغیرہ متعلقان خان مشار الیہ با فرزندان تصدیق وبیاد داشت
ونوفیر آنچہ از حسن تردد بر جمع آن بیفزاید از ابتدای ربیع او وئیل حسب الضمن
مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے وذوی الاقتدار وامرای

عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات × سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً و موبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلیٰ کوشیدہ و اصالی مرقومہ را نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا واگزارند و از صوادم تعبیر و تبدیل مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مال و جہات و سائر اخراجات مثل قتلغہ و محصلانہ و داروغانہ × و ضابطانہ و شکار و بیگار و دہ نیمی مقدمہ و صدودی و قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند و از کل تکالیف دیوانی و مطالبات خاقانی معاف و مرفوع القلم شمارند دریں باب تاکید اکید × و قدغن مزید دانستہ ہرسال سند مجدد نطلبند و از ہر لیغ کرامت تبلیغ الا تخلف و انحراف نتوازند تباریخ ہفدہم شہر ربیع الاول سال بیست و دوم از جلوس ابد مانوس معلیٰ زیب تحریر یافت

(۱۲۰) حکمنامہ مہری سعادت علی خاں بہادر وزیر الممالک شاہ عالم بادشاہ

باسم سیادت پناہ میر نظام الدین آنکہ بخلد وے حسن و دولتخواہی سرکار دولتمدار قطعات باغات و اراضیات و گنج و مکانات واقع قصبہ شاہ آباد در سرکار ابد قرار مملوکہ و مقبوضہ سید شاہ مدن ضبط نمودند بان سیادت پناہ بلا شرکت غیرے نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ عطا و معاف فرمودیم باید کہ املاک مذکورہ را در تصرف خود داشتہ خود را مورد الطاف سرکار دولتمدار شناسند تاکید دانند المرقوم یازدہم شہر جمادی الثانی ۱۲۱۹ھ۔

مہر[1]

وزیر الممالک اس المہام عمدۃ الملک اعتماد الدولہ آصفجاہ برہان الملک ابو المنصور خان صفدر جنگ شجاع الدولہ یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخاں بہادر یار وفادار سپہ سالار رستم ہند فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی ۱۲ – ۱۲ھ

نوٹ:- سید شاہ مدن صاحب کے ایک بھائی سید طاہر عرف مدن صاحب تھے اُن کے صاحبزادے سید لال علی حسن تھے کے فرزند سید نظام الدین عرف مولوی نظامی تھے مولوی نظامی نے عبد الرحمن خاں قندھاری رسالہ دار کے ذریعے سے سعادت علی خاں والی اودھ کی خدمت میں رسوخ حاصل کیا اور نواب صاحب کی رفاقت میں سارے لکھنؤ تک گئے اور نواب سعادت علی خاں ۱۲۱۲ھ میں مسند نشین لکھنؤ ہوئے تب تقریباً سات سال کے بعد جس خدمات ۱۲۱۹ھ میں شاہ مدن صاحب کی بعض املاک جن میں مکانات و باغات و دکان و گنج وغیرہ جو ضبطی میں تھے مولوی نظامی کی عنایت ہوئے ۱۲-

[1] فرامین میں کہیں عمدۃ الملک ہے کہیں حملۃ الملک اور کہیں حمدۃ الملک حمدۃ الملک کے معنی میری سمجھ میں نہیں آئے ۱۲-

(۱۲۱) خط فارسی من جانب لارڈ منٹو

موسومہ مہاراجہ رنجیت سنگھ پنجاب مورخہ ۱۳؍ اکتوبر ۱۸۰۸ء مع لفافہ طلائی ٹکلیاں اور افشاں کیا ہوا خط شکستہ جس کی پشت پر مہر گورنر جنرل بہادر کے دفتر کی ہے۔

مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان استظہار مخلصان سلامت

بعد اشتیاق دریافت مواصلت موفور المسرت کہ متجاوز التحریر × و النقریر است مشہود خاطر مہربانی مظاہر سیدار و سوال وجواب × مطارحاتیکہ از وقت ورود شہامت وعوالی مرتبت × البہت و معالے منزلت شکف صاحب بہادر بدر بار آمشفق × بعمل آمدہ و کیفیت آن مفصل از ارقام صاحب موصوف بدریافت مخلص رسید بعض مراتبیکہ دراثنائے این گفتگوہا × رو بظہور آوردہ موجب تحیر و تاسف خاطر اتحاد ماثر شد۔ × مقتضی برین گشت کہ مخلص بذریعۂ طغرۂ محبت نامہ کیفیت ما فی الضمیر و مکنونات خاطر خود حیطۂ بیان درآرد × مشتمنا مقصود الیتماس صاحب موصوف بدربار آمشفق × ہمین بود کہ معزی الیہ از گماہی خاطر اینکہ [illegible] آن × بمرور ایام نسبت بملک آمشفق متصور است نتیجہ [illegible] از [illegible] آن طرف [illegible] مصلحت و موافقت بہر دو سرکار شود چنانچہ صاحب موصوف تفصیل این اجمال را تصریحانہ × درخدمت آن شفیق معرض اظہار درآوردہ اند و اگرچہ درحقیقت تصرف انچنین سررشتہ موافقت خالی از انتفاع × این سرکار ہم نیست زیراکہ گروہ خارلان نیز وہیکہ تیغ زبان رسالے نسبت بممالک سرکار آمشفق است × از معاندان این سرکار نیز متصور لیکن درصورت پیشقدمی × آن گروہ محفوظ و مصئون بودن ملک آمشفق از آسیب و تعدی آنہا × بلا اعانت و امداد اہالی سرکار کہ بفضل الہی نظر بر مراتب قدرت و فرط استعداد و اقتدار خودہا × اسباب حفاظت و حراست ممالک محروسہ بجمیع وجوہ × حاصل و واصل دارد امر محال است از انجا کہ بظاہر اسباب × صداقت این مقال بروجہ احسن و روش مستحسن منقوش (حاشیہ پر آڑی سطروں سے) خاطر آمشفق گردیدہ بود × درینصورت بالفعل دریافت این معنے کہ × آمشفق اقبال سوال مزبور را کہ کمال

منفعت × مثل قیام سرکار آمشفق دران متضمن است منحصر و مشروط برین داشته بودند ×
که سرداران سکھان اینطرف رود ستلج که از متوسلان در زیر سایه بحفاظت این سرکار
هستند اہالی این سرکار روا دار دست درازی آمشفق نسبت بتعلقات اینها نشود و موجب
استجلاب خاطر اتحاد مآثر گردیده معهذا هرگاه اینهم بظهور پیوست × که آمشفق با وجود
معقول و مسطور داشتن اینمعنی که در مقدمه × سرداران مذکوره از مجلس استصواب
و استصلاح بعمل آید × خود مع فوج رود ستلج را عبور ساخته در ممالک اینها در آمده تسخیر
قلعه جات اقدام نموده بودند مکان استعجاب × زیاده از سابق ما فی خاطر مودت ذخایر
گردید مشفقا مدارج وفاپرستی و اعتدال شیوه اہالیان سرکار × انگریز بهادر برآن مشفق
و جمیع روسا و سرداران اینديار × بخوبی واضح و لائح است × چنانچه قوم مرہٹه در ایام
تسلط خود × بممالک سمت شمال هندوستان از سرداران سکھان × پیشکش و
خراج میگرفتند و دست اختیار بر سر اینها × دراز و اینها را زیر اطاعت خود ها میداشتند ×
بعد ازان وقتیکه اہالی این سرکار محض جهت صیانت بر ممالک محروسه از دست
پیش قدمی و زبردستی قوم مغرور × مجبوراً ارتکاب محاربه پرداخته بر ممالک هندوستان
مسلط شدند × ایتلاف و انجذاب قلوب سرداران سکھان بذریعه مشیت
سررشته فلاح و بهبود اینها پیشنهاد خاطر خواطر داشته از شمه پیشکش و خراج مال
از هرگونه مطالبه × مزاحمت اجتناب ورزیده سرداران مذکورین را بلا قید × و حصص
درمیان تعلقات اینها مختار گردانیده پس هرگاه × اہالی موصوف محض نظر بر رفاه
احوال و استقرار اختیار × سرداران مذکور در میان تعلقات مفوضه اینها × از اجرای
حکومت واجبی نسبت باینها دست بردار شدند × چه جای امکان باشد که اہالی
موصوف روا دار تحکم سرکاری دیگر بر سرداران سکھان مذکورین توانند گردید ×
از انجا که اینمعنی برای رزین آمشفق نیکو ظاهر خواهد بود × درینصورت مخلص را یقین
حاصل که آمشفق از تقدیم اراده خود × نسبت سرداران مذکورین معطوف العنان
خواهند گشت مشفقا زودی بعضے مراتب[1] ـ

Minto (منٹو)

[1] عبارت ناکمل ہونے سے یہ خط ناتمام معلوم ہوتا ہے مگر اختتام عبارت پر لاٹ صاحب کے دستخط خاتمہ کی دلیل ہیں یہ بھی ممکن ہے اور کچھ عبارت رہ گئی ہو۔ ۱۲

نقل لفافہ بطالعہ ساطعہ مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان استظہار مخلصان مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر سلمہ اللہ تعالےٰ موصول باد۔

لفافے کے عرض پر۔ مرقومہ سی و یکم ماہ اکتوبر ۱۸۰۸ء عیسوی مطابق دہم رمضان ۱۲۲۳ھ ہجری

(۱۲۲) نقل فرمان اکبر شاہ ثانی موسومہ کرنل اسکنر جلوس (۲۰)

جس پر طغرے طلائی اور شاہی مہر ہے اور مہر پر چتر شاہی کی شکل بھی بنی ہوئی ہے۔

تو لقرار استمرار بیٹھ باسم ناصرالدولہ کرنیل جیمس اسکنر بہادر غالب جنگ

ارادت و عقیدت نہاد خانہ زاد قدیم الخاندان والا عرضی بایں مضمون گذرانیدہ کہ ٹھیکہ پتہ ربو پورہ از ابتدای ۱۲۳۳ فصلی لغایت ۱۲۴۳ واجب تا بہ دہ سالہ بنام فدوی زادہ از حضور مقرر است در انیدان ہفت سال منقضی گردیدہ و سہ سال باقیست ازانجا کہ رعایا سقیم و اراد آباد نمودہ از قلت پیداوار یکچہ از تقاوی اصول بپاندہ و زر مشخصہ حضور و الا سال بسال و فصل بفصل بلا توقف و بلا عذر از قرضوام اوا نمودہ زیر باری کثیر بر داشتہ ام و آیندہ تصرف سی چہار ہزار روپیہ در آبادی و تعمیر چاہ ہای پختہ صورت فواید و محاصل و گذارہ اینفدوی غیر ممکن باستحقاق خانہ زادگی قدیم امیدوارم کہ پتہ مذکور بجمیع زر مشخصہ شانزدہ ہزار روپیہ سالیانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد النسل و بطناً بعد بطن بنام اینفدوی مقرر گردد کہ ما طبینان خاطر بصرف رسیدگی از قرضوام یہ داختہ این فدوی و فرزندان اینفدوی جمیع زر مشخصہ حضور انور سال بسال و فصل بفصل داخل خزانہ عامرہ کردہ باشد لہذا علانظر اینکہ آن عقیدت کیش خانہ زاد این خاندان علیا است و در ادای زر مشخصہ و صرف نمودن زر خطیر وجہ تقاوی و خانہ آبادی مقروض و زیر بار گردیدہ بمور و تفضلات و پرورش قدیمانہ پتہ ربو پورہ تیو لخاص از ابتدای ۱۲۴۳ بجمع شانزدہ ہزار روپیہ سکہ کلدار سالیانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد النسل و بطناً بعد بطن بنام ایشان مقرر کردہ شد باید کہ آن فدوی با فرزندان پتہ مذکور را استمرار نسلاً بعد النسل و بطناً بعد بطن بدستور و مستقل برای علی الدوام بذمہ خود دانستہ بخاطر جمع تمام بصرف زر دیگر پتہ مذکور

را آباد ساختہ بجمع استمرار سال بسال وصل الفصل داخل خزانہ عامرہ حضور والا کردہ
باشند کمی و بیشی پیدا وار ذمہ خود شناسند و اگر خدا نخواستہ نصرت و پایمالی برد
رود بموجب تحقیقات این حضور انور مجرائی خواہد یافت باید کہ فرزندان نامدار کامگار
عالی نسبت والا تبار و وزرای ذوالاقتدار و امرای عالیمقدار و حکام ایام و عمال کفایت فرجام
و متصدیان و مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان
حال و استقبال ابداً و مویداً در استقرار این حکم مقدس معلی یکوشند و بوجہی من الوجوہ
سوای از زر مشخصہ طلب ننمایند و از ذمہ عہدہ داران و زمینداران و متنی مان چنانچہ مذکور
آنچنان کہ ہر آئینہ در اطاعت و فرمانبرداری اہلکاران آنعقیدت کیش پرداختہ پیدا وار
سال بسال وصل الفصل ادا میکردہ باشند و بوعی تخلف و انحراف منوازند بتاریخ بست
و ہفتم شہر شوال میمنت اشتمال سنہ ۳۲ ام از جلوس معلی زیب تحریر یافت

(۱۲۳) سر چارلس مٹکاف کا خط تعزیت مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۸۳۷ء

موسومہ ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی جو حضرت ممدوح کے والد کی وفات
پر لکھا گیا۔

To,

His Majesty
Abool Mozaffer Surajooddeen
Mohumud
Buhadur Shah Badshah Ghazi,

May it please your Majesty,

I have received with the deepest sorrow the mournful intelligence communicated to me by Mr Metcalfe of the demise of His Majesty on this melancholy occasion

with sentiments of sincere and respectful con-dolence. I fervently Pray that your Majesty may be supported and comforted by the reflection that all things proceed from the Will of the Creator, and that it has pleased Al-mighty Providence to take unto himself your Majesty's venerable Father after a long and happy reign.

When time shall have mellowed re-collections of a dear Parent, your Majesty will call up with pleasure to the remembrance of the amiable qualities which distinguished His late Majesty, and by which he will ever live in the memory of those who had the honor of approaching him.

I now beg leave respectfully to offer my sincere and heartfelt congratulations on your Majesty's succession to the Throne of your ancestors.

May you be blessed with a long life, Health, Happiness and Prosperity.

Your Majesty's
Faithful Servant

Agra
The 4th October 1837

C. T. Metcalfe

(ترجمہ) بحضور ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی

التماس آنکہ میں نے اس اندوہ ناک خبر کو جو مسٹر مٹکاف نے حضور کی رحلت کے متعلق دی ہے نہایت افسوس اور اس الم ناک واقعہ کو مخلصانہ و مؤدبانہ خیالات تعزیت کے ساتھ سنا میں گرمجوشی سے دعا کرتا ہوں کہ حضور کو اس امر کے تصور سے سہارا اور تسلی ہو کہ تمامی امور خلاق عالم کی مرضی سے وقوع پذیر ہوتے ہیں اور یہ کہ قادر مطلق کی اسی میں خوشی تھی کہ حضور کے والد ماجد کو ایک طویل اور خوش گوار مدت سلطنت کے بعد اپنے نزدیک بلالے۔ جب وقت حضور کے غم (و الم) کے اشتداد کو اپنے پیارے والد کی مقدس یاد سے نرم کردے گا تو حضور کو حضور مرحوم کی اُن صفات پسندیدہ کی یادگاری سے جس کے سبب سے وہ ممتاز تھے مسرت ہوگی اور یہی صفات ایسی ہیں جن کی یاد ہمیشہ کے لیے اُن لوگوں کے دلوں میں تازہ رہے گی جن کو (حضور ممدوح) کی خدمت میں باریابی کی عزت حاصل تھی اب میں ادب سے اپنی مخلصانہ اور دلی مبارک باد حضور کی اپنے آبا و اجداد کے تخت پر جلوس فرمانے کی پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ خداوند تعالیٰ آپ کو عمر درازی، تن درستی اور اقبال مندی نصیب فرمائے۔ حضور کا وفادار خادم۔ سی۔ ٹی۔ مٹکاف۔ مقام آگرہ۔

۴ر اکتوبر ۱۸۳۷ء

(۱۲۴) خط مطلا العبارت فارسی بخط شکستہ لارڈ ایلن برا[۱]

موسومہ بہادر شاہ ثانی بادشاہ۔ مشعر اطلاع اخذ جائزہ عہدۂ جلیلہ گورنر جنرل در ۱۸۴۲ء

درۃ التاج افسر سلطنت و شہریاری زیب افزائے اورنگ خلافت و جہانداری

[۱] یہ خط غور اور توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنر جنرل بہادر سلاطین مغلیہ کو کس طرح مخاطب کرتے تھے۔ اس خط کے نیچے صرف لاٹ صاحب کے دستخط انگریزی ہیں اور بس۔ ۱۲

خدیو مملکت عدل و رافت شہر یار کشور داد و نصفت خلد اسمہ ملکہ و سلطانہ۔
بر لوح ضمیر منیر مہر تنویر مبرہن و منکشف میگرداند چہ معین و ماموری شدن ارادتمند × در عہد ریاست ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند بے شبہہ بذریعہ × و واسطۂ معمولی واضح خاطر عاطر شدہ باشد بالفعل بپاس اطلاع بجانب اخلاص نگار × می دارد کہ عقیدت اشتمال بتاریخ بست و ہشتم ماہ فروری ۱۸۴۲ء مطابق × شانزدہم شہر محرم الحرام ۱۲۵۸ ہجری بدار الامارۂ کلکتہ داخل گردیدہ انجام و اہتمام امور متعلقہ عہدہ مزبورہ برخود لازم گرفتہ و یقین خاطر خطیر شفقت نظیر × باشد کہ بارع کمال اکرام و احترام نسبت مرتبہ خلافت منزلت و مراتب خلوص × عقیدت نسبت بذات ستودہ صفات آن خدیو مملکت عدل و رافت و آن خاندان × سلطنت بنیان و تمنائے ابراز آن ہموارہ بپاس لوازم آسایش و آرایش منسبان آن دودمان حشمت اطراف گورنر جنرل بہادر بہ سابق سمت وضوح یافتہ از تہ دل عقیدت منزل منقش و منطبع خاطر ارادت مظاہر است و خواہد بود حق سبحانہ و تعالیٰ تا دوام ماہ و مہر و قیام سپہر آن درۃ التاج افسر سلطنت و شہر یاران را بتائیدات غیب الغیب موید و مشید دارد۔

(البنرا) Ellenborough

نقلِ خط (۱۲۵)

یہ خط[1] جو ایک بہت بڑے مطلا و مذہب کاغذ پر نہایت خوش خط لکھا ہوا ہے بہادر شاہ ثانی بادشاہ کا ہے جو ۹ رشوال ۱۳ سنہ جلوس د ۱۸۴۹ء کو ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا کے نام لکھا گیا۔

[1] یہ مطول اور مفصل خط بلحاظ عبارت آرائی کے بہت غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔ چونکہ بہت بڑے کاغذ پر لکھا گیا ہے قلعہ کے عجائب خانے میں تین حصے کرکے آئینہ دار چوکھٹوں میں جڑا گیا ہے۔ لہٰذا ایک علیحدہ فریم میں ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بادشاہ کس خیال کے تھے کہ ولی عہد کی چندروزہ جدائی کا تصور رہی سے بیچھے ہٹ گئے برخلاف اس کے ملکہ معظمہ کو دیکھیے کہ ان کے تینوں صاحبزادے یکے بعد دیگرے ملک ہند میں تشریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواہر زواہر ہزاران ستایش وثنا نثار پایۂ عرش عظمت واجلال و قدیمی کہ اوراق
متفرق افراد عالم × حدوث را بشیرازہ بندی جہان آرائی شاہنشاہان والا اقتدار
وخواقین نصفت شعار مجلد ومجموع ساختہ ومظلومان کائنات وملہوفان موجودات
را بدادرسی وحق پژوہی × فرمانروایان نصفت پرور وخسروان معدلت گستر از نعمای
کامیابی حقوق واجب نواختہ ولآلی متلالی فراوان نیایش واغتنا ایثار جناب تقدس
نصاب فا درفدر یکہ از اتحاد وائتلاف سلاطین وادگر وبادشاہان والا گہر بہ تشیید
ترصیص اساس آسایش × وآرایش خلایق پرداختہ وبار تباط وروابط محبت و
انضباط ضوابط مودت سرداران عظام وحکام عالیمقام طرح انفتاح امن وامان زمان
وزمانیان انداختہ پاسداری عہود معہد مواثیق مونوں بمقتضائے آیۂ کریمۂ اوفوا بالعہود
وخمیر مایۂ ذات بابرکات × ملوک ملکی صفات از تائید حکمت بالغہ او ست تا گروہ مالکین
ولاحقین بمجوائے الناس علی دین ملوکہم اینطریقہ انیقہ را پیش گیرند وانتساع نقض عہد
وارتکاب خلاف بموادی عظیمہ الذین ینقضون العہد من بعد میثاقہ از تہدید قدرت کاملہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۷۵) تم لب لائے اور نہ صرف بیٹے ملکہ ہوں اور بولے تک آئے اور خود بادشاہ سلامت سے ملکہ معظمہ کے ردِ دلتنا
اور وہ یہ ہوئے اور اب مطہر پرنس آف ویلز ولی عہد بہادر کی تشریف آوری کی خبر سنتے اس گرم [illegible] اور مسلسل آتے رہا
ہمارے اور انگریزوں کے ہمارے شہزادے بھوتروں کے پہلے بھلا کیسے وطن چھوڑ کر باہر نکلتے اس سے یہ بات تو صرف
اتنی بچی ہے کہ ہمیں شہزادے کو آپ کی خدمت میں بھیجا مگر اس کی جدائی اور دوری گوارا نہ ہوئی یہ بھی صرف کہنے
کی بات ہے اور نری سخن سازی ہے ورنہ در اصل بادشاہ کو ایسا خیال بھی تو نہ آیا ہوگا - اپنے پندار میں ملکہ سے
اظہار خلوص وعقیدت کا یہ ایک ذریعہ ٹھیرایا ہے جسے انتہا لمبی چوڑی تمہید اور عبارت آرائی کے علاوہ گہر
سہری کام سے لب دیا ہے - اس خط کی انشاپردازی اور عبارت آرائی کی قدر لندن میں کس نے کی ہوگی اور
اس کی نفیس مقفیٰ اور مسجع عبارت کی داد کس نے دی ہوگی اور جب اصل مطلب کی طرف غور کیا ہوگا تو بادشاہ کی
اولوالعزمی استقلال ہمت وجرأت ملک داری کی نسبت دانایان فرنگ کا کیا خیال ہوا ہوگا ظاہر وباہر ہے - اگر یہی
مطلب کو سیدھی سادی انگریزی میں لکھوا دے تو شاید اس تمام کھڑے اور کھڑاگ سے زیادہ موثر اور مفید ہوتا اس پر کلام نہیں
کہ یہ خط وضع الشیٔ فی غیر محلہ ضرور تھا مگر ہر کسے مصلحت خویش نکو می داند ؎

گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش + رموز مصلحت خویش خسرواں دانند (من المصنف) ۱۲

او تا عموم عوام مرتکب این حرکت × ذمیمه و بادی این فعل وخیم نشوند و در غرّه حمد نامعدود و نقود
محمود و صلوات غیر محدود هدیه بارگاه ملایک پناه حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی سلطان العرب والعجم
فخر الانام کهف الامم آفتاب جهانتاب سپهر نبوت سپهر آفتاب علو و عظمت گوهر آبدار
درج هدایت × (حصه دوم) صدف گوهر شهوار شفاعت سید الثقلین سرور
خافقین مسند آرای مقام قاب قوسین شهسوار مضمار لیلة الاسری عارج معارج اقصی صلوة
الله علیه و علی نبینا و عموماً علی سائر الانبیاء خصوصاً علی مسیح ابن مریم و علی آله الاطهار و اصحاب
الکبار اجمعین × اما بعد تحمید حامد حضرت کردگار و ادای ابیات سرور روزگار سرو آیات
ضمیر قدسی تخمیر اعلی حضرت کیوان منزلت سپهر جناب رخشنده کوکب آسمان سلطنت
جهانداری درج سما خلافت شهریاری انجم افکار سروری افزاینده قیاصره ×
شاه جمجاه فلک بارگاه خورشید کلاه ستاره سپاه محی مراسم تکریم مکارم انگلشیه
آنکه آوازه کمال معدلتش سرتاسر آفاق فراگرفته و صیت عنایت مکرمتش باطراف و
اکناف عالم وارسیده از هیبت داوری اش فلک کج رفتار سرنگون × و از خوف
شحنه سیاستش برق اشرار بار نهفته در دل و در مصاف معرکه شجاعتش رستم
دوران ترسان و در میدان نبرد شهامتش مریخ فلک لرزان با تباع احکام
مطاعش سروران نامدار غاشیه اطاعت بردوش × و با امتثال فرمان واجب
الاذعانش ملوک عالیمقدار حلقه فرمانبرداران انگلستان خلد الله ملکها و سلطانها
و افاض علی العالمین برها و احسانها مطبع منقش می گرداند که نظر بسوابق اتحاد این
دودمان از زمان حضرت خاقان گیتی ستان امیر تیمور گورکان صاحبقران و جد دوم از زمان
حضرت جلال الدین محمد اکبر عرش آشیان انار الله برهانه بآن نامان عالیشان و الغاء آن
یگانگت و اتحاد تا این زمان و ظهور اتحاد و عنایت و امداد از آن دولت ابد بنیاد نسبت
باین خاندان عظمت نشان که شمه از کیفیت باین داستان در سابق آوان بذریعه
مکتوب و سفیر بمسامع و مجامع آن سرور تاجداران ذی شان رسیده است و
احتمال اضاعت اوقات معدلت گستری و رعایا پروری آن کهف امن و امان × از
تکرار تذکاران بالغ است از سالها ارادهٔ ارسال نور حدقه سلطنت و نور حدیقه حشمت
برخوردار کامگار سعادت اطوار رشید نامدار فرزند ارجمند مرزا محمد جوانبخت بهادر که باوجود

صغر سن آثار بزرگی از ناصیه اش پیداست و آثار رات بختیاری از چهره اش × هویدا
در نیمر یکه شعور کامل نیباشد اکثر او قاتش بطلب مرضیات خالق و رضا جوی خلق
و خدمت والدین و رحم بر اهل قرابت و احقاق حق و ابطال باطل و شوق کسب کمال و
اجتناب از خصائل اراذل بدرجه کمال مصروف اند و × و بدین همین خصال با شرافت
جوهر ذاتی خاطر با دولت را در کرو محبت آن نونهال و همیشه جویای ترقی مدارجش در حال
و مآل میدارد و بخدمت سرا پا معدلت مکنون بود تا ملاحظهٔ حال آن ستوده خصال
باعث و فور توجه معدلت × پژوه سر حالش شود و لنیت فرزندی که سبب پیدا و زادگی
هست و عمه را برادر زاده بپاس خاطر برادر شفقتها بیشتر از مادری باشد افزایش پدید
و در زمرهٔ فرزندان دست گرفته که شاهان باشکوه را پاسداری این بیشتر می پیشود
منسلک گردد - حصه سوم - و بمن حفظ و حمایت آن معدن جود و عدالت از شر حسودان
مصئون و مامون ماند لاکن وفور محبت و عدم تحمل کلفت مفارقت از این اراده مانع آمد
در بیحال همین مناسب متصور شد که نقش مقصود را بارقام مختصری از احوال این نونهال
و ارسال نفش دست این خوشنهال ارتسام یابد یقین است که هرگاه این نقش
بدست آنشاه قوی بازو رسید پاس دست گرفتگی بر ذمت همت والا نهمت متحتم و واجب
خواهد گردید و شاهد مقصود از جلباب خفا بعرصهٔ ظهور خواهد کشید × توقع از آن
سرگروه سلاطین والا شکوه انیست که بصد در نامهٔ نامی ساوی منظوری و قبول این
مامول آگاه فرموده درین عالم ناتوانی و پیرانه سالی از دست رنج این فکر طمانیت افزای
خاطر فاتر و ممنون هزاران هزار شاد کامی خواهند گردانید × او سبحانه تعالی شانه که ثمرات
حسنات بر کافهٔ روزگار فواید داد بروری و نتایج عدل گستری مخصوص بملوک عدالت شعار
منقسم و مرتسم ساخته از در بار وی اقبال آن انجم سپاه سینه دشمنان پر غم و
آرزو مندان استعانت را خوش و خرم و شاداب داشته همواره با بیاری افضال
لایزال گلستان دولت و سلطنت روز افزون سر سبز و ریان چمنستان عدل و
معدلت شگفته و خندان دارا د الی یوم التناد - نقافه - .... دولت سپهر جناب
ثریا قباب رخشنده کوکب آسمان جهانداری و دری سما خلافت و شهریاری

---

۵ هر کس عقل خود بکمال و فرزند خود بجمال - ۱۲۰

محمود اکا سے رہ رسک افزائے قیاصرہ شاہ جاہ فلک بارگاہ خورشید کلاہ محی مراسم حمیدہ مکرم مکارم انگلشیہ جمشید حشمت فریدون شوکت نوشیروان عدالت حاتم ہمت معدن مروت ہبکراں منبع الطاف بی پایان ہمشیرہ صاحبہ مشفقہ بسیار مہربان ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ خلد اللہ ملکہا و سلطانہا شرف باد۔[له]

(۱۲۶) ترجمۂ خطِ انگریزی لارڈ کالون صاحب

موسومہ ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ دہلی مورخہ ۲۲ر اگست ۱۸۵۴ء متعلق بہ انسداد گاؤکشی

(ترجمہ) بحضور ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی۔

میرے محترم اور شاہی دوست۔ حضور کا ذبیقہ مشعر اُن قیود کے جو شہر دہلی میں گاؤکشی کے عمل درآمد کے متعلق عاید کی گئی ہیں مع ملفوفات کے پہونچا جسے میں نے بغور ملاحظہ کیا۔ میرے شاہی دوست جس شرط پر میں نے اعتراض کیا تھا جو مقامی عہدداروں نے عائد کی تھیں اور جس کی بڑی غرض شہر کا امن قایم رکھنے کی تھی۔ یقین جو اس معاملے کو پیش کرنا چاہیں۔ اُن کو چاہیے کہ اس معاملے کو اُن عہدہ داروں کے سامنے پیش کریں جن کو اس کی تحقیقات اور تصفیہ کا پورا اختیار حاصل ہو۔

مقام مستقر

۲۲ر اگست ۱۸۵۴ء		اس۔ آر۔ کالون۔

[له] دراصل یہ خط مرزا جواں بخت کی ولی عہدی کی منظوری کے متعلق ہے۔ خدا جانے جواب بھی کچھ ملا یا نہیں اور ملا تو کیا ملا ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ وہ بساط ہی اُلٹ گئی بادشاہت ہی نہ رہی تو ولی عہدی کیسی اور کس کی؟ یہ بھی عجیب بات سوجھی کہ شاہزادے کے بھیجنے کی عوض بچہ کا چربہ اُترواکر بھیج کر دستگیری کی درخواست کی۔ وقت ہی ایسا پڑا تھا آں پڑا تھا یہ نہ کرتے تو اور کیا کرتے؟ ع

آں کہ شیراں را کند روبہ مزاج		احتیاج است احتیاج است احتیاج ۱۲۔

[له] اصل خط انگریزی سہو اً رہ گیا جو اواخر کتاب میں درج ہے ۱۲۔

(۱۲۷) نقل فرمانِ شاہی میگنا چارٹا مؤرخہ یکم نومبر ۱۸۵۸ء

وکٹوریا بفضلِ خدا وارث سلطنت متحدہ گریٹ برٹین و آئرلینڈ مع مضافات و متعلقات
جو یورپ ایشیا۔ افریقہ۔ امریکہ۔ اور آسٹریلیشیہ میں واقع ہیں حامی دین۔ ہر گاہ کہ ہم نے
باعث چند در چند قوی وجوہ کے بصلاح و رضامندی علما و فضلائے دین و امرائے ارکان
مملکت و وکلائے رعایا جو مجلس پارلیمنٹ میں فراہم ہوتے رہیں۔ ممالک ہندوستان
کی حکومت جو اب تک ہماری طرف سے امانۃً بہ اختیار دی آنریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی کے تھی اپنے قبضۂ تسلط میں لینے کا مصمم ارادہ کیا ہے اس واسطے اب بذریعہ
اعلان ہذا مشتہر و اظہار کیا جاتا ہے کہ بصلاح و رضامندی مذکورۃ الصدر ممالک مذکورہ
کی عنان حکومت ہم نے اپنے دست قدرت میں لے لی ہے اور ممالک مذکورہ میں ہماری
رعایا کو یہ ارشاد ہے کہ وہ سچی وفادار اور صادق مطیع ہماری اور ہمارے جانشین اور
ورثا کی ہی رہے اور جن اشخاص کو ہم وقتاً فوقتاً ممالک مذکورہ کے انتظام و انصرام
کے واسطے اپنی طرف سے اور اپنے نام سے مقرر کریں اُن کے اختیار حکومت کو تسلیم
کریں چنانچہ ہم نے اپنے معتمد عزیز بھائی اور مشیر چارلس جان وائی کونٹ کیننگ کی دیانت
اور لیاقت و خیر سگالی پر خاص یقین و اعتبار کر کے موصی الیہ کو ممالک متذکرہ پر بموجب
ہمارے نام سے اور ہماری طرف سے حکومت اور فرماں دہی کے واسطے زیر ہدایت
اُن احکام و قواعد کے جو وقتاً فوقتاً اُس کو ہماری طرف سے کسی ایک وزیر سلطنت
کی معرفت پہنچتے رہیں گے اپنا اول نائب السلطنت اور گورنر جنرل مقرر کرتے ہیں
اور تمام اُن عہدہ داران اور افسران جنگی اور ملکی جو اب تک دی آنریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی کی ملازمت میں تھے زیر اطاعت ہماری آئندہ خوشنودی اور قواعد اور قوانین
کے جو آئندہ نافذ ہوں مقرر کرتے ہیں اور تمام رؤسائے ہند کو اعلان کرتے ہیں
کہ تمام عہد نامجات و معاہدات جو مابین اُن کے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے یا اُن کے
زیر اقتدار ہوئے ہیں ہم مقبول و منظور کرتے ہیں اور (نہایت) احتیاط سے اُن کی
پابندی کی جائے گی۔ اور اسی طرح اُن کی جانب سے (بھی) اُن کی تکمیل و تعمیل کی

امید ہی۔ ہم کو ممالک مقبوضہ موجودہ کو وسعت دینے کی خواہش نہیں ہی اور درحالیکہ ہم کو
اپنے حقوق اور ممالک پر کسی طرح کی دست درازی ناسزا اور بدانتظامی مرکوز نہیں
ہی تو دوسروں کے حقوق پر بھی کسی طرح کا تجاوز نہ رکھیں گے۔ رئیسان ہند کے حقوق
دولت و توقیر و منزلت کا ہم ایسا ہی لحاظ رکھیں گے جیسا کہ خاص اپنا اور ہماری یہی
خواہش ہی کہ وہ اور نیز ہماری رعایا برابر اس خوش حالی اور تمدنی ترقی کا حظ اٹھائیں جو
ہمیشہ اندرونی امن و حسن انتظام سلطنت سے پیدا ہو سکتی ہی۔ ممالک ہندوستان
کے باشندگان کی نسبت ہم اپنے تئیں انھیں فرائض کا پابند کرتے ہیں جیسا کہ ہم اپنی
دیگر رعایا کی نسبت پابند ہیں اور ان فرائض کو بہ یمن خداوند تعالی ہم ایمانداری
اور دیانت داری سے پورا کریں گے۔ ہم کو اپنی ذات سے دین عیسوی کا یقین الحق اور
ہم اس تسلی کے ہم شکرگذاری کے ساتھ مقر ہیں۔ مگر ہمارا حق اور ہمارا منشا یہ نہیں کہ ہم اپنے
معتقدات کو اپنی کسی رعیت سے منظور کرائیں۔ لہذا ہم یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری شاہانہ
خوشنودی اور مرضی یہ ہے کہ مذہبی رسوم اور دینی عقائد میں بلکہ تمام اشخاص مساوی
قانونی حفاظت سے متمتع ہوں گے اور جو اشخاص ہمارے ماتحت اور صاحب اختیار
ہوں گے ان کو یہ ہمارا سخت حکم ہی کہ وہ ہماری کسی رعایا کی مذہبی رسوم و دینی مسلک
میں کسی طرح کی دست اندازی سے باز رہیں ورنہ نہایت ناخوشنودی کا مستوجب
اور معتوب ہوں گے۔ علاوہ بریں ہماری مرضی ہی کہ جہاں تک ممکن ہو ہماری
رعایا بلا لحاظ نسل و قوم آزادانہ ہماری ملازمت میں وہ عہدے پائیں جن کے فرائض
وہ اپنی علمیت لیاقت و دیانت سے باحسن الوجوہ ادا کر سکیں۔ جو محبت باشندگان ہند
کو اپنے ملک سے ہی جو آبا و اجداد سے متوارث ہی اس کو ہم بخوبی جانتے ہیں اور ملحوظ رکھتے
ہیں ان کے تمام حقوق بہ پابندی سرکار کے مطالبات جائز کے جو اس کے متعلق
ہیں ہم محفوظ رکھیں گے اور نیز ہمارا یہ منشاء ہی کہ عموماً تجاویز و نفاذ قانون میں قدیم
حقوق رسم و رواج ہندوستان کا بخوبی لحاظ رکھا جائے۔

ہم ان خرابیوں اور مصیبتوں کا جو ہندوستان پر من چلے لوگوں کے افعال کی بدولت
آئیں اور جنھوں نے جھوٹی خبروں سے اپنے ابنائے وطن کو دھوکا دے کر کھلی بغاوت
پر ابھارا کمال افسوس کرتے ہیں۔ میدان جنگ میں اس بغاوت کے فرو کرنے میں

ہماری طاقت کا اظہار ہوچکا ہے۔ مگر اب ہم اُن لوگوں کے جرائم جو دھوکے باعث پڑ گئے تھے اور اب اپنے فرائض کے راست پر آنے کے متمنی ہیں معاف کرکے اپنے رحم (و کرم) کا اظہار کرتے ہیں۔

اب بھی ایک صوبہ (اودھ) میں اس خیال سے کہ مزید خون ریزی کا سدباب ہو اور ہماری مملکت ہند میں جلد امن و امان قائم ہو جائے ہمارے نائب السلطنت گورنر جنرل نے اُن اشخاص میں سے اکثروں کو جو گزشتہ ناگوار فسادات میں بخلاف ہماری گورنمنٹ کے مرتکب جرائم ہوئے تھے خاص خاص شرائط سے وعدہ معافی دیا ہے اور اُن اشخاص کی نسبت کسی شخص سے کسی طرح کی رو و رعایت یا مزاحمت نہ کی جائے نہ (کسی قسم کی) بے اطمینانی عائد کی جائے جن کے جرائم معافی کی دسترس سے باہر ہیں وہ سزا تجویز کر دی جو اُن پر عائد کی جائے گی ہم اپنے نائب السلطنت اور گورنر جنرل کے مذکورہ بالا فعل کو نظر استحسان سے ملاحظہ فرماتے اور منظور کرتے ہیں۔ مزید براں ہمارا ارشاد اور اعلان حسب ذیل ہے۔

ہماری مراعات کو تمامی مجرمین تک توسیع دی جائے گی بجز اُن مجرموں کے جنکی بر اہ راست شرکت انگریزی رعایا کے قتل میں ثابت ہو چکی ہے یا آئندہ ہو۔ ایسے اشخاص کی نسبت مقتضائے انصاف رحم سے مانع ہے جن اشخاص نے دیدہ و دانستہ بطیب خاطر قاتلوں کو قائل جان کر پناہ دی یا جو اس بغاوت میں سرغنہ اور بانی مفسدہ تھے اُن کی صرف جاں بخشی کی کفالت ہو سکتی ہے بلکہ ایسے اشخاص کی نسبت سزا تجویز کرتے وقت اُن حالات کا جن کے باعث وہ حلقۂ اطاعت و انقیاد و ناز چھیکنے پر آمادہ ہوئے تھے بخوبی لحاظ کیا جائے گا اور اُن اشخاص کی نسبت جن کے جرائم بسبب سریع الاعتقادی ایسی جھوٹی خبروں کے مان لینے کے لیے جو مفسدہ پرداز لوگوں نے پھیلائیں۔ واقع ہوئے بڑی رعایت اور فراخ دلی کی جائے گی تمام دوسرے اشخاص کو جنھوں نے سرکار کے خلاف میں ہتیار باندھے تھے ہم بذریعہ اعلان ہذا تمام جرائم سے جو اُن سے برخلاف ہماری دولت۔ ہمارے تاج (وتخت) اور ہماری قدر و منزلت کے سرزد ہوئے اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے آنے اور باامن اشتغال میں مشغول ہونے پر بلا شرائط معافی۔ جاں بخشی اور عفو تقصیر کا اقرار فرماتے ہیں۔ ہماری شاہانہ خوشنودی یہ ہے

کہ رحم وکرم اور جاں بخشی کی شرائط اُن تمام لوگوں تک وسیع کی جائیں جو آئیندہ پہلی جنوری سے پہلے پہلے ان شرائط پر کاربند ہو جائیں۔ جب خدا کے فضل سے اندرونی امن چین پھر قایم ہو جائے گا اُس وقت ہندوستان کی صنعت وحرفت اور دستکاری کو ترقی اور عامۂ خلائق کے رفاہ اور فلاح کے کاموں کو وسعت دینے اور اُس کے باشندگان کی منفعت کے لیے انتظام وحکمرانی کرنے کی ہماری دلی خواہش ہے اُن کی مرفۃ الحالی میں ہماری قوت ہے۔ اُن کی خوشنودی اور رضامندی میں ہمارا استحکام اور اُن کی احسان مندی اور شکر گذاری ہمارا بہترین معاوضہ ہے۔ خدائے قادر مطلق ہم کو اور ہمارے ماتحت ذی اقتدار وں کو ہماری رعایا کی بہبودی کی ہماری ان خواہشوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۱۲۸) نقلِ اعلان حضور ملکۂ معظمہ وکٹوریا[۱]

چوں کہ پارلیمنٹ کے حال کے اجلاس سے ایک ایکٹ اس نام کا کہ ایکٹ بمراد اس بات کے کہ جناب رحمت مآب ملکۂ معظمہ اُس خطاب و القاب شاہی میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہت سے متعلق ہیں ایک اور لقب اضافہ کر سکیں صادر ہوا ہے اور اس ایکٹ میں لکھا ہے کہ از روئے ایکٹ بابت متحد کرنے ممالک برطانیہ کلاں و آیرلینڈ کے یہ حکم ہوا تھا کہ بعد ایسے متحد ہونے کے سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہی کے متعلق خطاب والقاب وہی ہوا کریں گے جو بادشاہ اپنے اشتہار شاہی کے ذریعہ سے جو سلطنت متحدہ کی مہر اعظم سے مزین ہو مقرر فرمائیں اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ حسب منشائے ایکٹ مذکور اور اشتہار شاہی کے جو مزین بہ مہر اعظم اور مورخہ یکم جنوری ۱۸۰۱ء ہے تا بدولت کے حال کے خطاب والقاب یہ ہیں وکٹوریا بفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ کلاں اور آیرلینڈ کی ملکہ حامی دین عیسائی۔ اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایکٹ بابت حسن انتظام گورنمنٹ ہند کے بموجب یہ حکم نفاذ پا چکا ہے کہ گورنمنٹ ہند جو اس وقت تک مابدولت کی طرف سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے تفویض میں بطور

[۱] دربار قیصری کا اعلان یکم جنوری ۱۸۷۷ء

امانت تھی مابدولت کی تفویض ہو جائے اور یہ کہ آیندہ کے لیئے اور قرین مصلحت یہ ہو کہ نقل و تحویل گورمنٹ جو حسب مذکورہ کی گئی اُس کی تسلیم و پذیرائی اس نہج پر ظاہر کی جائے کہ مابدولت کے خطاب اور القاب میں ایک اور لقب اضافہ کیا جائے اور اس ایکٹ میں امور مذکور کی تحریر کے بعد یہ حکم ہوا ہو کہ مابدولت کو جائز ہو گا کہ نقل و تحویل گورنمنٹ ہند کی تسلیم و پذیرائی مذکورۂ بالا کی نظر سے اس خطاب و القاب میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہی سے بالفعل متعلق ہیں بذریعۂ اشتہار مشتہرہ مابدولت فرید بہر اعظم سلطنت متحدہ ایسا لقب اضافہ کریں جو مابدولت کو مناسب معلوم ہو۔ لہذا مابدولت نے حسب صلاح مشیران پریوی کونسل کے یہ مناسب سمجھا کہ یہ تعیین و اعلان کر دیں (اور اس صلاح سے اور اس صلاح کے بموجب اس اشتہار کی رو سے یہ تعیین و اعلان کیا جاتا ہو کہ) آیندہ جہاں تک یہ سہولت ہو سکے تمام موقعوں اور تمام دستاویزوں میں جن میں مابدولت کے خطاب و القاب مستعمل ہوں بجز اور باستثنائے جملہ چارٹر و معاہدات ملکی اور کمیشن (فرامین مناصب) اور لٹرز پٹینٹ (مکاتیب عامہ) اور گرانٹ (مواہب و عطیات) اور ریٹ (پروانجات) اور اپائنٹمنٹ (تقررات) اور اسی طرح کی اور جملہ دستاویزات کے جو سلطنت متحدہ کے باہر اثر پذیر نہ ہوں اس خطاب و القاب میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہت سے بالفعل متعلق ہیں زبان لاطینی میں یہ الفاظ انڈئے امپراٹرکس اور زبان انگریزی میں یہ الفاظ امپرس آف انڈیا (قیصر ہند) اضافہ کیئے جائیں۔ اس کے سوا مابدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہو کہ کمیشن چارٹر۔ لٹرز پٹینٹ۔ گرانٹ ریٹ اور اپائنٹمنٹ اور اسی طرح کی اور دستاویزات جو اوپر بالخصوص مستثنی کی گئی ہیں وہ اضافہ نہ کیا جائے اور سوا اس کے مابدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہو کہ جملہ سونے چاندی اور تانبے کے نقود جو سلطنت متحدہ کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج ہیں اور جملہ سونے چاندی اور تانبے کے نقود جو آج یا آج کے بعد مابدولت کے حکم سے اسی طرح کے نقوش سے مسکوک ہوں بلا لحاظ اُس اضافے کے جو مابدولت کے خطاب اور القاب میں کیا گیا ہو سلطنت متحدہ مذکورہ کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج متصور ہوں اور سمجھے جائیں اور سوائے اس کے یہ کہ جملہ سکے جو سلطنت

متحدہ کے تابع ملکوں میں سے کسی کے لیئے اور کسی میں مسکوک اور جاری ہوئے ہیں اور مابدولت کے اشتہار کی روسے اُن تابع ملکوں کے سکہ جات رائج الوقت اور جائزالرواج قرار دیئے گئے ہیں اُن پر مابدولت کے خطاب والقاب یا اُن میں سے کوئی جزو یا اجزاء منقوش ہوئے ہیں اور جملہ نقود جو مطابق اشتہار مذکور کے بعد ازیں مسکوک اور جاری ہوں بلالحاظ ویسے اضافے کے اُن تابع ملکوں کے سکہ جات جائزالرواج اور رائج الوقت رہا کریں تاوقتیکہ مابدولت کی اور کوئی مرضی اُس کی نسبت ظاہر نہ کی جائے۔ مابدولت کے محکمۂ واقع مقام ونڈسر سے ۱۸۷۶ء کی ۲۸ اپریل کو مابدولت کے جلوس کے (۳۹) سال میں صادر ہوا۔"

"خداوند کریم جناب ملکہ معظمہ کو سلامت باکرامت رکھے"

(۱۲۹) پیام شاہی شاہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم

من مقام قلعۂ ونڈزر۔ تاریخ ۴ر فروری ۱۹۰۱ء

مابدولت کی والدۂ محترمہ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے مابدولت تخت کے وارث قرار پائے جو بسلسلۂ نسب قدیم ومسند مابدولت تک پونہچا ہے۔ مابدولت ہندوستانی روسائے باقتدار اور اپنی سلطنت کی رعایا کو اس بات کا یقین دلانے کی غرض سے کہ ہماری شفقت اور عنایت اُن کے شامل حال ہے اور نیز اُن کی خیر وخوبی ہماری دلی خواہش ہے تبرسیل تار چاہتے ہیں کہ ہماری طرف سے پیام بعافیت باشند اُن کو پونہچا دیا جائے۔ ہماری نامور اور مرحومہ مورثہ اس ملک کی پہلی ملکہ تھیں جنھوں نے زمام سلطنت ہند اپنے دست خاص میں لی اور اس برّاعظم کی سلطنت کے ساتھ اپنا قوی تعلق ظاہر کرنے کے لیئے قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ملکۂ معظمہ تمام امور متعلقۂ ہندوستان کے ساتھ یکساں طور پر ذاتی دلچسپی ظاہر فرمایا کرتی تھیں اور مابدولت اُس گرویدگی اور ارادت سے بھی بخوبی واقف وآگاہ ہیں جو اس ملک کی کرور ہا رعایا کی طرف سے اُن کی ذات والاصفات اور اُن کے تخت کے ساتھ ظاہر کی جاتی تھی۔ ملکۂ معظمہ کی باشوکت اور ممتدالعہد سلطنت کے اخیر سال جو شریفانہ اور حامیانہ مدد روسائے باقتدار نے

جنوبی افریقہ کی جنگ میں اُن کو دی اور جن بہادرانہ خدمات کی بجا آوری اپنے ملک کی حدود کے باہر ہندوستانی فوج کی طرف سے ہوئی ان سے اُس گرویدگی اور ارادت کا اظہار کافی طور پر کیا گیا ہے۔ ملکہ کی مرضی اور اجازت سے مابدولت ہندوستان تشریف لے گئے اور اُس قدیم اور مشہور سلطنت کے روسائے با اقتدار اور رعایا اور بلاد و امصار سے ذاتی آگاہی حاصل کی جو قومی اثر اُس وقت ہمارے دل پر ہوا مابدولت ہرگز اُس کو فراموش نہیں کریں گے اور ضرور اس بات کی کوشش کریں گے کہ ہر طبقے کی تمام ہندوستانی رعایا کی بہبود کے لیئے ملکہ معظمہ کے عمدہ نمونے کی پیروی کرتے رہیں اور جیسا کہ ملکہ معظمہ نے کیا تھا مابدولت بھی اپنے تیئں رعایا کی لازوال خیر خواہی اور ارادت کا مستحق ثابت کریں۔ شرح دستخط ایڈورڈ آر۔ آئی "۔ ۱۸۵۸ء کی پہلی نومبر کو تاج انگلستان نے ہندوستان کی زمام حکومت خود اپنے دست خاص میں لی اور اُس موقع پر کوئین وکٹوریا نے جو اعلان فرمایا تھا اُس کا جزو ضروری جیسا کہ معلوم ہے ملکہ کے دست خاص کا لکھا ہوا تھا اُس میں اُنھوں نے ایسے لفظوں میں جو ہمیشہ یاد رہیں گے اُن اصولوں کی صراحت فرمادی تھی جن پر اُن کو ہندوستان کی حکمرانی میں کاربند ہونا مد نظر تھا اور نیز اُن باہمی تعلقات کی ذمہ داریوں کو جو تاج انگلستان اور رؤسائے با اقتدار اور رعایائے ہندوستان کو وابستہ یک دگر کرتی ہیں سترہ برس لارڈ بیکنسفیلڈ کے ذہن وقاد نے شاہی ربط وضبط کی طرف مزید رہنمائی کی اور پارلیمنٹ کا ایکٹ یعنی توقیع جو لوگوں میں "شاہی خطابات کے بل" کے لقب سے مشہور ہے نافذ ہوا جس کی رو سے گریٹ برٹین اور آیرلینڈ کی سلطنت متحدہ کی ملکہ ہندوستان کی پہلی قیصرہ بھی قرار پائیں۔ کوئین وکٹوریا نے بذریعہ ایک شاہی اعلان کے جو ۲۸ اپریل ۱۸۷۶ء کو ایوان ونڈزر میں پڑھا گیا۔ قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ۸ اگست ۱۸۷۶ء کو لارڈ لٹن وائسرائے و گورنر جنرل نے اس اعلان کو مشتہر کیا اشتہار دیتے وقت ہز ایکسلنسی نے اس کا بھی اعلان کیا کہ سال جدید کے پہلے دن اُن کا ارادہ دہلی میں ایک شاہی مجمع کرنے کا ہے تاکہ تمام ہندوستان میں ملکہ کی رعایا پر اُن شاہانہ خیالات کا اعلان کردیا جائے جو علیا حضرت ملکہ معظمہ کو اس کے محرک ہوئے ہیں کہ اپنے شاہی القاب و خطابات میں مزید اضافہ کریں اور مقصود اس اضافے سے یہ ہے کہ اُن کے تاج کے مضافات میں جو ہندوستان کا بڑا علاقہ ہے اور علیا حضرت کو اس علاقے کے ساتھ تعلق خاص کے علاوہ

ہندوستانی روسائے با اقتدار اور رعایا کی خیر اندیشی اور ارادت پر بھی اُن کا شاہانہ اعتماد ہے یہ باتیں عامۂ خلائق کے ذہن نشین کر دی جائیں۔ اس مجمع میں تمام اقطاع ہندوستان سے گورنر اور لفٹنٹ گورنر اور ہر ایک دارالحکومت کے افسران بالادست مدعو کیئے گئے اور اُن کے علاوہ وہ عمائد اور اراکین بھی جن میں بقول لارڈ لٹن گزشتہ زمانے کی قدامت اور زمانۂ حال کی مرفہ الحالی دونوں چیزیں جمع ہیں اور جن سے اس بڑی سلطنت کی شان و شوکت اور پائداری کی بیش بہا تائید ہوتی ہے شہنشاہی مجمع جو جنوری ۱۸۷۷ء کو بمقام دہلی منعقد ہوا اگرچہ اس دربار کی شان و شوکت کے مقابلے میں ماند پڑ گیا تاہم وہ اس حیثیت سے یادگار رہے گا کہ اُس میں پولٹیکل مصلحت مضمر تھی اور وہ صاف دلالت کرتا ہے کہ اُس سے برٹش انڈیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا اور جو تعلق تاج انگلستان کو اپنے مضافات میں سے ہندوستان کے اس بڑے علاقے کے ساتھ ہے آخر کار اُس کی بنیاد صاف و صریح اور مستحکم قاعدے پر رکھی گئی۔ اگرچہ دربار گزشتہ کے انتظامات بس سے اُس مجمع پر بہت سے اعتراض ہوئے مگر حقیقت میں وہ مجمع لارڈ بیکنسفیلڈ کا عقلی اور تاریخی نتیجہ تھا اور اُس نے ایسی اچھی طرح کہ صرف تحریر ہرگز اُس سے عہدہ برآ نہ ہو سکتی ہندوستان کے لوگوں کے ذہن نشین کر دیا کہ جس عملی طور سے ہندوستان انگریزی حکومت کے اور علاقوں کے ساتھ گھل مل کر جز سلطنت قرار پا گیا ہے۔ اور جس نے اس منفرد بادشاہ کی عہد سلطنت میں ہندوستانی رعایا کی کایا پلٹ کر دی کہ یا تو وہ تنہا اور نیم آزاد حکومتیں تھیں یا اب ایک مشترک بادشاہ کے طاقت ور اور خوش دل اعوان و انصار قرار پا گئے ہیں آخر اس عملی طور کی اصلیت اور حقیقت کیا ہے۔ آپ کی سلطنت کے پہلے ہی برس میں ملک معظم نے شاہی آداب والقاب میں ایک اور اضافہ کیا۔ چونکہ یہ اضافہ جیسا ہندوستان کے علاوہ حضور عالی کی اور سلطنتوں میں جاری ہے ویسا ہی ہندوستان کی سلطنت میں نافذ ہے لہذا اس محل پر اُس کا تحریر کر دینا بھی ضرور ہے۔ ۴ر نومبر ۱۹۰۱ء کو ایک شاہی اعلان مشتہر ہوا کہ شاہی خطابات کے بارے میں جو ایک ایکٹ پچھلے اجلاس میں نافذ ہوا تھا اُس کے مطابق آئندہ کو شاہی القاب و خطاب حسب ذیل ہوں گے :-

"ایڈورڈ ہفتم بفضلِ خدا سلطنت متحدۂ برطانیہ عظمیٰ و آیرلینڈ و دیگر سلطنت ہائے آں سوئے بحار و حامی دین و قیصر ہندوستان"

(۱۳۰) درباری سپیچ ایڈورڈ ہفتم[1]

اے شاہزادگان والا تبار و رئیسانِ عالی ذی فارِ منوطنان مملکت ہند! پانچ ماہ کا عرصہ ہوا کہ بادشاہ انگلستان و شہنشاہ ہند ایڈورڈ ہفتم نے لندن میں انگلستان کا تاج شاہانہ سر پر رکھا اور عصار حکومت کو دستِ مبارک میں لیا۔ اُس وقت مملکت ہند کے صرف چند ہی وکیل اپنی حسن قسمتی سے حاضر تھے لیکن آج شہنشاہ معظم نے اپنے الطاف خسروانہ سے تمام اہل ہند کو یہ موقع دیا ہو کہ ایک ویسی ہی خوشی میں شریک ہوں اور آج یہاں یا ہند کے دیگر حصص میں اس عالی شان تقریب کی خوشی میں کل رؤسا و امرا و سردار جو عمائد سلطنت ہیں اور تمام دیسی و یورپین حکام جن کے ہاتھ میں زمام حکومت ہو اور جو ایسی دانائی اور جاں فشانی سے کام کر رہے ہیں جس کی نظیر نہیں مل سکتی اور کل انگریزی اور دیسی فوج جو ایسی نہایت اعلیٰ درجے کی بہادری سے سرحد کی حفاظت کرتی ہو اور لڑائیوں میں اپنا خون بہاتی ہو اور تمام باشندگان ہند ملا امتیاز ملت اپنے رسوم و رواج کے جو باوجود لاکھوں طرح کے جھگڑوں کے سلطنت برطانیہ کی اطاعت کے اظہار میں ایک زبان ہیں جمع ہیں۔ صرف اس غرض سے کہ میں اعلیٰ حضرت کی رسومات تاج پوشی کو ہندوستان میں ادا کروں حضور ملک معظم نے مجھ کو بہ حیثیت وائسرائے کے اس دربار کے منعقد کرنے کا حکم دیا ہو اور صرف اس امر کے اظہار کے لیے کہ اعلیٰ حضرت کی نظروں میں اس دربار کی بڑی وقعت ہو اُنھوں نے اپنے برادر حقیقی ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کو اس جلسے میں شریک ہونے کی غرض سے روانہ فرما کر ہم کو عزت بخشی ہو۔

چھبیس سال ہوئے کہ آج کے دن اور اسی شہر میں جو ہمیشہ سے شاہانہ جلسوں اور دیگر رسوم کا مرکز رہا ہو اور اسی مقام پر ملکہ وکٹوریا مرحومہ مغفورہ کے خطاب قیصر ہند اختیار فرمانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس دربار سے ملکہ آنجہانی کو ہندوستان کی رعایا کے ساتھ اپنی گہری محبت کا اظہار مقصود تھا اور ساتھ ہی یہ بھی جتلانا تھا کہ اب سلطنت انگریزی کے سایے میں ان کے باہمی نفاق فرو ہو گئے اور وہ سب یک جہت ہیں۔ ہم آج خدا کے فضل سے ایک چوتھائی صدی کے بعد بھی پہلے سے کہیں زیادہ مشفق ہیں

[1] دربار تاج پوشی منعقدہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء میں یہ سپیچ لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے ارشاد فرمائی۔ ۱۲

یہ شہنشاہ جس کے اظہار اطاعت کے لئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں اہل ہند کی نظروں میں کچھ کم عزیز نہیں ہے۔ کیوں کہ انھوں نے اپنی آنکھوں سے انھیں دیکھا ہے اور اپنے کانوں سے اُن کی آواز سنی ہے وہ اب اس تخت پر جلوہ افروز ہوئے ہیں جو صرف شاندار ہی نہیں بلکہ دنیا میں سب سے زیادہ دیر پا ہے اور وہ حقیقت میں انگریزی سلطنت ہے جس کی بڑی قوت ہندوستان کی مقبوضات رعایا کی جان نثاری حضور ملک معظم کی اطاعت پر مبنی ہے اور جو معترض اس سے منکر ہے وہ بالکل نادان ہے۔ جیسا کہ ہندوستان اپنے قدیم افسانوں سے مالا مال ہے خصلت وفاداری پر نازاں ہے جس کو مغرب نے از سر نو مستقل کر دیا ہے مختلف صدیوں میں ہزار ہا لوگوں نے ہندوستان کی خواستگاری کی مگر اس نے اپنے تئیں ایسی سلطنت کے حوالے کیا جس کو اس کی وفاداری پر پورا اعتماد تھا تماشہ جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں دنیا میں ایسا اور کہیں ہونا ممکن نہیں معلوم ہوتا۔ میرا مطلب اس وقت اس عظیم الشان ازدحام سے نہیں جس کو میں بے نظیر خیال کرتا ہوں بلکہ میری مراد اس مجمع کی غرض اصلی سے ہے اور اُن اصحاب سے جن کے دلی ولولوں کا یہ اظہار کر رہا ہے۔ سو سے زیادہ مختلف ریاستوں کے حکمران جن کی رعایا کی کل آبادی باسٹھ کروڑ سے کم نہیں اور جن کی عملداری کی حدود طول ملد کے (۵۵) درجوں پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اس وقت اپنے ایک بادشاہ کی اطاعت کی توفیق کے لئے حاضر ہیں۔ ہم ان کے اس وفادارانہ جوش کی جس نے ان کو ہزاروں کوس سے باوجود بڑے بڑے فاصلوں کے دہلی کھینچ بلایا ہے بڑی قدر کرتے ہیں اور مجھ کو تھوڑی دیر میں بہت فخر حاصل ہوگا جب کہ میں خود اُن کی زبان سے شہنشاہ ہند کی تہنیت کا پیغام سنوں گا۔ جو فوجی افسر اس وقت موجود ہیں یہ ہندوستان کی دو لاکھ بیس ہزار فوج سے انتخاب کئے گئے ہیں جنھیں اس بات پر ناز ہے کہ وہ شہنشاہ کی فوج ہیں۔ دیسی امرا عہدہ دار یا غیر عہدہ دار جو اس وقت موجود ہیں وہ (۲۳) کروڑ سے زیادہ آبادی کے قائم مقام ہیں اس حساب سے میرے خیال میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت دربار میں دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ کچھ بذات خود اور کچھ بذریعہ وکیلوں اور اپنے حکمرانوں کے جمع ہے سب کے دل میں ایک ہی جوش ہے اور سب کے سر تسلیم سریر السلطنت کے سامنے خم ہیں۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ آخر کون سی بات ہے جس نے اس جم غفیر کو کھینچ بلایا

ہی تو جواب دیا جائے گا۔ بادشاہ کے ساتھ وفاداری یعنی اُن کی عطوفت اور انصاف پر اعتماد اور اُن کا یہ بھروسہ ایک خیالی بات نہیں بلکہ اُن کے ذاتی تجربے کا نتیجہ ہے اور اُن کے دلی یقین کا اظہار ہے۔ کیوں کہ ملک معظم کی گورنمنٹ نے اس وسیع آبادی کے اکثر حصوں کو حملوں اور بدامنی سے آزادی دے دی ہے سیکڑوں کے حقوق کی وہ حفاظت کرتی ہے اور سیکڑوں کے واسطے معزز روزگار کے فراخ راستے کھول دیئے ہیں اور تمام کے واسطے یکساں انصاف کرنے ظلم سے بچانے اور تہذیب اور امن کی برکتوں کے پھیلانے میں کوشش کرتی ہے اور ایسی سلطنت پر قابض ہونا اول تو آسان کام نہیں پھر اُس کو ایماندارانہ اور منصفانہ طور سے سنبھالنا اور بھی مشکل کام ہے اور سب میں اہم یہ امر ہے کہ سب کو مدبرانہ سیاست سے شیر و شکر کردے۔ یہی مقاصد اور اغراض مدنظر ہیں جس لیئے آج یہ دربار کیا گیا ہے۔ اب میرا یہ فرض ہے کہ آپ کے روبرو حضور ملک معظم کا وہ شفقت آمیز پیغام پڑھوں جس کی بابت اُن حضرت نے آپ کو سنانے کے لیئے ارشاد فرمایا ہے۔ وہو ہذا "ماہدولت کو اس بات سے نہایت مسرت ہے کہ ہم اپنی ہندوستانی رعایا کو ایسے موقع پر جب کہ وہ ماہدولت کی رسم تاج پوشی ادا کر رہے ہیں پیغام تہنیت بھیجیں۔ لندن کی تاج پوشی کے جلسے میں ہندوستانی روساء اور قائم مقاموں کی ایک نہایت ہی قلیل تعداد شریک ہوئی تھی اس لیئے ماہدولت نے وایسرائے اور گورنر جنرل کو اس امر کی ہدایت کی کہ دہلی میں ایک بہت بڑا دربار منعقد کیا جائے تاکہ تمام دیسی رؤسا۔ امرا۔ حکام گورنمنٹ اور اہل ہند کو اس مبارک رسم کے ادا کرنے کا موقعہ ملے جس وقت ماہدولت ۱۸۷۵ء میں ہندوستان تشریف لے گئے اُس زمانے سے ہند اور اہل ہند کی محبت ہمارے دل میں جاگزیں ہے۔ ماہدولت کے خاندان اور تاج و تخت کے ساتھ ان کو جو دلی اور سچی محبت ہے وہ بھی ماہدولت پر خوب روشن ہے گزشتہ چند سال کے عرصے میں ان کی محبت اور جاں نثاری کی بہت سی شہادتیں ماہدولت کے سامنے گزر چکی ہیں اور مختلف معرکوں میں ہماری ہندوستانی افواج نے جو کارہائے نمایاں کیئے ہیں اُن سے ماہدولت بخوبی واقف ہیں۔ ماہدولت نہایت وثوق سے امید کرتے ہیں کہ تھوڑے عرصے میں ہمارے فرزند دلبند شہزادہ ویلز اور اُن کی بیگم صاحبہ پرنس آف ویلز ہندوستان میں رونق افروز ہوں گے اور ایسے ملک سے ذاتی واقفیت پیدا کریں گے جس کی بابت ماہدولت کی یہ تمنا رہی ہے کہ وہ اُس کو جا کر دیکھیں اور

خود اُن کو بھی اس کی بہر کا بڑا اشتیاق ہے۔ اگر ما بدولت کا تشریف لانا ہندوستان میں ممکن ہوتا تو نہایت خوشی سے آتے مگر چونکہ یہ بات نہ ہو سکی اس لیئے ما بدولت اپنے برادرِ عزیز ڈیوک آف کناٹ جن کو ہندوستان کا بچّہ بچّہ جانتا ہے روانہ فرماتے ہیں تاکہ جلسۂ تاجپوشی میں شاہی خاندان کے قائم مقام بن کر شریک ہوں۔ جب سے کہ ما بدولت اپنی والدہ مکرمہ معظمہ ملکۂ وکٹوریا مرحومہ مغفورہ اول قیصرِ ہند کے تخت پر جانشین ہوئے ہیں ہماری یہ تمنا رہتی ہے کہ ہم انصاف اور انسانیت کے وہی اصول برتیں جن سے حکومت کرکے ہماری مادرِ مشفقہ نے اپنی رعایا کے قلوب میں اپنی بزرگی اور عزت پیدا کر لی تھی یا بدولت اپنے تمام باج گزاروں اور اہلِ ہند کے ساتھ یہ وعدہ یہ تجدید کرتے ہیں کہ اُن کی آزادی کو قائم رکھیں گے۔ اُن کے مراتب اور حقوق کی پاسداری کریں گے اور اُن کی بہبودی کی کوشش میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیں گے۔ یہی اصول اور اغراض ما بدولت کے مدِنظر ہیں اور خداوند عالم کے فضل و کرم سے امید ہے کہ ان سے قلمرو ہند کو سرسبزی حاصل ہوگی اور ہندوستانی رعایا خوش و خرم رہے گی" ای شہزادگان والا تبار و اے اہلِ ہند یہ الفاظ اُس ملک معظم کے ہیں جس کی رسمِ تاجپوشی کے ادا کرنے کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں اُن کا ہر حرف اُن افسروں کے قلوب میں جو اُن کے خدمت گزار ہیں محرک یا الہام کا اثر کرتا ہے اور ہر نکتہ خاص و عام کو بلند حوصلگی اور نیک نیتی کا سبق پڑھاتا ہے یہ الفاظ اُن صاحبان کے لیئے جو میرے یا میرے سرکار کی طرح شہنشاہ معظم کی گورنمنٹ کے بالاصالت ہیں ورستی اخلاق اور توسیع مملکت کے رہنما ہیں ہندوستان کا انتظام نرمی اور فیاضی سے کرنے کا خیال جیسا کہ آج کل عروج پر ہے ایسا کبھی نہیں ہوا اور وہ لوگ جنھوں نے زیادہ تکالیف برداشت کی ہیں وہ حقیقت میں زیادہ مستحق آفریں ہیں اور جنھوں نے عمدہ کارِ نمایاں کیئے ہیں اُن کے حقوق بھی بڑے بڑے ہیں۔ ہندوستان کے رؤسا نے مملکت کی گزشتہ لڑائیوں میں اپنے سپاہی اور تلواریں ہمارے نذر کیں اور دیگر مصائب میں بھی مثل قحط و خشک سالی وغیرہ میں اُنھوں نے بڑی اولوالعزمی اور بلند ہمتی ظاہر کی۔ اب جو کچھ اُن کو حاصل ہے اس سے زیادہ اور کیا دیا جا سکتا ہے۔ یہ بات بلا تردید کہی جا سکتی ہے کہ جو امن و عافیت اُن کو حاصل ہے اس میں کبھی کسی طرح کا خلل نہیں آ سکتا تاہم یہ بات ہمارے لیئے نہایت باعث مسرت ہے کہ سرکار عالیہ اُن قرضوں کا جو دیسی ریاستوں کو گزشتہ قحط کے موقع پر

دیئے گئے ہیں یا سرکار اُن کی کفیل ہوئی ہے تین سال تک سود نہیں لے گی اور ہم کو امید ہے کہ وہ لوگ جن سے ایسی فیاضی کا سلوک کیا گیا ہے اس بات کو بخوشی منظور کریں گے۔ اس عظیم الشان ملک میں اور جو کثیر التعداد جماعتیں اور فریق ہیں اور جن کی ترقی او بہبودگی ہماری دلی تمنا ہے اُن کو بھی ہم بہت جلد کسی ٹیکس کی کمی کا مژدہ سنائیں گے۔ سال حسابی کے وسط میں اعلان کرنا مناسب نہیں کیونکہ ایسے موقعہ پر تخمینہ کرنا بڑا دشوار کام ہے۔ تاہم اگر موجودہ حالت قائم رہی اور جیسا کہ ہم اُمید کرتے ہیں۔ ہندوستان کی مالی بہبودی کا زمانہ شروع ہوگیا تو ہم کو اعتماد کامل ہے کہ ملک معظم کی عہد سلطنت کے اول ہی زمانے میں سرکار عالیہ رعایائے ہند کے ساتھ کسی ٹیکس کی تخفیف کرکے ہمدردی اور شفقت کے خیالات ظاہر کرے گی اور جب وقت کہ مجھ کو ان کا مصیبت کا زمانہ اور اس موقع پر ان کا صبر اور ان کی نمک حلالی یاد آتی ہے تو تخفیف ٹیکس کی تدابیر سوچنے میں مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے۔ یہاں اُن رعایتوں اور مہربانیوں کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں جن کا دربار سے خاص تعلق ہے وہ کہیں اور درج ہیں تاہم فوجی افسروں سے میں اتنا کہنے کا مجاز ہوں کہ آج سے انڈین سٹاف کور کا نام موقوف ہو گیا اور آپ سب ملک معظم کی ہندوستانی افواج سے متعلق ہیں۔ اے امرا عالی وقار و منو طنان ہند جب ہم ہندوستان کے مستقبل پر نظر ڈالتے ہیں تو بلا خطر خزاں اس ملک کی ترقی کا باغ سدا بہار نظر آتا ہے ہندوستان کے متعلق کوئی ایسا مسئلہ نہیں خواہ وہ آبادی کا ہو یا تعلیم کا ہو یا معاش کا جس کو موجودہ تدابیر نے حل نہ کیا ہو بہت سے مسائل کا حل تو اب ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے۔ اگر برطانیہ اور ہند کی متفق افواج سرحد پر مسلسل امن قائم رکھ سکتی ہیں اور اگر ہند کے فرماں رواؤں اور رعایا یورپین ہندوستانیوں حاکموں اور محکوموں میں اتحاد رہے اور موسم اپنی فیاضی میں مضائقہ نہ کرے تو دیکھیں بھلا ہندوستان کی ترقی کس طرح رُک سکتی ہے۔ ہندوستان بفضل کردگار ایک مستقل قحط ناک۔ بدبخت اور نفاق سے بھرا ہوا ہندوستان نہیں ہوگا بلکہ اس کی تجارت کے چشمے جاری ہو جائیں گے اس کے باشندوں کی عقلیں بیدار ہو جائیں گی۔ اس کی بہبودی روز افزوں ہوگی اور آرام اور دولت کی ہر طرف ریل پیل ہو جائے گی۔ میں اپنے ضمیر اور اپنے ملک کے مقاصد پر بھروسہ کرتا ہوں اور ساتھ ہی مجھ کو اس ملک کے بے انتہا ترقی کے سامان

دیکھ کر یقین ہو کہ ترقی ضرور ہوگی لیکن یہ یاد رہے کہ یہ مستقبل کبھی یہ صورت حال نہیں ہو سکتا جب تک کہ کسی بے نظیر حکومت کی عظمت نہ تسلیم کر لی جائے اور یہ بات صرف زیرِ سایۂ سلطنت برطانیہ ہی ممکن ہے۔ اور اب میں اس تقریر کو اختتام پر لانا چاہتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اہل ہند کو یہ مجمع عظیم مدت دراز تک یاد رہے گا اس اعتبار سے کہ یہاں ان کو بڑی تقریب کے موقع پر اپنے شہنشاہ کی ذات اور اُن کے خیالات سے معرفت تامہ ہوئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ لوگ جب اس تقریر کو یاد کریں گے اُن کو فرحت اور مسرت ہوگی اور زمانہ شاہ ایڈورڈ ہفتم کا عہد جس کا آغاز ایسا مسعود ہے تواریخ ہند اور سینۂ اہل ہند میں محفوظ رہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ فرماں روا عالم اور قادر مطلق کی عنایت سے ان کی شہنشاہی اور قوت سالہائے دراز تک قائم رہے۔ ان کی رعایا کی بہبودی روز بروز ترقی کرے۔ ان کے افسروں کے انتظام پر عقل اور نیکی کی مہر ثبت ہو اور اُن کی سلطنت کا استحفاظ و بہبود ہمیشہ برقرار رہے۔"

خدا کرے ہمارا بادشاہ زندہ سلامت رہے"

نوٹ:- انگریزی اسپیچ کا یہ ترجمہ شمس العلما ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کا ہے۔ ۱۲

(۱۳۱) شاہی اسپیچ

نہایت شکر اور خوشی کا مقام ہے کہ مابدولت و اقبال آج آپ لوگوں کے درمیان یہاں رونق افروز ہیں۔ یہ سال اعلیٰ حضرت اقدس قیصرہ ہند اور مابدولت و اقبال کے لئے بہت سی بڑی رسومات مسعود اور غیر معمولی مگر خوشگوار مصروفیت کا رہا ہے لیکن باوجود عدیم الفرصتی اور فاصلے کے ہماری گزشتہ تشریف آوری ہندوستان کی با مسرت یادگاریں پھر ہمیں اس سرزمین کی طرف کھینچ لائی ہیں جس سے ہم کو اُس وقت دلی اُلفت ہو گئی تھی لہذا ہم نہایت اشتیاق سے اتنے لمبے سفر پر اس ملک کو دوبارہ دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے جہاں پہلے بھی اپنے گھر کی طرح ہماری خاطر و مدارات ہوئی تھی۔ اس اقدام میں مابدولت و اقبال نے اپنے اُس ارادۂ سینہ کو پورا کیا ہے جو گزشتہ ماہ جولائی کے شاہی اعلان میں ہم نے ظاہر فرمایا تھا کہ بذات اقدس خود آپ لوگوں کو مطلع فرمائیں گے کہ ہماری تاج پوشی کی رسم مبارک وسط تسلط اینجی بائیس جون

۱؎ دربار تاج پوشی منعقدہ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ ۱۲

کو عمل میں آئی جب خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے بزرگوں کا تاج قدیمی اور مقدس رسوم کے ساتھ ہمارے سر مبارک پر رکھا گیا تھا۔ علیا حضرت قیصرہ ہند کے ہمراہ ہماری تشریف آوری سے ظاہر ہے کہ ماہدولت واقبال کو وفادار والیانِ ریاست اور فرماں بردار رعایائے ہندوستان سے کس قدر محبت ہے اور مملکت ہندوستان کی بہبودی اور خوش حالی ہماری خاطر مبارک کو کس قدر منظور ہے۔ علاوہ بریں ہماری یہ بھی خواہش ہے کہ جو لوگ تاج پوشی کی رسم مبارک ادا ہونے کے وقت حاضر نہ ہو سکتے تھے اُن کو دہلی میں "تاج پوشی کے اعلان کے دربار میں شریک ہونے کا موقع ملے۔ ماہدولت واقبال اور علیا حضرت قیصرہ ہند کو یہ مجمع عظیم اور اُس میں اپنے گورنر معتمد اولیائے دولت وا ولیائے معظم۔ لوگوں کے عمائدین اور اپنی مملکت ہندوستان کی جنگی افواج سے چیدہ اشخاص کو دیکھ کر مسرت اور خوشنودی حاصل ہوئی ہے۔ ماہدولت کو قلبی خوشی حاصل ہوگئی کہ وہ ہماری ذات اقدس کے قدوم میمنت لزوم میں اطاعت اور بیعت کا اظہار کریں جو وہ وفاداری سے کرنا چاہتے ہیں اس احساس سے ہماری خاطر مبارک پر نہایت اثر ہوا ہے کہ اس تاریخی موقعہ پر والیان ریاست اور رعایا کے خلوص کے جذبات اور با محبت صادقانہ اظہارات کو ہمارے ساتھ متحد کرتے ہیں۔ اُن اظہارات کی قدردانی کے لیئے ماہدولت واقبال کی رائے مبارک قرار پائی ہے کہ اپنی تاج پوشی کے جشن مبارک کی یادگار اپنی مرحمت مخصوص اور الطاف شاہانہ کے بعض علامات سے قائم فرمائیں اور ہم فرمائیں گے کہ ہمارے گورنر جنرل آج موقع مناسب پر اس مجمع کے حضور میں اُس کا اعلان کریں۔ آخر الامر ماہدولت واقبال اس موقع پر نہایت مسرت سے بذات اقدس خود اُن عہود کی تجدید فرماتے ہیں جن کی بابت ہمارے معظم اسلاف آپ لوگوں کو مطمئن کر گئے ہیں کہ آپ کے حقوق اور اختیارات برقرار رکھے جائیں گے اور آپ کی بہبودی۔ رفاہیت اور خوش حالی ہمیشہ ہمارے مدنظر رہے گی۔ دعا ہے کہ بفضل الٰہی ہماری رعایا کے شامل رہے اور ہم کو توفیق عطا کرے کہ اُن کی خوش حالی اور اقبال مندی کی ترقی کے لیئے اپنی سعی بلیغ میں ہم کامیاب ہوں۔ ماہدولت واقبال تمام حاضرین اور اپنے زیرحمایت رؤسا اور رعایا کو مرحمت آمیز شاہانہ سلام پہنچاتے ہیں"

(۱۳۲) اعلانِ مراعاتِ شاہی از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء

"تمام اُن لوگوں کو جن سے یہ احکام تعلق رکھتے ہیں واضح اور لائح ہو کہ حسب الحکم ہز موسٹ ایکسلنٹ مجسیٹی جارج پنجم بفضل ایزدی بادشاہ ممالک متحدہ برطانیہ اعظم و آیر لینڈ و برٹش ممالک بحری و محافظ دین و قیصر ہند میں اعلیٰ حضرت کا گورنر جنرل اس اعلان کے ذریعے سے اُن عطایا و مراعات معافیات اور عنایات کا اظہار کرتا اور اس کی اطلاع دیتا ہوں جو ہز امپیریل مجسیٹی نے براہ نوازش خسروانہ اس عالی شان اور قابل یاد موقع پر عطا فرمائے ہیں :- تعلیم۔ گورنمنٹ ہند نے جو موودبانہ طور پر ملک معظم کی مرضی اور خوشی پر عمل کرتی ہے بہ اجازت سکرٹیری آف سٹیٹ ہند یہ تجویز کی ہے کہ سلطنت ہند کے سرایہ پر تعلیمی ترقی ہند کے حقوق تسلیم کرے اور و اجبی تعلیمی مطالبات کے لحاظ سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کوشش کرکے ہند میں تعلیم کو جس قدر ممکن ہو وسیع اور لوگوں کے لیئے آسانی سے حاصل ہونے کے قابل کرے۔ اس مقصد کے لیئے اس کا ارادہ ہے کہ فوراً سچی عام تعلیم کی ترقی کے لیئے پچاس لاکھ روپئے کا صرفہ برداشت کرے اور گورنمنٹ کا یہ مستحکم ارادہ ہے کہ اس وقت کی اعلان کردہ رقم میں آیندہ سالوں میں فیاضانہ طور پر مزید اضافہ کرے۔ فوج ملک معظم نے اپنی بحری و بری افواج کی وفادارانہ خدمات کو مہربانی کے ساتھ تسلیم کرکے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اعلان کروں کہ نصف ماہ کی تنخواہ ایسے کل نان کمیشنڈ افسران و ہند کی برٹش افواج کے کل درجے کے محکمجات کے مستقل ملازمین کو جن میں بحساب فوجی تخمینہ جات کے تنخواہ ملتی ہے اور جن کی تنخواہ پچاس روپئے ماہوار سے زائد نہیں۔ عطا ہو۔ مزید براں ملک ممدوح نے براہ مہربانی خوشی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت سے افواج ہند کے کل وفادار ہندوستانی افسران و زر و فوج کے کل افسران و ملازمین میدان جنگ میں دلیری ظاہر کرنے کے تمغہ وکٹوریا کراس پانے کے مستحق قرار دیئے جائیں اور اس دربار کے دس سال کے اندر آرڈر آف برٹش انڈیا کے ممبران میں اس طرح اضافہ کیا جائے کہ اول درجے میں (۵۲) تقرریات ہوں اور ان تواریخی رسومات کی یادگار میں اول درجے میں وہ ۱۲ جدید تقرریہ اور درجہ دوم میں اُنیس نئے تقرر اس وقت کیئے جائیں اور اس وقت سے ہندوستانی افسران سرحدی فوجی کو اور فوجی پولیس کو مذکورہ بالا آرڈر میں داخل

ہونے کے قابل سمجھا جائے اور یہ کہ جس حالت میں جیسا مناسب ہو خاص عطیہ جات اراضی یامعافی لگان اُن چند ہندوستانی افسران فوج ملک معظم کو دیئے جائیں گے جنھوں نے طویل اور قابل عزت خدمات کی شہرت حاصل کی ہو اور وہ خاص پنشن جواب صرف تین سال کے لیئے انڈین آرڈر آف میرٹ کے متوفی ممبران کی بیوگان کو دی جاتی ہے۔ اِس دربار کی تاریخ سے اُن بیوگان کو تاعمر یا جس وقت تک وہ دوسری شادی نہ کریں عطا کی جائے۔

سول سروس۔ مہربانی کے ساتھ اپنے سول ملازمین کی کامیابی اور محنت کے ساتھ انجام دہی خدمات کو قبول کرتے ہوئے ملک معظم نے مجھے حکم دیا ہے کہ ظاہر کروں کہ اُن سول ملازمین گورنمنٹ کو جن کی تنخواہ پچاس روپئے ماہوار سے زیادہ نہ ہو نصف ماہ کی تنخواہ عطا کی جائے۔

ہندوستانی خطابات کے تمغے۔ مزید براں ملک معظم براہ عنایت خسروانہ یہ حکم دیتے ہیں کہ کل اصحاب کو جنھیں خطابات دیوان بہادر، سردار بہادر، رائے بہادر خان صاحب، رائے صاحب، یا راؤ صاحب عطا ہوئے ہوں یا آئندہ عطا ہوں بطور نشان اعزاز و تکریم اُن کو بیج عطا کیئے جائیں۔

مذہبی وعلمی خطابات کی پنشن۔ اور یہ کہ اُن کل معزز اصحاب کو جنھیں مہامہو پادھیا و شمس العلماء کے معزز خطابات عطا ہوئے ہیں یا آئندہ عطا ہوں قدیم ہندوستانی تعلیم کی عمدہ رپورٹ ہونے پر کچھ رقم بطور سالانہ پنشن[لے] کے عطا کی جائے۔

پبلک سروس مزید براں بیادگار اس دربار کے اور نمایاں پبلک سروس کے صلہ میں کچھ اراضیات عطا کی جائیں اور یہ بطور معافی کے پانے والے کی حین حیات تک کے لیئے ہوں۔ یاحسب تجویز لوکل گورنمنٹ شمالی ومغربی سرحدی صوبجات وبلوچستان میں پانے والے کی اولاد تک کی حین حیات تک کے لیئے عطا کی جائیں گی۔

والیانِ ریاستِ ہند۔ اپنے والیانِ ریاست ہند کی بہبودی کے لیئے ملک معظم نے مجھے براہ عنایت حکم دیا ہے کہ یہ اعلان کروں کہ اس وقت سے ریاستوں سے گدی نشینی کے موقع پر نذرانہ نہ لیا جائے اور متفرق قرضے جو ریاست ہائے کاٹھیاوار وگجرات وبھومیان و والیانِ ریاست میواڑ کی جانب سے گورنمنٹ کو واجب الادا ہیں پورے

[لے] چنانچہ بعد میں ان دونوں خطابوں کے لیئے سو سو روپیہ ماہانہ مقرر کیا گیا۔ ۱۲

طور پر یا ان کا کچھ حصہ بحکم گورنمنٹ ہند معاف کر دیا جائے یا چھوڑ دیا جائے۔
افواج امپیریل سروس۔ افواج امپیریل سروس میں ازراہ قدردانی چند تقررات کا آرڈر آف برٹش انڈیا کے مطابق اضافہ کیا جائے۔
قیدیوں کی رہائی۔ اپنے شاہی ترحم سے ملک معظم نے براہ مہربانی مجھے حکم دیا ہے کہ بعض قیدیوں کو جو اس وقت بباعث جرائم یا بدچلنی کے سزا بھگت رہے ہیں رہائی دی جائے[1] اور جو کل سول قرضہ داران جو جیل خانوں میں ہیں اور جن کے قرضے کم ہوں اور بوجہ فریب کے قید میں نہ ہوں بلکہ بباعث اصلی مفلسی کے ہوں۔ رہا کر دیئے جائیں اور اُن کے قرضے گورنمنٹ کی طرف سے ادا کر دیئے جائیں۔ اُن اشخاص کے نام جو ان عطیات رعایات معافیات اور عنایات سے مستفیض ہوں گے مع تفصیل اور شرایط متعلقہ کے بعد ازیں شائع کیے جائیں گے۔ خدا ملک معظم کو سلامت رکھے"۔ اس کے بعد اُسی جلوس سے ہز میجسٹی نے دربار ہال کے اندرونی پویلین میں نزول اجلال فرمایا اور تخت پر جلوہ افروز ہوئے اور لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اب دربار ختم ہو گیا لیکن جب حاضرین نے دیکھا کہ ہز میجسٹی کھڑے ہو گئے اور حضور ملک معظم نے گورنر جنرل سے ایک کاغذ لے کر پڑھنا شروع فرمایا تو لوگ ہمہ تن گوش ہو گئے کہ خدا معلوم زبان فیض ترجمان سے اب کس نئی بات کا ظہور ہوتا ہے اور وہ حسب ذیل

دہلی کو پایہ تخت بنائے جانے اور تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان

تھا: "ہم خوشی کے ساتھ اپنی رعایا کو اعلان کرتے ہیں کہ بصلاح اپنے وزرا کے جو بعد گورنر جنرل باجلاس کونسل سے مشورہ لینے کے کی گئی ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ گورنمنٹ ہند کا دارالسلطنت اب بجائے کلکتہ کے دہلی قرار دیا جائے جو زمانۂ قدیم میں رہا ہے۔ اور بباعث اس تبدیلی کے جس قدر جلد ممکن ہو صوبہ بنگال کے لیے ایک گورنری قائم کی جائے اور علاقہ ہائے بہار۔ چھوٹا ناگپور و اڑیسہ کے لیے نئی لفٹنٹ گورنری اور آسام کے لیے چیف کمشنری قائم ہو اور ان صوبہ جات کی حلقہ بندی از سر نو اس طرح پر اور ایسے تغیرات کے ساتھ کی جائے جیسا کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل بپسندیدگی وزیر ہند باجلاس کونسل بعد ازاں قطعی طور پر طے کریں۔ ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ ان تغیرات کے باعث ہند کا انتظام بہتر طریق پر کر دیا جائے گا اور ہماری عزیز رعایا کی سرسبزی

[1] اس فرمان کی رو سے (۱۶۰۶۳) قیدی رہا ہوئے اور بنگ رو پر قیدیوں کی میعادی سال ایک ماہ کی تخفیف کی گئی اور سو روپیے سے کم قرضہ کے دیوانی کے قیدی بھی چھوڑ دیئے گئے جن کا قرضہ گورنمنٹ نے ادا کیا۔ ۱۲

اور راحت بڑھ جائے گی"

(۱۳۴) ۱۹۱۴ء کا پیغام شاہی من جانب ملک معظم جارج پنجم

حضرت ممدوح کی بالذات حکمراں گورنمنٹوں اور رعایا کے نام

گزشتہ چند ہفتوں سے مابدولت کی سلطنت کے کل لوگ خواہ وہ ہوم سلطنت کے ہوں یا ورا،البحر کے یک دل اور یک جہت ہو کر اس حملے کی مقاومت اور انسداد کے لیئے جو قیام سولیزیشن اور امن انسانی پر کیا گیا ہے ایسے آمادہ ہو گئے ہیں کہ جس کی نظیر نہیں ہے۔ یہ مصیبت ناک معرکہ میرا برپا کیا ہوا نہیں ہے۔ میری ساری پکار امن کی طرف تھی۔ میرے وزرا نے ایسے جھگڑے کو جس کو میری سلطنت سے تعلق نہ تھا ٹھنڈا کرنے اور اختلاف مٹانے کی سرتوڑ کوشش کی اگر میں اُن معاہدات کے علی الرغم علیحدہ کھڑا ہو جاتا جس کی ایک فریق میری سلطنت تھی۔ تو سرزمین بلجیم ویران ہو جاتی اور اُس کے شہر اُجڑ جاتے جب کہ فرینچ قوم کا وجود خود عین معرض خطر میں تھا تو میں گویا اپنی وقعت کو بٹہ لگاتا اور اپنی سلطنت اور نسل انسانی کی آزادی کو تباہ کرتا۔ میں خوش ہوں کہ میری سلطنت کا ہر حصہ اس فیصلے میں میرے ہم خیال ہے۔ معاہدات کی اہمیت حکمرانوں اور لوگوں کے مواثیق کا سب سے مقدم خیال رکھنا برطانیہ اعظم اور اُس کی سلطنت کی ہمیشہ سے میراث رہی ہے۔ میری خود حکمراں سلطنتوں کی رعایا نے بلاشائبہ شک ظاہر کر دیا ہے کہ وہ دل و جان سے اس اہم فیصلے سے ہم زبان ہیں جس کے اختیار کرنے کی ضرورت داعی تھی۔ ماورا البحر کی سلطنتوں کی وفاداری اور جاں نثاری کے متعلق میرے ذاتی علم نے مجھے اس امید پر آمادہ کر دیا ہے کہ وہ بطیب خاطر بڑی کوششیں کریں گے اور بڑے نقصانات برداشت کریں گے جو معرکہ حالیہ کے ساتھ مستلزم ہیں جس طرح پورے طور پر انھوں نے اپنی خدمات اور ذرائع آمدنی مابدولت کے اختیار میں دے دیئے ہیں اس نے مجھے احسان مندی سے مملو کر دیا ہے اور مجھے فخر ہے کہ میں دنیا پر اس امر کے اظہار کے قابل ہوا ہوں کہ میرے ماوراء البحر کے لوگ بھی اس حق بہ جانب معاملے کو کامیاب انجام پر پونہچانے کے لیئے ہی تلے ہوے ہیں جیسے کہ ممالک متحدہ کے لوگ۔

کینیڈا کی سلطنت۔ آسٹریلیا کی جمہوری سلطنت۔ اور نیوزیلینڈ کی سلطنت نے اپنی بحری افواج مابدولت کے اختیار میں تفویض کر دی ہیں جو سلطنت کے لیے اب تک بھی اچھی خدمات کرتے رہے ہیں۔

کینیڈا، آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ میں زبردست حملہ آور لشکر محاذ کی خدمات کے لیئے تیار کیئے جا رہے ہیں اور جنوبی افریقہ کی یونین نے تمام انگریزی افواج کو سبک دوش کر کے تمام اہم فوجی ذمہ داریاں اپنے ذمے لے لی ہیں جن کا انصرام سلطنت کے لیئے بے انتہا قیمتی ہوگا۔

نیوفنونڈلینڈ نے اپنی بحری شاہی رزرو فوج کی شاخ کی تعداد کو المضاعف کر دیا ہے اور محاذ کی عملی کارروائی میں حصہ لینے کے لیئے ایک (معقول) تعداد سپاہیوں کی بھیج رہے ہیں۔

کینیڈا کی سلطنت اور پراونشل گورنمنٹوں کی جانب سے سامان رسد کے کثیر التعداد اور قابل قدر تحائف میرے بحری اور فوجی دونوں لشکروں اور ممالک متحدہ کی مصائب کی تخفیف کے لیئے روانہ ہو چکے ہیں جن کا لڑائی کی ہلچل میں ہونا لازمی ہے۔

اس طریقے سے میری سلطنت کے ماورا البحر کے تمام حصص نے باوجودیکہ اُن کے حالات اور مواقع مختلف ہیں اصول اتحاد سلطنت کو یقینی طور پر ثابت کر دیا ہے۔

ہندوستانی رؤسا اور رعایا کے نام

اُن بہت سے واقعات میں جن کے سبب سے مابدولت کی سلطنت کے باشندے ایک دم اتحاد اور راست بازی کی محافظت کے لیئے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ کسی چیز نے میرے دل پر اس سے زیادہ اثر نہیں کیا ہے جتنا کہ اُس ولولہ جاں نثاری نے جو میرے تخت کے ساتھ رعایا اور باج گزار رؤسا والیان ہند دونوں نے ظاہر کیا ہے (اور نیز) اُن کے جان و مال کے فیاضانہ پیشکش نے جو اُنھوں نے سلطنت کے معرکے میں کیا ہے۔

اس معرکے میں پیش قدمی کے لیئے اُن کے ہم آہنگ مطالبے نے میرے دل پر خاص اثر کیا ہے اور اُس محبت اور خلوص کو اعلیٰ ترین درجے پر پہنچا دیا ہے جس کو میں بخوبی جانتا

ہوں کہ ہمیشہ سے ہندوستانی رعایا کو اور مابدولت کو وابستہ کر دیا ہے۔
ہندوستان کا وہ قابلِ قدر پیغام خیرسگالی اور یگانگت جو انگریزی قوم کو فروری ۱۹۱۲ء میں میری واپسی کے وقت دہلی میں میرے دربار تاجپوشی کے سنجیدہ مراسم کے بعد پیش کیا تھا مجھے یاد ہے اور اس آزمایش کی گھڑی میں ایک بھرپور ثمرہ اور ایک شریفانہ ایفا اُس اطمینان کا جو آپ نے دلایا تھا کہ برطانیۂ اعظم اور ہندوستان کا سنجوگ ناقابل انفکاک طور پر جوڑا گیا ہے پاتا ہوں۔

(۱۳۴) اعلانِ شاہی

(۲۳ دسمبر ۱۹۱۹ء)

چارج پنجم بفضل ایزدی تاجدار دولتہائے متحدہ برطانیہ عظمٰی و آیرلینڈ و مفبوضات برطانوی ماورائے بحر، شاہ دین پناہ شہنشاہ ہند کی طرف سے مابدولت کے والسرائے اور گورنر جنرل ہندوستانی والیان ریاست اور ماہدولت کی تمام رعایائے ہند بلا امتیاز نسل و مذہب کو بعد از سلام واضح ہو۔ کہ

(۱) ہندوستان کی تواریخ میں آج سے ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ ماہدولت نے ایک ایسے قانون کی شاہی منظوری عطا کی ہے جو اُن عظیم تواریخی تدابیر میں شامل ہوگا جو اس سلطنت کی پارلیمنٹ نے ہندوستان کے نظام حکومت کی بہتری اور اُس کے باشندگان کے اطمینان کی افزونی کے لیے وقتاً فوقتاً منظور کی ہیں۔ ۱۷۷۳ء کے ایکٹ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے زیر تحت باقاعدہ نظم و نسق اور عدل و انصاف کے انتظام کی غرض سے وضع کیے گئے تھے ۱۸۳۳ء کے ایکٹ نے ہندوستانیوں کے لیے سرکاری عہدوں اور ملازمت کے دروازے کھول دیئے تھے ۱۸۵۸ء کے ایکٹ کی رو سے عنانِ حکومت کمپنی بہادر کے ہاتھ سے نکلکر تاج برطانیہ کی طرف منتقل کر دی گئی اور ہندوستان کی موجودہ پبلک زندگی کی بنیاد پڑی ۱۸۶۱ء کے ایکٹ نے ہندوستان میں نیابتی مجالس کا بیج بویا اور اُس بیج نے ۱۹۰۹ء کے ایکٹ سے نشو و نما حاصل کی۔ جو ایکٹ اب قانون کی صورت میں منظور کیا گیا ہے۔ اُس کے زیر اثر باشندگان کے منتخب شدہ نمائندوں کو حکومت میں مخصوص حصہ تفویض کیا جاتا

ہے۔ اور یہ ایکٹ بعد میں مکمل ذمہ وارانہ حکومت کا راستہ بتاتا ہے۔ اگرچہ جیسا کہ مابدولت کو کامل امید ہے۔ وہ پالیسی جو اس ایکٹ کی رو سے اختیار کی جاتی ہے۔ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی تو اس کے نتائج انسانی ترقی کی تاریخ میں نہایت اہم ہوں گے اور اس وقت مناسب اور برمحل ہے کہ مابدولت تمہیں آج اس امر کی دعوت دیں کہ ماضی پر غور کرو اور ہمارے ساتھ آئندہ کی امیدوں میں شریک ہو۔

(۲) جب سے ہندوستان کی خیر و فلاح ہمیں تفویض کی گئی ہے۔ ہمارے شہنشاہی گھرانے اور ہمارے خاندان نے اس کو ایک مقدس امانت تصور کیا ہے۔ ۱۸۵۸ء میں ملکہ معظمہ وکٹوریا آنجہانی نے باضابطہ طور پر اپنے آپ کو اپنی ہندوستانی رعایا کے ساتھ انہیں فرائض کے احساسات سے وابستہ کیا۔ جن سے وہ اپنی دوسری رعایا سے وابستہ تھیں اور ان کو ان کی مذہبی آزادی اور قانون کی مساوی اور غیر جانبدار حفاظت کا یقین دلایا اُس پیغام میں جو ہمارے پیارے والد معظم شاہ ایڈورڈ ہفتم نے ۱۹۰۳ء میں ہندوستانیوں کے نام ارسال فرمایا تھا۔ اعلان کے ساتھ کہ ان کا مصمم ارادہ ہے کہ اپنی ہمدردانہ اور منصفانہ انتظام حکومت کے اصولوں کو غیر متغیر انداز سے برقرار رکھا جائے۔ پھر ۱۹۰۸ء کے اعلان میں اعلیحضرت آنجہانی نے گزشتہ پچاس سال کے وعدوں کی تجدید کی۔ اور اس ترقی پر ایک نظر بازگشت ڈالی۔ جو ان کی وجہ سے ظہور میں آئی تھی۔

۱۹۱۰ء میں تخت نشین ہونے پر خود مابدولت نے ہندوستان کے والیان ریاست اور باشندگان کے نام ایک پیغام بھیجا تھا جس میں مابدولت نے ان کی وفاداری اور مطابعت کا اعتراف کیا تھا کہ ہندوستان کی خوشحالی اور شادمانی ہمارے لیے ہمیشہ انتہائی دلچسپی اور وابستگی کا موجب ہوگی۔ ایک سال مابدولت نے علیا حضرت شہنشاہ بیگم کی معیت میں ہندوستان کا سفر کیا۔ اور اپنی اس ہمدردی کا جو مابدولت کو اس کے باشندوں کے ساتھ ہے اور اپنی اس آرزو کا جو مابدولت کے دل میں ان کی بہتری کے لئے ہے ثبوت دیا۔

(۳) یہ وہ جذبات محبت و شفقت ہیں۔ جن سے مابدولت اور ہمارے پیشرو متاثر ہوتے رہے ہیں۔ ساتھ ہی پارلیمنٹ اور اس قلمرو کے باشندگان اور ہمارے جو عہدہ دار ہندوستان میں ہیں۔ ہندوستان کی اخلاقی اور مادی ترقی کے لیے یکساں سرگرمی

سے مستفید رہے ہیں۔ ہم نے ہندوستان کے لوگوں کو ان کثیر التعداد برکات سے مستفیض کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو خدائے تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں۔ لیکن ابھی تک ایک عطیہ باقی ہے جس کے بغیر کسی ملک کی ترقی مکمل نہیں ہو سکتی۔ اس عطیہ سے ملک کے باشندگان کا اپنے معاملات کا انتظام اور اپنے مفاد کی حفاظت کرنے کا حق مراد ہے۔ بیرونی حملوں کے خلاف ہندوستانی مدافعت کا کام تو امپیریل مفاد اور افتخار کا مشترکہ فرض ہے۔ مگر اس کے اندرونی معاملات کا انصرام ایک ایسا بوجھ ہے جو ہندوستان جائز طور پر اپنے کندھوں پر اٹھانے کی تمنا کر سکتا ہے یہ بار اگر ان تمام و کمال حیثیت سے اس وقت تک نہیں اٹھایا جا سکتا جب تک کہ وقت کے گذرنے اور تجربہ کے حاصل ہونے سے لوگوں میں اس کے اٹھانے کی طاقت پیدا نہ ہو جائے لیکن اب ان کو تجربہ کی ترقی اور انجام دہی کی قابلیت کے ساتھ ساتھ ذمہ داری کی زیادتی کا موقع دیا جائے گا۔

(۴) بادولت کی نیابتی مجالس کے حصول کے واسطے اپنے باشندگان ہند کی روزافزوں تمنا کو سمجھتے ہیں۔ اور اسے ہمدردی سے ملاحظہ کرتے رہے ہیں یہ تمنا قلیل ابتدا سے شروع ہو کر ملک کے سمجھدار طبقے میں اپنے اثر کو رفتہ رفتہ مضبوط کر لی گئی ہے۔ تحریکیں ہذا آئینی حدود کے اندر رہ کر اخلاص اور جرأت سے ترقی کر لی گئی ہے + اور اس بدنامی کو مٹا کر زندہ رہی ہے۔ جو مختلف اوقات اور مختلف مقامات پر نافرمان لوگوں کے رویہ سے جو حب الوطنی کے بھیس میں سرکشانہ افعال کا ارتکاب کرتے رہے ہیں۔ اس خواہش پر عائد ہوئی ہے۔ اس آرزو کو اسی نصب العین سے جن کے لئے برطانوی اقوام کی دولت مشترکہ جنگ عظیم میں لڑتی رہی ہے اور زیادہ تقویت پہنچی ہے۔ اور اس حصہ سے جو ہندوستان نے ہماری مشترکہ جدوجہد اندیشوں اور فتوحات میں لیا ہے۔ اسے اپنے دعوے میں تائید حاصل ہوتی ہے۔ حقیقت میں سیاسی ذمہ داری کی خواہش کا سرچشمہ ہندوستان کے ساتھ برطانوی تعلق کی بنیادوں میں موجود ہے۔ انسانی تواریخ اور خیالات کے زیادہ گہرے اور زیادہ وسیع مطالعے نے جس کا موقعہ اس تعلق سے ہندوستانی لوگوں کو حاصل ہوا ہے۔ لازمی طور پر اس آرزو کو پیدا کر دیا ہے۔ اس کے بغیر ہندوستان میں اہل برطانیہ کا کام نامکمل رہ جاتا ہے۔ اس لئے وہ تدابیر دانشمندانہ تھیں۔ جن سے کئی سال پہلے نیابتی مجالس کا آغاز کر دیا گیا تھا۔ ان کے حلقۂ اثر کو منزل بہ منزل وسیع

کیا گیا۔ تا اینکہ اب ہمیں نظر آرہا ہے کہ ذمہ دارانہ حکومت کی راہ میں ایک اور قدم بڑھایا گیا ہے۔
(۵) اسی ہمدردی اور بیش از بیش دلچسپی کے ساتھ مابدولت اس راہ پر ترقی کے متمنی ہوں گے یہ راستہ آسان نہیں اور منزلِ مقصود کی جانب قدم زن ہونے میں مابدولت کی رعایا ہند کے تمام طبقوں اور قوموں کو اس میں بردباری اور استقلال کی ضرورت ہوگی۔ مابدولت کو اعتماد ہے کہ یہ اعلیٰ صفات یقینی طور پر پیدا ہو جائیں گی۔ ہم نئی مجالس عامہ پر اعتماد کرتے ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کی خواہشات کی دانشمندی سے ترجمانی کریں گی۔ جن کے وہ نمایندے ہیں اور ان عوام کے مفاد کو بھول نہ جائیں گی جنھیں ابھی حقوقِ انتخاب نہیں دیئے جاسکتے مابدولت لوگوں کے لیڈروں یعنی آئندہ کے وزرار پر اعتماد کرتے ہیں کہ وہ اس ذمہ داری کے لیئے تیار رہوں گے غلط فہمیوں کو برداشت کریں گے اور سلطنت کے مشترکہ مفاد کی خاطر بہت ایثار سے کام لیں گے۔ اور اس امر کو یاد رکھیں گے کہ صحیح حب الوطنی فرقہ بندی اور جماعت وار حدود کی پابندیوں سے بالاتر ہے۔ اور مجلس قانونی کا اعتماد قایم رکھ کر غیر ضروری اختلاف کو دور کرنے اور عادل اور مہربان حکومت کے ضروری معیار کو قائم رکھنے کے لیئے مابدولت کے عہدہ داروں کے ساتھ مشترکہ بہبودی کی خاطر شریک کار رہوں گے اس کے ساتھ ہی مابدولت اپنے عہدہ داروں سے متوقع ہیں کہ وہ اپنے نئے شرکائے کار کا احترام کریں گے۔ اور اُن کے ساتھ مل کر مروت اور ہم آہنگی سے کام کریں گے۔ باشندوں اور اُن کے نمایندوں کو آزادانہ مجالس کی جانب پُر امن پیش قدمی میں امداد دیں گے۔ اور ان نئے کاموں میں زمانۂ ماضی کی طرح مابدولت کی رعایا کی ایماندارانہ خدمت کے اعلیٰ ترین مقصد پورا کرنے کا تازہ موقع پائیں گے۔

(۶) اس موقع پر ہماری یہ صادق آرزو ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہماری اور اُن لوگوں کے درمیان جو ہماری طرف سے حکومت کے ذمہ دار ہیں۔ رنجش کے تمام نشانات محو کر دیئے جائیں جو لوگ زمانۂ ماضی میں سیاسی ترقی کی سرگرمی میں قانون کی خلاف ورزی کر چکے ہیں اُن کو چاہیئے کہ مستقبل میں قانون کا احترام کریں۔ اور جو باامن اور باقاعدہ حکومت رکھنے کے لیئے ذمہ دار ہیں۔ ان کے لیئے یہ ممکن ہونا چاہیئے کہ ان ناجائز سرگرمیوں کو فراموش کر سکیں جن کا اُنھیں انسداد کرنا پڑا تھا۔ ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ لازم ہے

کہ اُس کا ایک مشترکہ مقصد کے لیئے ہماری رعایا اور حکام کی باہمی شرکت کے عزم سے آغاز ہو۔ اس لیئے ہم اپنے وائسرائے کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ہماری طرف سے اور ہمارے نام پر سیاسی مجرموں سے انتہائی وسعت تک مراحم خسروانہ کا استعمال کریں جو وائسرائے کی رائے میں امن عامہ کے تمنافی نہ ہو۔ ہماری آرزو ہو کہ اس شرط پر اس رعایت کو اُن اشخاص تک وسیع کر دیا جائے جو گورنمنٹ کے خلاف جرائم کے پاداش میں یا خاص فوری قوانین کے ماتحت مقید ہیں۔ یا جن کی آزادی پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ہمیں یقین ہو کہ اُن لوگوں کو جو اس سے مستفیض ہوں۔ آئندہ روش اس ترحم کی موزونیت کو ثابت کر دے گی اور ہماری تمام رعایا اس قسم کی روش اختیار کرے گی جس سے آئندہ اس قسم کے جرائم کے لیئے قوانین کا نفاذ غیر ضروری ہو جائے

(۷) برطانوی ہند میں نئے نظام ترکیبی کے نفاذ کے ساتھ ساتھ ہی مابدولت نے بخوشی والیان ریاست کی ایوان مشاورت کی قیام کے لیئے منظوری عطا فرمائی ہو۔ مابدولت کو اعتماد ہو کہ ان کے مشورے ریاستوں اور ان کے والیان کے لیئے دائمی طور پر مفید ہوں گے۔ ان مفاد کو ترقی دیں گے۔ جو ان کے علاقوں اور برٹش انڈیا میں مشترکہ ہیں اور بہیئت مجموعی سلطنت کے لیئے فائدہ مند ہوں گے۔ مابدولت اس موقع پر دوبارہ پھر ہندوستان کے والیانِ ریاست کو اپنے عزم مصمم کا یقین دلاتے ہیں کہ ان کے استحقاقات حقوق اور مراتب کو بدستور سابق برقرار رکھا جائے گا۔

(۸) مابدولت کا ارادہ ہو کہ اپنے فرزند دلبند پرنس آف ویلز کو آئندہ موسم سرما میں ہندوستان بھیجیں۔ تاکہ وہ مابدولت کی طرف سے والیان ریاست کے نئے ایوان مشاورت اور برطانوی ہند میں نئے نظام ترکیبی کی افتتاحی رسم ادا کریں۔ مابدولت کی دعا ہو کہ ان لوگوں میں یک جہتی اور اعتماد نظر آئے۔ جن پر ملک کی آئندہ خدمت گذاری منحصر ہو۔ تاکہ اُن کی محنتیں بار آور ہوں اور اُن کا نظام حکومت تدریجی ترقی سے وابستہ ہو۔ مابدولت اپنی تمام رعایا کے ساتھ ہم آواز ہو کر خدائے بزرگ و برتر کے حضور میں دعا کرتے ہیں کہ اُس کی مشیت اور ہدایت سے ہندوستان آگے سے زیادہ خوشحالی اور فارغ البالی حاصل کرے اور اُسے سیاسی آزادی کی انتہائی وسعت نصیب ہو۔

۲۵ دسمبر ۱۹۱۹ء

(۱۳۵) نقل فرمان مُہر سلطان علی عادلشاہ کلان بادشاہ بیجاپور

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب خان اعظم حیدرخان نائب غیبت و ملک فتح تھانہ دار آن کہ وکارکنان حال واستقبال معاملۂ بیجاپور آن کہ در ینولا شیخ حسن بن شیخ مخدوم بن شیخ میان قریشی سلحدار گماشتہ سیادت ونقابت پناہ نجابت وہدایت انتباہ شاہ محمد حسینی ابن سید السادات سید زین العابدین حسینی البخاری سون ہلی سمت مولوار معاملۂ مذکور وتمرس کلکرنی بدرگاہ عالم پناہ التماس کرد کہ بوقت آمدنی سلطان محمد تغلق وخواجہ سیاہ زمین ویران افتادہ بود جہتہ آبادی موضع مذکور موازی چہاردہ چاور زمین سلطانی شمار کردہ بہ موجب پتر خورد حط خواجہ سیاہ حق وانعام ودیگر ابواب تعلقۂ موضع مزبور بہ تفصیل ذیل بنام آبا واجد شاہ محمد حسینی دہندہ میراث کرسی در کرسی مرحمت فرمودہ اند اول برگ وتشریف وہمہ ابواب پان وناگر لنشان انعام زمین نیم چاور دوازدہ ٹانک بیٹی وکھونکنی درچاور پنج کیل درکشت یک لنیتہ باحوشہ موازنہ دوکیل بہا قبادرچاور پرتاب چون ودیگر ابواب تعلقہ دیہ نسبت چیانچہ پروگا ذرو دوہون سالیانہ عوض رابطہ پایہ وار دوسوہ پھسکی نقل بھرلی وحاصل روانی راہداری شارع عام ٹکاپور از سنک مونکری موضع جمن ہال سمت حویلی معاملۂ مذکور وانآب سیل موضع ہورکنہلی وپچاوہ کلال وکنتی سنک تاحد کنارہ دون سمت مذکور کہ درمابین ہردو موضع واقع است وتلدام وسہدرکہ وگرام دیوتی وہنمنت ودیود کارتک وسہرجی وجرجی دہولی وکوری وکوکل وکاروتی ومتنعل ایراماس وجوڑہ پاپوش ودکان بقال وتیلی و تمبولی وچاپ وجولائی ودھنگران وبعہدہ بزرگان سبد بامقرراست بشرط آن کہ چہار چاورزمین سرکارکشت نمودہ چہارم حصۂ انعام درسرکار دادہ حق وانعام ودیگر ابواب دیہہ نسبت دوازدہ یلوتہ گیرد چون بزرگان فدوی در جمع رکاب حضور پرنور بودہ اند بجہت لاونی ووصول مبلغ کہندنی سہ پاین ملپاین راپیا قوم پنجم راباز وے چپا ساختہ پٹیل لنگلی متقرر کردبدین تفصیل حق وانعام وغیرہ ابواب مذکور بااولاد واحفاد او میراث کردہ وبانیدہ اند چنانچہ بعد ہندہ برگ وتشریف وہمہ ابواب پان وانعام زمین نیم چاور نہ ٹانک میٹی وکھونکنی درچاور ۳ کیل درکشت یک لنیتہ باتوشہ دوکیل

بہا و قبا در چاور سہ چول و خارج این در جمیع ابواب دیہہ نسبت نصف حصہ برابر
سد پاپنجم پٹیل بغلی را مقرر کردہ دادہ اند بشرط آن کہ چہار چاور زمین سرکار کشت
کردہ چہارم حصۂ انعام در سرکار دادہ دوازدہ آنہ بلوتہ گیرو بعد اوتم سں کلکرنی
برگ وتشریف وہمہ ابواب پان و انعام نیم چاور بہ ٹانک سیٹی و کھونکنی در چاور
ہشت کیل بہا و قبا در چاور سہ چول در کشت یک پشتہ یا خوشہ و کہیاں بشرط یک
چاور زمین سرکار کشت کار ساختہ چہارم حصۂ انعام در سرکار دادہ در دیگر ابواب
مسطور بہ موجب حصۂ پٹیل کلان باشد وکلیدا و سونا قوم تیلی چھپوری رعیت موروثی
موضع مذکور برگ وتشریف وہمہ ابواب پان انعام زمین ربع چاور بشرط آن کہ چہار
چاور زمین سرکار زراعت نمودہ رعیان دیہہ مذکور را آباد دادہ پچ و بیگار او را معاف
وحق دوازدہ بلودہ تنکہ و زان پولہ و پشتہ یا خوشہ و پندول سڑک وسال سور و مولہ
تلاس موافق محصول رعیت گرفتہ در سال دوازدہ ہون برابر در سرکار دہد بنابر
التماس آنہا بخاطر مبارک اعلیٰ آوردہ بہ موجب پتر و خورد خط فرمان عاطفت . . . . .
بنام پٹیلان وسری کاران موضع مذکور مرحمت شدہ بنوعے کہ میراث مذکور تا غایت
سنہ اثنا و ثمانین تسعمائۃ روان شدہ آمدہ است ہمان دستور در سنۂ ثلاث ثمانین
تسعمائۃ روان دارند ہر کہ از مسلمانان مانع آید بہ غضب خدا گرفتار باشند واز شفاعت
حضرت رسالت پناہ بے نصیب باشد و ہر کہ از ہندوان خلل نماید در دھرم و کاسی
خود گاؤ کشتہ خوردہ باشد تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہد و بر حکم فرمان
اشرف روند تحریر فی التاریخ نہم ماہ ذیقعدہ ۹۸۳ھ

پروانگی حضور اشرف اقدس ہمایون اعلیٰ

نوٹ :- یہ فرمان علی عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ بن عادل شاہ کے زمانے کا ہو جیسا کہ مہر سے ظاہر ہے لیکن تاریخ فرمان کے لحاظ سے اجرائی اس کی ابراہیم عادل شاہ ثانی کے وقت میں ہوئی کیوں کہ ۲۴ صفر ۹۸۸ھ کو علی عادل شاہ اول کا انتقال ہوچکا تھا اور یہ فرمان ۹ ذیقعدہ ۹۸۸ھ کا ہے - ۱۲

(۱۳۶) نقلِ فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۵۱ھ

هو الجلیل

الملک للہ

مہر محمد ابراہیم عادل شاہ

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال و استقبال و دیسایان سمت سرگوپہ معاملۂ مدگل آنکہ از شہور سنہ اثنی اربعین والف درین ولامفذ منہ الامثال لکشما ناگیتی کنگ گیری از روئے صدق نیت و صفائی عقیدت بدرگاہ والاآمدہ و بعتبہ بوسی سرفراز و ممتاز گشتہ درباب ورتنہ و انعام خود التماس نمودہ بنابران از راہ مراحم بادشاہانہ و فرط عواطف خسروانہ ورتنہ و انعام مشارٌ الیہا انچہ درسمت مذکور سالاباد چلیدہ است باو دہانیدہ شدہ باید کہ ورتنہ و انعام بموجب سالاباد و نبالہ او نمایند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند برحکم فرمان اشرف روند تحریری ۱۰ شہر ذی الحجہ ۱۰۵۱ھ ہجری۔

پروانگی حضور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ۔

(۱۳۷) نقلِ فرمان سلطان محمد ابراہیم عادل شاہ

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی

۱۰۵۶ھ
۱۶۴۶ء
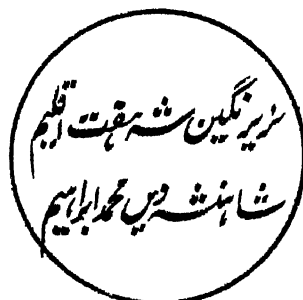
سزد بر نگین شہ ہفت اقلیم
شاہنشہ دیں محمد ابراہیم

فرمان ہمایوں شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال وسمیان پرگنہ گنجوٹے آنکہ از شہور سنہ ستہ وخمسین وللف موضع ہریال وبانیگو پال پرگنہ مذکور در وجہ انعام بدل وقف خیرات ولنگر وعود وگل وتیل چراغ روشنائی روضۂ منورہ پیر علاؤ الدین اولاؤ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین بعد اولاد احفاد او بموجب فرمان اشرف از سال بادبھگوٹہ روان بود درین وقت دیہہ مذکور در وجہ حسین خان جی محال دار جمع نکات روان شدہ است اکنون دہ مذکور از محال دار مذکور وا نمودہ بموجب سرشتۂ قدیم در وجہ انعام بدل وقف خیرات لنگر وعود وگل وتیل وچراغ وروشنائی روضۂ موصوف مقام برہان پور مقرر ومرحمت فرمودہ دہانیدہ شدہ است می باید کہ موضع مذکور مع گل باب وگل وجوہات وسایر قانونات اسمی ورسمی انچہ است وپیشبر احداث شود خواہد شد وبعد او وبا ولاد واحفاد او جاری دارند واز تھانہ خارج شناسند درین انعام ہر کہ حرکت شود مناع الخیر مقید اثیم گردد وہر سال عذر فرمان مجدد نہ نمودہ سال بسال برہمین فرمان روادارند تعلیق نوشتہ گرفتہ فرمان باز دہند تحریر فی التاریخ ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۰۵۶ھ

(۱۳۸) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۶۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب حوالداران وتھانہ داران وسرستان وعاملان ودلیایان ومعاملہ مدگل وقلعہ کوپل پرگنہ گنگاوتی وسمت توّلی وپرگنہ منگلور وپرگنہ

کوکنور و پرگنہ کشتگی و پرگنہ یلبرگہ و پرگنہ روڑکنڈہ و پرگنہ مسکی و پرگنہ بنگل کوٹ و پرگنہ گرگنٹہ و
گونوار و میدن رائوکوٹ و سمت سرگپہ و سمت پلکنڈہ و پرگنہ تانور گیرہ و ولایت اناگندی
تاحد ندی تنگبھدرا و معاملہ سونڈور و موضع مشتور۔ بھوت گانون آنکہ از شہور سنہ خمس و
خمسین والف دریںولا احوال دولتخواہی و نیکو بندگی مقام الاشال امرای اورچنا نایک کنگ
گیری کار از معرفت عزت و شجاعت دستگاہ فراجدان کار آگاہ عمدہ وزرائے عظام زبدۂ
امرائے کرام نہنگ دریائے مروی و مردانگی گوہرکان فیروزمندی و فرزانگی فارس مضمار
شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران رحمت
و آفریں خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران کہ عرض کند سپہر اعلیٰ فضل
فضلا و فضل افضل از ہر ملکے بجائے تسبیح آواز برآید افضل افصل خالصہ نیکوخواہان ملک گیر
کشورستان افضل خان محمد شاہی در درگاہ معلی روشن گردید بنا بران بمراحم بیدریغ شاہانہ و فرط
الطاف خسروانہ نایک مومی الیہ را سرفراز و ممتاز گردانیدہ حوالہ خان مومی الیہ فرمودہ میراث
و بیکٹ و ناڑ تلوارگی پرگنہ گنگاوتی مذکور و ناڑ گوندگی و ناڑ تلوارگی پرگنہ لولی ندبور و
ناڑ تلوارگی ولایت انیگندی تاحد ندی تنگبھدرا فربور و قلعہ کوپل و پرگنہ منگلور و پرگنہ
کوکنور و پرگنہ کشتگی و پرگنہ یلبرگہ و معاملہ مدگل و پرگنہ روڑکند و پرگنہ مسکی و پرگنہ بنگل
کوٹ و پرگنہ گرگنٹہ و سمت سرگوپہ و سمت بلکندہ و سمت کندکل و پرگنہ تانور گیرہ مع الغابات
انبلی دیبانی گنگاوتی و دیسوہ و رتنہ و کاولی دو بیہہ تلوارگی و انبلی سمت کینر مڑدو موضع
پلگوربہال موضع ارسیہلی موضع ساتاپور و موضع لکشمار پور معاملہ سونڈور و ندبور و موضع مستور
بھوتگانون مذکور و بعض حق لوازمات نوبت و بھوگوٹہ سابق بنایک مشارٌ الیہ مقرر و مرحمت
فرمودہ شدہ است می باید کہ حسب المسطور مقرر و مستقر دانستہ تمام کمال برحکم بہو گوٹہ سالاً
بعد سال بنایک مومی الیہ نمایند و دیگران را دخل شدن ندادہ بعد او باولاد و احفاد روان
دارند عذر فرمان ہر سالہ نمودہ سال بسال بہیں فرمان جاری سازند و ہر کہ از طرف شجاعت و
عزت دستگاہ عمدۂ دولت خواہان و فائیکش قدوۂ ہواخواہان خیر اندیش زبدۃ الصابل
والاقوال خلاصہ الاماثل والاقران رکن الدولۃ القاہرہ مہاراج فرزند تتا بھی بہو نسلہ
و کسان کہ بنایک مومی الیہ خلاف نمایند آنہا بنایک مومی الیہ امداد نمودہ بموجب نوشتہ
نایک مومی الیہ سرانجام سے نمودہ باشند کہ نایک مومی الیہ قدیم کرسی زادہ دولت خواہ

درگاہ است بہرداوی مجد و معاون او بودہ باشند نقلش نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند تا داشتہ
بحکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ بست و یکم شہر جمادی الاول ۱۰۶۵ ہجری
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ

(۱۳۹) نقل فرمان سلطان عادل شاہ

الملک للہ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بہ جانب عزت و رفعت دستگاہ عمدۃ الاعیان زبدۃ الاقران
خان عالی شان سعادت نشان رفیع القدر والمکان نعمت خان حوالدار و کارکنان حال و استقبال
دار السلطنۃ معاملہ پر لور محمد پور آنکہ از شہور سنہ ستہ خمسین و الف از راہ مراحم پادشاہانہ
و فرط عواطف خسروانہ یک چاور زمین سلطانی در سواد موضع منگلی معاملہ مذکور بابت
روزنار این در وجہ انعام جہت روشنائی وصف لوریائی و آب سبیل و وظیفہ بانگ نماز و
فراش مسجد کہ در خانہ شریف پناہ و فضیلت دستگاہ حقایق اینیا قاضی القضات قاضی لطف
سید حیف اللہ مجلس حاکم الشرع معاملہ مذکور واقع است عاطفت فرمودہ دہانیدہ شدہ
است می باید کہ یکچاور زمین سلطانی مذکور داخل محصول و نقدیات و جمیع لوازمات و سبب
و بیگار و فرمایش و ورزینلنگی و پاپون میر مالی و پولیس پٹیل و جنگی و سی سکہ ہمیوں و کار عمارت
و بعضی ثبت مبارک مہر کہ معدن الامن منبع السرور و تحصیلی و غلہ نوکہتہ و فرمایش کڑبی و
علف و چرم و اہک و پاچاپ و انکتت و وجہ یکاہ دو بیسوہ و زکوات تھلمور و نقل بھرت
و نیکالو و بہسا و. شنک و سنکوئی و الباںارک و ہی علق و کیلیچ و کوتہا چھور والی داوسگی
و کھونکی و کیلانہ و شب خانہ و پیرانہ و فقرانہ و پاملانہ و مسکورتی و بال ورکی و ہندورکی
و روغن و تیل و بہت حوالہ مجمو عدار و سرست و لوازمہ سرولیائی و دس کلکرنی دنار کردہ
و صدر ہبت و عیدین و موہنی مردمان از ہر دو حصہ بوقت کیل و برنج حصہ بعد از کیل
و توفر و کسہر وادت ما باری و چالنکاری و پادری کاری و لوازمہ پٹیلی و کلکرنی و دوازدہ
بلوتیان و بیس ہندی و پال بہارہ و صادر وارد موتہی اہتمت و غیر محصول و بیداکری

سلہ یہہ فرمان سلطان محمد عادل شاہ کے زمانہ کا ہےجس نے ۱۰۶۵ھ میں وفات پائی ۱۲

وسادنک وسرفی وبحبتہ بگاری لبعض کلمات وکل وحوبات وسایر قانونات آمی وسمی لعدی
وجنبی آنچہ در دفاتر اعلی ثبت است و پیشتر احداث خواہد شد تمام دنبالہ قاضی شریف
مشارالیہ نمایند وچاور ندکور خارج نخانہ ومقاصاے وقصبہ ودیہ شنا سند لعد الشان
جاری سازند عادر فرمان مکرر دہ سال بسال سہی فرمان رواں دارند لعلیق نوشتہ گرفتہ اصل
فرمان بازدہند تحریر فی التاریخ چہاردہم شہر ربیع الثانی ۱۰۶۲ھ
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایوں اعلیٰ

(۱۴۰) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۶۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

مہر ابراہیم عادل شاہ
جگت گرو

فرمان ہمایوں شرف صدور یافت آنکہ زبدۃ الاشباہ والاقران اورجنابک کنگ گسی کالفنایات
بے غایات بادشاہانہ ونوازش والتفات خسروانہ سرفراز وممتاز بودہ بدانند کہ دولت
خواہی ونیکو بندگی وحلال نمکی وبوساطت عزت شجاعت دستگاہ مزاج دان کار آگاہ عمدہ
وزرای عظام زبدۃ امرای کرام نہنگ دریای مردی ومردانگی گوہر کان فیروزمندی و
فرزانگی فارس مضمار شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت وتحسین سزاوار
مرحمت وآفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران گرعرض کمد سپہر
اعلی فصل فضلا وفصل فصل از ہر ملکی بجای تسبیح آواز برآید فضل افضل خلاصہ نیک خواہان
ملک گیری وکشورستان افضل خان محمد شاہی دلنشین خاطر مقدس شدہ بہ نیابت مجرای
او درخدمت سراسر سعادت اقدس گردید باید کہ ہیچ وجہ اندیشہ ننمودہ وقول نواب ہمیون را

شامل حال خود دانسته بزودی خود را بشرف بساط بوسی برساند که انشاءالله بعد از آمدن او بحضور پرُنور وزارت مرحمت فرموده بوے سرفراز و سربلند خواهم فرمود که محسود اقران و امثال خود شود و درین باب تاکید بلیغ دانسته برحکم فرمان اشرف اقدس رود و بعجالت الوقت بجهته مزید سرفرازی او خلعت فاخره وخرچ مرحمت فرستاده شده باید که باخذو لبس آن برافراز گردیده بزودی خود بحضور فر بور برساند و لمحه توقف نکند تا داند تحریر فی التاریخ ۸ رشهر ربیع الاول سنه ۱۰۶۶ھ

پروانگی حضور اشرف اقدس همیون اعلیٰ

(۱۴۱) نقل فرمان محمد ابراهیم عادل شاه سنه ۱۰۶۶ھ

بسم الله الرحمن الرحیم

الملک لله

فرمان همایون اشرف صدور یافت بجانب عاملان و دیسائیان حصار کنلگیری آنکه از شهور سنه سنه خمسین والف حصار مذکور در وجه مقدم الامثال والاقران اوبرج نایک مدستور قدیم مقرر و مرحمت فرموده شده است باید که حصار مذکور مدستور قدیم معه کاوله و لوازمه دنباله نایک مشار الیه نمایند و در قبض و تصرف موی الیه باز گزارند تا دانند برحکم فرمان اشرف اقدس همیون روند تحریر فی چهارم شهر جمادی الثانی سنه ۱۰۶۶ھ

پروانگی حضور اشرف اقدس همیون اعلیٰ

(۱۴۲) نقل فرمان سلطان محمد عادل شاہ ۱۰۶۶ھ

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی ۱۶۵۵ء ۱۰۶۶ھ

فرمان ہمایون شرف صدر دریافت بجانب حاملان حال واستقبال
ودیسایان پرگنہ گنجوٹی آنکہ ازشہورستہ سین والف چون موضع ہریال وناہگویال
پرگنہ مذکور قدیم انعام بدل وقف خیرات ولنگر وعود وگل وروشنائی روضۂ منورہ پیر
علاؤالدین اولاد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مقام موضع برہان پورکہ
درین وقت موجب حاصل امانت نمودہ حوالہ علی محمد خان موضع سرسہ نوشتہ روان
شدہ اکنون ازراہ مراحم بادشاہانہ وفرط عواطف خسروانہ دوموضع مذکور درونچہ انعام
ابدی واکرام سرمدی بدل وقف خیرات ولنگروگل وعود روشنائی روضۂ منورہ
پیر علاؤالدین اولاد موحی الیہ بدستور سابق مع کل باب خارج ٹھانہ دیوہ وبابارگ زکوٰۃ
والغامات مقرر ومرحمت فرمودہ وپایندہ شدہ است می باید کہ موضع مذکور چنانچہ سابق
دنبالہ نمودہ بداں موجب مع کل باب وکل وجوہات وسایر قانونات رسمی واسمی
آنچہ در دفتر عالی ثبت است وپیشتر احداث شود دنبالہ نمایند وبعد او بہ اولاد و
احفاد او جاری سازند عذر فرمان ہرسال مجدد نہ نمودہ سال بسال بہ ہمیں فرمان
روان دارند وتعلیق نوشتہ گرفتہ فرمان باز دہند تا دانند برحکم فرمان ہمیون روند۔
تحریر فی التاریخ بیجہ ہم ماہ شعبان سنہ ۱۰۶۶ھ
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایون اعلے

(۱۴۳) قولنامہ سلطان محمد عادل شاہ ۱۰۶۶ھ

کتبہ ایں قولنامہ در افضل پور پائین قریہ کھنڈی جنگی شاہ موجود است۔

قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَقَّ حَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الْمَعْبُوْدِ الْمَلِكِ الْمُهَیْمِنِ الْوُجُوْدِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ یَا کَبِیْرًا اَنْتَ الَّذِیْ لَا یَهْتَدِیْ فِی الْقَوْلِ لِوَصْفِ عَظَمَتِهٖ وَمِنْ بَعْدِهٖ نَعْتُ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِمَامٌ هَاشِمِیٌّ وَرَسُوْلٌ قُرَشِیٌّ نَبِیٌّ حَرَمِیٌّ وَمَکِّیٌّ مَدَنِیٌّ وَاَبْطَحِیٌّ تِهَامِیٌّ اَصْلُهٗ رُوْحِیٌّ وَفَرْعُهٗ زَارِیٌّ وَحَسَبُهٗ اِبْرَاهِیْمِیٌّ وَنَسَبُهٗ اِسْمَاعِیْلِیٌّ وَلِسَانُهٗ عَرَبِیٌّ وَشَخْصُهٗ عَلَوِیٌّ وَبِعْثَتُهٗ حِجَازِیٌّ وَلُوْدُهٗ قَمَرِیٌّ وَقَلْبُهٗ نُوْرَانِیٌّ وَنُطْقُهٗ مَرْضِیٌّ رَسُوْلُ الثَّقَلَیْنِ مُحَمَّدٌ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

معروض ضمائر انوار انبیا اقبال ارباب افضال واکمال و اجلال واضح نمودہ کہ در زمان شاہنشاہ سلیمان جاہ سکندر سپاہ غضنفر جنگاہ شہیر و شمرزہ بندہ ایں درگاہ عالم پناہ مظہر لطف اللہ ظل اللہ ابو المظفر سلطان محمد عادل شاہ غازی خلد اللہ تعالی ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ۔ از کرم نیک نظر الہی بندہ محمد شاہی پیش بنا کردہ عزت شجاعت دستگاہ مزاجدان کار آگاہ عمدہ وزرائے عظام زبدۂ امرائے کرام نہنگ دریاے مردمی و مردانگی و گوہر کان فیروزمندی و فرزانگی فارس مضمار شجاعت و مبارز میدان شہامت شائستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران مرحمت و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران گر عرض کند سپہر اعلیٰ فضل فضلا و فضل افضل۔ از ہر ملکے بجائے تسبیح آواز بر آید افضل افضل۔ خلاصۂ نیک خواہان ملک گیر کشورستان قاتل متمردان و کافران شکنندۂ بتان و کشایندہ یلنار و کرناٹکیان مدبر رامی کنندہ شاہپس گیرندہ قلعہ و حصاران فاضل افضل زمان فضیلت و شجاعت دستگاہی و افضل خان محمد شاہی در حفظ الہی بعد خداے

ہر آنکس کہ افضل شد اندر ازل شود افضل عصر در ہر عمل

سرحکم فرمان عالم پناہ خاں معزالیہ برالتماس رسید عنایت کرد قولنامہ سعادت نشانہ عنبرین شمامہ وعہد جاودان بنود وقول وقرارے محکم فرمود کہ درپیٹ مذکور ساکن شود زرگران وکلروان وجوہریان وگوہران وفراوان وجاٹیان وبقالان وکومٹیان و بعضے اقوام خواص وعوام ومقیم ومسافر ومفلس وتجار اگر زین جا کسے را کہ لاولد میت شود خانہ واسباب ویاقوت والماس واملاک واقبال وشتران جمال ودواب وانبار واشجار و اثمار داوند اجناس واغنام ودام وغلام وکنیزک ایشان را معاف کردہ مرفوع القلم داند باید کہ غلامان دیوان بالتفاق قاضی ولس سیستان وسلیستان وحضور سائر را کاربران دانند ایشان مقسوم کردہ ومادر وپدر وبرادر وخواہر وزوجان وبنات وعمات وخالات و بادلاد واحفاد پیرزالے باولعاقبہ بدہند کسے کہ درین حرکت کند اورا سرکت نہ شود اگر کسی وارث نباشد لفقراں درماندگان خیرات کنند این قولنامہ صحیح است بتاریخ اول ذی حجہ ۱۰۶۶ھ

اَللّٰهُمَّ احْفَظْ لِنَاظِرِهَا وَسَامِعِهَا مِنْ بَلَايَاكَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ اٰمِیْن

کاتب افضل خاں حاجی سید اسحاق حقانی ابن علی الحسینی القادری پیرکل عَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهُ وَ سَتَرَ اللّٰهُ عُیُوْبَهُ مال لاولد وصد عالم پناہ کنند افضل خاں کار بنیا و محمد بندروگی گونداراں فرمود بیہراث مقدم ودیکست بادلاد واحفاد واتی شالے داد وحسن طور رسوبھوجل بادرا بیہراث کلکرنی واد بیشتر کسے تغیر کند اورا لعنت شود۔

(۱۴۴) قولنامہ ۱۰۶۱ھ

این قولنامہ روبروے صدر دروازہ درگاہ حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ شیر خدا قدس اللہ سرہ العزیز سنگے کندہ ایستادہ است۔

سلطان محمد بادشاہ غازی

در عہد سلطنت صاحبقران ثانی بر ....

درعہد نصفت ومعدلت نواب ہمایون بنا برالتماس خان اقبال توامان سپہ سالار سروران سرآمد نوئینان ملک دکہن دیں دار کفرشکن مہبط انوار الطاف الٰہی افضل خاں محمد شاہی۔ گرعرض کند سپہر اعلیٰ۔ فضل فضلا وفضل افضل از ہر ملکے

بجائے تسبیح آوازبرآید فضل اصل حکم فرمود کہ بعلت لاولدی اموال　　وامتعۂ جوہریان
وجمیع اقوام ہنو وان سکنۂ پیٹ شاہپور آیندہ مطابق سابق جمع خزانۂ عامرہ نمود
بروارث وارثان میت بدہند اگروارث باشد جمیع جوہریان وغیرہ امروے تصدیق
نمایند یادگار برصفحۂ روزگار ثبت باشد این قولنامہ صحیح است بحکم فرمان
عالم پناہ خان معزالیہ واموال قید معاف کرد بہ تاریخ غرہ محرم ۱۰۶۷ھ
اس کے نیچے پندرہ سطریں خط بالبودھ میں منقوش ہیں جو غالباً اس قولنامہ کا ترجمہ ہے۔

(۱۴۵) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت ونقابت مرتبت نجابت وشرافت منزلت نقاوہ دودمان ارشاد وہدایت خلاصۂ
خاندان رشاد وافاضت نیرجہانتاب برج رسالت اختر نوربخش اوج ولایت المختص
بعواطف الباطنی والظاہری شاہ حضرت قادری بفیض ایزدی بھرور باشند بعدہٰذا
مخفی نماند کہ سابقاً حقیقت رسیدن مغل بموضع کریاسنگی وتیکوتہ نگارش فرمودہ بسعادت
حمامتر فرزند ولشکر واحتشام خان عالیشان رفیع القدر بلند مکان مسعود خان را بحضور
انور آوردن نگاشتہ شدہ بود اما تا حال از مکان متمکنہ عدول نکردند واحوال اینجا انیست

نوٹ:- یہ اصل فرمان مجھ کو سید احمد صاحب نبیرۂ قادری جاگیردار آناہسور سے ملا ہے جو نہایت خوش خط سنہری نگلی دار کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ اس پر کوئی تاریخ نہیں ہے مہر دستی میں صرف مدد یا محی الدین کندہ ہے جو فرمان کے داہنے حاشیہ پر ثبت ہے اور کسی وزیر کی معلوم ہوتی ہے مگر بلحاظ واقعات اواخر زمانہ سلطنت علی عادل شاہ ثانی (۱۰۷۰ تا ۱۰۸۳ھ) یا اوائل سلطنت سکندر عادل شاہ کا معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں سید الیاس المخاطب بہ شرزہ خاں اور مسعود خاں دونوں موجود تھے اور شرزہ خاں کے نام اورنگ زیب کا فرمان ۱۰۹۳ھ کا اسی کتاب میں نقل کیا گیا ہے جس سے اندازہ اس فرمان کے سنہ کتابت کا لگایا جاسکتا ہے۔ قدیم زمانے میں ایسے فرامین طبلوق اور کمربند لگ کرآتے تھے اور کمربند پر ایک طرف القاب اور دوسری طرف تاریخ تحریر درحضہ سیاہی پر نام مکتوب الیہ اور پشت پر مہر ہوتی تھی یہ طریقہ مراسلات کا میرے دیکھنے تک نواب مختار الملک بہادر سرسالار جنگ اول کی مدارالمہامی تک جاری تھا اب انگریزی تہذیب نے ان سب قیود سے آزاد کردیا۔ ۱۲ منہ المصنف

کہ لشکر مغل درپے تخریب پرگنہ جمکندی و تیرول وغیرہ ملک معمور شدہ و خان رفیع الشان شرزہ خان را کہ حکم فرمودہ بودیم معزالیہ راست بدارالخلافہ امروز کہ تاریخ ششم است بمجرد اطلاع اخبار حادثات رسید ندو کمک در پی مشارٌ الیہ می رسد یقین تصور نمودہ در حالتے کہ حقیقت مرقومہ بمطالعہ درآید مع فرزند و لشکر و احتشام خان معزالیہ راہ دارالسلطنۃ پیش گرفتہ بیایند و الا رسیدن بآن سیادت پناہ ممکن و میسر نخواہد شد مشہور است کہ کار امروز بفردا مفگن ہان زنہار چون شود روز دگر نوبت کاری دگر است الحال بجز جنگ و جدال و قتل و قتال صورتی دیگر مقصود نیست زیادہ آن سیادت پناہ دانا اند

یا الدین محیے
مدد

نقل فرمان

(۱۴۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت و نقابت مرتبت نجابت و شرافت منزلت نقاوۂ دودمان ارشاد و ہدایت خلاصۂ خاندان رشاد و افاضت نیر جہانتاب برج رسالت اختر نور بخش اوج ولایت المخنص بعواطف الباطنی و الظاہری شاہ حضرت قادری بفیض ایزدی بہرہ ور باشند بعد ہذا المخفی نماند کہ حقیقت فرو گردانیدن نوکری عبدالمحمد بیرون حصار مدکل و گرانی خاطر خان عالیشان رفیع القدر و المکان مسعود خان بسبب تاکید امداد سندنور و نوشتہ معزالیہ کہ بنام آن سیادت مرتبت رسیدہ بجنس ارسال داشتہ و مقدمات دیگر مفصل و مشروح نوشتہ بود بہمگی روشن شد اگر بہ پالیکاران وغیرہ تاکید بی اطلاع آن سیادت پناہ کردن بخاطر مبارک داشتیم برائے چہ بآن سیادت مرتبت نگارش میفرمودیم تا حال ہیچ یکے حکم نشدہ .... خاطر خدا شناس جمعدار ندو معزالیہ چنانچہ دانند و توانند نوشتہ فرستادہ دلاسا و استمالت کردہ فرزند معزالیہ را با سواران و احتشام حضور لامع النور بیارند و بوقت رد و بدل شتافتہ در بارہ سندنور بآن سیادت پناہ انچہ فرمودہ ایم و مکرر ابعد از روانہ شدن چنانچہ نگارش یافتہ معلوم رائے حقیقت شناس خواہد بود معزالیہ بحکم اشرف در امر مصدر قیام و اقدام ....

یا الدین محیے
مدد

فدویت وحلال نمکی وخیر طلبی بمراحل مستبعد است وبر فدویت ونکو بندگی معزالیہ تعین تمام است
کہ چون حکم فرمائیم سندور... باشند زیادہ ازین نثار حکم والا خواہند گردو ماکہ بر سر مہربانی بیائیم
صد سند نور را عطا و حرمت توانیم کرد ما معزالیہ را ضرور ولازم است کہ بر ینوقت حوادث
و آشوب اظہار فدویت کردہ در دفع ورفع حادثات سلطنت سعی نمایند دور پی امور سہل
لشکر و احتشام را مشغول نگردانند ویقین تصور فرمودہ بودیم کہ آن سیادت پناہ تا حال فکر
آوردن معزالیہ ... مات را مرتفع گردانند وعجب از نوشتہ جات و اقوال معزالیہ آمدہ
کہ ہنوز در تردد و تفکر روانگی فرزندانند وچہار ماہ درنگ وتسویف نمودہ باز شقوق
تازہ درمیان می آرند بر عالمیان ظاہر است کہ انچہ آن سیادت پناہ دلاسا و استمالت
ومہربانی نواب ہمیون باظہار کنند زیادہ ازان ازما باتمام رسانیدن می توانند و ہرگونہ
خیالات واندیشہا کہ تکنون خاطر عقیدت ماثر معزالیہ شدہ آنرا بزلال التفات وتوجہات
عالیات مصفا ساختہ وغبار آلودگی را بمہر بابیہاے گوناگون ومراحم روزافزون رفت
وروب دادہ سرگرم جادۂ اطاعت وفرمان برداری دارند و انواع تفضلات ولوازشات
کہ دربارۂ معزالیہ مرکوز خاطر اشرف اقدس است بعد از آوردن فرزند معزالیہ مع لشکر
واحتشام منصۂ ظہور خواہد رسید زیادہ بجز شوق قلمی نشد۔

(۱۴۷) نقل فرمان محمد عادل شاہ

الملک للہ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عاملان و استقبال وناڑگوڑان ودلیسایان
پرگنہ ریور کندہ آن کہ از شہور سنہ ثمان خمسین والف۔ درینولا فضیلت مآب عبدالغنی

بن شیخ مخدوم قاضی پرگنۂ مذکور بدرگاہ معلی التماس نمود۔ از اسناد سابق عہدۂ قضائت و خطابت پرگنۂ مذکور انعام اراضی شش کروڑ زمین و یومیہ چہار آنہ و معمول عیدین وغیرہ و سال آیا و بھگوٹہ جاری دارند و نظر عنایت فرمودہ قضائت بنام فرزند غلام حسین مرحمت فرمایند بنابران التماس او بخاطر مبارک اعلیٰ آوردہ غلام حسین بن عبدالنبی را عہدہ قضاۃ و خطابت پرگنۂ مذکور انعام شش کڑو زمین وغیرہ حقوق بہ مطابق فروسابق بہ موجب تفصیل ذیل مرحمت فرمودہ دہانید شدہ است و در سواد پرگنۂ مذکور زمین چہار کڑو و دیگر بہ موضع سوملاپور و ایک کڑو بہ موضع ملکاپور و یک کڑو بہ معمول عیدین دہ روپیہ یومیہ چہار آنہ و تیل چراغ مسجد روزینہ پاو پیکے و ہلکے وغیرہ می باید کہ مشارٌالیہ را قاضی و خطیب آنجا مستقل دانستہ آنچہ و قصہ و معاملہ شرعیہ بودہ باشد باو رجوع کردہ انعام زمین مذکور و یومیہ معمول عیدین و پھکی و ہلکے و بیل و کل باب کل وجوہات دنبالہ نمایید و بعضی صلاہ و ادائے نمودہ باشند و میراث قضاءت بحسب قاعدہ از و روان دارند بہ ہیچ وجہ مزاحم معارض نشوند و میراث بعد مشارالیہ باولاد و باحفاد او جاری دارند عذر فرمان مجدد ہر سالہ تکردہ سال السال ہمین فرمان عنایت روان سازند تعلیق نوشتہ فرمان باز دہند تا دانند و در حکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ غرۂ ذی حجہ سنہ ۱۱۶۸ھ

پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایون اعلیٰ

(۱۴۸) نقل فرمان سلطان علی عادل شاہ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عزت و شجاعت دستگاہ مزاجدان کار آگاہ عمدہ وزرائے عظام زبدہ امرائے کرام نہنگ دریائے مردی و مردانگی گوہر کان فیروز مندی و فرزانگی فارس مضمار شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران مرحمت و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران کہ عرض کند سپہر اعلی

لہ مہر بڑی دقت سے پڑھی گئی اس میں یا علی مدد کے بعد یہ شعر کندہ ہے ؎

مہر شاہی زد ز مہر مرتضیٰ بر مہر و ماہ خسرو عادل علی بعد از محمد بادشاہ

یہ فرمان علی عادل شاہ ثانی کے زمانے کا ہے (۱۰۶۷ھ تا ۱۰۸۳ھ) جو قاضی صاحب مدگل کے نام ہے۔ صاحب سند قاضی محمد ابوالحسن تھے جن کے بعد کا سلسلہ یہ ہے۔ قاضی محمد امین الدین و قاضی محمد ابوالحسن و قاضی محمد امام الدین و قاضی محمد اسمٰعیل اور

فضل فضلا وفضل فضل از ہر ملکے بجاے تسبیح آواز آید کہ فضل افضل خلاصۂ نیکخواہان ملک کیمرو کشورستان افضل خان محمد شاہی سرحوالدار و سیادت و نقابت دستگاہ شجاعت و شہامت پناہ سید داؤد حوالدار و کارکنان حال و استقبال معاملہ مدگل آنکہ از تہور سنہ ثمان خمسین والف در ینولا شریعت پناہ قاضی ابوالحسن بن قاضی خلیل حاکم الشرع معاملۂ مذکور بدرگاہ معلی التماس نمود کہ در وجہ قضاے خود بر وجوہ زکوۃ معاملۂ مذکور بر محل چھپہ[۵۱] سادیسی و پردیسی ماہنہ مال ونمسک پیسکے بموجب فرمان ما یحتاج و بہوکوتہ[۵۲] سالا[۵۳] یاد سہ صد ہون روا گشت اما چیزے بمیر سد مطلق بخبر دست دار د از ہیمر بغایت سرگردان و پریشان عالم نظر عنایت فرمودہ سہ صد حن تنخواہ قضا کہ روا شت از جملہ دوصد[۵۴] ہون مقرر داشتہ باقی یکصد ہن را بر وجوہ زر ابواب دیوانے دہی سکہ ہمیون وکار عمارت و بعض بیت مبارکہ متبرکہ معدن الامن منبع السرور ہفتاد و پنج حن و بخر محصول دبیدا کری وساونک و شرنے و باقیات با بہابست و پنج حن مرحمت نمودہ فرمان اشرف عاطفت شود بنابران بخاطر مبارک اعلی آوردہ تنخواہ قاضی مشارالیہ بدل قضا بر وجوہ زکوۃ سہ صد حن کہ روا است ازین جملہ دوصد ہن وجوہ با بہاے زکوۃ مذکور مقرر نمودہ باقی یکصد حن خود گذاشت کردہ مبادلہ آن بر وجوہ زر ابواب دیوانی وہر دو پٹی ہفتاد و پنج حن و بخیر محصول و سیدا کرے وساونک و شرنے و باقیات با بہابست و پنج حن جملہ یکصد حن دہانیدہ شدہ است می باید کہ حسب المسطور مقرر داشتہ مبلغ مذکور بلا قصور تمام و کمال مودی سازند وہیچ با وغیرا وا ماندن ندھند و عذر فرمان ہر سالہ نطلبند و بر قاضی مشارالیہ معنا دعیدین بہاے قبابست و چہار حن بر دادنی پتی روا گشت اما تمامی ادا نمی کنند چہ معنی دارد باید کہ بست و چہار حن بر دادنی پتی تمام و کمال مودی سازند و برسانند و پنج[۵۵] چاور زمین و گدہ[۵۶] شالی چہار

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۰ - قاضی محمد امین الدین جنھوں نے مجھے سند دکھلائی - آخر کی بیں مہریں پوری طرح پڑھی نہیں جاتیں -۱۲

۵۱ چھپہ سادیسی - پردیسی - ماہنہ مال - نتسک - پیکی دھپکی - غلہ کی دُکانوں پر سے مٹھی مٹھی اناج لے لیما) سیدا گری ساونک - شرنی وغیرہ یہ سب مختلف اقسام کے معمولات تھے اب سوائے پھسکی کے کوئی ان کا نام بھی نہیں جانتا -۱۲

۵۲ بھگوٹہ یا دھواٹ بمعنی محل در آمد ۵۳ سالا باد = سالیانہ ۵۴ بضم اول کسر واؤ ویاے معروف بمعنی حدود از غیبات ۵۵ چار بیگہ کا ایک چاور ہوتا ہے ۱۲ ۵۶ گدہ - دھنڑی = زراعت سالیزار -۱۲

کٹروانراسہ چاور درسواد سہ موضع سمت کرڈی[ل] آنرادر موضع بودیہال یکچاور ودر موضع کسربادی یکچادر ودر موضع ترمری یک چاور ودر قصبۂ کروکل معاملہ مذکور دو چادر زمین وکدہ شالی چہار کرومع کلباب بانعام بالاباولادی واحفادی بزرگان قاضی مومی الیہ روان است بدان موجب بقاضی مشارٌ الیہ بھوکوتہ میشود مقاصایان وپٹیلان ودیہائے مذکور از روے حرکت زمین انعام مذکور کردکرون نمیدہند درہر باب بہ رعایاے زمین انعام مذکور تشویش وآزار میرسانند چہ حد اندازہ آنہا است اکنون پنج چاور کدہ شالی مذکور بانعام قاضی مومی الیہ منفرد دانستہ مقاصایان وپٹیلان ودیہاے مذکوررا تاکید بواجبی نمودہ زمین مذکور از رعایاے کرو کردانیدہ چنان نمانید کہ حق العامداران بلاقصور ولا فتور عاید گرود وبہ رعایاے چاورات مذکور ہیچ وجہ بین الوجوہ مزاحم ومعارض نشدہ ندہند واگر مقاصایان وپٹیلان دیہاے مذکور بہ رعایاے چاورات انعام قاضی مشارٌ الیہ باز تشویش وآزار دہند وخلل کنند چنان تادیب سازند کہ بحال خود بودہ باشند وپنج چاور وکدہ مذکور ۰ اخل محصول ولفدیات وجمیع لوازمات وبیت بیکار وفرمایش وزیرابواب دیوانی وہردوپتی وبعض بابہا وکلباب وکلوجوہات وسایر قانونات اسمی ورسمی وقلمی ونقدی ولقدی وجسی وکلوخزوی انچہ کہ در دفاتر اعلیٰ ثبت است وبعد بیشتر احداث خواہد شد تمام * وبنالہ نمایند دادہ لفرکما ندارہ تہانہ معاملہ مذکور حوالہ محکمہ شرع شریف بموجب فرمان سابق روانست ہر کہ از امر شرع محمدی تجاوز واہمال نماید اورا تنبیہ بواجبی سازند وامور شرع محمدی مطیع ومنقاد باشند ومسلمانان متعلقان قصبہ ومضافات را تاکید کنند کہ بخمس اوقات براے نماز درمساجد حاضر شدہ بدعاے دوام دولت ابد پیوند اشتغال باشند وعقدانہ اہل اسلام از قصبہ ومضافات بقاضی مومی الیہ بموجب بھوکوتہ سالاباد بدہانند وبے اذن قاضی عقدانہ نکنند واگر کسی بکند تنبیہ بواجبی نمایند وعذر فرمان ہرسالہ نمودہ سال بسال بر ہمین منتشی دارند ولعداہ باولاد احفاد او جاری سازند ومعتاد گوسفند بعید اضحی ومیوہ بعید شب برات بموجب سالاباد بقاضی مومی الیہ میدادہ باشند وتعلیق نوشتہ گرفتہ اصل آن باز دہند تا دانند وبرحکم فرمان اشرف روند۔

[ل] بودیہال۔ کسربادی۔ ترمری یہ تینوں موضع تعلقہ ہنگنڈ ضلع بیجاپور میں ہیں اور موضع کرڑ کل (کرکل) لنگسور سے دو میل ہے۔ ۱۲

تحریر فی ۱۲ ماه محرم سنه ۱۰۶۹ھ

بانتظام سیادت ونقابت دستگاه مرزا جدان کار آگاه سید نوراللہ سرخیل ممالک پروانگی حضور پرنور اشرف اقدس ہمیون اعلی۔
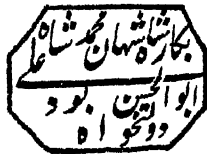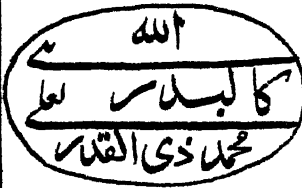
(۱۴۹) فرمان موسؤ حجامان

کتبۂ فرمان حجامان کہ برآورده درمیوزیم دعجائب خانه بیجاپور نگاه داشته اند۔

اَطِیعُوا اللّٰهَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ
وَاُولِی الاَمرِ مِنکُم

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب نائب غیبت وٹھاندار وکارکنان معاملہ بیجاپور آن کہ محمد علی حجام بعرض نواب برسانید کہ در معاملۂ مذکور از حجامان کلمبوه[1] وپراد وغیر قانون وغیره میگیرند حالانکہ قوم حجامان حقیر اند۔ در خراسان وشهر بیدر از کارگیران ہیچ نمیگیرند بمرحمت پادشاہان تمام معاف فرموده به النگ نوبت نطلبیدن امر فرمائید کہ تا از دولت شاه عالمیان خدمت آستان کرده بوطن خود آسوده باشند بنابرین ازراه مرحمت پادشاہانہ کلمبوه وپراد وغیر قانون وغیره تمام معاف فرموده شده است از کارگیران ہیچ نگرفتہ تمام معاف دانند به النگ[2] نوبت نطلبند برہمین امر جاری دارند ہرکس کہ منع آید تخلف وتغیر کند لعنت خدا ورسول براو باد۔

[1] آن را می گویند کہ حجامان ختنہ نموده چیزے می گیرند وپراد یعنے صدقہ ۱۲۔ [2] مطعم را گویند ۱۲

(۱۵۰) نقل فرمان عادل شاہ ثانی ۱۰۷۱ھ

فرمان[1] ہمایوں شرف صدور یافت بجانب دلبائی پرگنہ نانور گیرہ آنکہ از شہور سنہ احدی تلثین والف مدرگاہ والا روشن گردید کہ تمرہ خاں از روے متمردی ولایت عزت دستگاہ شوکت ومہابت انتباہ سلالۂ وزراے ذی شان عمدۂ امراے فیروزی نشان شیر بیشۂ مردانگی نہنگ شجاعت وفرزانگی خان عالیشان نواب عبدالرحیم بہلول خان قابض نمودہ فتنہ وفساد برپا کردہ است لہذا حکم استیصال متمرد مذکور فرمودہ شدہ می باید کہ متعلقان نواب موصی الیہ را مدد وکمک نمودہ باہنا متفق گشتہ متمرد مذکور را گوشمال نمودہ نیست و نابود سازند اگر دریں باب عذر واہمال ورزند آنہارا مستاصل نمودہ خواہند شد دریں باب تاکید بلیغ دانستہ حسب الامر اشرف عمل نمایند تحریر بست وہشتم صفر ۱۰۷۱ ہجری۔

(۱۵۱) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

مہری حیدر علی ابن محمد بادشاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

مہر

زود بتا آئید آلہ
سکہ بر فرمان شاہی
بندہ حیدر علی ابن
محمد بادشاہ
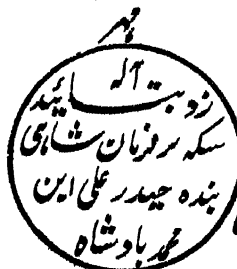
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
سلطان محی الدین سید عبدالقادر جیلانی

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عزت ورفعت دستگاہ میران محمد جلیل حوالہ دار و کارکنان حال واستقبال معاملۂ مدگل آنکہ از شہور سنہ ثلاث ستین والف چوں درخانقاہ

ل[1] اس فرمان پر وہی مہر ہے جو قاضی صاحب مدگل کے فرمان پر ہے تا درگیرہ مدگل سے بارہ کوس لنگسگور گنگاوتی کی سڑک پر ہے۔ ۱۲

خلایق آرامگاہ قادری بہ سمن چمن شرافت وسیادت شمع انجمن نقابت وہدایت مہبط انوار محرم اسرار حارث پیشۂ وحدت دردریاے حقیقت شمع شبستان فیض وہدا گل گلبن ہدایت ونعتی اربستیما ارشاد ثمرۂ شجرۂ خیر العباد نہنگ بحر استواق آلہی محل التفضل کائنات نامتناہی دستگیر خلائق بحر المعانی الحقائق مرکز دائرۂ سعادت ونیک اختری مظہر انوار ہدایت وفیض گستری شاہ وجاہ شاہ حضرت نبیرۂ قادری مجلس مولود سعادت اند وحضرت سعادت الانبیا سید الاصفیا گذارندۂ اسرار غیب رسانندۂ اخبار لاریب شمع معراج نبوت وامامت محرم خلوتیان قرب وکرامت نوباوۂ چمن صدق وصفا وعرس قطب الاقطاب فرد الاحباب غوث الثقلین قطب الخافقین مختار الفریقین محبوب ربانی معشوق سبحانی مقبول دو جہانی سلطان الجن والانس قدس سرہ میشود لہذا ازراہ مراحم پادشاہانہ فرط عواطف خسروانہ سمت آنی ہسور سہ وبہاے معاملۂ مذکور روجہ انعام ابدی واکرام سرمدی شاہ مشارالیہ موکل باب مرحمت فرمودہ وپابندہ شدہ است بیباید کہ سمت سہ وبہاے مذکور داخل محصول نقدیات وجمیع لوازمات وبیت بیگار وفرمایش وزر ابواب دیوانی وپیچ سکۂ ہمایون وکار عمارت وبعضے

نوٹ:- یہ سد عطائی جاگیر اناہسور کی ہے۔ یہ جاگیر مع مواضع قدیمی حال سیونڈونہ۔ مرگھنتال۔ چیر نہال بطور مدد معاش جاری ہے۔ اناہسو میں آثار مبارک موئے مبارک اور دو پارہ الم وعم نوشتۂ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بخط کوفی ہیں جاگیر کا محاصل اٹھارہ ہزار سالانہ ہے علاوہ اس کے کمیٹرہ تعلقہ آلمی ضلع بیجاپور پر ایک ہزار نقدی اور ایک ہزار کی محاصل معاش علاقۂ انگریزی جاری وبحال ہے نیز ملنگہ ضلع بیدر میں بھی تخمیناً ایک ہزار کی معاش ہے۔ شاہ نور اللہ قادری اور اُن کے بیٹے شاہ عبد اللطیف دونوں ملنگہ ضلع بیدر سے بیجاپور تشریف لائے۔ اون کے صاحبزادہ شاہ حضرت نبیرۂ قادری جن کے نام یہ فرمان ہے اناہسور آئے تھے مگر بیجاپور میں انتقال ہوا اور وہیں دفن ہیں آپ کے فرزند سید شاہ سیف اللہ قادری آناہسور میں مرے مگر نعش ملنگہ لے جاکر دفن ہوئی۔ اس کے بعد کا سلسلہ حیدر شہید قادری سید محمد قادری شاہ حضرت قادری ہے۔ حیدر شہید صاحب بھی ملنگہ ہی میں مدفون ہیں باقی تین صاحبوں کے مزار آناہسور میں ہیں۔ شاہ حضرت قادری کے دو فرزند سید محمد تاج الدین قادری اور سید شاہ حسین قادری اول الذکر کے فرزند نصیر الدین قادری سجادہ ہیں اور ثانی الذکر کے فرزند سید احمد قادری حصہ دار نصف جاگیر زندہ ہیں۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ یوم جمعہ کو راقم بھی آناہسور میں زیارت تبرکات کی غرض سے گیا تھا اسی دن بعد العصر بہ سد سجادہ صاحب نے مجھے دکھلائی جن کو پہلے شکوہ خلل کا ہو چکا تھا آٹھ بجے شب کے زیارت برکات کی ہوئی۔ سجادہ صاحب کی حالت بالکل اچھی تھی حسب معمول میرے ساتھ کھانا کھایا باتیں کرتے رہے قریب بارہ بجے کے اندر زنان خانے میں گئے دس منٹ نہ گذرے تھے کہ عورتوں کے رونے کی آواز آئی چوطرف سے لوگ دوڑ پڑے معلوم ہوا کہ سجادہ صاحب استنجے کو گئے تھے وہیں گر پڑے اور روح پرواز ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عمر شریف (۴۸) سال تھی۔ ایسی اچانک موت سے کہ جس کا سان وگمان بھی نہ تھا دل ہل گیا۔ غالباً فالج قلب پر گرا اور گرتے ہی روح پرواز کر گئی۔ ۱۲ من المصنف۔

بیت مبارکہ مشتہر کہ معدن الامن منبع السرور وز پیلگی و پیٹھلے و ذریعہ دیسائی و دلیس کل کرنی و ماوگنڈہ پٹیل و کل کرنی و دوازدہ بلوتیان کل ہابب کل وجوہات و سائر قانونات اسمی و رسمی قلمی و قدمی نقدی و جنسی کلی و جزوی انچہ در دفتر اعلیٰ ثبوت است و پیشتر احداث شود تمامی و بتالہ نمایند بعد مشارٌ الیہ با ولاد و احفاد مشارٌ الیہ جاری سازند عذر فرمان ہر سالہ مجدد نمودہ سال بسال بہ ہمیں فرمان روان دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند تا دانند تحریر فی التاریخ بستم ماہ رجب سنہ ۱۰۷۳ھ

(۱۵۲) نقل فرمان سکندر عادل شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

مہر ناد علی

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب دیسایاں و نارکران پرگنۂ گورگنتہ و کوتوار مشہور بیدار و تنکوٹ آنکہ از شہور سنہ سبعین والف چون لنگ نایک دیسائی قریات کگرہ و سمت بیچال و سر دیسائی پرگنۂ مذکور برائے مصلحت بدرگاہ والا آمدہ بود اور ایکہ تازہ میدان سر آمد پیر دلان منتخب و تنخواہان زبدۂ رزم آرایان موافق مزاج وہاج شیخ منلح زخمی کردہ و بیست شدہ اکنون از راہ مراحم بادشاہانہ و فرط عواطف خسروانہ پرگنۂ مذکور در وجہہ انعام ابدی و اکرام سرمدی جڑی سو کمپا نایک فرزند لنگ نایک شنزرہ دیسائی سمت بیچال و قریات

نوٹ:۔ سکندر عادل آخری بادشاہ خاندان عادل شاہی کا سنہ ۱۰۸۲ھ میں تخت پر بیٹھا یہ ہندستان گرگنتہ ضلع رائچور کی اسی کے زمانے کی ریاستان ہیں (۳۴۴) مواضع محاصلی ساٹھ ہزار کے ہیں۔ سرکار میں سات ہزار پچاس روپیہ سالانہ پیش کش ادا کرتے ہیں سرانی گوردا شنزرہ بہادر والیہ ریاستان تھیں جن کا انتقال سنہ ۱۳۳۳ھ میں ہوا اب اُن کا متبنٰی لڑکا جو نواسہ بھی ہے جڑی سو مپا نایک شنزرہ بہادر نابالغ ہونے سے فی الحال علاقہ زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز ہے-۱۲

کگرہ وسرولیائی پرگنہ مذکور مرحمت فرمودہ دہانیدہ شدہ است میباید کہ پرگنۂ مذکور داخل محصول ونقدیات وجمیع لوازمات وبیت وبیگار وفرمایش وزراپواب دیوانی دی سکہ ہمیون وکار عمارت وبعضے ثبت متبرکۂ معدن الامن منبع السرور وکلیات وکلوجہات دبالہ نمایند درقبض وتصرف موی الیہ مازگذارند وعذرفرمان ہرسالہ نہ کنند ونقلش نوشتہ گرفتہ اصل فرمان بازنہ دہند تا دانند برحکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ ۱۲ ماہ ربیع الاول ۱۰۸۶ھ
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ

(۱۵۳) نقل فرمان سکندر عادل شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال وناظر گیران ودلیایان ودیس کلکرنان پرگنۂ سندہنور آن کہ از شہور سنہ ثمانین والف دریولا شریعت ومشیخت پناہ قاضی شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک قاضی پرگنۂ مذکور بدرگاہ معلی واضح نمود کہ خود را خدمت قضائی پرگنۂ مسطور قدیم الایام از وقت آبا واجداد مقرر است وبجہتہ خدمت قضارت وجہ معاش چہار چاور زمین ازان جملہ یک ونیم چاور درسواد قصبہ پرگنۂ مذکور ونیم چاور درسواد موضع کناری ونیم چاور درسواد موضع سداپور ونیم چاور درسواد موضع گومرسی وربع چاور درسواد موضع بوتل ونی وربع چاور درسواد موضع ہرٹ نور وربع چاور درسواد موضع ماڑ سردار وربع چاور درسواد موضع کنگن ہٹی ومبلغ یک صد ہون نقدیات سالیانہ ازان جملہ مبلغ سی وہفت ونیم ہون درقصبۂ پرگنۂ مذبور ومبلغ شصت ودو ونیم ہون دردیہات

پرگنہ مسطور از ان جملہ مبلغ ہشت و سہ ہون در سمت علم نور و ہشت و دو و نیم ہون در سمت حویلی و دہ ہون در سمت کوننگی و ہفت ہون در سمت و حطرے سگور بطریق انعام ابدی و اکرام سرمدی مقرر است بدین موجب خود را زمین و نقدیات جاری و روا نست اما حکم اشرف منصب قضا را لازم است نظر عنایت فرمودہ فرمان رحمت فرمایند تا تقیید احکام شرع متین و دین مبین نمودہ بدعاے دوام خلافت ابد پیوند اشتغال دارد بنابران التماس شریعت پناہ بہ خاطر مبارک آوردہ صدمت قضاے پرگنہ مذکور مع سمنہا شریعت و مشیخت پناہ شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک را بدستور سابق مقرر نمودہ وجہ معاش چہار چاور زمین و مبلغ یک صد ہون نقدیات بموجب تفصیل مسطور از سواد قصبہ و دیہات پرگنہ مذکور مطابق سابق دربانیدہ شدہ است می باید کہ زمین و نقد مذکور را داخل محصول و نقدیات و جمیع لوازمات و فرمایش درنسہ و دیسائی و دیس کلکرنی وزرابواب دیوانی و بعضی کلباب و کل وجوہات و سایر قانونات اسمی و رسمی و قلمی و قدمی و آنچہ در دفاتر اعلی ثبت ماندہ است و بیشتر احداث خواہد شد دنبالہ شریعت پناہ نمایند و امور شریعت غزالعہدہ اش ساختہ محدو معاون قاضی مشارٌ الیہ ہمہ ابواب بودہ باشند و چہار پیادہ قضانہ حوالہ محکمہ شرع شریف نمایند و ہر سال عذر فرمان مجدد نکردہ سال بسال بر ہمین فرمان مع اولاد و احفاد او جاری دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز و ہہند تا دانند بر حکم فرمان اشرف روند - تحریر فی التاریخ دہم رمضان سنہ ۱۰۹۰ھ

... خورشید ... بموجب اشرف اقدس خاقانی عالی

(۱۵۴) نقل فرمان سکندر عادل شاہ ۱۰۹۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الملک للہ

یل الدین محی مدد

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب مقدم الامثال اوڑج نایک کنک گیری آنکہ از شہور سنہ اربع ثمانین والف چون تحفہ کہ بوساطت ایالت و امارت ایاب حشمت و ابہت انتساب شوکت وجاہت پناہ نصفت و عظمت دستگاہ سلالہ آل طہٰ و یٰسین خلاصۂ اولاد سید المرسلین نگین خاتم جاہ و تمکین مدبر اقالیم الارضین ...... حاتم شجاعت و بختیاری آب گوہر شہامت و جانسپاری سیف مسلول بازوے شہنشاہی رمح مصقول معرکہ دشمن کاہی مقدمۃ الجیش مبارک ملک گیری و جہانستانی ... آہنگ مہارب فیروز مندی و کامرانی طراز آئین ابہت و اجلال و گوہر دولت اقبال شیر دل رزمگاہ تہور و جلالت شرزہ خصال میدان تیغ زنی و شجاعت سپہ سالار سپاہ فتح و فیروزی سرلشکر افواج دشمن افگنی و بہروزی قوت ستان نصرت و کامگاری زور دست فتحیابی و نامداری سرکار ورراے نامدار سردار و امراے عالی مقدار مطرح انظار عنایت مورد الطاف ...... سرایت خان عالی شان رفیع المکان خلاصہ وزراے رفیع الشان زبدۂ خوانین رہین وزمان سرآمد نیک خواہان ملک گیر کشورستان جوان بخت سعادت توامان شرزہ خان قبول بدرگاہ والا نمودہ بود از انجملہ مبلغ پنج ہزار ہن بابت باید کہ بمجرد رسیدن فرمان جہانمطاع خورشید ارتفاع ہمگی مبلغ مذکور بحضور والا سرور بمعرفت عزت و شوکت دستگاہ رفعت ومعالی عمدۂ مقربان درگاہ نقاوۂ خیر اندیشان ہوا خواہ فدوی صداقت شعار ملک اعظم اکرم ملک کلدار بفرستد و بعد از رسیدن زر مذکور بدرگاہ والاجاہ کتبہ کہ پیش حاتم مشارالیہ است واپس یاود داده شود و این حکم علیۂ العالیہ را ہرگز بہیچ احدے اظہار نماید و پس از وصول زر مذکور صاحب خاتم مشارالیہ کہ در انحالت بحضور فائض

النور طلب فرمودہ شیخ محمد بن شیخ علی خواصی رکاب را فرستادہ شدہ است حسب فرمودہ عالی بعمل آورد تا داند بر حکم فرمان اشرف رود تحریر فی التاریخ دوم صفر المظفر ۱۰۹۵ھ ہجری۔
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس اعلیٰ۔

نمونہ کتابت شکستہ (۱۵۵)

سلطان البرین و خاقان البحرین خادم الحرمین الشریفین قرین ذی القرنین سمی نبی الثقلین سلیمان السلطنۃ و اکولاہ والنعمۃ و لابہتہ والعظمۃ والخلافتہ والعدالۃ والرافۃ والاحسان سلیمان شاہ بن سلطان سلیمان × لازالت عنہ العلیہ ملحا بعا طبہ ما دام الستنتہ سرا ئین الکفر و الاسلام صاحب جمال و مطرح آمال حجر ہا ہ مخلص صادق الولا ساطع کستہ بود ار ایراد توا مان سعادت نصاب معتمد اعاظم السلاطین سیمان ..... ہ میر سیحان الو مان بمطالعہ مضمون بلاغت مشحون آن ...... و بہ ...... رائے علیہ .... ورائے سینہ کہ از کمال خصوصیت ہ و یگانگی انہا و اعلام فرمودہ بودند موصول گست و .. مراسم تعظیم و لوازم تکریم متقابل و متقارن داشت ..... چنانچہ شیوہ ہ مخلصان نیکخواہ و محبان را ... انتباہ است صحائف دعوائے اخلاص سعادت عنوان مونس موقع ہذا کتا ہذا ینطیق الحق ہ موسح ولطائف سلیمان اعتقاد لہا رس فصول سطر ازان دعا للخلاص مجایب شد مصحوب وانل صباح و فرواصل صدق عقیدت و دلا تحفہ مجلس اعلی و محفل اسنی کہ مصدق چہ عرضہا کعرض التماس میکرد و ہموارہ از حضرت ۱۹ رجب

نوٹ:- یہ دو نمونے ہم نے حطالی کے دیئے ہیں ہمارے خیال میں یہ کسی کتاب کا ایک ورق روشت ہے کچھ بھی خط الطی کا ایک عجب پرانا نمونہ ہے جو ایسا کچ لپیٹ لکھا ہوا ہے کہ باوجود صاف تحریر ہونے کے جیسا کہ فوٹو سے ظاہر ہے سلسلہ نہیں جاتا تھا۔ اور جیسا مشکل مجھ سے پڑھا گیا ہے اس کی نقل کردی ہے اس میں سلطان سلیمان شاہ بن سلطان سلیم خان سے خطاب ہے سلطان سلیم ۹۲۳ھ ۱۵۱۷ء کے مصر سے بعد فتح ممالک مصر و شام قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور ۹۲۶ھ میں انتقال کیا۔ اس کے بعد خلافت عباسی کا خاتمہ ہوا سلطان سلیم خان کا زمانہ ۹۲۶ھ ہے اس نے اکیاون برس کی عمر میں آٹھ برس نو مہینے سلطنت کرکے انتقال کیا اس کے بعد اس کا بیٹا سلیمان خاں تحت نشین ہوا جو تاریخ صاحب قران سلیمان اعظم کے نام سے مشہور ہے۔ بہرحال ہم تحقیق طور پر نہیں کہہ سکتے کہ اس تحریر میں جو سلطان سلیم شاہ میں سلیم خاں لکھا ہے ان میں سے کون سا بادشاہ مراد ہے ۱۲۰

(۱۵۶) پشت

صفاتش در آمدن از کمال × محاسن ما برارہ بیش از خیال ہمہ عالم از جان ثنا خوان او ×
جہانی ... از فیض احسان او مملکتش چون عرصہ ملک امکان از حیز انہام نزول و وسون
ہمت عالی ×
... چوں سلیماں لامکان از احاطۂ فضل ... افزون است آفتاب افطار آفاق
و فلک جہانیئے است آفتاب وار از فیض او راشش عرصہ ہا جو عکس
وال احسان سکیرانش برسہ انصاف افطار عاطفتش طراوت داب
شاہی کہ بنصرت الہی منہ فرا ستاہی دولت خدائی گردوں
اساس از سایہ لطف حق نشانئے
بہ این جہانی ابکارم چرخ نکتہ کاس آسایش خلق درمیامن شاہی نظلم
... از عدل و کرم معاوضہ عدلش و است اورا رعاجہ احتیاج
وقوا العصا و رافع انوارہ اسلام منکش روس الکفرہ ومناکل الاصنام قامع اثارہ
والکفرۃ و للجیص الحمائق
المواہب من عند اللہ الملک المنان الموافق بجلائل المراتب من جوافر العصر سلطان۔

(۱۵۷) نقل نکاح نامہ نواب تاج الدین خان
بوکالت سید محمد صلح صاحب از مسماۃ روشن آرا بیگم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنت الانام ومتصلا قاطعاً بین الحلال والحرام حصنا التفاحش والآثام والتمعالل
و امالی الانعم الصلوٰۃ والسلام علی سید نا محمد خیر الانام علی آلہ و اصحابہ الدرد الکرام ارسلہ بالہدی و دین
الحق لیظہرہ علی دین کلہٖ ولو کرہ المشرکون قال النبی صلعم النکاح سنتی فمن عن سنتی فلیس منی۔ اما بعد این
وثیقہ حجت شرعیہ کہ بزیور صدق آراستہ مبنی و ساریت بر آنکہ بتاریخ نوزدہم شہر ذی الحجہ ۲ سنہ
جلوس فرخ سیر شاہی بزن خواست و درعقد نکاح شرعیہ خود آورد مسمی نواب بہادر خان چغتا

بہادر ابن زین الدین خان شہید بن نواب عجزت خان نفس نفیس عاقلہ بالغہ زین المستورات تاج المخدرات مسماۃ روشن آرا بیگم بنت سید بہادر ولی خان بن سید نواب حسین خان مرحوم بتزویج وکیلیق میر محمد صالح ابن سید احمد بن سید ابراہیم کہ بر صدق وکالت او اختیار نمود شاہدین عاقلین بالیقین شیخ یکا بن شیخ برخوردار ابن شیخ فیروز میر محمد ہاشم بن محمد حسین بن میر سید علی صاحب وکیل سیدہ روشن آرا بیگم فقیر اللہ بیگ ولد دلدار بیگ بن نذیر بیگ کہ بر صدق وکالت او اختیار نمودند شاہدین عاقلین بالیقین مرزا محمد علی بن غیاث خان بن نواب ظفر خان مرحوم و مہر علی بن محمد صالح وکیل مذکور وکیل مذکور بنفس موکلہ خود را بنابر مذکور بزنی و حلال داد ایجاب و قبول من العاقدین مذکورین در مجلس واحد واقع و مردم کہ ایجاب و قبول را می شنیدند و می فہمیدند کاتبین مبلغ یک کرور بست و پنج لک روپیہ رائج الوقت کہ نصف آن منصت و دو نیم لک روپیہ میشوند از انجا ثلث موجل و اجب الادا است و ثلثان موجل الی انتہا نکاح بامن ست کان نکاحا ان اللہ الفعل یوتیہ من یشاء۔ محمد کاظم ولد التفات۔ بہادر خان چغتا فتح محمد حبیب اللہ ولد التفات خان۔ صالح محمد بن سید احمد۔ محمد فتح اللہ چوار دامید شفاعت التفات خان فدوی محمد شاہ رجب علی ابن عبد اللہ ظہر بیگ ابن مرزا بیگ۔

ـلـہ نواب تاج الدین خان جو نواب بہادر خان بانی شاہجہان پور کے پوتے تھے اُن کا عقد مسماۃ روشن آرا بیگم بنت سید بہادر ولی خاں ابن نواب سید حسین خاں سے قرار پایا اور ایک کرور پچیس لاکھ روپیہ کا دین مہر مقرر ہوا وہ نکاح نامہ یہ ہے۔ ۱۲

---

(۱۵۸) تملیک نامہ بنام بی بی گل بیگم صاحبہ منجانب سید احمد صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرار کرد و اعتراف معتبر شرعی نمود مسمی سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی مرحوم ساکن قصبہ شاہجہان پور عملہ پرگنہ کانٹ گولہ سرکار بدیوان مضاف بصوبہ دار الخلافت شاہ جہان آباد حال جواز اقرار شرعا

(نوٹ) شہاب الدین سید احمد صاحب شاہجہاں پور اور شاہ آباد دونوں جگہ رہا کرتے تھے دونوں جگہ آپکے مکانات تھے اور ارادت مندوں کا حلقہ وسیع تھا۔ گل بیگم کے بطن سے ایک صاحبزادی خدیجۃ الکبریٰ اور دو صاحبزادے سید ابراہیم اور سید رحمت اللہ تھے جن کا نام بقاعدہ عرب اپنے جد امجد کے نام نامی پر رکھا گیا تھا سید صاحب نے یہ تملیک نامہ بعہد فرخ سیر لکھ دیا تھا۔ ۱۲

بر ینوجہ کہ بخشید و تملیک شرعی گردانید درحال صحت و ثبات عقل بہ مسمی گل بیگم بنت کمال الدین خاں مرحوم و برخورشید رحمت اللہ ازانچہ کہ حق و ملک او بود و درتحت و تصرف بالکانہ خود داشت تا زمان این تملیک شرعی خالیا عن حق الغیر و عما یمنع جواز التملیک و نفاذہ یکی و تمامی یک منزل حویلی کہ مشتمل برنسوبات متعدد و متفقہ مرتبہ مبنی بخشتیت بختہ و غیر ذلک کہ واقعہ است در قصبہ شاہ آباد محلہ پرگنہ پالی سرکار خیرآباد تابع صوبہ اودھ محدود است بدین حدود اربعہ شرقی آن ملاذق است بحویلی حاجی الہ بخش صاحب و حد احمد خان دنے و غربی آن ملحق است بحویلی لعل خان و عظمت خان و جنوبی آن متصل است بحویلی ارادت خان و فتح خان و شمالی آن پیوست بحویلی کلوانیلی و بھورجی و حد حویلی مدد خان و نقیب خاں با جمیع حدود و حقوق و مرافق آن داخلی و خارجی از قلیل و کثیر و ما یضاف ینسب الیہا تملیکا صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً و قبض شرعی کرو مملک لہ مذکور محدود مذکورہ را باذن تسلیم مالک مذکور پس باقی نماند مالک مذکور را در محدود مذکورہ ہیچ حقے نصیبی وجہی من الوجوہ و سبب من الاسباب فقط۔ تحریر فی التاریخ بست و دویم [۲۲] جمادی الثانی سنہ ۱۱۲۹ ہجری مطابق سنہ ۶ جلوس میمنت مانوس بادشاہ فرخ سیر خلد اللہ ملکہ۔

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد مہر سید احمد سلام گواہ شد

سید محمد صالح
سید عبد الوہاب سید سلیمان سید داود حافظ جعفر شائستہ خان محمد شہد بما فیہ عبد الحلیم بازید خیل

نقل اقرار نامہ (۱۵۹)

سید احمد گیلانی محمد صالح ابن

اقرار نامہ سید محمد صالح بنام بی بی گل بیگم صاحبہ۔ باسمہ سبحانہ تعالی

اقرار کرد و اعتراف صحیح شرعی نمود فدوی باسم و نسب محمد صالح ولد میر سید احمد گیلانی درحالت صحت نفس و ثبات عقل و جواز تصرفات براجملہ یک قطعہ زمین بابت خرید خود کہ محدود است بدین حدود اربعہ معروفہ موصوفہ

شرقی	غربی	شمالی	جنوبی
خانہ باکو تیلی		خانہ سلطان منہار	شارع عام

عوض یکقطعہ زمین مشہور بحویلی بشمیر تنبولی کہ مملوک عصمت و عفت مرتبت بی بی گل بیگم صاحبہ

بنت کمال الدین خان مرحوم است و محدود داست بدین حدود اربعہ موصوفہ معروفہ بسماۃ

شرقی	غربی	شمالی	جنوبی
حویلی محمد حلیم	حویلی محمد حلیم	حویلی محمد حلیم	عقب خانہ کو مدن بقال

مرقومہ دادیم و برزمین معوض عنہ قابض شدیم و تمامہ مقر مذکور را از قطعہ عوض کہ خریداو
بود دعوی و حقی و خصوصیتے وکان ذلک بمحضر من العدول والثقات نوشتہ شد این
خط بست و چہارم (۲۴) شہر ذیقعدہ سنہ ۱۱۲۹ ہجری۔

(۱۶۰) نقل تملیک نامہ الہٰخانہ اللہ دیئے خان بنام محمد علیخان

بمہر قاضی فیض اللہ و قاضی نادر الزمان و قاضی ناصر الزمان و مواہیر خانزادہ سعادت
خان ولد دلدار خان و محمد روشن خان و فتح تیمور خان و خرم سعد خان بن فتح تیمور خان مرحوم و
اشرف خان و سعادت خان پسران نعمت خان ولد یوسف خان و عالم خان و قاسم
خان و ہادی داد خان و حامد خان فرزندان نعمت خان مرحوم و بمہر خواجہ جواہر و بمہر سید
امید و بمہر سید فتح محمد و دیگر معتمدان شاہ آباد و از قرار تاریخ بست و ششم شہر جمادی
الاول سنہ ۱۱۳۷ھ
آنکہ اقرار کردہ اعتراف صحیح شرعی نمود مسماۃ فاضلہ خانم بنت نعمت خان ولد یوسف خان

نوٹ:۔ یہ چوتھے فرزند نواب دلیر خان کے تھے محلہ نالہ میں انکی ڈیوڑھی تھی امیرانہ اوصاف میں
اپنے باپ بھائیوں کے ہمدوش تھے نوروز پور کا علاقہ انکے قبضہ میں تھا مسماۃ فاضلہ خانم نعمت خان
باحزئی کی دختر ان کو منسوب تھیں یہ لاولد رہے ان کے انتقال کے بعد ان کی منکوحہ بیوی علاقہ
کی مالک ہوئیں اور انھوں نے اپنے حین حیات میں ملک کی دستاویز اپنے بھتیجے محمد علیخان کے نام تحریر
کردی اور اوسپر عمائدین شہر کی مہریں کرا دیں سہاگ پور علاقہ نوروز پور روشن بازار و بڑا باغ اور
ایک حویلی جو کمال الدین خان کے محلسرا کیطرف بڑی ڈیوڑھی میں تھی غرضکہ اپنی ملکیت کی اکثر
اشیاء اوس میں شامل کر دیں اور یہ تملیک نامہ ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۱۳۷ ہجری میں تحریر ہوا ہے
محمد علیخان جو قطب خانکے فرزند تھے ان کے ورثا میں آخری شخص افضل خان تارین ہیں جو لاولد تھے
جسپر اس خاندان کا خاتمہ ہو گیا ہے ۱۲

قوم افغان باقرزئی زوجۂ خانزادہ اللہ دیئے خان ولد نواب دلیر خان مرحوم ساکن قصبۂ شاہ آباد
سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اختر نگر اودھ فی الحال بصحت اقرار ہا شرعاً برایں جملہ کہ چون
سابق مواری بست بسوہ زمینداری دربست موضع جیٹ پورہ ساحت عملہ پرگنہ پالی سرکار
وصوبۂ مسطورہ ودو قطعہ باغ بود ہا وباغ متصل محیندہ تالاب سواد قصبہ شاہ آباد مذکور
کہ موسوم بہ باغ چوبے پران ناتھ است ویک منزل حویلی لتعمیر بختہ واقع قصبۂ شاہ آباد
مذکور کہ مشہور بکوٹھ بران چوبے است بسمے محمد علیخان ولد قطب خان لربن کہ ابن الاخت
اعیانہ است تملیک بلاعیوض کردہ دام حالا موازی چہل بسوہ دربست موضع نوروز پور
وموضع سہاگ پور عملہ پرگنہ پالی مذکورہ ویک محلہ روشن بازار عرف بروا بازار ویک منزل
حویلی لتعمیر بختہ داخل اندرون قلعہ واقع شاہ آباد ویک قطعہ باغ کلان معہ تالاب واقعہ سواد
قصبہ شاہ آباد مرقوم کہ منجملہ عیوض زر مہر خود از ترکہ خانزادہ اللہ دیئے خان مرحوم کہ زوج
من بود در قبض و تصرف مالکانہ خود تا زمان ایں تملیک بلاعیوض مبداشتم مدین حدود
اربعہ معروفہ مذکور کما فصلت۔

بسوہ ہا موضع نوروز پور ۴۰ بسوہ

نوروز پور مسطور المتن بست بسوہ دربست۔ سوہاگ پور مسطور المتن بست بسوہ دربست
محلہ روشن بازار عرف بروا بازار مع اربعہ حدود معروضہ و مطابق مقبوضہ قدیم معہ اراضی
آن ویک محلہ باغ کلاں معہ تالاب وزمین واشجار واقع شاہ آباد مذکور۔

حد شمالی	حد جنوبی	حد غربی	حد شرقی
تالاب وغیرہ وباغ نواب کمال الدین خان مرحوم حد جنوبی صحن محلسرائے نواب دلیر خان مرحوم	محلہ خضر خاں ولازاک ومسماۃ زلیخہ داخل حد شرقی دروازہ محلسرائے کمال الدین خان مرحوم	حد باغچہ علاول خاں خیل وبھاذی یکقطعہ مذکور بدین حدود اربعہ یک منزل حویلی محلسرائے نواب دلیر خان مرحوم حد شمالی شارع عام	پٹی محمد حیات حویلی لتعمیر داخل اندرون قلعہ واقع شاہ آباد حد جنوبی کوٹھا خاص اندرون دروازہ

بجمیع حدود و حقوق و مرافق و منافع ان اشجار و اثمار و آبار و خاص وارتکان و خاکدان
وعملہ حویلی مذکورہ معہ عملہ داخل و لکل قلیل و کثیر و بہار فیھا و ایضاف و بسبب الیھا
خارج از مساجد و مقابر و طرق عامہ و اوقاف مسمی محمد علیخان ولد قطب خان مرقوم الصدر
از تملیک بلاعوض کردہ دادیم کہ قابض و متصرف باشد چنانچہ عقد تملیک بلاعوض
درمیان مملکہ و مملک لہ مرقومین واقع شد و تملیک لہ مذکورہ مملک را درقبض و تصرف
مملکہ برآوردہ درقبض و تصرف خود آورد و تملیکاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً پس نماند بعد از
عقد تملیک بلاعیوض مملکہ مذکورہ را ومن مقدم مقامہا درملک مرقوم حقے دعوے و
دستخط تملیک بلاعیوض باقرار مسماۃ مذکورہ بتصدیق گواہی اشرف خان و قطب خان
برادران علاتی مسماۃ مذکورہ و مستحسن عالم خان و قائم خان و ہادی داد خان و خانزادہ خان
برادران علاتی مسماۃ مرقوم نوشتہ شد و کان ذلک تحریر مرقوم الصدر رشد۔

(۱۶۱) نقل سیغنامہ بنام اہلخانہ نواب کمال الدین خان

اقرار معتبر صحیح شرعی نمودند مخبران باسم و نسب خود ہا ہر یک شیخ غلام معین الدین خان
عرف شیخ غلام محی الدین ولد شیخ غلام قطب الدین و شیخ قمر الدین و شیخ ظہر الدین و شیخ
کریم الدین و مسماۃ نجیب النسا و مسماۃ جان بی بی ابنان و ابنات دانشور خان عرف
شیخ محمد غوث بن شیخ محمد رضا بن شیخ عبداللہ و مسماۃ رابعہ خانم است بنت حاجی محمد حسین بن حاجی
محمد اسمعیل و مسماۃ بی بی گلاب بنت شیخ ولی محمد و مسماۃ بی بی راجی بنت شیخ محمد زمان ولد شیخ
محمد داؤد زوجہ ہائے دانشور خان مذکور فی حال بصحیح اقرار ہم شرعاً مدیونہ چہ کہ منصفین مذکورین
مبلغ پانصد روپیہ محمد شاہی جید تمام وزن کہ نصف آں دوصد پنجاہ روپیہ موصوف میشوند
از وجہ قیمت یک قطعہ باغ پختہ کہ موازی آن دو نیم پختہ زمین پختہ معہ یک و حصہ
چاہ معہ اشجار بارسمرہ وغیرہ مثمرہ و محدود است بدین حدود اربعہ متعینہ ذیل۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
آن متصل است بباغچہ مرزا فاضل بیگ و بعض زمین باغ مذکور	آن ملحق است باغ بھور یحان	آنملحق است بباغ میراں اللہ	آن پیوستہ ہست بشارع عام

برذمہ مسماۃ پیاری بی بی ولد سندر خان بن جلال خان والدہ امارت پناہ محمد سردار خان زوجۂ
رستم خان طلب داشتم آنرا تمام وکمال مبلغ مذکور گرفتہ در تحت و تصرف خود آوردیم من بعد
آن ہیچ حقے و دعوے و خصومتے بوجہے من الوجوہ و بسبب من الاسباب نیست و نماندہ
بنابران آں انیچند کلمہ بطریق قبض الوصول وجہ بنائے محدودہ مذکورہ را نویسانیدہ دادیم
کہ ثانیاً حال سند باشد کہ عند الحاجت بکار آید و کان ذلک بمحضر المسلمین تحریر فی التاریخ
بست و ششم شہر محرم سنہ ۱۶ جلوس والامطابق ۱۱۴۷ھ

العبد العبد العبد العبد العبد
غلام محی الدین ولد ... خان قطب الدین ولد ... خان قمرالدین بندہ درگاہ ظہیرالدین بندہ درگاہ بی بی حبو بی بندہ درگاہ
گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد
عصمت اللہ صدائی جیلانی عبد الباقی درویش محمد خیر اللہ شیخ محمد طاہر

(۱۶۲) تملیک نامہ سید شرف الدین صاحب عرف شاہ مدن صاحب بنام اہلیہ خود

اقرار کردہ اعتراف صحیح شرعی نمودہ مجز باسم و نسب خود سید شرف الدین محمد
عرف شاہ مدن صاحب ولد سید عبد الباسط صاحب حموی گیلانی ساکن
قصبۂ شاہ آباد پرگنہ پالی صوبۂ خیرآباد مضاف بصوبہ اختر نگر اودہ
فی الحال بصحیح اقرار شرعاً براینمعنی کہ منازل محلسرائے قدیم و جدید و حویلیات
درونی و بیرونی توشکخانہ و مودیخانہ و دیوانخانہ تعمیر پختہ و کٹرہ مولاگنج
معہ اراضی بست و پنج بیگہ پختہ مدخلہ و مشمولہ منازل و گنج مذکور و موازی
نہ بیگہ پنج بسوہ پختہ اراضی مسکونہ رعایا واقع دروازہ شمالی گنج مذکور و ہشت
بیگہ دہ بسوہ پختہ واقع در جنوبی گنج مصرحہ بالا محدودہ بحدود اربعہ مفصلۃ
الذیل و موازی چہاردہ و نیم قطعہ باغ ابنیہ کہ ازانجملہ ہفت نیم قطعہ مشتریہ و پنج قطعہ

نوٹ :- سید شاہ مدن صاحب کا مزار محلہ مولاگنج لکھنؤ کے پختہ احاطہ میں واقع ہے آپکی مہر میں ۱۱۲۹ھ کندہ ہے۔ ۱۲

مرہونہ ودو قطعہ نشاندہ و تعریش کردہ خود واقعہ قصبہ شاہ آباد مذکور کہ تفصیل اراضی وحدودات آن در قبالہ جات مشروحاً مندرج ومرقوم است بطریق اشترا و رہن و تعمیر خود ساختہ تحت و تصرف خود میدارم و الی یومنا بلا اشتباہ سابق الذکر در قبض و تصرف مالکانہ مستقر بلا شرکت و سہامت غیرے مقرر اند در نیولا بحین حیات وصحت ذات وثبات عقل و لقاء جمیع تصرفات شرعیہ خود کہ جائز و نافذ است آن ہمہ عمارات و باغات مشتریہ ونشاند خود واز رہن باغات مرہونہ مسطورہ با جمیع حقوق ومرافق داخلی وخارجی من القلیل و الکثیر داخلہ فیہا والخارجیہ عنہا و ماتعلق بہا وفیہا من الاثمار والاشجار مثمرہ وغیرہ مثمرہ عقلاً وارادتاً برضا و رغبت خود بلا اکراہ واجبار غیرے بہ بی بی صاحبہ مسماۃ **خوشحال بائی** منکوحہ خود بوجہ دین مہر ہبہ وتملیک صحیح شرعی کردہ دادم تملیکاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً مجوزاً متفرعاً صالیاً عن الشروط الفاسدۃ و عاریاً عن المعالی المطلبیہ وحق الفروعین الفاحش وعنہا یمنع جواز التملیک وموہوبہ معہ و نیقہ ہبہ نامہ ہذا التسلیم و تفویض ساختہ مملک لہ را قابض ودخیل گردانیدہ دادم ونیز موہوبہ لہ در مجلس عقد ہذا قبول تملیک نمودہ قابض ومتصرف گشت قبضاً ومتصرفاً صحیحاً شرعیاً پس نیست ونماند مرا احد ہو من المعاقدین حق فسخ تملیک و استرداد ن احیاناً من بعد ازین اگر کسے سہیم یا شریک پیدا شود و دعوے نماید باطل و نا مسموع است شرعاً وعدالتاً کان ذلک بمحضر من العدول والثقات بنابران اینچند کلمہ بطریق سند تملیک و ہبہ نامہ نوشتہ شد کہ عند الحاجت دلیل قاطع و برہان ساطع گردد فقط۔

گواہ شد اسد علی

گواہ شد عبد الواحد

(مہر) سید محمد ابن سید محمد زمان گیلانی

(مہر) سید الیاس ابن سید محمد داؤد گیلانی

تفصیل قطعات باغ مذکور الصدر

باغ مشتریہ ۷ قطعہ — باغ مرہونہ ۵ قطعہ — باغ خود نشاندہ

باغ تکری پنجاہ تکیہ — باغ بردا — باغ ملکاپور — باغ کرم اللہ پور — باغ بنگالہ — باغ سردار خان — باغ چکلہ — باغ سمندخان — گلاب باغ — باغ سلیم پور

ایک — یک — یک — یک — یک — یک — یک — یک — یک — یک

باغ چکلہ — باغ عباس تکیہ — باغ محلہ سلیمانی — باغ محمود خان — لعل باغ — باغ دوندہ — قریب باغ اعزاز خان

نصف — یک — یک — یک — ایک — نصف

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
پیوستہ محلہ شیخ دلدار	ملحق بمسجد سید عبدالباسط صاحب	ملاصق آراضی رحرید بن آتے	پیوستہ باراضی رحرید منتظر و شاہراہ

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
پیوستہ باراضی شیخ دلدار احاطہ مولا گنج	ملحق باغ حضرت سید عبدالباسط صاحب مرحوم مغفور	ملاصق باراضی دروازہ و دیوار شمالی متصل مولا گنج مذکور	ملتصق فرار دباغ مرحوم محمد صالح

تفصیل حدود اراضی واقع دروازہ جنوبی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
متصل باراضی محلہ شیخ دلدار و تالاب	پیوستہ بجا بہلے مسکونہ رعایا سعادت خان	ملحق مقابر	ملاصق محلہ شیخ دلدار و احاطہ مولا گنج

تحریر فی التاریخ نہم شہر ذیقعدہ ۱۱۷۸ھ

(۱۶۳) نقل تصدیق نامہ

متضمن اس امر کے کہ سرفراز خاں کو اکبر شاہ ثانی نے پرورش فرما کر خطاب حبیب الدولہ محب الملک افضل الامرا شمشیر جنگ مرحمت فرمایا تھا اور سلاح خانے میں ایک اعلیٰ عہدے توشہ خانے اور جیب خاص پر مقرر فرمایا تھا یہ کاغذ ۲ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بوقت فتح قلعہ انگریزوں کے ہاتھ لگا اور مسٹر امری شوبگر نے عجائب خانے کو تحفہ دیا۔ یہ تصدیق نامہ مطلا و مذہب ہے جس پر دو بڑی شاہی مہریں اور چودہ مہریں اور صاحبوں کی ہیں۔

حضرت محمد اکبر شاہ بادشاہ انار اللہ برہانہ و مرقدہ

ولا تکتموا الشهادة ومن یکتمها فانه اثم قلبه والله بما تعملون علیم

از انجا کہ بہ مقتضائے آیہ کریمہ — ادای شہادت دلیل سعادت و

کتمانش موجب شقاوت است ۔ لہذا از حضرت سلاطین والا اعتبار عالی وقار علما ز نفوس وصدا فنت النیام ومہابب امور سلام و فقرار ہدایت وصفا شعار کرامت ۔ وضیا وثارو رؤسا رشوکت وحشمت مآب وامرار امارت وابہت نصاب ابن خاکسار ذرۂ بے مقدار المخاطب بہ فراز خان ۔ سوال میکند و استشہاد حق خود میخواہد بر اینمعنی کہ حضرت عرش آرامگاہ　　این سائل را از عمر شیرخوارگی بظل عاطفت وسایۂ ملاطفت مثل فرزندان پرورش فرمودہ تبقرر معلم وادیب بہ تعلیم وتادیب ۔ مشرف نمودہ بسن تمیز بتعین خدمت شایستہ وعہدۂ بائستہ اعلیٰ خدمت قورخانہ وحبیب خاص وبخطاب حبیب الدولہ ۔ محب الملک افضل الامرا محمد سرفراز خان بہادر شمشیر جنگ در اقران وامثال مفتخر و ممتاز فرمودہ سند فرمان ۔ والاشان مزین وسجل بمہر تزک وطغرا اسم مضمون مرقوم الصدور مصدرہ ششم رمضان المبارک سنہ سی ویکم جلوس معلی بنام خاکسار صادر وعطا فرمودند چنانچہ سایل فرمان کرامت ترجمان را فخراً وسنداً بدست ۔ میدارد ونیز تا زمان رحلت فرمودن حضرت عرش سلطانی وحاضر باشی دربار خاقانی مفتخر وسرفراز ماند حضرتی را از حضرات ممدوحین بر صحت اینحال ۔ وصدق ہذا المقال اطلاعی وآگاہی باشد حسبۃً للہ مہر گواہی خود برین قرطاس ثبت فرمایند کہ عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور شوند ۔

(۱۶۴) نقل فرمان ٹیپو سلطان

در شہر گنجام برادران وخویشان مردم نوکر پیشہ وغیرہ کہ بیروزگار ہستند آنہا را گرفتہ در پیادہ ہای عاقۂ ایشان نوشتہ نو ملازم کنانند وغلامان را در سرکار خدا داد یک قلم آزاد فرمودہ شدہ است

نوٹ :- ٹیپو سلطان نے علاوہ اور بہت سی ایجادوں کے یہ بھی ایجاد کی تھی کہ سنہ ہجری کے بجائے سنہ ولادت بوی لکھتا تھا دستخط اکثر نبی مالک اس طرح [illegible] کرتا تھا اور بعض وقت ٹیپو سلطان بھی اس طرح ٹیپو سلطان لکھتا تھا اس نے عجیب جدت پسند طبیعت پائی تھی حسابی ہندسوں کے لکھنے کا طریقہ بھی بدل دیا تھا - ہم سب بائیں طرف سے ہندسے شروع کرتے ہیں اور ہندسہ ختم لیکن ٹیپو سلطان نے اس پرانے طرز ہندسہ نگاری کو بدل دیا - صفر اس طرح لکھتا تھا ○ سنہ ۱۲۱۰ھ کو یوں لکھتا تھا ۱۲۱ سنہ - ٹیپو کے والد نواب حیدر علی خاں کے انتقال کا مادۂ تاریخ - "حیدر علیخاں بہادر" (سنہ ۱۱۹۶ھ) ہے -

۱۱۹۵ھ

ایشان نیز تقید وخبر گیری این معنی دانستہ از آنہا غلامان را آزاد کنانند غلامان برضا و رغبت خود پیش ہر کس کہ بطور نوکران نوکری نمایند مختار اند۔ نوزدہم ماہ دے سال حراست سنہ یک ہزار و دو صد و ہشت و چہار مولود محمد [illegible] تحریر

(۱۶۵) نقل نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم

سوز نہ شب ۷ رشوال ۱۲۴۱ ھ مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلا اور مذہب ہے۔ یہ نکاح نامہ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو قلعہ معلی میں بوقت قبضۂ انگریزی ملا اور مسٹر امری شو یگر نے (Mr. Imre Schweiger) عجائب خانہ واقعہ قلعہ کو تحفۃً دیا۔

اطلعت بھذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنۃ سنیۃ للانام وفصلا قاطعاً تمیزاً بین × الحلال والحرام حصناً حصیناً عن التفاحش والاثام وتمتعاً فی اللیام والایام × والصلوۃ والسلام علی من جاء بامر فانکحوا ما طاب لکم من النساء وقال تزوجوا تناسلوا × ولکاثروا فانی مکاثر بکم الامم یوم العرض واللقاء وعلی آلہ المعصومین واصحابہ اجمعین × امابعد این وثیقہ صحیحہ شرعیہ نبویہ بزیور صدق آراستہ مشعر و مبنی است برانیکہ × بتاریخ شب ہفتم شوال المکرم ۱۲۴۱ ھجریہ مقدسہ نبویہ علیہ التحیۃ والثنا در محفل عقد حاضر آمد × حافظ نظام علی بن نور محمد کہ وکیل ثابت الوکالت بالنکاح است از قبیل تتق نشین عصمت سماۃ × مداری بیگم بنت مرزا مونگا بشہادت شاہدین العادلین الحرین البالغین احدہما مرزا حسین بخش ابن مرزا جمعہ وثانیہما مرزا عظیم الدین ابن مرزا شجاع الدین وکیل مذکور نفس نفیسہ سماۃ مذکورہ بعوض کابین مبلغ پنجلکھ روپیہ

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۴۰:۔ ٹیپو سلطان کی وفات کے مادے یہ ہیں ع

نور اسلام و دیں ز دنیا رفت ۱۲۱۳ ھ ۱۲ سیف شمشیر گم شد ع ۱۲۱۳ ھ ۱۲ (سنہ ۱۷۹۹ء) نسل حیدر شہید اکبر شد ۱۲۱۳ ھ ۱۲

ماں باپ بیٹوں کا عالی شان مقبرہ قلعہ سرنگاپٹن ملک میسور میں اب تک بھی بہت اچھی حالت میں ہے سرکار سے اس کی دیکھ ریکھ میں بڑی نیاضی سے صرف کیا جاتا ہے۔ ۱۲

سکہ رائج الوقت کہ ثلث ازاں معجل و ثلثان منہ موجل الی بقاء النکاح بزنی و زوجیت دوجہ و دودمان سلاطین نامدار × مرزا شہاب الدین بن مرزا لکھو داد و ناکح مذکور نفس نفیسہ مسماۃ ممدوحہ را بالعوض کابین المذکورین × خواست و قبول کرد و در عقد نکاح صحیح شرعی خود درآورد و بینہما ایجاب و قبول شرعی وا قعشد × و عقد نکاح منعقد گشت نکاحاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً علی سبیل الشہرۃ والاعلان ولا علی طریق الخفیۃ والکتمان قد وقع ذٰلک فی التاریخ شہر صدر و سنہ الیہ بیص

اس نکاح نامے کے حاشیئے پر شاہزادوں کی گواہیاں حسب ذیل ہیں:-

مرزا شہاب الدین (ناکح) مرزا لکھو صاحب۔ مرزا ملو صاحب۔ مرزا محمد۔ محمود۔ مرزا سربلند بخت

مرزا خداداد۔ مرزا ببو۔

(۱۶۶) عرضی جوابی راجہ رتن سین راجہ چتوڑ گڈھ بنام سلطان علاء الدین خلجی

برضمیر آفتاب نظیر آن خدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود کہ شاہان دین دار و خواقین معدلت شعار حریمات محترمات و مخدرات محصنات فدویان خاص و جان نثاران با اختصاص را ننگ و ناموس خود تصور می فرمایند و ذات قدسی صفات خویش از ظل الحق دانستہ مخلوق الہی را بزیر سایۂ حفاظت و امنیت خود نگاہ می دارند نہ باغوائے نفسانی و ترغیب شہوانی از حد حق پرستی و دائرہ خدا شناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب طے نمایند حیف است کہ مسیحا کار اجل فرماید و خضر طریقۂ گمرہی نماید پاسبان را دزد شدن نشاید و راعی را گرگ بودن نباید و اگر نیت حق طوبیت ہمی اقتضائی کند بسم اللہ این گوئے و این میدان ؎

بیا و نوش کن پیمانہ چند فدائے مقدمت پیمانہ چند

لیکن معلوم است کہ در عالم غیرت و ناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند و مور با سلیمان مقابل میشود اینک رخش ہمت و مردانگی ما در صف دست شجاعت و شیردلی برکف۔

؎ وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز

ے یہ واقعہ ۱۳۰۳ء کا ہے۔ ۱۲

مکتوب جوابی سلطان محمد عادل شاہ (۱۶۷)

بجواب خط شاہجہاں بادشاہ

منت ایزد راست کہ درجہان تکبر ومنی ہیچ کس را نگذاشت بلکہ کنندۂ نخوت را با خاک برابر ساخت ؎

مراورا رسد کبریا و منی — کہ ملکش قدیم است وذاتش غنی

مراسلہ کہ از دبیران خام طبع نگاشتہ ترسیل دادہ بودند ظاہر وباہر گردید واظہر من الشمس است کہ ہدہد را تاج شاہی وافسر پادشاہی از روز ازل دادہ اند چہ شد کہ مہتر سلیمان علیہ السلام چندروز باز را سرفراز فرمودہ بودند باز راچہ یارا کہ چنگل زند واساس قدیم را منہدم ساختہ بدعت نوبہد۔ خرگوش ہرچند سہ خواب رود بوقت کار چنان دود کہ عقب گرفتہ را ہلاک می سازد و عقاب ہرچند در تجسس است فاما از شوم طبعی بہ طمع گوشت خرگوش درمطرح قیدمی افتد این سخن را از بطون راہ بہ ظہور نہ دہند بلکہ درخیال ہم نگذارند انچہ پیشکش دادہ ام خواہم واو الصلح خیر واقع است ؎

توہم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نہ پیچد از حکم تو ہیچ

نقلِ فرمانِ [1] سلطان غیاث الدین بلبن (۱۶۸)

اسمہ اعلی وحمدہ اولی

الواثق بتائید الرحمن ضیاء الدنیا والدین ابوالمظفر سلطان غیاث الدین	عبارت
یاایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم	مندرجہ
ابوالمظفر غیاث الدین محمد بادشاہ غازی سنہ احد	طغرا و مہر

[1] یہ فرمان اور اس کے بعد کے فرامین مجھے بہت دیر سے دستیاب ہوئے ہیں اسے ہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ مل تو گئے۔ دیر آید درست آید۔ لہذا سنین کا سلسلہ اور ترتیب ٹوٹ گئی۔ عبارت اس فرمان کی فارسی اور خط نسخ اسی پیچ کا طغرا نما ہے جیسا کہ قطب مینار کا ہے زبان کی پانچ سطریں ہیں۔ خط طغرا میں بادشاہ کا نام ضیا الدنیا والدین الوظفر

سال جلوس چہارم مورخہ ۷ شعبان ۶۷۱ھ (۲۷ فروری ۱۲۷۳ء) جس کو رو سے ایک قطعۂ اراضی موازی چار زنجیر جو خواجہ حیدر کا مقبوضہ تھا شاہی قلعہ دہلی کی فصیل کے اندر آجانے سے خواجہ حیدر اور اُن کی اولاد کو معاوضہ میں زمین عطا کی گئی۔

بعرض اشرف اعلیٰ رسید چون کہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی در بلدہ مفاخرہ دارالخلافت دہلی در قبض و تصرف مالکانہ خود دارد و با اولاد صلبی خویش در انجا آباد ہست در نیولا اراضی مذکورہ درون احاطۂ قلعۂ ظفر اثر محوط گشتہ لہذا حکم جہان مطاع آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت کہ اراضی مسطورہ از محل قدیم بدستور سابق در قبض و تصرف مشار الیہ مقرر و مسلم باشد تا کہ موصی الیہ با فرزندان موطن مستقل دانستہ پشت بپشت و بطن بعد بطن بجل آباد باشد و احدی بعلت انتقال محال و تجبیع تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرساند و ہر نوعی را کہ او آباد سازد ارباب امور سلطنت و کارپردازان مہمات ہند از عہدہ آنہا معاف دارند الزم ست کہ متصدیان حال و استقبال در استمرار الحکم عالی تخلف و انحراف نورزند تحریر فی السابع شعبان سنہ الرابع جلوس مطابق سنہ احد و سبعون و ستمائۃ ہجری۔

دیوان عدالت — چہار جریب
دیوان اعلیٰ — چہار جریب
دیوان وزارت — چہار جریب
دیوان صدارت — چہار جریب

پشتِ فرمان:۔ مقرر آنکہ شرح ضمن بموجب التماس سیادت و نقابت پناہ حقائق و معارف آگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی در قبض و تصرف مالکانہ این دعاگوی است در نیولا در احاطۂ قلعۂ ظفر محوط گشتہ

بقیہ حاشیہ صفحہ (۲۴۳) غیاث الدین سلطان" ہے اور مہر میں " ابوالمظفر غیاث الدین محمود بادشاہ غازی ہے حاشیہ پر چار محکمہ جات سلطنت **دیوان عدالت۔ دیوان اعلیٰ۔ دیوان وزارت۔ دیوان صدارت**۔ کی تصدیق شدہ میں نقول دفتر میں پہنچنے کی ہیں۔ پشت فرمان پر خلاصہ مضمون درخواست اور حکم صادر شدہ کا ہے جس پر صادر صحیح کا لفظ اول کا ہی بالقلم عہدہ دار تنقیح کنندہ ہے اور جتنی تحریریں حاشیہ پر ہیں سب پر صاد ہے۔ اگر یہ فرمان اصلی ہے جیسا کہ اس کے خط اور سواہیر سے معلوم ہوتا ہے تو واقعی بلحاظ قدامت کے ایک نادر و نایاب چیز ہے۔ یہ فرمان چودھری بہادر علی صاحب ساکن پلول کے پاس ہے۔ اس کی اصلیت میں اگر محل شک ہے تو یہ ہے کہ سلطان بلبن ۶۶۴ھ میں تخت نشین ہوا نہ کہ ۶۶۶ھ یا ۶۶۸ھ میں (دیکھو لوں اگریشن آف انڈیا کو نیٹر ص (۴۶)) ۱۲۔ میری رائے میں یہ پڑھنے کی غلطی ہے سیاق عبارت و طرز تحریر دونوں کے لحاظ سے "در اصدار یا ایراد" چاہیئے حاشیہ پر جو شرح لکھا ہے وہ بھی اصل میں نقل معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲

حکم جہانمطاع شرف یکار یافت کہ اراضی مذکورہ از محلقدیم بدستور سابق در قبض و تصرف مشار الیہ با فرزندان او بحال دارند و درین باب فرمان قلمی سازند فقط

(۱۶۹) نقلِ فرمان ہمایوں بادشاہ ۹۴۸ھ ۱۵۴۱ء

نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بہادر غازی

فرمان نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ غازی

بفرمان والاشان شہنشاہ نصیر الدین محمد ہمایون خلد اللہ ملکہ

آزادنامہ بآزادی تجارت قوم بوہیر شیعہ اسمعیلیہ بمملکت ہند نوشتہ شد

دریں ایام پرآشوب شہنشاہ ہند از کج رفتاری فلک سفر دراز اختیار نمود و از گردش لیل و نہار بصوبت ریگستان مارواڑ اتفاق افتاد و بہ منازل سفر بیشتر از مردمان بیوفائی ظاہر شد در یکمنزل گروہی قوم بوہیر ملاحظہ فرمود کہ از تجارت اطراف ملک فارغ گشتہ بخانہ خود میرفتند و از نزول لشکر قلیل شہریاری آرامگاہ گشتہ بجای بیوفائی لوازم شکر خدمتگذاری بجان و دل بستہ بہمت بہمانی تو اضع نمودند و خدمت ہر متنفس بواجبی ادا نمود کہ دریں سفر مثل آن منزل خوشگوار آسائش و آرام نیافت و چند نفوس معتبر برای رہبری و تسہیل سفر بہ تبدیل لباس لوازم خدمات سلطانی ادا نمودہ تا بحد قلمروی ہندوستان رسانیدند امیدوار عنایات خسروی گشتند بموجب فرمان والاشان این آزادنامہ تجارت مع اظہار خدمات پسندیدہ عطا فرمود چون سلاطین نامدار کہ بہ اورنگ مملکت ہند قرار گیرند بلا تعصب مذہبی و پناہ از ایذا رسانی مخلوق و بآزادی تجارت حکم فرمایند کہ این گروہ بجز تجارت و خدمات شاہی کار دیگر نمی دانند روزیکہ افضال خدا شامل حال ظل الٰہی شود بعونہ تعالٰی نتیجہ بر خدمات شما بہتر از بہتر خواہد شد

بتاریخ بست و یکم ربیع الاول ۹۴۸ھ ہجری بحالت سفر از قلم بندہ بارگاہ آسمان جاہ بیرم خان مرتب شد

نوٹ :- یہ نادر فرمان جناب طیب علی عبدالرسول صاحب شاکر ایڈیٹر نسیم سحر جبل پور کا عطیہ ہے۔ اس میں تیرہ سطریں ہیں خط چلیپا عمدہ اور واضح نستعلیق ہے مگر مرور زمانہ سے تحریر مدھم پڑ گئی ہے۔ ۱۲

(۱۷۰) نقلِ فرمان عالی شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ ۱۰۰۴ھ ۱۵۹۵ء

اللہ اکبر کہ درین وقت فرمان عالیشان ورود یافت کہ چونکہ صلاح اندیش عبادت اندوز داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہریان راحسب التماس اوازروے کمال عاطفت والتفات بدرگاہ خلائق پناہ طلب فرمودہ ایم حکام بلاد گجرات سیما احمدآباد و سید پور وعہدہ داران آن حدود مانع ومزاحم انشوند وبگزارند کہ خاطر خواہ خود متوجہ آستان بوسی گردد وہیچ وجہ من الوجوہ تخصیص ازرہ گزر مذہب وملت از ممر زکات وسائر تکالیف خلاف حکم وربست تعرض بحال او واتباع اورسانند وخانہائے آنہارا کہ مہرکردہ اندکشادہ تبصرف آنہاراگزارند وجمعیکہ بہ کسب وکار وسواد او معاملہ مشغول باشند مانع نیاید ومراعات حال آنہارا لازم دانستہ اصلا طمع وتوقع نہ کنند واگر ازاموال آنہا چیزے گرفتہ باشند باز گردانیدہ بدہند کہ بعد مدت از تشخیص معاملات آنہا ہرچہ حکم اشرف شود عمل کردہ خواہد شد می باید کہ کروریان وجاگیرداران وسائر متصدیان مہمات گجرات مشارٌ الیہ راامداد واعانت نمودہ ازرہ بابسلامت بگزارند واگر بدرقہ خواہد امداد نمودہ نوعے کنند کہ ازمحال مخوف بمامن امن واستقامت بہ آسودگی برسند ومراعات جانب اوازلوازم دانستہ درین باب اہتمام تمام لازم شناسند

تحریر یکم ماہ ذی الحجہ ۱۰۰۴ھ

بدارالسلطنت لاہور

نوٹ:- یہ فرمان جناب طیب علی عبدالرسول صاحب شاکر ایڈیٹر "نسیم سحر" حل پور کا عطیہ ہے۔ ۱۲

(۱۷۱) نقلِ فرمان نورالدین جہانگیر بادشاہ ۱۰۱۹ھ ۱۶۱۰ع

فرمان ابو المظفر نورالدین محمد جہانگیر پادشاہ غازی

درین وقت فرمان واجب الاطاعة والاذعان از مسکن عنایت والاحسان

شرفِ صدور و عزّ ورود یافت که بوضوح پیوست

که چون فضیلت مآب نزاهت ایاب شریعت شعاری طریقت دثاری حقیقت آگاهی شیخ داؤد گجراتی سعه اصحاب خود

از مردم فضلاء و بلغاء که بجمیع علوم آراسته و بهمه ابواب پیراسته شد چنانچه دانشمند وزاہد و عابد متقی پرہیزگار اند مناسب و لائق

آنکه کروریان و جاگیرداران و متصدیان مہمات حال و استقبال صوبهٔ گجرات احمد آباد امیدوار بعنایت خسروانه و نوازش

پادشاهانه بوده بدانند که فضیلت مآب مشار الیه و توابعان و متعلقان او را بهیچ وجه من الوجوه مزاحمت نرسانند و مراسم

اعزاز و احترام بلا کلام نموده قواعد تعظیم بتقدیم رسانند سادات عظام و قضات اسلام و مشائخ کرام و علماء انام

و ساکنان و متوطنان و جمهور سکنه و عموم متوطنه سرکار احمد آباد صوبهٔ گجرات حسب الحکم جهانمطاع آفتاب

شعاع عمل نموده از سخن صواب که هر آیینه موافق شریعت غرّا خواهد بیرون نرود و به هیچ مذهب پرسش و

شورش احوال او نکنند و گذارند که بحال توجه بدعاگوئی دوام دولت قاهره اشتغال نمایند و هر که

ازین امر قدم عدول کند بغضب بادشاهی که نمونهٔ قهر الهی است گرفتار خواهد شد درین باب قدغن لازم دانسته

تخلف نورزند تحریر فی التاریخ ۱۹ شهر جمادی الاول سنه ۱۰۱۹ هجری مص

برساله فضیلت مآب فصاحت آیات اقبال آثار مولانا علی احمد حوکی مهر الحضرت السلطانی مهتابخان و نوبت تحریر خواجہ تقی محمد

نوٹ :- یہ فرمان جناب طیب علی عبد الرسول صاحب شاکر ایڈیٹر "نسیم سحری" حبل پور کا عطیہ ہے- اس میں

(۱۳) سطریں ہیں خط معمولی صاف مستعلیق ہے- ۱۲

(۱۷۲) نقلِ فرمانِ اورنگ زیب[1]

مورخہ ۹ ذی الحجہ سنہ جلوس سوم (بمطابق ۱۰۷۱ھ) جس کی رو سے سو بیگہ آراضی پرگنہ نرولی سرکار سنبھل میں مسماۃ عائشہ کو عطا ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخط طغرا

فرمان ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی	مہر شاہی

یا رافع — یا فتاح

مہر کی عبارت یہ ہے:-

ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۰۶۹
ابن شاہ جہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ
ابن بابر بادشاہ ابن عمر شیخ میرزا ابن سلطان ابوسعید ابن سلطان محمد میرزا
ابن میران شاہ ابن صاحب قران ثانی

یا نافع — یا واسع

دریں وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع از پرگنہ نرولی سرکار سنبھل از ابتدائے فصل خریف سحقان ئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ عائشہ وغیرہ صاحب الضمن مقرر و مسلم باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعای بقاء دولت ابد مدت اشتغال مینمودہ باشند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ تیصرف آنہا بازگذاشتہ اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدل بدانراہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قلبہ و پیشکش و جریبانہ و محصلانہ و مہرانہ

---

[1] فرمان کا خط نستعلیق اور واضح ہے۔ دس سطریں ہیں۔ کاغذ بہت فرسودہ ہو گیا ہے۔ یہ فرمان نواب داؤد علی خاں صاحب رئیس سنبھل نے درباری نمائش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ ۱۲

وضابطانہ ودار وغگانہ وبیگار وشکار ودہ نیمی ومقدمی وصدد وئی وقانونگوئی وضبط ہرسالہ تعد تشخیص چک وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند ودرین باب ہرسالہ فرمان وپروانچہ مجدد نطلبند واگر در محلّے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند بتاریخ نہم ذیحجہ سنہ سہ از جلوس والا نوشتہ شد۔

پشتِ فرمان

شرح یادداشت واقعہ تاریخ روز جمعہ چہارم شہر ذی قعدہ سنہ ۳ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ہجری ..... ماہ الٰہی رسالہ سیادت ونقابت ونجابت وصعوت دستگاہ مورد مراحم پادشاہی مطرح عنایات شاہنشاہی صدر جلیل القدر میرک شیخ ونوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ محمد کاظم قلمی می گردد کہ .... مساۃ عائشہ وغیرہا مستحقہ وصالحہ اند واز ہیچ ممر وجہ معیشت مقرر ندارند حکم جہانمطاع آفتاب شعاع واجب الاتباع شرف نفاذ یافت کہ موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع ...... مدد معاش انہا مرحمت فرمودیم واگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند بموجب پروانگی بمہر عصمت پناہ عفت دستگاہ ماہ بانو تصدیق قلمی شد واقع تاریخ ۲ شوال سنہ ۳ جلوس والا بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح بخط سیادت ونقابت پناہ صفوت ونجابت دستگاہ صدر جلیل القدر میرک شیخ آنکہ داخل واقعہ نمایند۔
شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ راجہ رگھنا تھہ آنکہ

---

[1] سیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ متروک سبا ہہ ہوگا یا آوارجہ ۔۱۲

[2] بوقت دور کوئی چیز نہیں بوقت روز ہوگا ۔۱۲

داخل واقعہ نمایند۔

شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است شرح بخط وزارت پناہ
کفایت دستگاہ شایستہ اصناف مراحم و تفقدات راجہ رگھناتھ آنکہ
بعرض مکرر رسانند۔

شرح بخط عزت آثار محمد تقی خاں آنکہ روز شنبہ پانزدہم ۱۵ شہر
ذیقعدہ سنہ ۳ جلوس مبارک ۱۰۷۱ ہجری مقدسہ.........

بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ شائستہ اصناف مراحم و تفقدات
سزاوار صنوف عواطف و تلطفات راجہ رگھناتھ آنکہ از ابتدای
خریف سحقان ئیل فرمان عالیشان قلمی نمایند۔ سص
شرح بخط سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ صدر الصدور
میرک شیخ آنکہ بگذارند ص

مشار الیہ	مسماۃ
سـ بگہ	حفیظہ
	۵ سـ بگہ
مسماۃ	مسماۃ
زیب	جانے
۵ سـ بگہ	۵ سـ بگہ

بادشاہ عالمگیر میرک شیخ صدر الصدور	شاہ عالمگیر صیہر مریدان سند محمد تقی سد ق سنہ احد	عالمگیر بادشاہ سید ہدیٰ علام سنہ احد	عالمگیر بادشاہ محمد اورنگ زیب بہادر بندہ راجہ رگھناتھ
تاریخ ۲۵ محرم سنہ ۳ جلوس ثبت شد	فی التاریخ ۳ صفر سنہ ۳ مطالع شد	فی التاریخ ۱۲ شہر محرم سنہ ۳ جلوس قلمی شد	فی التاریخ ۲۰ صفر سنہ ۳ جلوس ثبت شد

برسالہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ مورد مراحم بادشاہی مطرح عنایات
شاہنشاہی صدر جلیل القدر میرک شیخ و نوبت واقعہ نویسی محمد کاظم۔

(۱۷۳) نقلِ فرمانِ اورنگ زیب[1]

مورخہ یکم صفر سنہ جلوس (۱۴) ۱۰۸۲ھ / ۱۶۷۱ء جس کی رو سے اسّی بیگہ اراضی واقعہ موضع... صوبہ دہلی میں محمد زمان کو مرحمت ہوئی

بخط طغرا: بفرمان ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بہادر بادشاہ غازی

۱۰۸۱ عالمگیر بادشاہ غازی محمد اعظم بن محمد ۱۳

بخط طغرا: شان عالی متعالی بادشاہزادہ محمد اعظم

عالی متعالی

عز ورود یافت کہ موازی ہشتاد بیگہ زمین افتادہ خارج جمع لایق زراعت ...... س مضافات صوبۂ دار الخلافہ شاہجہاں آباد از ابتدائے فصل خریف تیکوریئل در وجہ مدد معاش محمد زمان .... باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے دولت ابد قرین اشتغال می نمودہ باشد می باید کہ حکام (و عمال) کروریان حال و استقبال این امر والا را مستقر و مستمر دانستہ اراضی مذکورہ را پیمودہ و چک بستہ تصرف او ...... (وا گذارند) و اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریانہ و ضابطانہ و محصلانہ و مہرانہ و داروغگانہ و بیگار و شکار دہ یکی و مقدمی و صدد و ئی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند و درین باب ہر سال سند مجدد نطلبند تاریخ غرہ ماہ صفر ختم بالخیر و الظفر سنہ چہار دہم جلوس والا تحریر یافت۔

---

[1] اس فرمان کا خط شعلق ہے اوپر کی دو سطریں پھٹ گئی ہیں اب صرف آٹھ سطریں باقی ہیں۔ ۱۲

پشتِ فرمان۔ .... دستگاہ مخدوم

.... ل بہ صوبہ دارالخلافہ ....

.... کہ رقبہ الٰہی پانصد بیگہ است ....

... امر جلیل القدر منبع الشان عرضداشت کہ موازی ہشتاد بیگہ زمین
افتادہ خارج جمع ... او مرحمت فرمودیم واگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد
آنرا اعتبار نہ کنند واقعہ بتاریخ دوم شہر ذی الحجہ سنہ ۱۲ جلوس والا موجب
تصدیق ... قلمی ست شرح بخط فضیلت پناہ صدارت دستگاہ شیخ مخدوم
آنکہ داخل واقعہ نماید شرح بخط واقعہ نویس مطابق واقعہ است شرح بخط
وزارت پناہ فضایل و کمالات دستگاہ مورد مراحم بیکران مدار المہامی وارث
محمد خان آنکہ بعرض مکرر رساند شرح بخط رفعت پناہ محمد حسین آنکہ بتاریخ
چہاردہم محرم الحرام سنہ ۱۲ جلوس ہمایون مکرر بعرض عالی متعالی رسید
شرح بخط مدار المہامی آنکہ از ابتداء فصل خریف تیکوریل نشان واجب الاذعان
قلمی نمایند۔

بتاریخ ۹ شہر ... سنہ ۱۲ ... جلوس

بیاض بتوقیع ...

ما عــ سالیانہ بموجب اسناد احکام و
موضع دربست
مورا در نیولا مرحمت شد   لب بیگہ زمین افتادہ

بتاریخ ... شہر ... سنہ ...

بیاض ...

محمد اعظم بادشاہ
بندہ
کلیانداس

موہر رنگیلے
۱۰۷۶

مخدوم عثمان
بن مخدوم عبد اللہ
۱۱۸۱

عالمگیر
غلام
محمد خان
سدداب

فی التاریخ سنہ ۱۲ جلوس والا
مطلع شد ۱۲ صفر

فی التاریخ سنہ ۱۲ جلوس
۱۰ شہر صفر مطلع شد

فی التاریخ ۲۶ صفر
سنہ ۱۲ ... شد
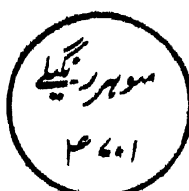
رسالہ فضیلت و صدارت پناہ شیخ مخدوم و نوبت واقعہ رام رائے۔

(۱۷۴) نقل فرمان مہری محمد شاہ بادشاہ

متضمن عطائے خدمت قلعہ داری ارک بندری مبارک سورت اور خطاب بیگلر خان ۱۴ / جمادی الاولی ۳۰ جلوس م ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء

لایق العنایت وقار خان نبوازش بادشاہی امیدوار بودہ بداند که درین زمان میمنت اقتران تفضل وکرم خسروانہ ازراہ بندہ پروری اورا بمرحمت خدمت حراست قلعہ ارک بندر مبارک سورت وعطاے خطاب بیگلر خان از انتقال بگلر خان حارس متوفی سرمایہ مفاخرت ومباہات بخشید باید شکر وسپاس عنایات مقدس ومعلی بجا آوردہ در محافظت قلعہ وتوزوک واحتشام وموجود داشتن ذخیرہ مطابق ضابطہ مستمرہ جدوجہد فراوان بکمال ہوشیاری وخبرداری تبقدیم رساند درین امور از حضور ساطع النور تاکید موفور داند چہاردہم جمادی الاولی سال سیم از جلوس والا نوشتہ شد

(۱۷۵) نقل فرمان محمد شاہی بنام قاضی محمد رضا اللہ

عبدہ یار خان صدر الصدور
فدوی راسخ الاعتقاد محمد شاہ
بادشاہ غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ کنور سرکار وصوبہ دار الخلافۃ شاہجہان آباد اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضای وخطابت پرگنہ مسطور معہ سواد وقصبہ وقریات متعلقۂ آن از تغیر محمد تقی محمد رضاء اللہ ولد ناصر الزمان خان مقرر ومفوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم مناصب مزبور قیام نمودہ شد ودر فصل قضایا وخصومت واجراء حدود وتعزیرات واقامت جمعہ وجماعات وترغیب مردم بطاعات والنکاح من لا ولی لہ وقسمت ترکات وحفظ اموال غیب وایتام وتعین اوصیاء ونصب قوام مساعی موفورہ

لہ اصل فرمان میں اسی طرح ہے۔ در اصل بہ ضابطہ ہی۔ ۱۲

تقدیم رسانیدہ وخطابت را از قرار واقع بکا آرد باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ منار الیہ را قاضی وخطیب آنجا دانستہ دست اندازی سوی اللہ در امور متعلقۃ الخدمات منتقل دانند و دیگرے را سہیم وشریک او ندانند ومحکوک و متخالف رابہرا و شمارند درینباب تدعن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ ششم شہر ذی الحجہ سنہ جلوس والا قلمی شد۔

(۱۷۶) نقلِ فرمانِ[۱] عالمگیر ثانی ۱۱۷۲ھ / ۱۷۵۸ء

الٰہی

والا

بتاریخ روز جمعہ ہفتم شعبان سنہ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۲ ہجری مطابق رسالہ امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہے مہبط اعطاف نمایاں خلیفۂ الٰہی استظہار

[۱] مولوی غلام جیلانی خاں بہادر مرحوم ولد لقمان خاں ولد داؤد خان قوم افغان سرکار زئی (شلخ یوسف زئی) باشندہ قصبہ کلپانی علاقہ بنیر سے بزمانہ احمد شاہ یا اس کے قریب قریب اپنے وطن سے وارد ہند ہوئے ان کے خاندان میں علم وفضل موروثی تھا اور یہ بھی علوم دینیہ سے فارغ التحصیل تھے بعض اسباب سے سلطنت دہلی کی طرف سے دربار مرشد آباد میں بعہد میر جعفر یا میر قاسم بطور وکیل سلطنت مامور ہوئے بعض خدمات لائقہ کے صلے میں حدود میں دربار کے انعام وعنایات سلطنت دہلی کی طرف سے ملے جن میں سے بقیہ دو فرمان ہیں بعد زوال دربار مرشد آباد و انحطاط سلطنت دہلی انھوں نے اپنا مستقر آنولہ ضلع بریلی کو بنایا جو کہ اس وقت بہت بڑا شہر اور روہیلوں کا دار الحکومت تھا اور روہیلہ سرداروں مثل نواب سعد اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں وحافظ الملک حافظ رحمت خاں کی رفاقت اختیار کی اور مرہٹوں کے مقابلہ میں چند جگہ معرکہ آرائیاں کیں اور پھر روہیلہ وارس جو کہ نواب شجاع الدولہ نے بمعاونت ایسٹ انڈیا کمپنی روہیلوں سے جنگ کی تھی اور بمقام فتح گنج سرقی واقع ہوئی تھی شریک ہوئے ۱۱۸۸ھ مگر اس جنگ میں بہت سے اسباب ناموافق کی بنا پر روہیلوں کو شکست فاش ہوئی اور سب روہیلے آنولہ کو چھوڑ کر رامپور (ریاست) میں آبسے مولوی غلام جیلانی خاں بہادر بھی یہیں آباد ہو گئے نواب فیض اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں والی ریاست ان کی بہت تکریم ومنزلت فرماتے تھے اور ان کو مثل دست راست سمجھتے تھے افواج ریاست کے اعلیٰ جرنل بھی تھے (ان کے تذکرے گلستان رحمت میں جو کہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کے صاحبزادے کی مصنفہ تاریخ ہے اور تاریخ افاضہ موسوم

مجاہدان با عزم افتخار دلیران معرکۂ رزم زبدہ فدویان ہواخواہ عمدۂ نو آئینان بارگاہ خاقانی لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہ ہای عقیدت آہنگ زین سنگہ قلمی میگردد حکم صادر شد کہ غلام جیلانی ولد لقمان خاں بمنصب ہزاری ذات یک ہزار سوار و خطاب غلام جیلانی خان بہادر سرافراز باشد۔

واقعہ ۳ شعبان سنہ ۶ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد

[illegible]

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۴ :- بہ فرح بخش مصنفہ شیو پرشاد میں جابجا ملتے ہیں) مولوی صاحب موصوف کی فوج برائے چیدے بمقام دارانگر قریب قصبہ سنبھل گنگا کے گھاٹ پر متعین تھی اور وہیں قرب میں انگریزی و آصفی افواج متحدہ کا بھی بوجہ سرحد کے کیمپ تھا اتفاقاً افواج ریاست رام پور میں (جو کہ مولوی صاحب موصوف کی کمان میں تھی) اور افواج متحدہ آصفی و انگریزی میں نزاع ہو گیا اور نوبت جنگ و جدال تک پونہچی مگر افواج ریاست کو غلبہ ہوا اور افواج متحدہ کو سخت ہزیمت اور نقصان اٹھانا پڑا یہ واقعہ ۱۱۹۵ھ کا ہے (مولوی قدرت اللہ شوق نے جام جہاں نما میں اور تواریخ رامپور میں بھی ذکر کیا ہے) مولوی صاحب موصوف نے رامپور میں ایک احاطہ بنا کر اس میں چند عمارات بنوائیں جن میں سے ایک مسجد تعمیر شدہ ۱۱۹۰ھ ہے جو درست حالت میں ہے اور ان کے دیوانخانے کے کھنڈر اب تک اس احاطے کے اندر باقی ہیں یہ احاطہ مولوی صاحب کا کھیر کہلاتا ہے اور محلہ دو محلہ میں واقعہ ہے اور ان کی اولاد کے تصرف میں ہے اور آباد ہے۔ مولوی صاحب مرحوم کی اولاد ذکور و اناث کا سلسلہ بہت پھیلا اور متفرق مقامات میں ہے۔ ریاست کنجپورہ۔ سرونج (علاقہ ٹونک) بھوپال۔ بریلی۔ مراد آباد جے پور وغیرہ مقامات میں اب تک ان کی نسلیں پائی جاتی ہیں اور ان میں ذی وجاہت اصحاب بھی متعدد پائے جاتے ہیں جو گورنمنٹ اور دیسی ریاستوں میں اعلیٰ عہدوں پر مامور ہیں ایک مولوی صاحب موصوف کے

عرضی غلام حسنخان دستخطی وزیر الممالک بہادر مہدی قلیخان بہادر رسید
که فدوی از فضل و کرم امیدوار است که مشار الیه
بمنصب سه ہزاری ذات یکہزار سوار و خطاب
خانی و بہادری سرافراز شود
شرح دستخط بخشی الممالک آنکه داخل سیاهه نمایند

سہ ہزاری ذات و خطاب
الــــــف سوار
تحریر فی التاریخ شہر صدر سنه الیه جلوس مبارک سنه ۵

مقابله نماید

[illegible]

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۵ :- نادر کتب خانہ بھی چھوڑا تھا جو اُن کو کئی پشت سے توارث پہونچا تھا مگر اُن کی بعض اولاد نے ناقدری یا بعض مجبوریوں سے ایک کتاب بھی بطور یادگار کے نہ چھوڑی۔ مولوی صاحب اپنے اقران میں شجاعت ۔ بسالت ۔عفت ۔ راستی و راستبازی میں مشہور تھے۔ ریاست رامپور میں بھی ان کا خاندان اب تک علم و فضل شرافت و وجاہت کے لحاظ سے ممتاز ہے اور معززین ریاست میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب موصوف کا سالِ رحلت ۱۲۰۵ھ ہے اور مدفن انہیں کے گھیر کے اندر کا قبرستان ہے۔

یہ فرمان اور اس سے اگلا فرمان جناب مولوی رضاء اللہ خاں صاحب نے رامپور سے بھیجے ہیں جن کا سلسلہ صاحب فرامین سے یہ ہے ۔ رضاء اللہ خاں ولد مولوی ابو الرضا ضیاء اللہ خاں مولوی عطاء اللہ خاں جرنیل خلف مولوی عنایت اللہ خاں بہادر رسالدار خلف مولوی غلام اکبر خاں کمیدان خلف سپہ سالار مولوی غلام حسن خاں بہادر خلف اکبر جناب مولوی غلام جیلانی خاں بہادر سپہ سالار افواج ریاست رامپور سند و خطاب یافتہ دہلی سلطنت ہیں ان دونوں فرمانوں کی بڑی شکر گذاری سے درج کرتا ہوں ۔ ۱۲۰ المرقوم ۳۰ نومبر ۱۹۲۵ء

۱۱۷۰ عالمگیر
بادشاہ غازی
رتن سنگه فدوی

(۱۷۷) نقل فرمان عالمگیر ثانی ۱۱۷۲ھ / ۱۷۵۸ء

شاہ عالمگیر غازی
فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار
بہادر فتح جنگ یار وفادار سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک
وزیر الممالک جملۃ الملک

والا

صوبۂ بہار بدانند کہ ... مضافات
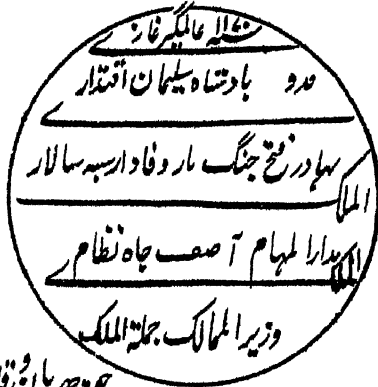
چودھریان و قانونگویان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ چرگانون وغیرہ

چون مبلغ چہار لک و نود ہزار دام از پرگنات مزبور از تغیر محمد صالح خان بہادر وغیرہ
من ابتدای سدس ربیع توشقان ئیل مطابق ضمن بجاگیر رفعت پناہ غلام
جیلانی خان بہادر مقرر گشتہ باید کہ بالواجب و حقوق دیوانی از قرار
واقع و راستی موافق ضابطہ و معمول بخان مشار الیہ جواب میگفتہ باشند
و از سحی حسابی و صلاح و صوابدید خان موی الیہ بیرون نروند تاریخ
ششم ذیحجہ سنہ ۶ جلوس قلمی گشت لہا

ضمن دام

مسند تضمین غلام جیلانی خان از پرگنہ چرکانون وغیرہ مضاف صوبہ بہار
از تغیر محمد صالح خان بہادر وغیرہ از ابتدای سدس ربیع توشقان ئیل
مرحمت شدہ

للعہ لک
لعہ ر

مذکور از تعہ محمد صالح خان بہادر — حویلی بہار تو محمد عابد
للعہ لک — لعہ ر

(دستخط جو پڑھے نہ گئے)

(نوٹ :۔ یہ فرمان خطِ شفیعہ میں تحریر ہے بعض الفاظ پڑھے نہ گئے مگر بجنسہ نقل کر دیئے گئے ہیں۔)

(۱۷۸) نقل فرمان[۱] عالمگیر ثانی

مورخہ ۷ شوال سنہ جلوس ششتم (۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ء) مشعر عطائے موضع دھیر کھیڑہ پرگنہ باڑیہ ورثائے ہرسہائے۔

باسمہ سبحانہ تعالیٰ شانہ

عبارت مندرجہ مہر مدوّر

طغرا

فرمان ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی

(اوپر) ہو الغالب - بیچ میں - ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی احد ۱۱۶۷ھ

(گرد) ابن جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ ابن عالمگیر بادشاہ ابن شاہ جہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ ابن بابر بادشاہ ابن عمر شیخ شاہ ابن سلطان ابوسعید شاہ ابن سلطان محمد شاہ ابن میران شاہ ابن امیر تیمور صاحبقران۔

درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد که مبلغ یک لک و دو صد و پنجاه دام موضع دهیر کهیڑه در بست مع مزرعه عمله پرگنه باپور سرکار و صوبه دار الخلافه شاهجهان آباد که سیصد و پنجاه و پنج روپیه کثری حاصل آنست از جاگیر هرسهای وغیره در وجه انعام التمغا و متعلقان مشار الیهما با فرزندان بلاقید اسامی و قسمت بمعافی توفیر از ابتدای ربیع توشقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد بایدکه فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرای ذوی الاقتدار و امرای عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت و متصدیان مهمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابدًا

[۱] اس فرمان میں (۹) سطریں ہیں - ۱۲

ومویداً در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلی کو شبدہ موضع مذکور را در بست
معہ مربعہ نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا با فرزندان
باز گزارند وازعوادم تغیر وتبدیل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش
صوبہ داری و فوجداری ومال وجہات واخراجات مثل قتلغہ ومحصلانہ
وداروغکانہ بیکاروشکارانہ ہمی مقدمی وصدد وئی و قانونگوئی مزاحم
ومتعرض نشوند وتوفیر کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچہ ازجنس
تردد در جمع آن بیفزاید معاف ومرفوع القلم شمارند درین باب تاکید
اکید وقدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نطلبند وازیرلیغ کرامت
تبلیغ والاتحلف وانحراف نورزند ببیست وہفتم شہر شوال المکرم سال
ششم ازجلوس والانوشتہ شد۔

پشت فرمان۔ شرح یادداشت واقع بتاریخ روز پنجشنبہ ۲۳
شہر جمادی الثانی سنہ ۵ جلوس مبارک مبارک معلّی موافق ۱۱۷۲ھ ہجری
مطابق غرہ اسفندار برسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت
منزلت دانای مدارج دین ودولت شناسای مراتب ملک و ملت
فرازندہ لوای شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت و
عظمت اعتضاد خلافت وفرمانروائی اعتماد سلطنت
وکشورکشائی ظفر پیرای ممالک جہانستانی حشمت آرای
محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس
مراحل آگاہی جوہر مرآت حقیقت ووفا فروغ
شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشائی مجلس خاص محرم خلوت سرای
صدق واخلاص کارفرمائی سیف وقلم مدبر امور عالم قدوہ
خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر
ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ
سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ

نظام بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار و نوبت واقعہ نگاری
کمترین بندہ ہائے درگاہ خلائق پناہ بعلت سگہ قلمی میگردد حکم صادر
شد کہ یک لک و دو صد بگاہ دام موضع وحبر کھیڑہ وغیرہ
مع مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار وصوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد
ازجاگیر سہاے وغیرہ دروجہ انعام والتمغا رمتعلقان
مشارالیہما با فرزندان بلا قید اسامی وقسمت نسلاً بعد نسل
وبطناً بعد بطن وانچہ ازحسن تردد بہ جمع آن مبغزاید مزاحم
نشوند معافی تو ہیر مرحمت فرمودیم واقعہ ۱۹ جمادی الثانی
سنہ ۵ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد ۔
شرح دستخط سعادت ونجابت مرتبت امارت وایالت
منزلت دانائی مدارج دین و دولت شناسائے مراتب
ملک وملت فرازندہ لوای شوکت وحشمت طرازندہ بساط
ابہت وعظمت اعتضاد خلافت وفرمانروائی اعتماد سلطنت
وکشورکشائی ظفر پیرائے ممالک جہانستانی عیش آرائے
محافل کامرانی وقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس
مزاجدانی وآگاہی جوہر مرات حقیقت وفا فروغ شمع
یکرنگی وصفا ہمدم دلکشامی مجلس خاص محرم خلوت سرائے
صدق واخلاص کارفرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم قاوہ
خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صائب
تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والاعتبار رکن السلطنت
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام
آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق
رو واقعہ کل است شرح دستخط وزیرالممالک جملۃ الملک مدار المہام

تحریر ۲۵ شوال سنہ ۵ داخل واقعہ شد ۱۵ شعبان سنہ ۵
مورخہ ۵ شعبان سنہ ۵ داخل روزنامچہ واقعہ ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۵
محمد عمر آرام

داخل سیاہہ
مورخہ ۲۳ شعبان سنہ ۵ عالمگیر
مورخہ ذی قعدہ سنہ ۵
نقل در دفتر دیوانی سرکار عالی

آصفجاه نظام الملک بهادر فتح جنگ سپه سالار یار وفادار
آنکه بعرض مکرر رساند۔
شرح دستخط مدبر الملک اعزاز الدوله ذکریاخان بهادر منور
جنگ آنکه بست و نهم شعبان سنه ۶ جلوس والا مکرر بعرض
مقدس معلی رسید۔
شرح دستخط وزیر الممالک جملة الملک مدار المهام آصفجاه نظام
الملک بهادر فتح جنگ سپه سالار یار وفادار آنکه فرمان
والاشان قلمی نمایند۔

ا ـــ اسماعیل ـــ بیگ نجیبه

م ـــ اسماالله ـــ سور وغیره

ا ـــ صمد بیگ لایق زراعت

شرح دستخط وزیر الممالک جملة الملک مدار المهام آصفجاه نظام
الملک بهادر فتح جنگ سپه سالار یار وفادار آنکه از پنجم
ربیع توشقان ئیل عرضی دستخطی ۱۹ ر جمادی الثانی سنه ۵
مبارک سیاهه شوال سنه ۶
شرح دستخط وزیر الممالک جملة الملک مدار المهام آصفجاه نظام الملک
بهادر فتح جنگ سپه سالار یار وفادار آنکه بنظر درآمد۔

مقرر شرح سیاهه
ما ـــ صالح ـــ بیگه موضع دهیر کهیره
المصره (۴) تنخواه از پرگنه هاپور سرکار و صوبه دار الخلافه شاهجهان آباد
از جاگیر هرسهائے وغیره در وجه انعام التمغا متعلقان
مشار الیهما با فرزندان بلا قید و اسامی و قسمت بمعافی
تو فیر مرحمت شد۔

ما ـــ صالح ـــ بیگه موضع دهیر کهیره درست مهر فرزند

بنام متعلقان مشار الیہا	بنام متعلقان بھگوانداس	حاصل سالتمام
بیگہ	بیگہ	

بیگہ موضع دھیر کھیڑہ در بست معہ مزرعہ

بنام متعلقان مشار الیہ	بنام متعلقان بھگوانداس	حاصل سالتمام
بیگہ	بیگہ	

نقل خط انور آنکہ

سند انعام التمغاء بدہند لہا

شرح عرضی فروگذرانیدہ ہرسہای وغیرہ مزین بدستخط بمہر عبداللہ خان بہادر رسید کہ یک لک و دو صد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیڑہ در بست مع مزرعہ علہ پرگنہ پالوہ سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بجاگیر مردمان بخواہ است امیدوار اند کہ در وجہ انعام التمغا متعلقان مدویان با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ وانچہ از حسن تردد و جمع آن بیفزاید مزاحم نشوند بمعافی توفیر مرحمت شود بنام دیوان باشد دستخط مزین شوند کہ سند انعام التمغا کردہ مدہید لہا

مبارک دواں ساحل صفحوں کل موزوں شد
بتاریخ بست و نہم ذی قعدہ ۲۷ سنہ ۲۷

بست و نہم ذی قعدہ سنہ ۲۶ ظہر رسید لہا

برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت فرازندہ لوای شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت و کشور کشائی ظفر پیرای معارک جہانستانی عیش آرای محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائی مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق و اخلاص کار فرمای سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرای عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار۔

سنہ ۱۱۷۱
سلیمان اقتدار عالمگیر غازی
سپہ سالار فدوی بادشاہ بہادر فتح جنگ
یار وفادار مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
وزیر الممالک جملۃ الملک

عالمگیر بادشاہ غازی
عبدالحمید خان بہادر فدوی
محمد..... سنہ احد

غازی
عالمگیر بادشاہ
گنگا داس فدوی

بتاریخ ۲۲ ذی قعدہ سنہ ۶ جلوس فی التاریخ ۱۹ ذی قعدہ ثبت شد

م م

ببیست و پنجم شہر ذی قعدہ
سنہ ۶ جلوس والا ثبت شد

(۱۷۹) نقل سند پیشگاہ نظام الملک وزیر عالمگیر ثانی

مورخہ ۱۲ ذی قعدہ سنہ ۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ء سنہ جلوس ششم مشعر عطاے جاگیر موضع وحیر کھیرہ پرگنہ ہاپور بنام ورثائے ہرسہاے۔

مہر وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار عالمگیر غازی ۱۱۷۱ھ

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ ہاپور سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بدانند کہ چون برطبق فرمانِ والاشان واجب الاذعان مسطور ببیست و ہفتم شہر شوال المکرم سنہ ۶ مبارک مبلغ یک لک و دو صد و پنجاہ دام موضع وحیر کھیرہ در بست مع مزرعہ علہ پرگنہ مذکور کہ سیصد و پنجاہ و پنجروپیہ کسری حاصل آنست از جاگیر ہرسہاے وغیرہ من ابتداے پنجرہ ربیع توشقان ئیل مطابق ضمن در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت بمعافی توفیر مقرر گشتہ باید کہ دامہاے مذکور را موضع در بست مع مزرعہ بروفق فرمان والا شان من ابتداے مسطور نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً مخلداً در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما مقرر دانستہ بتصرف عامل اہل انعام واگذارند و بعلت پیشکش صوبہ داری

فوجداری و مال وجہات و اخراجات مثل قتلعہ و محصلانہ و داروغگانہ بیکار و تسکانہ دہ نیمی مقدمی صدد وئی قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند و انچہ از حسن تردد وار جمع آں بیفزایند معاف و مرفوع القلم شمارند درینباب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نطلبند و از سر لیغ کرامت تبلیغ و الاتخلف و انحراف نورزند تاریخ ۱۷ ذی قعدہ سنہ ۶ جلوس قلمی شد سند

سند کی پشت پر:- مقرراً ضمن موجب فرمان والاشان مرقومہ بست و ہفتم شوال المکرم سال ششم از جلوس والا درینوقت میمنت اقتران فرمان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ یک لک و دو صد و پنجاہ دام موضع دھر کھیرہ دربست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ پالپور سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد کہ سیصد و پنجاہ و پنج و بیہ کتہ حاصل آنست از جاگیر مہاجی وغیرہ در وجہ العام العام متعلقان مشار الیہا فرزندان بلاقید اسامی وقسمت معافی توفیر از پنجہ بس ربیع توشقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاشان و وزرای ذوالاقتدار و امرای عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و منصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً و موبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلی کوشیده موضع مذکور را دربست نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن خالداً و مخلداً بتصرف اینها با فرزندان باز گذارند و از صوادم تغییر و تبدیل مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری مال وجہات و اخراجات مثل قتلعہ و محصلانہ و داروغگانہ و بیکار و تسکار و دہ نیمی مقدمی و صدد وئی قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و انچہ از حسن تردد بر جمع آن بیفزایند معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید و قدغن بلیغ انسہ ہر سال سند مجدد نطلبند و از پرلیغ کرامت تبلیغ تخلف و انحراف نورزند۔ شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز پنجشنبہ بست و سوم شہر جمادی الثانی سنہ ۵ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۲ ہجری مطابق غرہ اسفندیار برسالہ سعادت نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت و انای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائی شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت عضد خلافت و فرمانروای اعتماد سلطنت کشورکشائی ظفر پیرای معارک جہانستانی عین آرای محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمزشناس مزاج دانی و آگاہی جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ رسم یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائی مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق و اخلاص

کار فرمائے سیف و قلم مدار امور عالم فرد خوانین بلند مکان عمدہ وزرائے عظیم الشان وزیر صائب
تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والاتباع
رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار ونویت واقعہ نگاری کمترین نہدہائے
درگاہ خلایق پناہ لعل سنگ قلمی گردید۔ وحکم صادر شد یک لک و دو صد و پنجاہ دام
موضع وجھرکھیرہ دربست معہ مزرعہ محلہ پرگنہ ہاپور سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
وازجاگیر بہر سہہائے وغیرہ در وجہ انعام التمغا رستعلقان مشار الیہا یا فرزندان
بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطنٍ وانچہ از حسن تردد برجمع آن
سفزاید مزاحم نشوند بمعافی تو فیر مرحمت فرمودیم واقعہ ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۵ بموجب تصدیق
یادداشت قلمی شد شرح و تخط سعادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت وارائے
مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ
بساط ابہت وعظمت اعتضاد خلافت و فرمان روائے اعتماد سلطنت کشور کشائی ظفر بہرہ
سپارک جہانستانی عیش آرائے محافل کامرانی و عیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی
وآگاہی جوہر مرأت حقیقت و وفا فروغ شمع یکجہتی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت
سرائے صدق واخلاص کارفرمائے سیف و قلم مدار امور عالم فرد خوانین بلند مکان عمدہ امرائے
عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز
واجب الاحترام والاتباع رکن السلطنۃ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ
نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ واصل واقعہ نمایند۔
شرح و تخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقعہ کل است شرح و تخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام
آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بعرض مکرر رسانند شرح و تخط مدار الملک
اعزاز الدولہ ذکریا خان بہادر منور جنگ آنکہ بتاریخ بیست ونہم شعبان سنہ ۶
جلوس مکرر بعرض مقدس معلی رسید شرح و تخط وزیر الممالک جملۃ الملک
مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔
اسما لعہ بیگم رقیہ

اسـ

اسماء للعہ شور وغیرہ

لایق زراعت

شرح وستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از پنجدہ ربیع توشقان ئیل عرضی وستخطی ۱۹ فصلی سنہ...... سالہ سنہ

شرح وستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر در آمد۔

مقررہ شرح سیاہہ

بیگہ موضع وھیر کھیرہ در سبت معہ مزرعہ الموزہ نخواہ از پرگنہ ہا پور سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد از جاگیر ہرسہائے وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلاقید اسامی وقسمت معافی توفیر مرحمت شد۔

بنام متعلقان مشار الیہ	خاص	بنام متعلقان بھگوانداس
بیگہ		بیگہ

نقل خط الور آنکہ

سند انعام التمغا مدہند

شرح عرضی فروگذرانیدہ ہرسہائے وغیرہ مزین بدستخط بمہر اسد اللہ خان بہادر

رسید کہ یک لک ودو صد پنجاہ دام موضع دھیر کھیرہ در بست معہ مزرعہ عملہ برگنہ ہا پور سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد جاگیر فدویان تنخواہ حسب امیدوار آنکہ واجہائے مذکور در وجہ انعام التمغا متعلقان با فرزندان بلاقید اسامی وقسمت نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ وانچہ از سن تردد برجمع آں بیفزاید فراہم نشوند معافی توفیر مرحمت شود بنام دیوان باعث دستخط مزین شود کہ سند انعام التمغا گذرانند۔

بیگہ موضع دھیر کھیرہ در بسبت مزرعہ

بنام متعلقان مشار الیہ		بنام متعلقان بھگوانداس با فرزندان
بیگہ ا	مدص	بگہ

(۱۸۰) نقلِ فرمانِ[1] شاہ عالم بادشاہ

مورخہ یکم رمضان المبارک سالِ جلوس (۱۵) ۱۱۸۷ھ/۱۷۷۳ء جس کی رو سے مرزا محمد جہان دارشاہ (شہزادہ جوان بخت) کو خدمت جلیلہ صوبہ داری آگرہ سرفراز ہوئی۔

باسمہ سبحانہ و تعالےٰ شانہ (طغرا)

طغرا

مہر

ہوالغالب

فرماں ابوالمظفر جلال الدین

(درمیان) ابوالمظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ احد ۱۱۷۳ محمد شاہ عالم بادشاہ غازی

(مہر کے گرد) ابن عالمگیر بادشاہ۔ ابن جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ

ابن عالمگیر بادشاہ۔ ابن شاہجہان بادشاہ۔ ابن جہانگیر بادشاہ

ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ ابن بابر بادشاہ۔ ابن

عمر شیخ شاہ۔ ابن سلطان ابوسعید شاہ ابن سلطان محمد شاہ

ابن میران شاہ ابن امیر تیمور صاحب قران۔

"فرزند بجان پیوند سعادتمند برخوردار نامدار کامگار نوید منصور بختیار والانسب عالی تبار گلدستہ بہارستان سلطنت بانی مبانی معدلت ثمرہ دور عظمت قرہ باصرہ شوکت غرہ ناصیہ حشمت رفع لوای نصرت ہژبر بیشہ دلاوری و دلبری شہسوار جولانگاہ شیر مردی و شیری درۃ التاج خلافت اختر برج سعادت حامی دین متین مروج احکام حضرت سیدالمرسلین مصباح ایوان فروغ جہانبانی موسس اساس گورکانی فروغ دودمان صاحبقرانی بادشاہزادہ عالم و عالمیان نور حدقہ جہان و جہانبان نور چشم راحت القلب رفیع القدر بلند مکان المختص بمیامن ملک المنان مہبط انوار ایزد سبحان عالیجاہی میرزا محمد جہاندار شاہ بہادر حفظ اللہ تعالیٰ درین ایام میمنت آغاز مسرت انجام فضل و کرم بادشاہانہ آن فرزند ارجمند را بعنایت صوبہ داری صوبہ مستقرالخلافہ

---

[1] یہ فرمان مرزا احسن احمر اور مرزا اکبر بخت صاحبان شاہزادگانِ معلّہ مقیم بنارس نے سنہ ۱۹۱۱ء میں دربار کی نمائش میں مستعار دیا تھا۔ اس فرمان کی (۹) سطریں ہیں خط نہایت عمدہ نستعلیق ہے۔ ۱۲

اکبرآباد مع فوجداری حسب الصمن سرمایہ اندوز مباہات ساحت باید کہ شکر و سپاس این عطیہ بقیاس جناب دولتمآب والا بجا آورده در تنسیق و انتظام و معموری آن ملاد و تالیف و استمالت مالگذاران و رعایت خواطر رعایا و قلع مفسدان و انہدام و استیصال مواقع متمردان و اخراج و اذعاج اہل عصیان و تقویت ضعیفان و تائید مظلومان مساعی جمیل و کوشش فراوان بعمل آرد و در حسن معاشرت با بندہ ہای درگاہ سپہر اعتلا و کافہ رعایا و عامہ برایا و منع منہیات و مسکرات و رفع مفتورات و قطع و فصل عاوی و معاملات بر وفق شریعت غرا سعی ستودہ بکار برد تا عموم ساکنین آنجا با دل امین و خاطر مطمئن بکسب و پیشیہ خود ہا اشتغال نمودہ شکرانہ بدرگاہ احدیت و ظل صمدیت بجا آرند و از قوی بر ضعیف حیف و سہل تردد لازم کہ مالگذاران و زمینداران آن صوبہ فرزند بجان پیوند مسطور را صاحب صوبہ و حاکم مستقل دانستہ از صلاح وصوابدید او کہ ہر آئینہ موافق حساب و قانون امد مقرون باشد بیرون نروند درین باب تاکید اکید پنداشتہ حسب الحکم اقدس اعلی بعمل آرند بتاریخ غرہ شہر رمضان المبارک سال پانزدہم از جلوس ابد مانوس معلی زیب تحریر یافت۔

نقلحظ النور آنکہ۔

بر پشت فرمان ۱۱

مرزا جہاندار شاہ بہادر

مقررہ شرح ضمن بموجب سیاہہ خالصہ شریفہ عرض گذرانیدہ وکلاے مرشدزادہ آفاق مزین بصاد بدفتر رسید کہ موکل غلام اسد وار فضل و کرم اندکہ خدمت صوبہ داری صوبہ مستقر الخلافہ اکبرآباد مع فوجداری ہاسرفراز شوو فرمان والاشان مرحمت گردد واقعہ ۱۹ شوال سنہ ۱۵ مبارک

فرمان والاشان وقائع نگار

نقل ہندوستان وزیر بالصم

شرح دستخط

نائب وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آنکہ

موافق صاد خاص عمل آرند۔

سرسالہ شرافت و نجابت مرتب امارت و ایالت سرلت فرازند لواے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانرواے اعتماد سلطنت و کشور کشائی ظفر پیراے معارک جہانستانی جلس آراے محافل کامرانی جوہر مرآت حقیقت وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم

و لکث مجلس خاص محرم خلوتسرای صدق و اخلاص کار فرما سیف والقلم تدبیر آموز امور عالم زبدہ فدویان خوانین بلند مکان عمدہ امرایان عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عجلۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار آصفجاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار۔

(۱۸۱) نقل فرمان اکبر شاہ ثانی [1]

یہ فرمان مہری اکبر شاہ ثانی کا ہے جو بزمانہ ولی عہدی ۱۹ جمادی الثانی کو شاہ عالم بادشاہ کے سال جلوس (۳۴)۔ (سنہ ۱۲۰۶ھ ۱۷۹۲ء) میں صادر ہوا مشعر سرفرازی منصب سہ ہزار ذات و یکہزار سوار و عطائے خطاب غالب جنگ بہ غوث محمد خان۔

الٰہی

هو الرب الرشید

[مہر]

تاریخ روز پنجشنبہ ۱۵ شہر جمادی الثانی سنہ ۳۴ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ۱۲۰۶ ہجری مطابق ۵ آذرماہ ... برسالہ وکلای نواب قدسی القاب بلند جناب عالمیان مآب فرزند بجان پیوند سعادتمند برخوردار کامگار منصور بختیار والا نسب عالی تبار گلدستہ بوستان سلطنت بانی مبانی معدلت نمرہ دوحہ عظمت قرہ باصرہ سعادت غرہ ناصیہ حشمت رافع لوای نصرت

---

[1] یہ فرمان جناب ولی عہد بہادر بھوپال نے درباری نمایش سنہ ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ طرز عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے اندراج بطور یادداشت عموماً پشت فرمان پر ہوتے ہیں جس سے گمان غالب ہے کہ اصل فرمان تلف ہو گیا یہ فرمان بلحاظ خطاطی کے بے نظیر اور قابل دید ہے۔ گرد نہایت نفیس جدول بنی ہوئی آٹھ سطریں سیدھی ہیں۔ گیارہ آڑی۔ پھر پانچ سیدھی ہیں۔ کوشش کی ہے جس طرح اصل فرمان لکھا ہوا ہے اسی طرز کی بجنسہ نقل بھی ہو تاکہ ناظرین کو طرز تحریر کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ ۱۲

نہر بریشہ دلاوری ودلیری شہسوار عرصہ شیر مردی وشیری درۃ التاج × خلافت اختر برج سعادت حامی دین متین مروج احکام سید المرسلین مصباح ابد فروغ جہانبانی موسس اساس گورکانی فروغ دودمان صاحبقران × بادشاہزادہ عالم وعالمیان نور حدیقہ جہان وجہانیان نور چشم سرات القلوب رفیع القدر بلند مکان المختص بمیامن ملک منان مہبط انوار عنایت × ایزد سبحان عالیجاہی صاحب عالم بادشاہ زادہ ولیعہد مرزا اکبر شاہ بہادر و نوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زاد آن درگاہ فلک احترام بخشی رام × قلمی میگردد حکم جہانمطاع صادر شد کہ محمد غوث خان بمنصب سہ ہزاری ذات ویکہزار سوار وخطاب غوث الدولہ غوث محمد خان بہادر × غالب جنگ سرافراز باشد واقعہ ۱۱ شہر جمادی الثانی سنہ ۲۳ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد

سہ ہزاری ذات یکہزار ۔ سوار وخطاب

تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ ۱۱ جلوس مبارک معلی

(۱۸۲) نقل سند شاہ عالم[۱] بادشاہ

مورخہ ۲۹ محرم سنہ جلوس ۳۹ (مطابق ۱۲۱۲ھ، ۱۷۹۶ء) جس کی رو سے کنجپورہ کے نواب گل شیرخان بہادر کو موضع شیخوپورہ درگاہ حضرت شاہ شرف بوعلی قلندر قدس سرہ کے لئے دیا گیا۔

مہر مرہٹی دولت راؤ سیندھیا

× × ×

12 Th May

حضرت شاہ شرف بوعلی قلندر قدس سرہٗ

عاملان حال واستقبال پرگنہ کرنال مضاف صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بدانند درینولا موضع شیخوپورہ عملہ پرگنہ مذکور سوائے × مصارف درگاہ وسوائے املاک و باغات درو جہ جاگیر خانخوا لے شان محمد گل شیرخان بہادر × از ابتدائے فصل خریف ۱۲۰۵ فصلے مقرر نمودہ شد باید کہ × تبصرف واختیار شان رالیہ واگزارند و بوجہے × من الوجوہ فراہم ومتعرض نشوند بہ نیابت تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

یکموضع سوای وجوہات مصارف درگاہ

وسوای املاک باغات

تحریر فی التاریخ بست ونہم محرم سنہ ۳۹ جلوس

نوٹ: - اس کے نیچے مرہٹی عبارت ہی۔ ۱۲

---

[۱] یہ سند جناب نواب ابراہیم علی خاں بہادر رئیس کنجپورہ نے نمائش دربار ۱۹۱۱ء میں مستعار دی تھی اس میں (۱۰) سطریں فارسی کی ہیں اور نو سطریں مرہٹی کی۔ اوپر ایک مہر چونی کی برابر مرہٹی کی ہی اور نیچے ایک مہر دو نی کی برابر مرہٹی کی ہی اور بطور دستخط بھی مرہٹی میں ختم سند پر لکھا ہی۔

सा। खुद खत

سند کی اوپر کی مہر دولت راؤ سیندھیا کی مہر ہی اور مہر کی داہنی طرف کسی انگریز کی چھوٹی دستخط اور تاریخ ملاحظہ ۱۲ مئی ۱۸۱۷ء درج ہی۔ ۱۲

(۱۸۳) خط[1] من جانب لوئی برکان بنام عطاء اللہ خاں و وزیر خاں ۱۸۰۱ء

۱۲۱۶
بہادر برکان
بسجہ لوئی

خانصاحبان مہربان عطاء اللہ خانؒ وزیر خان سلمہ اللہ تعالے

خانصاحبان مہربان سلمہ اللہ تعالے

سابق درباب طلبی آنمہربان بنظام گشتہ کرہ قلمے یافتہ تعجب کہ ہنوز شمول لشکر فیروزی نشدند احوال ہزیمت مقہور ازپیش بہادران عساکر ظفر طراز وغنیمت آمدن لو تخی نہ وسامان کارزار در تخت او تاراج کردیدن او بہ بنا ء قلعہ ہانسے بسمع دوستی رسیدہ احتیاج از قلم دیگر ندارد حالا عزیمت لشکر فیروزی بسمت ہانسے شدہ مورچال بہ قلعہ قایم نمودہ افواج منصورہ نہضت شہر خواہد نمود اگر الحال ہم معتبران آنمہربان معہ تتمان زر اقساط حاضر شوند۔

Major Louis Bourquin کا

---

[1] یہ خط عطیہ مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالے کا ہے جو صاحب موصوف نے کالش دربار ۱۹۱۱ء میں رکھوایا تھا۔ خط شکستہ کچ لپیٹ کا ہے نقطے کا کہیں نام نہیں خط ہے بحیثیت مدقت تمام پڑھا جاتا ہے ہم نے اس کو ستوجہ نقل کر دیا ہے[2]۔ کسی مقام کا نام ہے جو نقطے نہ ہونے کی وجہ سے پڑھا نہیں جاتا۔ اس خط میں عطاء اللہ خاں رئیس مالیرکوٹلہ اور وزیر خاں اُن کے بھتیجے کو مخاطب کیا ہے کہ آپ صاحبوں نے ہمارا ساتھ نہ دیا۔ آپ نے ٹھامس کی شکست کا حال سن ہی لیا ہوگا کہ اُس کی توپیں ہم نے چھین لیں اور وہ آخر کار ہانسی کی طرف بھاگا جنرل صاحب کہتے ہیں کہ اب ہم اُس کا تعاقب کرکے وہیں اُسے محصور کریں گے اگر آپ صاحبان نے دیر لگائی اور زر اقساط بھی افواج کے ہانسی پہنچنے تک داخل نہ کیا تو آپ کی نسبت مناسب تجویز عمل میں آئے گی الخ۔ مہر میں ۱۲۱۶ھ ہے جو ۱۸۰۱ء سے مطابق ہوتا ہے۔ یہ خط اغلب ہے کہ جارج ٹامس کے جہاز گڑھ میں شکست پانے اور بحانب ہانسی فرار ہونے کے بعد اور اُن کے تعاقب میں برکان صاحب کے پڑھنے کے پہلے کا معلوم دیتا ہے۔ لفافے پر بھی جنرل برکان کی مہر ہے۔

[2] اس خط پر کوئی تاریخ نہیں ہے۔ مگر واقعات کے لحاظ سے ۱۸۰۱ء کا معلوم دیتا ہے۔ ۱۲

(۱۸۴) قولنامہ[1] جنرل پیرون کا فارسی خط راجہ صاحب سنگھ مہندر بہادر والی پٹیالہ کے نام

مورخہ یکم رمضان ۱۲۱۶ھ ۱۸۰۲ء

ناظم الدولہ سیف الملک ارجلبد سبین

بسامعہ مطالعہ مہاراجہ صاحب مشفق مہربان کرم فرمای حضرت مخلصان مہاراجہ راجگان راجہ صاحب سنگھ مہندر بہادر رسانند

مہر

نظام الدولہ ناصر الملک جنرل پیرون بہادر جنگ ...

قولنامہ ———— آنکہ

فیما بین این جانب و راجہ راجگان مہاندر صاحب سنگھ بہادر دوستی واحدیت و طریق برادری قرار یافتہ و دوست دشمن وریخ وراحت طرفین واحد کوید ...... کہ بوقت واسند عاے راجہ راجگان بہادر فوج بکمک برائے دوستی واسلوبی کارہا فرستادہ خواہد شد و وقتیکہ در سرکار اینجانب مطلوب باشد فوج خود معہ فوج راجہ بھاگ سنگھ و بھائی لعل سنگھ وسیتعداران شامل شوند و نیز از طرفین بے راہ میان آید و تا عرصہ یک دو ماہ از ہر دو طرف سوال جرح بمیان نہ آید و اگر کسی اہل غرض سخنان نوعدیگر نمودہ خلل در اتحاد کردن خواہد از طرفین بگوش نہ آرد و بنابران ایجن کلمہ بطریق قولنامہ نوشتہ دادہ شد کہ تا فی الحال سند باشد و علیٰ درمیان اند ہرگز تفاوت نخواہد شد تحریر فی التاریخ بست یکم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۱۶ھ مع ۱۲ جلوس ۴۳ والا۔

Sd/C.V. Perron

---

[1] ایک قسم کا معاہدہ اتحادی جنرل پیرون اور راجہ صاحب پٹیالے میں جنرل صاحب نے حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو بطور توثیق معاہدہ درمیان میں دیا ہے اور قولنامہ کے ناصیہ پر حضرت مسیح کا نام احتراماً درج کیا ہے۔ علاوہ القاب کے قولنامے کی (۸) سطریں ہیں چنانچہ اوپر ساتویں سطر میں جو جگہ چھوڑی گئی ہے وہ حضرت مسیح کے نام نامی کے واسطے ہے۔ قولنامے کے نیچے پیرون کے دستخط بخط انگریزی ہیں جس نام کے ساتھ سہ حروف سی۔ وی اس طرح لکھے ہیں کہ ان کو سی۔ اس بھی پڑھ سکتے ہیں یا سی سے مراد Comte یا کرنل یا جنرل بھی ہو سکتی ہے۔ یہ قولنامہ ہز ہائینس مہاراجہ بہادر ریاست پٹیالہ نے سنہ ۱۹۱۱ء کی نمائش میں مستعار دیا تھا ۱۲ع ۵۲ یعنی حضرت مسیح ۲ - ۵۳ قدیم زمانے میں چار کا ہندسہ اسی طرح لکھا جاتا تھا اور چھ کا ۶ اور سات کا ۷ - ۱۲

(۱۸۵) سند[۱] لارڈ لیک مورخہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۲۲۰ھ / ۳ مارچ ۱۸۰۶ء

بنام حکام پرگنہ کرنال مشعر عطائے ہفت مواضع جاگیر تاحیات بہ بہادر جنگ خان رئیس کنجپورہ بجلدوئے حسن خدمات وقت تعاقب ہولکر در ملک پنجاب در ۱۸۰۵ء

مہر میں سنہ ۲۵ اور ۱۲۱۸ھ اور ۱۸۰۳ء ہیں پہلا سنہ جلوس ہے دوسرا ہجری تیسرا عیسوی۔

عبارت مہر کی جو بہت صاف ہے یہ ہے:۔

در صمصام الدولہ اشجع الملک خاندوران خان جنرل جرار لیک بہادر سپہ سالار فتح جنگ یکے از صاحبان کونسل و سرلشکر افواج بادشاہ انگلستان و کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہندوستان فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی۔
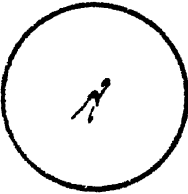
مہر

Sd/Lake

عمالان حال و استقبال وچودھریان وقانونگویان و معتمدان و مزارعان پرگنہ کرنال بدانند چوں رحمت خان الماس نمود کہ سابق ازیں اچہ ملک در جاگیر بزرگان خانہ زاد بود منجملہ آن قلیلے در تصرف باقیماندہ اوقات بعسرت میگذرد و نیز بعد نظر آمد کہ در یورش پنجاب کہ حضور

---

[۱] اس سند پر ایک بڑی مدوّر مہر ہے جس کی داہنی جانب لارڈ لیک (Lake) کے دستخط بالکل صاف ہیں خط شکستہ مگر واضح اور بالعموم پڑھنے کے قابل ہے سطریں (۱۸) ہیں یہ سند نواب ابراہیم علی خاں صاحب رئیس کنجپورہ نے نمائش ۱۱ مارچ ۱۹۱۱ء میں مستعار دی تھی

لارڈ لیک (وائی کئونٹ لیک آف ڈیہلی اینڈ لسواری) ۱۷۴۴ء میں پیدا ہوئے اور گارڈز (فوجی خدمت) میں چودہ سال کی عمر میں شامل ہوئے۔ آپ جرمنی۔ امریکہ اور فلینڈرز میں فوجی خدمات ادا کیں اور اتنی ارتقا ملوہ آئرلینڈ میں جو ۱۷۹۸ء میں ہوا تھا آپ نے فوج کی کمان کی جہاں آپ کا رایدار صورت سخت گیری اور بے قاعدگی سے نکتہ چینی کی گئی۔ آپ ۱۸۰۰ء میں کمانڈر ان چیف مقرر ہو کر ہندوستان میں آئے اور اس ملک میں مرہٹوں کے مقابلے میں آپ نے متعدد معرکوں اور مرہٹوں کے شمالی ہندوستان میں قلع قمع کرنے میں بڑی ناموری اور شہرت پائی ۱۸۰۳ء میں سیندھیا سے جو جنگ ہوئی وہ دریا دوسر حسب ایمائے لارڈ ولزلی اس غرض سے ٹھہری تھی کہ فرانسیسیوں کے علاقے کو جو جنرل پیرون نے جمنا کے کنارے قائم کیا تھا تباہ کر دیا جائے۔ جنرل پیرون ایک فرانسیسی سیاح تھا جو مشہور ڈی بائن (de Boigne) کی جگہ سیندھیا کی افواج باقاعدہ کماں پر مقرر ہوئے اور اپنا مستقر علی گڈھ میں بنا کر ملک دوآبہ پر بالکل خود مختارانہ طور پر حکومت کرنے لگے۔ مزید براں

مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر × بود مصدر رفاقت و دولت خواہی گردیدہ ہمراہ رکاب ظفر انتساب عساکر فیروزی ماندہ بجلدوے اینیئنے مواضعات رانور وغیرہ ہفت موضع مفصل الذیل عملہ پرگنہ مذکور سوای سائر باغات واملاک دائمہ × ومعافی وروزینہ درین ارتھہ کہ قدیم معمول و مستمر است از ابتدائے × فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی تا حین حیات بنام جنگ بہادر خان خلف الصدق رحمت خان مذکور × از حضور مقرر و مفوض گردیدہ می باید کہ انہا خان مذکور را جاگیر دار مستقلہ انگاشتہ × پیش نائبان متاثر الیہ حاضر بودہ ادای بالواجب نمایند و دقیقہ از دقایق اطاعت وفرمان برداری مہمل ومعطل نگذارند و سبیل موصی الیہ × آنکہ رعایا و سکنائے آنجا از حسن سلوک خود راضی داشتہ در تکثیر زراعت × کوشد کہ موجب آبادی ورفاہیت رعایا گردد دریں باب تاکید مزید دانستہ × حسب المسطور بعمل آرد اما ×

رانور	جمعیت گڑھ	اونچہ سوار	کھلاس
۲	۲	۲	۲
رایں لورہ	پیپل والے	دہ کمبوہان	/
۲	۲	۲	

مرقوم سیوم مارچ ۱۸۰۶ عیسوی مطابق یازدہم شہر ذیحجہ ۱۲۲۰ ہجری المقدسہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۵:- آپ کو شہنشاہ شاہ عالم کے دربار خاص میں رسوخ حاصل تھا - یہ بات مشہور تھی کہ جنرل پرون خفیہ طور پر بوناپارٹ سے سازش رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے لارڈ ولزلی نے اُن کو ہٹا دینے کا مصمم ارادہ کرلیا تھا جنرل پروں کو علی گڑھ میں شکست ہوئی تو انھوں نے خود اطاعت قبول کرلی - بورکن (Borquin) کمان پر مقرر ہوئے لیکن اُس نے ۱۱ ستمبر ۱۸۰۳ء دہلی کی لڑائی میں لارڈ لیک سے شکست پائی - یہ لڑائی ہمایوں کے مقبرے کے سامنے جو میدان ہے اُس میں ہوئی تھی - سب سے بڑی اور فیصلہ کن فتح یکم نومبر کو سواری میں ہوئی - سیندھیا سے صلح ہو جانے کے بعد مرہٹوں کے سردار اندور کے ہلکر نے جنگ کا اعلان کیا جس کے ساتھ بھرت پور کا راجہ بھی شامل تھا - لارڈ لیک نے دیگ پر گولہ باری کی بھرت پور پر باوجود چار حملے کرنے کے بھی ناکامیاب رہے لیکن راجہ آئندہ اور حملوں سے بچنے کے لئے خواہان صلح ہوا - ہلکر اس امید پر کہ رنجیت سنگھ سے کمک ملے گی مستعجلانہ طور پر پنجاب چلا پہونچا لیکن دریائے بیاس کے کنارے پر ہلکر کو صلح کرنی پڑی - لارڈ لیک ۱۸۰۴ء میں مرتبہ اعلیٰ "پیرج" سے سرفراز ہوئے مگر چار ہی برس بعد ۱۸۰۸ء میں اس دار فانی سے راہی عالم بقا ہوئے - ۱۲

(۱۸۶) لارڈ منٹو[1] گورنر جنرل کا فارسی خط موسومہ رئیس کنجپورہ مورخہ ۱۸ جنوری ۱۸۰۸ء

سلامت

خانصاحب مہربان استظہار دوستان

مکاتبہ مسرت طراز متضمن استدعائے جاگیر ہفت مواضع واقعہ
پرگنہ کرنال بمہر و دستخط اینجانب با دیگر مراتب دولتخواہی و خیراندیشیہا
موسومہ نواب صاحب مشفق بسیار مہربان سر جارج ہلرو بارلو بارنٹ صاحب بہادر
معرفت رفعت پناہ گنیش داس پنڈت رسیدہ موصول بمطالعہ اینجانب
گردید و دریافت مراتب مندرجہ آن و اظہار زبانی پنڈت مشار الیہ
موجب وفور ابتہاج و انبساط خاطر گشت و این جانب از تمامی
مدارج احوال آن مہربان و مراتب خیراندیشی و وفاداری کہ آن مہربان
کہ در ہنگام مہم گذشتہ نسبت با اہالی سرکار انگریز بہادر بتقدیم رسانیدہ اند
بخوبی آگاہی حاصل دارد و شہامت و عوالیم تیت ابہت و معالی منزلت
نظام الدولہ سیف الملک ارجلبد ستین بہادر صاحب جانشین دربار معلی
انچہ احوال پیوستہ ارقام مینماید بخوبی است کہ از روے آن مراتب
نکو نہادی و حسن رویہ و رفتار ان مہربان زیادہ از سابق منقوش
و مرتسم خاطر می گردد دریں صورت استدعائے آن مہربان اینکہ قطعہ سند
جاگیر ہفت موضع واقعہ پرگنہ کرنال مطابق سند عنایتی صاحب عالیجاہ
رفیع جایگاہ صمصام الدولہ اشجع الملک خاندوران خان لارڈ لیک

---

[1] لارڈ منٹو ۱۸۰۶ء سے ۱۸۱۳ء تک گورنر جنرل رہے۔ نواب صاحب کنجپورہ نے ایک خط سر جی۔ ایچ۔ بارلو کو لکھا تھا کہ لارڈ لیک نے جو سات مواضع جاگیر دیئے ہیں ان کی سند دیجائے۔ یہ اسی خط کا جواب لارڈ منٹو کی طرف سے ہے کہ اصل سند کی نقل ہمارے دستخط کے لئے ارسال کی جائے۔ اس خط میں کوئی تاریخ نہیں ہے جو تاریخ اوپر لکھی گئی وہ زبانی روایت کی بنا پر ہے۔ یہ اصل خط نواب ابراہیم علی خاں صاحب رئیس کنجپورہ نے دربار امبالہ ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ یہ تحریر خط شکستہ میں ہے جو بہت مشکل اور دقت سے پڑھا جاتا ہے۔ ہم نے سطر بسطر بجنسہ نقل کردیا ہے۔ ۱۲

صاحب بہادر فتح جنگ سپہ سالار غربن بمہر و دستخط ایجانب مرحمت
گرد و بکمال مسرور وابتہاج خاطر مقرون باجابت ساخت لازم کہ آن مہربان
نقل سند حل نمود لبورا ابراے مہر و دستخط ایجانب معرفت صاحب جلالتہ بین
موصوف پیش ایجانب ارسال دارند وانیکہ درباب دلجمعی وطمانیت
خاطر آن مہربان سپہ سالار ممدوح بہ آن مہربان نگاشتہ اند کہ آنچہ
مکانات از وقت آباو اجداد آن مہربان مقرر است ازان

پشت پر

رحمت خان ۱۸ر جنوری ۱۸۰۸ء

(۱۸۷) نقل فرمان محمد اکبر شاہ ثانی

مورخہ ۵ جمادی الاول (۲۵) سنہ جلوس مطابق ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء جس کی رو سے کرنل جیمس سکنر کو نصیر الدولہ بہادر غالب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہٗ (طغرا)

مہر کے بیچ میں محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی ۱۲۲۱ ابو النصر معین الدین سنہ ۱ مہر کے گرد بادشاہوں کے نام ہیں	فرمان ابو النصر محمد معین الدین اکبر شاہ بادشاہ غازی (طغرا)	درین زمان میمنت اقتران فرمان عالیشان واجب الاطاعت والاذعان صادر شد کہ

لہ یہ فرمان فالسئی ورق ہی نہایت عمدہ چوڑی جدول اور بے نظیر نقش و نگار ہیں۔ کاغذ پر پھولوں کا باغ کھلایا ہے۔ فرمان کی (۷) سطریں ہیں خط ایسا پاکیزہ اور صاف نستعلیق ہے کہ آنکھوں سے لگانے کے قابل ہے۔ صاحب فرمان لفٹنٹ کرنل جیمس سکنر سی۔ بی۔ جو خطاب سے سرفراز ہوئے ناظرین سے اُن کا تعارف کرانا ضروری ہے مختصر حال ان صاحب بہادر کا یہ ہے کہ آپ ۱۷۷۸ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد سکاچ تھے جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمرہ ملازمین میں تھے ماں آپ کی راجپوتنی تھیں۔ جب

بمقتضاے وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ نمونہ افضال نیر دانیست فدویخاص
عقیدت و ارادت نشان کرنل جیمس اسکنر را × بخطاب ناصر الدولہ بہادر غالبجنگ بین الاعیان
والاقران وفی الامثال والارکان سرفراز و ممتاز فرمودیم باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار
ووزرای ذو الاقتدار وامرای عالیمقدار وجمیع ارکان دربار جہاندار وحکام ممالک فدویخاص معزالیہ
را ازجناب فیضمآب بادشاہی بشمول انخطاب × برگزیدہ والقاب پسندیدہ معزز ومباہی
دانستہ انظار عنایت ماندولت واقبال را باحوال فرخندہ مآل بہادر معزالیہ یوماً فیوماً
متنزاید × وبی نہایت دانند بتاریخ پنجم جمادی الاول سال بست وپنجم از جلوس ابدمانوس
مقدس معلی زیب تحریر وزینت تسطیر پذیرفت ×

لہ ڈی بوین (de Boigne) مہاراجہ سیندھیا کہ ملازمت سے سبکدوش ہوئے
تو آپ کا تقرر ہوا آپ نے بہت سے معرکے دیکھے مگر ۱۸۰۳ء میں جب کمپنی بہادر سے جنگ چھڑ گئی تو دوسرے
انگریز افسروں کے ساتھ آپ بھی علیحدہ کئے گئے۔ اس کے بعد آپ نے لارڈ لیک کی ملازمت کی
لیکن اس شرط پر کہ آقائے قدیم یعنی سیندھیا کے مقابلے میں نہ جائیں گے۔ آپ کو پیرون ہارس نامی
رسالے کا جو دہلی کی جنگ سے واپس آیا تھا کمانڈر مقرر کیا گیا تھا۔ آپ ۱۸۰۵ء میں ہلکر کے معرکے میں لارڈ لیک
کے ہمراہ تھے۔ لڑائی کے اختتام پر یہ رسالہ توڑ دیا گیا لیکن ۱۸۰۹ء میں آپ ہریانہ کے تصفیے کے معاملہ
میں مقرر کئے گئے۔ گورکھا اور پنڈاریوں سے لڑائی کے لئے۔ (۱۸۱۴-۱۷ء) آپ کے رسالے کی نفری
تین ہزار کردی گئی۔ ۱۸۲۶ء میں آپ نے بھرت پور کے محاصرے اور گولہ باری میں نمایاں کارگذاری کی
۱۸۳۱ء میں آپ مع اپنی رجمنٹ کے روپڑ بلائے گئے جہاں لارڈ ولیم بنٹنک گورنر جنرل اور مہاراجہ رنجیت
سنگھ کے ملاقات کا دربار ہوا تھا۔ ۱۸۲۸ء میں آپ لفٹنٹ کرنل ہوئے اور سی۔ بی کا خطاب بھی ملا۔ آپ
اکثر ہانسی میں رہا کرتے تھے اور وہیں آپ کا رسالہ بھی رہتا تھا کشمیری دروازے کے اندر دہلی میں بھی آپ کا
ایک عمدہ مکان تھا۔ آپ کا انتقال دسمبر ۱۸۴۱ء میں بمقام ہانسی ہوا مگر آپ کی نعش کو دہلی لاکر سینٹ
جیمس گرجا میں دفن کیا گیا دہلی کا یہ مشہور اور عالیشان گرجا بھی آپ ہی کا تعمیر کرایا ہوا ہے جب آپ
اُنیارے کی لڑائی میں سخت زخمی ہوئے تھے اور امید زیست کی نہ تھی تو آپ نے منت مانی تھی۔ یہ گرجا اسی
منت کے ایفا کا نشان ہے۔ سکنر صاحب کے رسالے کی جگہ فرسٹ D.Y.O لانسرز
(سکنرز ہارس) اور تھرڈ سکنرز ہارس ہے۔ آپ کو دہلی میں لوگ عموماً
سکندر صاحب کہتے تھے۔ ۱۲

(۱۸۸) لارڈ آکلینڈ کا خط موسومہ ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی مورخہ ۱۱ر ستمبر ۱۸۳۷ء

جس میں لاٹ صاحب معظم نے حضور بادشاہ ولیم چہارم کی وفات اور حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا کی تخت نشینی کی اطلاع دی ہے۔

To His Majesty,
Abu Nusur Moyeen-ooddeen
Mohummad Akber Shah Badshah Ghazi

My royal and illustrious friend,

I have learned by Dispatches recently received overland from England the mournful intelligence of the death of His most gracious Majesty King William The Forth, whom after a happy and prosperous reign of seven years it pleased the Al-mighty to call to his Mercy on the 20th of June in the year of our Lord One Thousand Eight Hundred and thirty-seven.

The late Sovereign by his many ex-cellent qualities, had greatly endear-ed himself to his subjects who deeply and unanimously lament his loss.

ل عبارت نامکمل ہونے سے یہ خط ناتمام معلوم ہوتا ہے مگر اختتام عبارت پر لاٹ صاحب کے دستخط خاتمہ کی دلیل ہیں یہ بھی ممکن ہے اور کچھ عبارت رہ گئی ہو۔ ۱۲

By the demise of His late Majesty the Imperial Crown of the United Kingdom of Great Britain and Ireland has solely and rightfully come to the High and Mighty Princess Alexanderina Victoria, neice of the late Sovereign, who has been duly proclaimed, by the Grace of God, Queen of the United Kingdom of Great Britain and Ireland and Defender of the Faith.

May her reign be prosperous.

Considering your Majesty as a sincere friend of the British Government I have deemed it necessary to communicate the above circumstances for your information

In conclusion I beg to express the high consideration I entertain of your Majesty and subscribe myself

Fort William
11th September 1837

Your Majesty's sincere friend
Auckland

(ترجمہ) بحضور ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی

میرے شاہی اور والا قدر دوست - اُن مراسلوں سے جو حال میں انگلستان سے موصول ہوئے ہیں مجھے حضور بادشاہ ولیم چہارم کی وفات کی افسوسناک خبر ملی ہے جن کو خداوند تعالیٰ نے اپنی مرضی سے سات سال کی خوش اور با اقبال سلطنت کے بعد ۲۰ر جون ۱۸۳۷ء میں اپنی جوارِ رحمت میں طلب فرمالیا۔

مرحوم بادشاہ کو اپنی بہت سی صفات حسنہ کی وجہ سے رعایا بہت عزیز رکھتی تھی جو گہرے طور پر متفقاً اُن کی وفات کا ماتم کرتی ہی۔ حضور مرحوم کی وفات سے سلطنت متحدہ برطانیہ اعظم و آئرلینڈ کا شاہی تاج بالکلیہ استحقاقاً علیا حضرت شاہزادی الگزینڈرینا وکٹوریا شاہ متوفی کی بھتیجی کے قبض و تصرف میں آیا ہی جن کے بفضلِ خدا ملکہ سلطنت متحدہ برطانیہ اعظم و آیرلینڈ و حامی دین ہونے کا اعلان باقاعدہ طور پر کیا جاچکا ہی۔

بخیال اس امر کے کہ حضور سرکار برطانیہ کے مخلص دوست ہیں ہم نے واقعات بالا کی اطلاع دینا ضروری خیال کیا۔ خاتمہ پر میں اُس واجب التعظیم خیال کا اظہار کرتا ہوں جو مجھے حضور کی ذات سے ہی۔

میں ہوں حضور کا مخلص دوست۔ آکلینڈ

ضمیمہ فرمان نمبر ۱۲۶

To,

His Majesty Aboo Zaffur Surajooddeen
Bahadur Shah Badshah Ghazi

My most esteemed and Royal Friend,

I have received and attentively perused, Your, Majesty's Waseega and its enclosures, regarding the restriction which has been placed upon the practice of killing cows in the city of Delhi.

My Royal Friend, the restriction I objected to have been imposed by the local authorities for the paramount object of the preservation of the

peace of the city; and reference should be made by the parties, desirous of offering a representation on such a point, to those authorities, as having full power to enquire and decide regarding it

With sincere wishes of Your Majesty's prosperity.

Your Majesty's Sincere Friend
S. R. Colvin

Head Quarters
22nd August 1854

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

تاج خسرو نہ رہا تاج سلیماں نہ رہا
نام تو رہ گیا پر ایک بھی سلطاں نہ رہا

جب میں نے فرامینِ سلاطین کے جمع کرنے کا منصوبہ باندھا تھا تو اس کو خیال خام اور امر محال سمجھتا تھا مگر ہمتِ مردان مددِ خدا کے بھروسے پر ایک بہت تھوڑے سرمایہ سے یہ کام شروع کر دیا۔ ع ہرچہ بادا باد کشتی در آب انداختیم۔ شروع شروع میں ہر کام مشکل نظر آتا ہی ہے میں بھی مصداق اس شعر کا تھا ؎

ملی ایک گانٹھ جس کو ہلدی کی　　وہ یہ سمجھا کہ ہوں میں پنساری

مگر طلب صادق کے ساتھ سعی و کوشش۔ ہمت و استقلال بڑی چیز ہے۔ ع۔
شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے در کار نیست + جس نے ہمت نہ ہاری۔ شعر

مشکلے نیست کہ آساں نشود		مرد باید کہ ہراساں نشود

اسی دُھن میں شبانہ روز سرو صفتا رہا۔ جاگتے سوتے، سفر و حضر میں یہی خیال پیشِ نظر تھا

در قبضۂ سعی است کلیدِ در روزی		شیر از کشش طفل زپستاں بدر آید

چند ہی دنوں میں میری توقع اور امید سے کہیں بڑھ کر ایک نادر و نایاب ذخیرہ فرامین کا ہاتھ آ گیا۔ آ جائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیئے		سینہ سے لگائے تری تصویر ہمیشہ

ایک سے دو اور دو سے چار دہلم "جرا" دیکھتا ہوں تو یہ کچکول گدائی بھر پور ہو گیا۔

ذرہ ذرہ بہم شود صحرا		قطرہ قطرہ بہم شود دریا

دورِ آخر سلاطین مغلیہ کے علاوہ کچھ بہت قدیم زمانے کے بعض نایاب اور نادر الوجود فرامین مل گئے۔

سلطان علاؤالدین خلجی کا ایک خط اور اُس کا جواب سلطان غیاث الدین بلبن

اور ہمایوں بادشاہ کے فرامین میں نے ان جواہر ریزہ وں کو نعمتِ غیر مترقبہ سمجھ کر بڑے اہتمام سے جمع کیا۔ آمادہ گشتہ ام دگر انیک نظارہ را * پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را۔

تاریخ ہانکے پکارے کہہ رہی ہے اور واقعات بدیہی پیاپے شاہد حال اور ناقل مقال ہیں کہ مسلمانوں میں کوئی بادشاہ اکبر کے "لگّے" کا نہیں ہوا۔ واقعی وہ اسم با مسمی اور سلاطین مغلیہ کی ناک اور ہمارے لیئے باعثِ فخر و مباہات تھا۔ قیس سا بھی نہ اُٹھا کوئی بنی عامر میں * فخر ہوتا ہے گھرانے میں سدا ایک ہی شخص دوسرے بادشاہ جیسے جہانگیر شاہجہاں اور نگ زیب۔

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا		کہ میری نطق نے بوسے میری زباں کے لیئے

بادشاہی نہیں خدائی کر گئے۔ اب صرف ان ناموروں کا افسانہ رہ گیا۔ زمانہ ہوا کہ وہ پیوند خاک ہو گئے۔

نسیم بھی ہے چمن میں اور اب صبا بھی ہے		ہماری خاک سے پوچھو کہ کچھ رہا بھی ہے

دنیا کا یہی حال ہے ع یکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید۔

فنا کے ہاتھوں سے کوئی بچا ہے۔ دیر سویر سب کو یہی سفر درپیش ہے۔ سدا رہے نام اللہ کا۔

جہاں یاروں کو لے گئی ہے اجل وہیں چلنا ہے منظر ہرزہ عمل
کوئی آج گیا کوئی جائے گا کل یہ جہان تو رہنے کی جا ہی نہیں

خیر اب اُس زمانے کو خواب و خیال سمجھیئے ع وہ بات کو وہ کن کی گئی وہ کن کے ساتھ۔

خدا نے جس حال میں رکھا ہے وہ بھی بسا غنیمت اور قابلِ شکر ہے۔ وہ زمانہ بے شک فاسع البالی کا تھا۔ دن عید رات شبِ برات تھی مگر یہ زمانہ بھی عدل و انصاف اور امن عام کا ہے۔ دورِ انگلشیہ کئی اعتبار سے خداوند تعالیٰ کی خاص نعمت ہے ہم پر جارج پنجم جیسا ملک معظم حکمراں ہے جس کے عہد معدلت مہد میں ہم میٹھی نیند سوتے ہیں کہ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ ہم اعترافِ احسان مندی میں کہتے ہیں۔ ؎

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

اس مجموعہ بلکہ خزینے میں آپ نشیب و فراز زمانہ کے ہر قسم کے رنگ و روپ پائیں گے۔ قدیم بھی اور جدید بھی ان کارناموں سے ہم سبق لیں گے۔ ہمارے پژمردہ دل کنول کی طرح کھل جائیں گے ہماری پست ہمتیں اپنے اسلاف کے حالات چشمِ عبرت سے دیکھ کر بلند ہوں گی۔ فانوسِ خیال کی طرح اس مرقعہ میں لیل و نہار کی گردش سب کی سب سامنے آجائے گی۔ ؎

شیریں تر از حکایتِ ما نیست قصہ تاریخ روزگار سراپا نوشتہ ایم

میں نے تا بہ امکان سینوماٹو گراف کا سا نظارہ دکھایا ہے۔ آپ برای العین یا دشاہوں کی زندۂ جاوید چلتی پھرتی تصویریں دیکھیے۔ بھولی بسری باتوں کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

انگریز جو کام کرتے ہیں ڈھنگ سے سلیقے سے۔ سارے کام پیسے کا کھیل ہیں۔ یہاں حال یہ ہے کہ جامہ نہ دارم دامن از کجا آرم۔ دل بے اختیار لوٹ رہا تھا کہ انگریزی کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی سلاطین کے فرامین کے فوٹوؤں سے مالا مال ہو۔ مگر ؏ زری طلبی سخن درین ست ❊ بھر مٹھی روپئے کتاب کے دام دے گا کون؟ بر نہج مَالَا یُدرَکُ کُلُّہٗ لَا یُترَکُ کُلُّہٗ چند فرامین کے فوٹو دیئے سوائے دل نہ مانا۔ ورنہ پھر۔ یہ فرمان کہاں اور ہم کہاں۔

آپ اسی کو غنیمت سمجھئے کہ میں نے نمونہ تو آپ کو دکھا دیا۔

کتاب چھپ ہی تھی آدھی سے زیادہ چھپ چکی تھی ؏ خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را۔ کہ نہ ستان گمان ایک دم فضل و کرم اتم کی ایسی رَو آئی کہ فرمانوں کا ڈھیر لگ گیا یہ تائیدِ غیبی اور فضلِ ربی ہے کہ منہ مانگی مراد ملی ؎ بے طلب دیں تو مزہ اس میں سوا ملتا ہے ❊ وہ گدا جس کو نہیں خوئے سوال اچھا ہے ❊ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جناب سید شاہ حسین صاحب قادری چشتی مشایخ سیرم ضلع گلبرگہ شریف نے تین فرمان بھیجے۔ تین فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی نے اپنے پاس سے عنایت فرمائے۔ دو فرمان جناب مولوی ضیاء اللہ خاں صاحب رئیس رام پور نے بھیجے جناب پنڈت امرناتھ صاحب ساحر تحصیل دار پنشنر رئیس دہلی نے مجھے تجسس اور جو یا اور طلبگار پاکر بیڑا پار کر دیا کہ اپنے کتب خانے سے ایک نادر کتاب Loan Exhibition of Anti...

سلہ اگر (کوئی چیز) ساری نہ ملے تو (جو تھوڑی سی بھی) اس کو سارے کا سارا چھوڑا بھی نہیں جاتا ۱۲۔

Coronation Durbar 1911 (Deputies) دی یہ کتاب میری نظر سے نہ گزری تھی کہ مغل

میں بچہ بچہ شہر میں ڈھنڈورا۔ اس میں سب سے بڑے پرانے پرانے فرمان ملے۔ ؎ کام مشکل کیے کاہیں ای دل

ناداں کوئی ✤ خود بخود غیب سے ہو جائے گا ساماں کوئی ✤ اگر اور تگ و دو کی جاتی تو بہت ممکن تھا کہ اور کچھ

فرمانوں کی زیارت نصیب ہو جاتی لیکن فرامین کی تعداد بہ تدریج (۱۸۸) تک پہونچ گئی ہے۔ کتاب کا حجم بھی کافی ہو گیا

ہے اگر ارباب بصیرت و ذوق اس کی قدر کریں گے اور ہاتھوں ہاتھ لیں گے (بشرطیکہ میں بھی جیتا رہوں) تو دوسرا

حصہ بھی مرتب ہو جائے گا ؎ افسانۂ یارانِ کہن خواندم و رفتم ✤ دریاب کہ لعل و گہر افشاندم و رفتم ✤

تصنیف و تالیف کا شوق میری گھٹی میں پڑا ہے ؎ یارے کہ بدست آمد و سرباخت بہ یارے ✤ واندر ہمہ

عالم بقدم بود قلم بود ✤ اواخر عمر میں وہ زمانہ آ گیا کہ ؎ رسم است کہ مالکانِ تحریر ✤ آزاد کنند بندۂ پیر

پنشن لیکر خانہ نشین ہوا۔ باکار سے بیکار ہو گیا۔ آخر زندگی کے دن کیسے تیر ہوں، کچھ تو شغلہ چاہیے ؎

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو ✤ ایک گونہ بے خودی مجھے ہر آن چاہیے۔ اب اسی شغلہ میں لگا ہوا ہوں

مجھے خبر نہیں کہ صبح کدھر ہوتی ہے اور شام کدھر ؎ صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے ✤ عمر یونہیں تمام ہوتی ہے۔

تصنیف و تالیف سے بہتر اور مفید کیا شغلہ ہوگا ؎ ہر چیں می زیم برہیں بگذرم ✤ ؎

رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق ✤ اولاد سے رہی تو یہی دو پشت چار پشت

دہلی	جمادی الثانیہ / جنوری	سنہ ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۶ء	میری قدر کر ای زمین سخن / تجھے بات میں آسماں کر دیا	حررہ خاکسار حقیر بشیر

برین مژدہ گر جاں فشانم رواست

ای بہر کار رفیقت قل ہو اللہ احد ای مُمِدِّ ارتن و جانِ تو اللہ الصمد

لم یلد یارت و لم یولد ہمہ جا دستگیر دافع غم لم یکن مونس لہٗ کفواً احد

جب یہ فرمان ایک کتاب کی صورت میں منتقل ہو گئے تو مجھے ضرور ہوا کہ اس بیش بہا خزانۂ شاہان اولوالعزم کو کہاں

نذر گزرانوں یہ فرمان بیشتر سلاطین مغلیہ کے ہیں اس کے پیش کرنے کے لیئے اگر مناسب موقع و محل ہے تو لامحالہ ایسی ہی کوئی

بارگاہ سلطانی درکار ہے جہاں ان کی قدر و منزلت ہو کیوں کہ ؎ قدر جوہر شاہ بداند یا بداند جوہری ✤ ہر کس و ناکس ما و شما

ان کی پرکھ کے قابل نہیں وضع الشیٔ فی غیر محلہ سے کچھ حاصل نہیں۔ تلاش و تفحص کی نظر غائر چوطرف دوڑائی مگر میدان

خالی پایا۔ نہ دل ٹھکانہ نظر میں کوئی مچا ؎ ارباب کمال چل بسے سب ✤ سو میں کوئی ایک رہ رہے ہیں۔ اتنے

بڑے وسیع اور عظیم الشان ہندوستان جنت نشان میں قحط الرجال موجب اندوہ و ملال ہے۔ ہر چہ کہ مجھے صرف ایک فرد

فرید یگانۂ روزگار کا وجود باوجود ملجا و ماوائے بیکساں منبع جود و کرم و فضل اتم۔ مستجمع الصفات، نظر آیا جو شاہان سلف

کی جیتی جاگتی باعث و فخر فمازہ بہترین و خوشترین باقیات الصالحات یادگار ہی اور جس کے دم قدم سے اب تک سلاطین
مغلیہ کا نامِ نامی اور اسمِ گرامی چار دانگ عالم میں مثل آفتاب روشن و پرتوفگن ہے وہ ذات ستودہ صفات مجمع محاسن خیر و
برکات لاتنا ہی ذات اقدس اعلیٰ حضور پُرنور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی آسمان بارگاہ ذی عز و
جاہ ظل اللہ نواب میر عثمان علی خاں بہادر آصف جاہ نظام عالی مقام مرجع انام شاہِ دکن خلد اللہ ملکہ و
سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ کی ہے۔ ذات اقدس و ہمایوں کے اس علو مرتبت جاہ و جلال کا ہم پلہ
اور کون ہے؟ ؎ خاصان حق کے خاص ہو نیکوں کے نیک ہو + شل نگاہ تم میری آنکھوں میں ایک ہو۔

اس خانہ زاد کو اس بارگاہ معلّٰی سے خصوصیت حاصل ہے وہ میرا آقا میرا بادشاہ۔ میں ایک ادنیٰ بندہ بارگاہ پشتینی نمک خوار
اور دیرینہ دعاگو میں نے جوش عقیدت و وفا میں چھوٹا منہ بڑی بات بڑی جرأت کی کہ ایک معروضہ گزرانا۔ رجا و بیم
کی حالت میں چشم براہ رہا کہ دیکھئے پردہ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے کہ میری عاجزانہ درخواست درجۂ اجابت و
قبولیت کو پونہچی۔ خلوص نیت کا ثمرہ ملا۔ شرف منظوری اور خلعت قبولیت پیشگاہ خسروی سے سرفراز ہوا ؎
حاتم کا کرم بخل ہے فیض و کرم ایسا + گردوں کا حشم پست ہے جاہ و حشم ایسا + زبان میں طاقت نہیں کہ اس فرمان
عطوفت نشان کا شکریہ یہ ہیچ میرز کیوں کر ادا کرسکے۔ یہاں رونگٹے رونگٹے سے بے اختیار دعا نکلتی ہے منہ مانگی مراد پائی
آرزوئے دیرینہ باحسن الوجوہ برآئی۔ وہ فرمان عالیشان جو مصدرِ فیض و کرم و بخشش و عطا سے معمور و مملو ہے تبرکاً تحفہ ذیل میں
درج ہے میرے نزدیک اس کتاب کے لئے خاص کر اور میرے لئے بالعموم یہ موقع بڑے فخر کا ہے وکفیٰ بہ فخراً۔ اس کتاب کے لئے اس سے
بڑھ کر اور کوئی عزت نہیں ہوسکتی۔ یہ کتاب جیسی بحر ذخار سے نکلی تھی وہیں جا پونہچی۔ یہ اس کے لئے بڑی فال نیک ہے۔
ع سالے کہ نکوست از بہارش پیداست ؛ خداوند کریم ہمارے آقائے ولی نعمی بادشاہ ذی جاہ کو جو برگاہ ہمارے سروں پر
سایۂ فگن اور سلطنت دکن پر باخیر و خوبی خوشی و اقبال و کامرانی سلامت باکرامت رکھے۔

ع ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد +

نقلِ فرمان

کنگ کوٹھی　　اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

بکم ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ　　مہر طلائی میں سب سے اوپر چاند تارا بنا ہوا ہے مہر کے گرد بخط انگریزی یہ عبارت ہے۔
H. E. H The Nizam's Government Hydérabad
Deccan　　مہر کے بیچ میں " دفتر پیشی صدر المہام حضور پُرنور خلد اللہ ملکہ "
بخدمت شریف جناب مولوی بشیر الدین احمد صاحب وظیفہ یاب اول تعلقدار (مقیم دہلی)

فرامین سلاطین مغلیہ و عادل شاہیہ بیجاپور وغیرہ کا ایک مجموعہ بنام "فرامین سلاطین" اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کرنے کی نسبت آپ نے اپنے معروضہ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۲۵ء میں جو استدعا کی ہے اُس کے متعلق حکم اقدس صادر ہوا ہے کہ آپ کو اجازت دی جائے آپ کتاب مذکور اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کر سکتے ہیں۔

سجع و تحفظ احمد حسین امین جنگ

خط تقریظی جناب خواجہ حسن صاحب نظامی دام برکاتہم (مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۲۵ء)

وارث الادب مولانا بشیر الدین احمد صاحب سلام علیکم آپ نے اردو لٹریچر کی جو شاندار خدمات انجام دی ہیں وہ ہر شخص کو معلوم ہیں، آپ کے والد ماجد نے اردو ریاست میں جیسے عظیم الشان کام کئے ہیں، یقیناً آپ ان کے صحیح وارث ہیں آپ کی نئی تالیف **فرامین سلاطین** ایک ایسی تاریخی یادگار ہوگی، جس پر آئندہ نسلیں آپ کو ہمیشہ یاد رکھیں گی۔

اعلیٰ حضرت **حضور نظام** کی علم نوازی بھی قابل شکر گذاری ہے کہ انھوں نے اس کتاب کو اپنے نام نامی کے ساتھ منسوب کرنے کی اجازت دی یقیناً وہ **سلطان العلوم** ہیں۔

اس کتاب کے شائع ہونے سے مغل بادشاہوں کے درباری طرز خطاب کو دوامی زندگی ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کار خیر کے عوض آپ کے نام اور کام کو بھی دوامی زندگی عطا فرمائے گا۔

دعاگو **حسن نظامی**

۱؎ جناب خواجہ صاحب نے کئی برس ہوئے اپنے بہت سے متعارفین کو اُن کی ذاتی حیثیت کے مناسب حال کچھ موزوں خطابات دیئے تھے۔ خاکسار کو **وارث الادب** سے یاد فرمایا تھا جب سے آپ اپنی تحریرات میں مجھے یہی لکھا کرتے ہیں ۲؎ یعنی جناب شمس العلماء ڈاکٹر مولوی حافظ **نذیر احمد** صاحب خان بہادر ایل ایل ڈی۔ ڈی او ال۔ مرحوم و مغفور، خدا اُن کو غریق رحمت کرے

مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لئے جیئے　　جیتا ہے وہ جو مر چکا انسان کے لیئے - ۱۲

(تمام شد)

A Rare Collection of the

ROYAL FIRMANS

(ILLUSTRATED)

BY

BASHIR UDDIN AHMAD, M.R.A.S.,

DELHI.

1926.

1st Edition 1,000 Copies

Price without Binding Rs. 3-8-0.

,, with Binding Rs. 4-8-0.

Postage for Unbound As. 11.

,, ,, Bound ,, 14.